ظفر جلیل

محمد قطب الدین

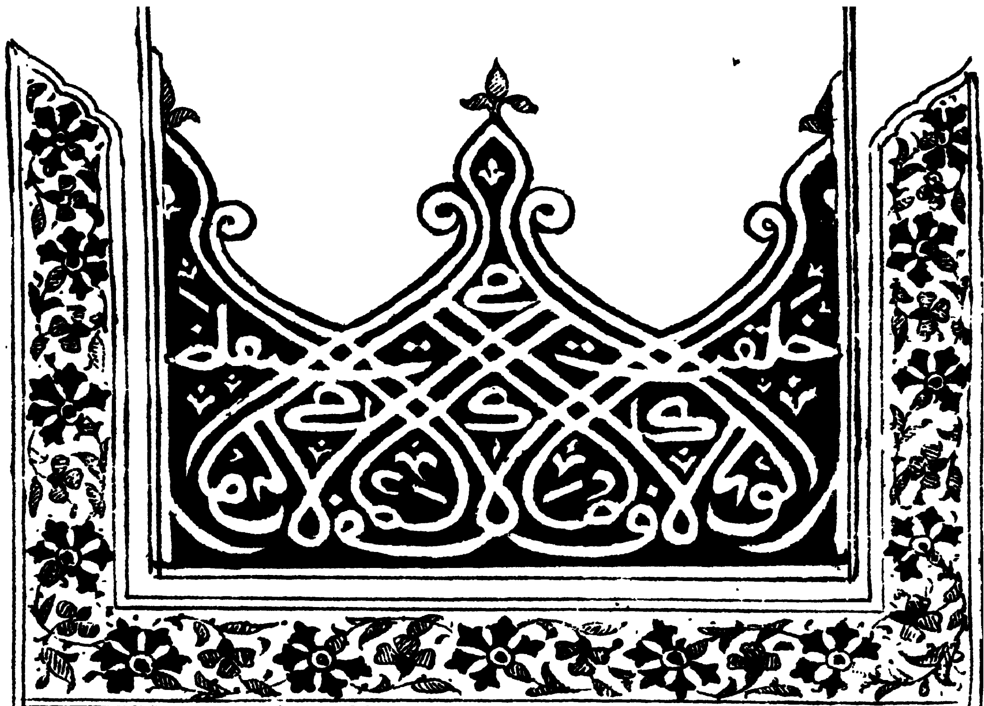
۱۲۸۸

ومن یتوکل علی اللہ فہو حسبہ

ظفر جلیل

۱۳۰۸ ہجری

[illegible]
در مطبع بابرکۂ الد خواجہ قمر الدین خان طبع



بسم اللہ الرحمن الرحیم

حمد بیشمار ہی اوس پاک پروردگار کی لئی کہ ہمکو توفیق دی اپنی ذکر کی اور راہ بتائی
اپنی فکر کی یا الٰہی درود و سلام بیحد نازل کر خاتم النبیین شفیع المذنبین رسول امین پر اور اونکی
اصحاب ابرار اور آل اطہار پر اور سب پر اور اس عاجز کو دنیا مین اتباع اونکا نصیب کر
اور حشر مین اونکی خادمون مین منسوب کر آمین آمین آمین یا الٰہ العالمین ٭ بعد ازین اضعف
العباد محمد قطب الدین غفر اللہ لہ ولوالدیہ بہائی مسلمانونکی خدمت مین التماس کرتا ہی
کہ کتاب مستطاب حصن حصین کہ مشتمل ہی حدیثون اور دعاؤن فرمائی ہوئی سرور عالم صلی اللہ
علیہ وسلم کی کو لایق اسکی ہی کہ اگر اوسکو تعویذ جان کا کرین بجا ہی اور آب زر سی لکہین تو
سزا ہی کیونکہ جو برکت اور کثرت ثواب کی اون دعاؤن وغیرہ مین ہوگی کہ زبان مبارک
رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی سی جلوہ آرا ہوئی ہین ممکن نہین کہ غیر مین ہو پس ہر مومن کو
چاہئی کہ اوسکو وسیلہ نجات دارین کا کری کہ اللہ تعالی فرماتا ہی لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللّٰهِ
اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِمَنْ كَانَ يَرْجُو اللّٰهَ وَالْيَوْمَ الْآخِرَ یعنی البتہ ہی تمہاری لئی بیچ افعال رسول خدا کی

پیروی اچھی واسطی اوسکی کہ امید رکھتا ہی اللہ تعالی کی اور دن آخرت کی اس لیٔ اس عاجزنے
واسطی نفع بہائی مسلمانونکی اور وسیلہ کرنی مغفرت اپنی کی ترجمہ اوسکا ہندی مین موافق شرحونکی
لکہا اور فائدی اوسکی مشکوۃ اور شرح ملا علی قاری اور شرح شیخ فخر الدین رحمہما اللہ کی سی کہ اولاً
حضرت شیخ عبد الحق محدث دہلوی رحمہ اللہ کیسی ہین لکہی یعنی بعد ترجمہ دعا وغیرہ کی فضیلت اور
حل مطلب اوسکی لکہی اور دعائین بہی بکہ خوب تہین اوسمین درج کین اور علامت فائدہ کی حرف
ف کا لکہا اور بعد تمام ہونی کی اکثر جای کذا ذکر کرنا م اوس کتاب کا یا کتاب والیکا
لکہا کہ جس سی وہ نقل کیا اور اخیر کتاب مین ایک خاتمہ لکہا کہ مشتمل ہی حدیثون خوش مضمون
اور بکار آمدنی کو کہ مشکوۃ وغیرہ مین سی چنکر اسی طرح ترجمہ اور فائدی اوسکی بہی لکہی اور وجہ او
حدیثون کی لکہنی کی یہہ ہی کہ پرہیزگاری اور آراستگی نفس کی ہر کسی کو لازم ہی تا عبادت ایسے
طرح مقبول ہو چنانچہ امام غزالی رحمہ اللہ نی منہاج العابدین مین لکہا ہی کہ اصل عبادت مین تین چیزین
ہین ایک توفیق اور مدد اللہ تعالی کی اور وہ پرہیزگارون کو ہوتی ہی جیسی کہ فرمایا اللہ تعالی نی
اِنَّ اللّٰہَ مَعَ الْمُتَّقِیْنَ یعنی مدد اور حفاظت اللہ تعالی کی ساتہہ پرہیزگارون کی ہی اور دوسرا صلاح
عمل کی اور وہ بہی پرہیزگارونکی لیٔ ہی جیسی کہ فرمایا اللہ تعالی نی یٰاَیُّہَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰہَ وَقُوْلُوْا قَوْلاً
سَدِیْدًا یُّصْلِحْ لَکُمْ اَعْمَالَکُمْ وَیَغْفِرْ لَکُمْ ذُنُوْبَکُمْ یعنی ای ایمان والو ڈرو اللہ سی اور پرہیزگاری کرو اور
کہو بات استوار سنوار دیگا خدا تمہاری لیٔ عمل تمہاری اور بخشیگا تمہاری لیٔ گناہ تمہاری اور
تیسری قبول عمل اور وہ بہی پرہیزگارون کی لیٔ ہی چنانچہ فرمایا ہی اِنَّمَا یَتَقَبَّلُ اللّٰہُ مِنَ الْمُتَّقِیْنَ یعنی
قبول نہین کرتا ہی خدا تعالی عمل کو مگر پرہیزگارون سی پس مدار عبادتکا ان تین چیزون پر ہوا
اول توفیق چاہیٔ تا عمل کری بعد اوسکی سنوارنا چاہیٔ تا عمل بی نقصان ہووی بعد ازان قبول چاہیٔ تا فائدہ
عبادتکا حاصل ہو اور انہین تین چیزون کی لیٔ ہی تضرع اور سوال سب عابدونکا رَبَّنَا وَفِّقْنَا لِطَاعَتِکَ وَتَمِّمْ تَقْصِیْرَنَا وَتَقَبَّلْ
اَعْمَالَنَا یعنی ای رب ہماری توفیق دی ہمکو اپنی طاعتکی اور تمام کر تقصیر ہماری اور قبول کر عمل

ہماری یاد رہے یہ تینوں باتیں تقوی کی میسر ہوتی ہیں یہ نام ہماکا امام غزالی کا اور یہی مضمون سرور عالم
صلے اللہ علیہ وسلم کی دعاؤں سے بھی سمجھا جاتا ہے اور مصنف نے بھی اسپر علاوہ کیا ہے آداب
دعا میں پس اسی لئے اخیر میں اسکے حدیثیں متفق کی گئیں کہ بیدار کریں خواب غفلت سے اور انکی تاثیر سے
آدمی پرہیزگار ہو جاوے پس چاہیے یوں کہ جسکو اللہ تعالی توفیق دے اس کتاب کی دعاؤں کی برتنے کی
دے وہ بعد اتمام وظیفہ کی جسقدر ہوسکے مطالعہ اسکا بھی اپنے پر لازم کرے اور اہل علم خیال
اسکا نکریں کہ ہندی عبارت کو دیکھکر کیا کرینگے بلکہ بعد دیکھنے کے جب عجایب غرایب اسکی معلوم
ہونگی کہ کبھی کسی کا مطلب اور حجاب برابر ہر امر کی اسمیں موجود ہے آپ اپنے ہزار کام چھوڑکر مشغول ہونے
اپنے کو اسمیں غنیمت اور بہبود سمجھینگے کسو سطے کہ کوئی کام دین و دنیا کا ایسا نہیں کہ اسمیں
عقدہ کشائی اسکے نہو اور زیادہ خوبی یہ ہے کہ جب بہت سی کتابیں دیکھینگے تب اتنے مطالب
معلوم کرینگے اسمیں بے محنت موجود ہیں اور حسب حکم خیر اللہ شاہ نے کہ جناب عاجز کے ہیں تاریخ اس
شرح کی اتمام کی **ظفر جلیل** ہے اور یہی نام اسکا رکھا گیا یعنی اسپر عمل کرنے سے آدمی مطلب یاب
و فتحیاب دارین کا ہوتا ہے اور بعد طیار ہونیکے اول سے آخر تلک بیچ خدمت مخدومی مکرمی استادی
مولوی محمد اسحق صاحب زاد اللہ شرفہا کی عرض کے اور انداہ کرم عمیم کی باوجود بے استعدادی
میری کے پسند فرمائی پس بعد اسکی بھی اگر کوئی صاحب غلطی ملاحظہ فرماویں تو مشہور سے تحقیق کر کر بنا دیں
کہ بندہ بہرحال قصوروار ہے رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَا اِنْ نَّسِيْنَا اَوْ اَخْطَاْنَا رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَيْنَا اِصْرًا كَمَا حَمَلْتَهٗ
عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِنَا رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهٖ وَاعْفُ عَنَّا وَاغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا اَنْتَ مَوْلٰنَا
فَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ آمین رب العالمین اور جسکو اللہ تعالے توفیق دے اسکے
سواے دینی ہیں تصور نکرے کہ حدیث شریف میں آیا ہے اَلدَّالُّ عَلَى الْخَيْرِ كَفَاعِلِهٖ یعنی جو راہ حاجات کا
رستہ بتاتا ہے اسکو بھی ثواب مثل اسکے کرنے والے کی ہوتا ہے یا اللہ تو اس عاجز کو اور میرے والدین
کو اور سب مسلمانوں کو اس سے بہرہ مند کر اور اپنی رحمت خاص سے بخشش دے اور ہمارے گناہوں پچھ

خیال نفرما اور اس کتاب کو قبول فرما اور خالص اپنی خوشنودی کی لئی گردان اور میرا ہر کام کر دوا
ہمسی کہ حصین تو رہائی ہووے آمین یا معبود العالمین اور سند کتاب حصن حصین کی یہی کہ پڑہی
یہہ کتاب فقیر محمد قطب الدین بن محمد محی الدین بن عبد المجید معروف بنواب حاجی حواری الدہلوی
غفر اللہ لہم نی حضرت مخدومی مکرمی معظمی مولوی محمد اسحٰق رحمہ اللہ سی اور اونکو سند ہی حضرت
شیخ عبد العزیز رحمہ اللہ سی اور اونکو حضرت شیخ ولی اللہ محدث دہلوی سی اور اونکو شیخ ابو طاہر
مدنی سی اور اونکو شیخ ابراہیم کردی سی اور اونکو شیخ احمد قشاشی سی اور اونکو شیخ احمد بن عبد القدوس
شناوی سی اور اونکو شیخ شمس الدین احمد بن محمد رملی سی اور اونکو شیخ زین الدین زکریا انصاری سی
اور اونکو حافظ وقت تقی الدین محمد بن محمد بن محمد بن فہد الہاشمی المکی سی اور اونکو مولف کتاب
ابو الخیر محمد بن محمد بن محمد بن الجزری الشافعی سی اور احوال اس کتاب کے مولف کا
مولانا عبد العزیز محدث رحمہ اللہ نی بستان المحدثین میں یہہ لکھا ہی کہ نام انکا قاضی القضاۃ
شمس الدین محمد بن محمد بن محمد بن علی بن یوسف بن عمر ہی اور کنیت انکی ابو الخیر اصل میں دمشقی
ہیں پہر شیرازی اور مشہور ساتہ ابن الجزری کی باپ انکا سوداگر تہا ایک مدت دراز
اونکے ہاں فرزند نہوا جب حج کو گئی آب زمزم پیا اور دعا اولاد کی اسلئے کی حق تعالیٰ نی
اونکو یہہ فرزند بزرگوار عطا فرمایا پچیسوین رمضان المبارک کی ہفتے کے رات مین بعد نماز
تراویح کی سنہ ۷۵۱ سات سو اکیاون ہجری مقدسہ مین دمشق مین پیدا ہوی اور وہین نشو و نما
پایا اور فقہ اور حدیث خوب حاصل کی اور علم قرأت کو کامل کیا اوسمین مہارت کلی پیدا کی
اور مصر مین مدرسہ بنایا اوسکا نام دار القرآن رکہا بعد اوسکی شہرون روم مین داخل ہوی
اور اوس ملک وسیع مین علم قرأت اور حدیث کو پہیلایا اور لوگون کو نفع عظیم انسی پہونچا خصوصاً
سیاست علم قرأت کی ملکون اسلامیہ مین انکو مسلم ہوی اور تہی خوش شکل اور خوش لباس اور
زبان آور اور فصیح و بلیغ ملک روم مین انکو امام اعظم لقب دیا تہا اور بادشاہ ساتہ انکی الطاف

کعبی کی مشرف ہوئی اور آخر شیراز مین استقامت پکڑی اور اوقات اونکی معمور رہتے
ساتہہ ان تین شغلون کی قرائت قران کی یا سنانا حدیثون کا یا عبادت اور اونکی اوقات
مین ایک برکت محسوس تہی باوجودیکہ لوگ واسطی طلبان دو علم شریف کی اونپر ہجوم رکہتی تہے
اور یہہ اوراد و عبادات بہی کرتی تہی اور پہر اوس قدر تصنیف کرتی کہ ایک کاتب جید نہ دونویس
لکہہ سکی اور سفر حضر مین بیدار اور قایم اللیل رہتی اور ہرگز روزہ پیر اور جمعرات کا اونسی فوت
ہوتا اور تین روزی ہر مہینی کی بہی رکہتی اور کتابین اونکی سب نافع ہین النشر فی القراۃ العشر کہ
بہت شہرت رکہتی ہی اور بہت کتابین کہ بعضون نی اوتالیس گنی ہین تصنیف کین سنہ ۸۳۳
اٹہہ سو تینتیس مین وفات پائی اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ اَوَّلًا وَّاٰخِرًا وَّظَاہِرًا وَّبَاطِنًا کہ دیباجہ اسکا تمام ہوا
اور متن اور شرح اوسکی شروع ہوتی ہی بِہٖ الاِسْتِعَانَۃُ وَعَلَیْہِ التُّکْلَانُ وصلی اللہ علی خیر خلقہ
محمد و آلہ و اصحابہ اجمعین برحمتک یا ارحم الراحمین

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

شروع کرتا ہون مین ساتہہ نام اللہ بخشش کرنے والی مہربان کی
لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ عُدَّۃٌ لِّلِقَآئِہٖ کلمہ توحید کا سامان ہی واسطی دیدار خدا کی ف یہہ اشارہ
ہی حدیث قدسی کی مضمون پر لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ حِصْنِیْ فَمَنْ دَخَلَ حِصْنِیْ اَمِنَ مِنْ عَذَابِیْ یعنی
اللہ تعالی فرماتا ہی کلمہ توحید قلعہ میرا ہی جو کوئی داخل ہوا قلعہ میری مین امن مین ہوا عذاب سی اللھم
صَلِّ عَلٰی سَیِّدِ الْخَلْقِ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلِّمْ قَالَ الْفَقِیْرُ الْعَبْدُ الضَّعِیْفُ الْمِسْکِیْنُ
الْمُنْقَطِعُ اِلَی اللّٰہِ الرَّاجِیْ مِنْ کَرَمِہٖ اَنْ یُّنَجِّیَہٗ مِنَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِیْنَ مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مُحَمَّدٍ
الْجَزَرِیُّ الشَّافِعِیُّ لَطَفَ اللّٰہُ تَعَالٰی بِہٖ فِیْ بَلِیَّتِہٖ یا اللہ رحمت خاص بہیج اوپر سردار خلق
کی کہ نام پاک اونکا محمد ہی اور اوپر اولاد اونکی کی اور اصحاب اونکی کی اور سلام بہیج کہتا ہی محتاج
بندہ ضعیف مسکین چہوڑنی والا لوگون کو رجوع کرنی والا طرف اللہ کی امیدوار کرم اوسکی سی

یہ کہ خلاصی دی اوسکو قوم ظالمون سی محمد بیٹا محمد بیٹا محمد بیٹا جزری کا کہ شافعی ہی مہربانی
کری اللہ بندہ بسبب اس کتاب کی بیچ سختی اوسکیکی ف مصنف نی اپنی کو فقیر کہا بحسب اس آیہ کے
واللہ الغنی وانتم الفقراء یعنی اللہ تو انگر ہی اور تم محتاج اور مسکین کہا بموجب اس حدیث کے اللہم
احینی مسکینا وامتنی مسکینا واحشرنی فی زمرۃ المساکین یعنی یا اللہ زندہ رکہہ مجکو
مسکین اور مار مجکو مسکین اور حشر کر میرا مسکینون مین اور لفظ ضعیف کا اشارہ ہی اس آیت
پر خلق الانسان ضعیفا یعنی پیدا کیا گیا آدمی ضعیف اور دعا مین اشارہ کیا اپنی حال پر کہ ایک ظالم نی
گہیر رکہا تہا اور جزری نسبت جزیرہ ابن عمر رض کی طرف ہی جسمین مصنف رہتا تہا اما بعد حمد اللہ الذی
جعل الدعاء لرد القضاء والصلوۃ والسلام علی محمد سید الانبیاء وعلی الہ
وصحبہ الاتقیاء الاصفیاء فان ھذا الحصن الحصین من کلام سید المرسلین
وسلاح المؤمنین من خزانۃ النبی الامین والھیکل العظیم من قول الرسول الکریم
والحرز المکنون من لفظ المعصوم المامون بذلت فیہ النصیحۃ ای پریچہے
تعریف خدا کی جسنی گردانا دعا کو واسطی پیرنی تقدیر کی اور بہیجنا پہنچانی رحمت خاص اور سلام
اوپر محمد کی کہ سردار نبیون کی ہین اور اوپر اولاد اور اصحاب اونکی کی کہ پرہیزگار برگزیدہ ہین
پس تحقیق یہہ قلعہ محکم کلام سردار رسولونکی سی ہی اور یہہ ہتیار مومنونکا خزانہ نبی امانتدار کی سے
ہی اور یہہ تعویذ بڑا قول رسول بزرگ کیسی ہی اور یہہ تعویذ محفوظ کلام بچائی گئی گناہون سی ڈر کی گئی کیسی
خرچکی ہی اسمین نصیحت ف تقدیرین دو ہین ایک معلق دوسری مبرم یعنی قطعی تقدیر معلق دعا
دوا سی بدلی جاتی ہی اور تقدیر مبرم کسی چیز سی نہین بدلی جاتی یہان معلق ہی مراد ہی اور کلام نبی
کیسی یعنی انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کلام سی ہی کہ امن کئی گئے گناہوسی اور نصیحت خرچ کی یعنی اس کتابکی
تصنیف کرنی مین خیر خواہی مسلمانونکی کی ہی کہ سکو فائدہ ہوگا واخرجتہ من الاحادیث
الصحیحۃ ابرزتہ عدۃ عند کل شدۃ وجردتہ جنۃ تقی من شر الناس والجنۃ + اونکا

یعنی اسکو حدیثوں صحیح سی ظاہر کیا یعنی اسکو درحالی کہ سامان ہی نزدیک ہر شخص کی اور خالص کیا نیز
اسکو درحالی کہ سبب سی کہ بچاتی ہی بری آدمیوں اور جنوں کی بدی سی ف یعنی اس کتاب کی حدیثوں کو
بچنی کی بدی بلاؤں سی اور حدیثوں میں کہا اونین عامین نہیں ہین چہانٹ لیا میں نی تحصنت به فیما
وتمم من المصيبة وتحصنت من كل ظالم بالحوى من السهام المصيبة + ورکالو کیا یعنی سا بہ ہمگی
بیچ اوس چیز کی کہ بچیں اوسکی مصیبت سی اور بچاؤ کیا میں نی ہر ظالم سی سبب اوس چیز کی کہ جمع کیا اس
کتاب نی تیروں پہنچنی والوں سی ف یعنی نشانہ پہونچنی والی تیروں سی دعائین اس کتاب سے کے مین
کہ جیسا تیر کام کرتا ہی نقصان پہنچی ہی یہہ دعائین کام کرتی ہین اسلیے کہ رسول مقبول کی فرمائی ہین نہ
احتمال خطا کا نہیں پس اونکا فرمانا کیون نہ تاثیر کری + وقلت شعرًا لا قولوا للشقي قد تقوى
من ضعفٍ ولم يخشى مراقبه + شعبات له سهامًا في الليالي ÷ وارجوا ان
تكون له مصيبة + اور کہا میں نی شعر خبردار رہو کہو تم اوس شخص کو کہ تحقیق قوت ظاہر کی
اوپر تو نی میری کی اور نہ ڈرا نگہبان سی ہی چھپا رکھی میں نی واسطی اوسکی تیر راتوں میں اور امید
رکہتا ہوں یہہ کہ ہووین تیر اوسکو پہونچنی والی ف + رقیب اسم نگہبان کو کہتے ہین
جس سی کوئی چیز پوشیدہ نہ ہو یہہ صفت پروردگار کی ہی پائی جاتی ہی بموجب قول اللہ تعالی کی
ولا تحسبن الله غافلا عما يعمل الظالمون انما يؤخرهم ليوم تشخص فيه الابصار + یعنی اللہ تعالی کو
غافل مت جان ظالموں کی عملوں سی لیکن تاخیر دیتا ہی اونکو اوس دن کی لئی کہ ٹہر جاوینگے آنکھیں کہ دیکھا
ہی اور مراد تیروں سی دعائیں ہیں جو راتوں میں کی ہین کہ بہت قبول ہوتے ہین یعنی دعائیں راتوں کی بمنزلہ
تیروں کی ہین اوسکے فرقی کی لئی ہین یعنی اسئل الله العظيم ان ينفع به وان يفرج عن كل
مسلم بسببه على انه مع اقتصاري [illegible] واقتصاري ولم يمنع [illegible] صحيحا في بابه الا
استخلصه وادتي به + مانگتا ہوں میں اللہ بزرگ سی یہہ کہ نفع دی بسبب اس کتاب کی ہر
مسلمانوں کو ہر حالت میں اور یہہ کہ دور کری غم ہر مسلمان سی سبب اسکی مانگتا ہوں یہہ ہر سکی بوجود

اسکی با وجود کوتاہی اور چھوٹی ہونی اپنی کی نہین چھوڑی کوئی حدیث صحیح ہے باب اپنی کی یعنی دعا،
وغیرہ کی مگر کہ جمع کیا اوسکو اور لائی اوسکو ٭ **ف** ٭ اقتصار کہتی ہین لفظ اور معنی سے تہوڑی
ہونی کو اور اختصار کہتی ہین اوسکو کہ لفظ تہوڑی ہون اور معنی بہت وَلَمَّا اَمْكَنَتْ تَرْتِيبُهُ وَتَهْذِيبُهُ
طَلَبَنِي عَدُوٌّ لَا يُمْكِنُ اَنْ يَدْفَعَهُ اِلَّا اللهُ تَعَالٰى فَهَرَبْتُ مِنْهُ مُخْتَفِيًا وَتَحَصَّنْتُ
بِهٰذَا الْحِصْنِ الْحَصِيْنِ فَرَأَيْتُ سَيِّدَ الْمُرْسَلِيْنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا جَالِسٌ
عَلٰى يَسَارِهِ وَكَاَنَّهُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَا تُرِيْدُ فَقُلْتُ لَهُ يَا رَسُوْلَ اللهِ
اُدْعُ اللهَ لِيْ وَلِلْمُسْلِمِيْنَ فَرَفَعَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَيْهِ الْكَرِيْمَتَيْنِ وَاَنَا اَنْظُرُ
اِلَيْهِمَا فَدَعَا ثُمَّ مَسَحَ بِهِمَا وَجْهَهُ الْكَرِيْمَ ٭ اور جب ہوری کی مینی ترتیب اور اصلاح اسکی طلب کیا
مجکو دشمن نی کہ نہین ممکن تہا کہ دفع کری اوسکو کوئی مگر اللہ تو تب بہاگا مین اوس سی چہپکر اور محافظت
کے مینے ساتہہ اس قلعہ محکم کی یعنی ساتہہ پڑہنی اور ہمیشہ وظیفہ کرنی اسکی کی پس دیکہا مینی
سردار رسولون کی کو خواب مین رحمت خاص بہیجی اللہ اوپر اوس کے اور سلام اور اس حال مین کہ مین بیٹہا ہون
بائین طرف اونکی اور گویا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتی ہین کیا چاہتا ہی تو پس عرض کی
مینی اونسی ای رسول خدا کی دعا کرو اللہ تعالی سی میری لئی اور سب مسلمانون کی لئی پس اوٹہائی پیغمبر
صلی اللہ علیہ وسلم نی دونو ہاتہہ بزرگ اپنی یعنی جیسی وقت دعا کا ہی اور مین دیکہتا ہون طرف دونو
ہاتہونکی پس دعا کی پہر پہیری دونو ہاتہہ مونہہ بزرگ اپنی پر ٭ **ف** ٭ بیٹہنا بائین طرف اس سبب سے
تہا کہ جانب دلکی ہی اور اشارہ ہی یسیر یعنی آسانی پر اور ادع اللہ لی وللمسلمین سی معلوم ہوتا ہے
کہ وہ شخص دشمن دین کا تہا یا ظلم کرنی والا سب پر وَكَانَ ذٰلِكَ لَيْلَةَ الْخَمِيْسِ فَهَرَبَ الْعَدُوُّ
لَيْلَةَ الْاَحَدِ وَفَرَّجَ اللهُ عَنِّيْ وَعَنِ الْمُسْلِمِيْنَ بِبَرَكَةِ مَا فِيْ هٰذَا الْكِتَابِ عَنْهُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وَقَدْ رَمَزْتُ لِلْكُتُبِ الَّتِيْ خَرَّجْتُ مِنْهَا هٰذِهِ الْاَحَادِيْثَ بِحُرُوْفٍ
تَدُلُّ عَلٰى ذٰلِكَ سَلَكْتُ فِيْهَا اَخْصَرَ الْمَسَالِكِ ٭ اور تہا یہ خواب جمعرات کی رات مین

پس بہا گا دشمن انوار کی رات مین اور دور کیا غم الله تعالی نی مجہسی اور رسالہ اونسی بسبب برکت
اوس چیز کی کہ اس کتاب مین ہی روایت کی گئی بنی صلی الله علیہ وسلم سی اور تحقیق اشارہ کیا مینی
واسطی اون کتابون کی کہ روایت کین مینی اونسی بیہ حدیثین ساتھ حرفون کی کہ دلالت کرین اون
کتابون پر چلا مین بیچ ان رمز کتابون کی بہت جیسون این بجلعت ملکہ صحیح البخاری خ و مسلم
م و سنن ابی داود د و الترمذی ت و النسائی س و ابن ماجۃ القزوینی
ق و ہذہ الاربعۃ عہ و ہذہ الستۃ ع و صحیح ابن حبان حب و صحیح المستدرک
للحاکم مس و ابی عوانۃ عو و ابن خزیمۃ [illegible] و الموطا طا و سنن
الدارقطنی قط و مصنف ابن ابی شیبۃ مص و مسند الامام
احمد و البزار ر و ابی یعلی الموصلی ص و الدارمی می و معجم الطبرانی
الکبیر ط و الاوسط طس و الصغیر صط و الدعاء لہ طب و لابن
مردویہ مر و للبیہقی ق و السنن الکبیر لہ سنی و عمل الیوم واللیلۃ
لابن السنی ی پس کی مینی نشانی صحیح بخاری کی خ اور مسلم کی م اور سنن ابی داود کی
د اور ترمذی کی ت اور نسائی کی س اور ابن ماجہ قزوینی کی ق اور ان چارون کی یعنے
ابو داود ترمذی نسائی ابن ماجہ کی عہ اور ان چہون کی یعنی بخاری مسلم ترمذی ابو داود
نسائی ابن ماجہ کی جنکو صحاح ستہ کہتی ہین ع اور نشانی صحیح ابن حبان کی حب اور صحیح مستدرک حاکم
کی مس اور صحیح ابی عوانہ کی عو اور ابن خزیمہ کی [illegible] اور موطا کی طا اور سنن دار
قطنی کی قط اور مصنف ابن ابی شیبہ کی مص اور نشانی مسند امام احمد کی آ اور بزار کی ر اور
ابو یعلی موصلی کی ص اور مسند دارمی کی می اور معجم کبیر طبرانی کی ط اور معجم اوسط طبرانی کی طس
اور معجم صغیر طبرانی کی صط اور نشانی کتاب دعا طبرانی کی طب اور کتاب دعا ابن مردویہ کی مر
اور کتاب دعا بیہقی کی ق اور نشانی سنن کبیر بیہقی کی سنی اور نشانی کتاب عمل الیوم واللیلۃ

ابن سنی کی ہی وَاِنْ قَدَّمْتُ رَمْزَ مَنْ لَهُ اللَّفْظُ اور پہلی لایا مین اشارہ اوسکا کہ واسطی اوسکی
لفظ ہی **ف** جہان اختلاف ہوتا ہی لفظونمین تو رمز اوسکی پہلی لاتا ہی جسکی لفظ حدیث
کی روایت کی ہین اگرچہ رتبہ مین کم ہو جیسی ایک حدیث بخاری مین بہی آئی ہی اور ترمذی مین بہی
اور لفظونمین فرق ہی اور اسنی ترمذی کی لفظ روایت کئی ہین تو ت پہلی لاونگا اور اگر
لفظونمین اتفاق ہے تو ترتیب مذکور سی لاونگا کذا قال الملا علی القاری وَاِنْ كَانَ الْحَدِيْثُ

مَوْقُوْفًا جَعَلْتُ قَبْلَ رَمْزِهٖ مَوْ لِيُعْلَمَ اَنَّهٗ مَوْقُوْفٌ لِمَا بَعْدَهٗ مِنَ الْكُتُبِ

وَذٰلِكَ قَلِيْلٌ حَيْثُ عُدِمَ الْمُتَّصِلُ اِذَا اُخْتُلِفَ فِيْهِ عَلٰى اَنِّيْ لَمْ اَجْعَلْ هٰذِهِ الرُّمُوْزَ

اِلَّا لِعَالِمٍ يَرْبَأُ بِنَفْسِهٖ عَنِ التَّقْلِيْدِ اَوْ لِمُتَعَلِّمٍ يَتَعَرَّفُ صَحِيْحَ الْكُتُبِ وَالْمَسَانِيْدِ

اور اگر ہو حدیث موقوف لکہا مینی پہلی اشارہ اوسکی کی لفظ مو کا تو کہ جانا جاوی کہ تحقیق یہ حدیث
موقوف ہی اون کتابونمین جنکا اشارہ کیا ہی بعد لفظ مو کی یعنی اگرچہ اورونمین مرفوع ہو لیکن انمین
موقوف ہی اور یہ یعنی حدیث موقوف کا لانا کم ہی جہان کہین کہ نہ پائی گئی متصل یا جہان اختلاف کیا گیا ہے
اوسمین باوجود اسکی تحقیق نہین کئی مینی یہ اشارہ مگر واسطی اوس عالم کی کہ بلند رکہتا ہی نفس
اپنی کو تقلید سی یعنی بی پروائی تقلید سی یا واسطی طالب علم کی کہ پہچانتا ہی صحیح کتابونکو اور مسندونکو
ف مراد موقوف سی یہ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تلک نہ پہونچی ہو بلکہ صحابی وغیرہ تلک پہونچی ہو
کہ فلانی صحابی وغیرہ نی یون کہا اور مراد متصل سی یہان حدیث مرفوع ہی یعنی جہان کہین حدیث
مرفوع نہین پائی گئی یا پائی گئی ہی مگر اوسمین اختلاف کیا گیا ہی مرفوع غیر مرفوع کی ہونی مین تو اوسکی
حدیث کی پہلی علامت کی لئی رمز مو کی لکہی ہی اور مسند اون کتابونکو کہتی ہین کہ جن مین سندین
صحابیون کی ہون بغیر ترتیب بابون کی خلاف بخاری وغیرہ کی کذا قال العلی رح وَاِلَّا فَفِي الْحَقِيْقَةِ

لَا اِحْتِيَاجَ اِلَيْهَا لِعَوَامِّ النَّاسِ فَلْيَعْلَمْ اِنِّيْ اَرْجُوْ اَنْ تَكُوْنَ جَمِيْعُ مَا فِيْهِ صَحِيْحًا

فَذَاكَ الْاِكْتِبَاسُ اور نہ پس حقیقت مین نہین احتیاج ہی طرف اشارونکی واسطی عام لوگونکی

پس جاننا چاہئی کہ تحقیق مین امید رکہتا ہون یہہ کہ ہووی سب اوس چیز کا کہ اس مختصر مین ہی صحیح یعنی
ثابت انحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سی پس ہو در صورتیکہ یعنی عام لوگون کی لئی کہ اسمین حدیث موضوع
نہین ہی وَقَدْ جَمَعَ بِحَمْدِ اللّٰهِ تَعَالٰى هٰذَا الْمُخْتَصَرُ اللَّطِيْفُ مَا لَمْ تَجْمَعْهُ مُجَلَّدَاتٌ مِنَ
الْمُؤَلَّفَاتِ وَإِذَا انْتَهٰى نَرْجُوْ مِنَ اللّٰهِ تَعَالٰى أَنْ يَجْعَلَ فِيْ آخِرِهِ فَصْلًا يَفْتَحُ مَا أُقْفِلَ
مِنْ أَلْفَاظِ مَا فِيْهِ مِنْ أَشْكَالٍ۔ اور تحقیق جمع کیا ہی شکر خدا تعالی کا اس مختصر لطیف نی اون حدیثون کو کہ
نہین جمع کیا اونکو بڑی کتابون نی تصنیف ہوئی ہین سی اور جب تمام ہووی یہہ کتاب امید رکہتی
ہین ہم خدا تعالی سی یہہ کہ کرین ہم بیچ آخر اسکی کی ایک فصل کہ کہولی اوس چیز کو کہ بند کیا گیا لفظ
اوس چیز سی کہ اسمین مشکل ہو ف یعنی جو لفظ حدیث کی مشکل ہین اونکی معنی کہولدی چنانچہ
مصنف نی حصن حصین وعدہ کی مطابق لکہا کہ نام اوسکا مفتاح الحصن رکہا وَهٰذِهِ مُقَدِّمَةٌ تَشْتَمِلُ
عَلٰى أَحَادِيْثَ فِيْ فَضْلِ الدُّعَاءِ وَالذِّكْرِ ثُمَّ أَدَبِ الدُّعَاءِ وَالذِّكْرِ وَأَوْقَاتِ الْإِجَابَةِ
وَأَحْوَالِهَا وَأَمَاكِنِهَا ثُمَّ اسْمِ اللّٰهِ تَعَالَى الْأَعْظَمِ وَأَسْمَائِهِ الْحُسْنٰى ثُمَّ مَا يُقَالُ فِي الصَّبَاحِ
إِلَى الْمَسَاءِ فِيْ طُوْلِ الْحَيٰوةِ إِلَى الْمَمَاتِ مِنْ جَمِيْعِ مَا يُحْتَاجُ إِلَيْهِ وَصَحَّ النَّصُّ عَنْهُ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ الذِّكْرِ وَفَضْلِهِ وَكَمْ يَخْتَصُّ بِوَقْتٍ مِنَ الْأَوْقَاتِ
ثُمَّ الْاِسْتِغْفَارِ الَّذِيْ يَمْحُو الْخَطِيْئَاتِ ثُمَّ فَضْلِ الْقُرْاٰنِ الْعَظِيْمِ وَسُوَرِهِ وَ
اٰيَاتٍ ثُمَّ الصَّلٰوةِ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَذٰلِكَ۔ اور یہہ رسالہ مقدمہ ہی کہ شامل
ہی اوپر حدیثون کی بیچ فضیلت دعا کی اور ذکر کی پہر بیان آداب دعا کا ہی اور آداب ذکر کا اور
وقتوں قبولیت کا اور حالتون قبولیت کا اور مکانون قبولیت کا پہر بیان اسم اعظم کا اور اسماء حسنی کا پہر
بیان اون دعاؤن کا کہ پڑہی جاوین صبح سی شام تلک اور بیچ درازگی زندگانی کی مرنی تلک یعنی اول عمر
سی آخر عمر تلک تمام اوس چیز سی کہ احتیاج لائی جاتی ہی طرف اوسکی اور حال یہہ کہ صحیح ہوئی ہی نقل صریح
نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی پہر بیان اوس ذکر کا کہ آئی ہی بزرگی اوسکی اور نہین خالص ہی ساتہ کسی وقت کی

کے وقتون سی یہہ بیان استغفار کا ہی جو مٹاتا ہی گناہونکو یہہ بیان فضیلت قرآن بزرگ کا اور سورتون

اوسکے کا اور آیتون کا یہہ بیان اون دعاؤن کا کہ صحیح ہوئی ہین پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم سی آگی ح ف

ای غیر مخصوص ساتہہ وقت کی لفظ کذلک کا فقط متعلق ہی ساتہہ دعا کی مگر اس توجیہ پر ملا علی قاری رح نی

تشبیہ کیا ہی اور کہا کہ تینون کی ساتہہ لگتا ہی یعنی ہر ایک استغفار اور قرأت اور دعا مذکورات کی لئی

نہین ہی وقت مخصوص اوقات سی بلکہ لائق یہہ ہی کہ مواظبت کری اون پر طالب جمیع حالات اور مقامات

مین اس لئی کہ ہمیشہ کرنا ذکر کا ثابت ہوتا ہی اس آیت سی یَا اَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اذْکُرُوا اللّٰہَ ذِکْرًا کَثِیْرًا

یعنی ای ایمان والون یاد کرو اللہ کو یاد کرنا بہت اور نہ مقید ہونا قرأت کا کسی وقت مین معلوم ہوتا ہی

اس آیت سی اُتْلُ مَا اُوْحِیَ اِلَیْکَ مِنَ الْکِتٰبِ * یعنی پڑہ وہ چیز کہ وحی کی گئی طرف تیری کتاب سی

اور ایسی ہی نہ مقید ہونا استغفار کا اس حدیث شریف سی طُوْبٰی لِمَنْ وَجَدَ فِیْ صَحِیْفَتِہٖ اِسْتِغْفَارًا کَثِیْرًا

یعنی خوشوقتی ہی اوسکو کہ پاوی اعمال نامہ اپنی مین استغفار بہت ٭ تَتِمَّۃٌ فِیْ فَضْلِ الصَّلٰوۃِ

عَلٰی سَیِّدِ الْخَلْقِ وَرَسُوْلِ الْحَقِّ الَّذِیْ ھَدٰی اللّٰہُ تَعَالٰی بِہٖ مِنَ الضَّلَالَۃِ وَبَصَّرَ مِنَ الْعَمٰی وَھَادٍ

اِلَی الْمَحَجَّۃِ وَکَمَا لَا یَعْلَمُ اَحَدٌ حُجَّۃً صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کُلَّمَا ذَکَرَہُ الذَّاکِرُوْنَ وَکُلَّمَا

غَفَلَ عَنْ ذِکْرِہِ الْغَافِلُوْنَ * یہہ تمام کیا مینی اسکو ساتہہ فضیلت درود کی اوپر سردار

خلق کی اور رسول حق کی وہ جو راہ دکہائی اللہ تعالی نی بسبب اونکی گمراہی سی اور بینا کیا اندہی پن سی

پس روشن کی راہ سیدہی اور نہ چہوڑی کسی کی لئی حجت رحمت خاص بہیجی اللہ اوپر اون کی اور سلام جب

کہ یاد کرین اونکو یاد کرنی والی اور جب کہ غافل ہووین ذکر اونکی سی غافل **ف** مراد ہر وقت سی

اس لئی کہ کوئی وقت غفلت یا ذکر سی خالی نہین بعضی محدثین نی اس درود شریف کو افضل درودونکا

لکہا ہی کذا ذکرہ العزیز رح **فضل الدعاء** یہہ مذکور ہی بیچ فضیلت دعا کی ہی مین **ف**

معنی دعا کی ہین طلب کرنا ادنی کا اعلی سی کسی چیز کو بطور عاجزی اور مسکینی کی اور دعا کرنے سے

بڑی فضیلت و ثواب ہی اور اللہ تعالی نی کلام اللہ مین کتنی جگہ دعا کرنی پر رغبت دلائی ہی

فضیلت دعا کا بیان

اور بہت سی حدیثون مین بزرگی دعا کی آئی ہی اور حدیثون صحیح اور قول علما معتبر کیسی مستحب ہونا

دعا کا معلوم ہوتا ہی کذا ذکر العلی رح قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الدعاء ہو

العبادۃ ثم تلا وقال ربکم ادعونی الآیۃ مص عہ حب مس ا
فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی دعا وہی ہی بندگی پہر پڑہی یہ آیۃ اور کہا پروردگار تمہارے نے
دعا کرو مجہسی ساری آیۃ پڑہی نقل کی یہ حدیث ابن ابی شیبہ اور چارون نی یعنی ابو داود ترمذی
نسائی ابن ماجہ نی اور ابن حبان حاکم احمد نی **ف** اس عبارتسی معلوم ہوتا ہی کہ دعا کی سوائے
کوئی چیز عبادت نہین یہ حصر مبالغۃ فرمایا معنی یہ ہین کہ دعا بڑا رکن عبادت کا ہی جیسی کہ اور جانے
فرمایا الحج عرفۃ یعنی بڑا رکن حج کا وقوف عرفہ کا ہی اور ساری آیۃ یون ہی وقال ربکم ادعونی
استجب لکم ان الذین یستکبرون عن عبادتی سیدخلون جہنم داخرین ۔ یعنی اور فرمایا رب
تمہاری نی دعا کرو مجہسی تا قبول کرون مین دعا تمہاری تحقیق جو لوگ کہ تکبر کرتی ہین عبادت
میری سی یعنی دعا میری سی قریب ہی کہ داخل ہونگی دوزخ مین ذلیل ہوکر پس معلوم ہوا آیۃ سی کہ دعا باعث
اجر اور ثواب کی ہوئی پس جو چیز ایسی ہو وہی عبادت ہی کذا ذکر الفخر رح من فتح لہ فی الدعاء منکم
فتحت لہ ابواب الاجابۃ ۔ مص ۔ جو کوئی کہ کہولا جاوے واسطی اوسکی دروازہ بیچ دعا کے
تم مین سی کہولی جاتی ہین واسکی لیئی دروازی قبولیت کی نقل کی ابن ابی شیبہ نی **ف**
یعنی توفیق دعا کی علامت قبولیت کی ہی کذا ذکر الفخر رح فتحت لہ ابواب الجنۃ یعنی کہولی جاتی
ہین واسکی لیئی دروازی بہشت کی نقل کیے یہ حاکم نی **ف** اس روایت مین بدلے ابواب الاجابۃ کی ابواب
الجنۃ آیا ہی اور ذکر کرنی روایتون مختلف مین اشارہ لطیف اسپر ہی کہ دعا ہر حال خالی فائدہ سی نہین
یا سبب قبولیت کی ہوتی ہی مراد بر آتی ہی یا اگر مصلحت وقت حصول مقصود مین توقف ہوتا ہی
تو جو اثر اوسکی ہاتہہ سی نہین جاتی بلکہ سبب کہلنی دروازون جنت کی ہوتی ہی کہ آخرت مین ذخیرہ
رہتی ہی اور آخرت بہتر ہی دنیا سی فان الآخرۃ خیر وابقی ۔ اسیلیے آیا ہی کہ بعضی آدمی کہ جنکی دعا کا خیر

کرتی ہی دنیا مین جب دیکھینگے اوس نعمت کو کہ ذخیرہ کی گئی ہی کہینگے کاشکی کوئی دعا ہماری دنیا مین
نہ قبول ہوتی تو آخرت مین پورہ ذخیرہ ثواب کا پاتی کذا ذکر العلی رح فتحت لہ ابواب الرحمۃ

وَمَا سُئِلَ اللّٰہُ شَیْئًا اَحَبَّ اِلَیْہِ مِنْ اَنْ یُّسْأَلَ الْعَافِیَۃَ ت کہولی جاتی ہین اوسکی
لئی دروازی رحمت کی اور نہین مانگی جاتی اللہ تعالی سی کوئی چیز کہ بہت پیاری ہو نزدیک
اوسکی اس سی کہ مانگی جاوی عافیت نقل کی یہہ ترمذی نی **ف** مراد عافیت سی یہہ ہی کہ سلامتی ہو سب
آفتون اور بیماریون اور بلاؤن ظاہری اور باطنی سی دین و دنیا مین کذا ذکر الفخر رح لا یرد القضاء

اِلَّا الدُّعَاءُ وَلَا یَزِیْدُ فِی الْعُمْرِ اِلَّا الْبِرُّ ت ق حب مس نہین پہیرتی تقدیر معلق کو
کوئی چیز مگر دعا اور نہین زیادتی کرتی عمر مین کوئی چیز مگر نیکی نقل کی یہہ ترمذی ابن ماجہ ابن حبان حاکم نی
ف مراد تقدیر سی یہان بری چیزین ہین کہ جسکی او ترنی کو آدمی برا جانتا ہی پس جب توفیق دیا گیا دعا کی
اللہ تعالی دور کر دیتا ہی اوسکو یا آسان کر دیتا ہی پس بمنزلہ و رد ہونیکی ہوتی ہی اور لفظ بر کا ظاہر
تر یہہ ہی کہ معنی اوسکی طاعت ہین کہ سب عبادت کو شامل ہی جیسی کہ اللہ تعالی نی فرمایا وَلٰکِنَّ الْبِرَّ مَنْ
اٰمَنَ آخر تک یعنی ولیکن نیکی والا وہ ہی کہ ایمان لاوی پس معنی حدیث کی دو مین ایک یہہ کہ جب نیک کام عمر کا
ضایع نہوئی پس گویا کہ زیادہ ہوئی اور دوسرے یہ کہ زیادتی عمر مین حقیقۃً ہوتی ہی فرمایا اللہ تعالی
نی یَمْحُو اللّٰہُ مَا یَشَاءُ وَیُثْبِتُ یعنی محو کرتا ہی اور ثابت کرتا ہی اللہ رزق اور اجل سی جو کچھ چاہتا ہی
اور صورت کمی زیادتی کی کشاف مین یہہ لکھی ہی کہ لوح محفوظ مین لکھا جاتا ہی کہ فلانا شخص اگر حج کریگا
عمر اوسکی چالیس برسکی ہوگی اور اگر جہاد بہی کریگا ساٹھہ برسکی پس اگر دونو کئی عمر ساٹھہ برسکی ہوئی تو
یہہ زیادتی عمر کی ہوئی اور اگر ایک کیا چالیس برسکی ہوئی یہہ کمی ہوئی کذا ذکر العلی رح لا یغنی

حَذَرٌ مِّنْ قَدَرٍ وَالدُّعَاءُ یَنْفَعُ مِمَّا نَزَلَ وَمِمَّا لَمْ یَنْزِلْ وَاِنَّ الْبَلَاءَ یَنْزِلُ فَیَتَلَقَّاہُ
الدُّعَاءُ فَیَعْتَلِجَانِ اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَۃِ مس ر طس نہین فائدہ کرتا ڈر تقدیر سی یعنی ڈرنا
او ترنی بلا کو کہ مقدر ہی دفع نہین کرتا اور دعا نفع کرتی ہی اوس بلا سی کہ اوتری یعنی دفع ہوتی ہی یا صبر آجاتا ہی

اور اوس بلا سی کہ نہین اوتری یعنی ارادہ اوترنی کا رکہتی ہی اوسکو بہی دعا، رد کرتی ہی یا آسان کردیتی ہے
اور تحقیق بلا البتہ ارادہ اوترنی کا کرتی ہی ملتی ہی اوس سی دعا پس لڑتی ہین دونون دن قیامت تلک نقل کی یہہ
حاکم بزار نی اور طبرانی نی **ف** لڑتی ہین یعنی کشتی کرتی ہین یعنی دعا بلا کو نہین اوترنی دیتی پس دعا سبب
رد بلا کی ہوتی ہی اور بچاتی ہی جیسی سپر تیر کو رد کرتی ہی لڑائی مین کذا ذکرہ العلی رح لَیْسَ شَیْءٌ اَکْرَمَ
عَلَی اللّٰہِ مِنَ الدُّعَاءِ ؛ **ت ق حب مس** ؛ نہین کوئی چیز بزرگ قدر نزدیک اللہ تعالی کے
دعا سی یعنی عبادتون قولی مین پس نماز و روزہ افضل رہا اس سی نقل کی یہہ ترمذی ابن ماجہ ابن حبان حاکم
نی مَنْ لَمْ یَسْأَلِ اللّٰہَ یَغْضَبْ عَلَیْہِ ؛ **ت مص** ؛ جو کوئی نہ مانگی اللہ تعالی سی یعنی ساتھہ
زبان حال کی یا قال کی از راہ بی پروائی کی تو غصہ ہوتا ہی اللہ اوس پر نقل کی یہہ ترمذی حاکم نے
ف غصہ اس لئے ہوتا ہی کہ دعا محبوب چیز ہی اللہ تعالی کی پس جسنی دعا نہ کی تکبرا متکبرون مین گنا
گیا کذا ذکرہ العلی رح مَنْ لَمْ یَدْعُ اللّٰہَ غَضِبَ عَلَیْہِ **مص** ؛ جو کوئی نہ دعا کری اللہ تعالی سی
غصہ ہوتا ہی وہ اوس پر نقل کی یہہ ابن ابی شیبہ نی لَا تَعْجِزُوْا فِی الدُّعَاءِ فَاِنَّہٗ لَنْ یَّہْلِکَ
مَعَ الدُّعَاءِ اَحَدٌ ؛ **حب مس** ؛ نہ تہکو یعنی کاہلی اور قصور کرو دعا مین اس لئی کہ
تحقیق ہرگز نہین ہلاک ہوتا ساتھہ دعا کی کوئی نقل کی یہہ ابن حبان حاکم نی مَنْ سَرَّہٗ اَنْ یَّسْتَجِیْبَ
اللّٰہُ لَہٗ عِنْدَ الشَّدَائِدِ وَالْکُرَبِ فَلْیُکْثِرِ الدُّعَاءَ فِی الرَّخَاءِ ؛ **ت**
جسکو خوش لگی یہہ کہ قبول کری اللہ تعالی دعا اوسکی نزدیک سختیون اور غمون کی پس چاہئی کہ بہت کری
دعا فراخی کی حالت مین نقل کی یہہ ترمذی نی **ف** اسلئی کہ مومن کی شان سی یہہ ہی کہ اللہ تعالی سی
التجا کری پہلی اضطرار کی بخلاف کفار فجار کی کہ جب اونکو سختی اور غم پہونچتی ہے دعا کرتے
ہین اور فراخی مین اسراف کرتی ہین اور دعا چہوڑ دیتی ہین جیسی کہ اللہ تعالی نی فرمایا وَاِذَا
اَنْعَمْنَا عَلَی الْاِنْسَانِ اَعْرَضَ وَنَاٰ بِجَانِبِہٖ وَاِذَا مَسَّہُ الشَّرُّ فَذُوْ دُعَاءٍ عَرِیْضٍ ؛ یعنی جب انعام
کرتی ہین ہم آدمی پر مونہہ پہیر لیتا ہی اور دور کر لیتا ہی گردن اپنی اور جب پہونچتی ہی اوسکو برائی پس صاحب دعا

دعا رجوع نہ کیا ہوتا ہی یعنی بہت دعا کرتا ہی کذا ذکرہ العلی رح اَلدُّعَاءُ سِلَاحُ الْمُؤْمِنِ کی
عِمَادُ الدِّيْنِ وَنُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ٭ دعا ہتیار مومن کا ہی یعنی دور کرتا ہی
اوس سی بلا اپسی اور غیر ہی اور ستون دین کا ہی اور روشنی آسمانوں کی اور زمین کی یعنی دور کرتی
تاریکیان ظاہر و باطن آسمان و زمین والونکی جاتی مین نقل کی یہہ حاکم نی ف نماز کو بہی
اور جای ستون دین کا فرمایا پس منافات نہین ہی اس لئی کہ ایک چہت کی کئی ستون
ہوستے ہین اور نماز بہی تو مشتمل ہے دعا کو کذا ذکرہ العلی رح مَرَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
بِقَوْمٍ مُبْتَلِيْنَ فَقَالَ اَمَا كَانَ هٰؤُلَاءِ يَسْئَلُوْنَ اللّٰهَ الْعَافِيَةَ ور
گذری پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم ایک قوم پر کہ گرفتار تہی کسی بلا مین پس فرمایا کیا نہین تہی یہہ یعنی حالت
چین مین کہ مانگتی خدا سی عافیت دایم نقل کی یہہ بزار نی ف اسمین اشارہ ہی اسپر کہ جنی لازم کیا
دعا کو نرمی مین محفوظ رہا بلاسی اور جسنی ترک کی اور غافل ہوا تضرع رب العالمین کیسی ہوتی ہے
بلاسی اوسکی کذا ذکرہ العلی رح مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَنْصِبُ وَجْهَهُ لِلّٰهِ تَعَالٰى فِيْ مَسْئَلَةٍ
اِلَّا اَعْطَاهَا اِيَّاهُ اِمَّا اَنْ يُعَجِّلَهَا وَاِمَّا اَنْ يَدَّخِرَهَا لَهٗ ٭ ١٢ نہین کوئی مسلمان
کہ قایم کری مونہہ اپنا واسطی خدا تعالی کی دعا مین مگر کہ دیتا ہی اوسکو اللہ سوال اوسکا یا یہہ کہ
جلدی دیتا ہی سوال اوسکو یعنی دنیا مین اور یا یہہ کہ ذخیرہ کرتا ہی اوسکو اوسکی لئی نقل کی یہہ احمد نی
ف یعنی آخرت مین بہت سا ثواب اوسکا دیگا یا بخشنی گا کچہہ گناہ اوسکا غرض کہ اللہ تعالی
ضایع نہین کرتا اجر نیک کار کا پس تاخیر کی صورت مین طالب کو دعا کا چہوڑنا نچاہی اس لئی کہ کلام
اللہ مین آیا ہی عَسٰى اَنْ تَكْرَهُوْا شَيْئًا وَّهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ وَعَسٰى اَنْ تُحِبُّوْا شَيْئًا وَّهُوَ شَرٌّ لَّكُمْ وَاللّٰهُ
يَعْلَمُ وَاَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ٭ یعنی بعضی چیز تم مکروہ رکہتی ہو اور واقع مین وہ تمہاری لئی بہتر ہوتی ہے
اور بعضی چیز دوست رکہتی ہو اور وہ بری ہوتی ہی تمہاری لئی اور اللہ جانتا ہی اور تم نہین جانتی
پس آدمی بہلائی برائی اپنی نہین جانتا سوا اللہ کی پس لازم ہی بندہ کو کہ قایم ہو دعا حق بندگی کی یعنی

اوسکو امر ربوبیت کا یہہ حدیث دلیل ہی اسپر کہ دعا بندی کی قبول ہوتی ہی چنانچہ حاکم نی روایت
کی ہی کہ بلاویگا اللہ تعالی ایک مومن کو قیامت مین اور سامنی کہڑا کر کر پوچہیگا ای بندی میری حکم کیا تہا
مینی تجہکو کہ دعا کری تو مجہسی اور مینی وعدہ کیا تہا کہ قبول کرونگا پس آیا تونی دعا کی تہی کہیگا ہان ای
رب میری پس فرماویگا اللہ تعالی کہ تحقیق نہین کی تونی کوئی دعا مگر کہ قبول کی مینی تیری لئی آیا فلانی دن
نہین دعا کی تہی تونی کہ دور کردون غم تیرا کہ اوترا تہا تجہپر پس دور کر دیا مینی تجہسی پس عرض کریگا سچ ہی رب میری
پس فرماویگا وہ تو جلدی قبول کی مینی دنیا تیری دنیا مین اسیطرح فلانی فلانی روز پہر دعا کی تہی تونی غم کی
اوترنی پر کہ دور کردون اوسکو پس ندیکہا تونی دور ہونا اوس غم کا عرض کریگا ہان ای رب میری پس
فرماویگا ذخیرہ رکہین مین نی تیری لئی جنت مین بدلی اوسکی ایسی ایسی چیزین اسیطرح اور حاجت کو پوچہیگا
فرماویگا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی پس مومن نی نہین کوئی دعا کی ہوگی مگر کہ اللہ تعالی بیان کریگا
تعجیل اوسکی یا ذخیرہ اوسکا پس کہیگا مومن اوس وقت کاشکی کوئی دعا میری دنیا مین تعجیل نکرتی یہہ اختصار ہی حدیث
بڑہی کا ذکر کی یہہ ملا علی رح نی اور شیخ فخر الدین رح نی لکہا ہی کہ دعا بندی مسلمان کی البتہ مقبول ہی دنیا مین نزدیک
پروردگار کی لیکن بنا بر مصلحت کی کبہی دیتا ہی دنیا مین اور کبہی ذخیرہ کرتا ہی آخرت کی لئی حاصل یہہ کہ دعا بندگی ہی
کہ وقت اوترنی بلا کی یا نزدیک خوف اوترنی کی بندہ ساتہہ اوسکی حکم کیا گیا ہی جیسی کہ ساتہہ نماز روزہ کی حکم کیا
گیا ہی جب وقت آوی **نظم** از دعا نبود مراد عاشقان + جز سخن گفتن بآن شیرین دہان + ای اخی دست از
دعا کردن مدار + با قبول و بارد اوچہ کار + گر اجابت کردشان فہو المراد + ورنہ با دیدار نقد آیند شاد +
ور کند رد لذت آن بیشتر + بہر تقریب سخن بار دگر + **ف الذکر** یہہ بیان فضیلت ذکر کا ہی
فضیلت ذکر کی ثابت ہی آیتون قرآن مجید کیسی مثل قول اللہ تعالی کی فَاذْكُرُونِي أَذْكُرْكُمْ یعنی پس یاد کرو مجہکو
یاد کرونگا مین تمکو اور سفیان بن عیینہ نی کہا ہی کہ خبر مجہی پہونچی ہی کہ حق سبحانہ تعالی نی فرمایا بندون اپنی کو ایک
چیز دی ہی مینی کہ اگر جبرائیل و میکائیل کو دیتا مین تو تحقیق نعمت بزرگ انکو دیتا مین وہ یہہ ہی
فَاذْكُرُونِي أَذْكُرْكُمْ و در احیاء العلوم مین ثابت بنانی سی نقل کیا ہی کہ کہا مین جانتا ہون جسوقت کہ پروردگار

فضیلت ذکر کی

کہ پروردگار تعالی مجھکو یاد کرتا ہی یارون نی تعجب کیا اور پوچھا کیونکر جانتا ہی تو کہا مین یاد کرتا ہون اوسکو تو وہ بھی
مجھی یاد کرتا ہی اور شیخ علی متقی رحمہ اللہ نی لکھا ہی کہ ذکر یہہ ہی کہ خلاصی پاوی غفلت و نسیان سی ساتہہ
دوام حضور قلب کے ساتہہ حق کی اور لیوی نام خدا تعالی کا ساتہہ زبان و دل کی اور افضل یہہ ہی کہ ذکر
دل اور زبان سی ہوا ور اگر ایک سی ہو تو پس ساتہہ دل کی افضل ہی ایسا ہی کہا نووی نی شرح مسلم مین اور ہر ایسے
ذکر ذکر جلالت کا یعنی اسم ذات کا یا صفت کا صفات الہی سی یا ایک حکم کا احکام اوسکی سی یا فعل کا افعال
اوسکی سی پس متکلم ذاکر ہی اور فقیہہ ذاکر ہی اور مدرس اور مفتی اور واعظ ذاکر ہین اور متفکر عظمت اور
جلال اوسکی مین ذاکر ہی کذا قال الفخر رح یَقُولُ اللّٰهُ اَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِیْ بِیْ وَ اَنَا مَعَهٗ
اِذَا ذَکَرَنِیْ فَاِنْ ذَکَرَنِیْ فِیْ نَفْسِهٖ ذَکَرْتُهٗ فِیْ نَفْسِیْ وَاِنْ ذَکَرَنِیْ فِیْ مَلَاءٍ ذَکَرْتُهٗ
فِیْ مَلَاءٍ خَیْرٍ مِّنْهُ الحدیث **خ م ت س ق** فرماتا ہی اللہ تعالی
مین نزدیک گمان بندی اپنی کی ہون کہ ساتہہ میری رکہتا ہی اور مین ساتہہ اوسکی ہون یعنی ساتہہ توفیق
و رحمت و مدد کی جب یاد کرتا ہی مجھکو پس اگر یاد کری مجھکو ذات اپنی مین یعنی چپکی سی یاد کرتا ہون مین اوسکو
ذات اپنی مین اور اگر یاد کری مجھکو جماعت مین یاد کرتا ہون مین اوسکو اوس جماعت مین کہ بہتر ہی اوس سے
فرمایا آخر حدیث تلک نقل کی یہہ بخاری مسلم ترمذی نسائی ابن ماجہ نی **ق** نزدیک
گمان بندی اپنی کی ہون یعنی معاملہ کرتا ہون بندی سی موافق گمان اوسکی کی اور کرتا ہون اوس سے
جو توقع رکہتا ہی مجھسی مراد ہی رغبت دلانی اسپر کہ امید اللہ تعالی کی خوف پر غالب رکہی اور گمان
اچھا رکہی کہ بخشیگا مجھکو جیسی کہ ایک روایت مین آیا ہی کہ اللہ تعالی ایک شخص کو دوزخ مین لیجانیکا
حکم فرماویگا جب وہ کنارے دوزخ پر کہڑا ہوگا عرض کریگا ای رب میری میرا گمان تیری ساتہہ اچہا تہا
فرماویگا اللہ تعالی پہیر لاؤ اسکو انا عند ظن عبدی بی اور حقیقت امید کی یہہ ہی کہ عمل کری اور پہر
امیدوار بخشش کا رہی اور بغیر عمل کی امید رکہنی لوہا سرد کوٹنا ہی یعنی بیفائدہ اور مراد چپکی سی
ذکر قلبی ہی یا آہستہ پڑہنا زبان سی یاد کرتا ہون مین ذات اپنی مین یعنی بغیر اطلاع حال اوسکی کی

کسی مخلوق اپنی پر یا چپکی ہی وہ لگا ثواب اوسکو آپہی لکہسی اور پر ہین ہوتی کا یہہ حدیث دلیل ہی
اسپر کہ ذکر قلبی افضل ہی ہزبانی چپکی کا اس لئی کہ وارد ہوا ہی کہ وہ ذکر خفی کہ نہین سنتی ہین اوسکو
حفظہ یعنی فرشتی اعمال لکہنی والی ستر درجہ افضل ہی اور وارد ہوا ہی کہ خیر الذکر الخفی جماعت بتر یعنی
ملائکہ مقربین اور مدارج انبیا کی پس دلیل ہوئی یہہ حدیث مذہب معتزلہ کی کہ ملایکہ افضل ہین سب
ابنیا اور بشر سی آور آخر حدیث کا یہہ ہی کہ اگر کوئی نزدیکی ڈہونڈہی اور آوی طرف میری ایک بالشت
نزدیکی ڈہونڈہتا ہون مین اور آتا ہون طرف اوسکی ایک گز اور اگر نزدیکی ڈہونڈہی ساتہہ میری ایک گز نزدیکی
ڈہونڈہتا ہون طرف اوسکی مقدار پہیلانی دونو ہاتہونکی اور اگر آوی میری پاس میانہ روا وان
مین جاتا ہون طرف اوسکی تیز رو حاصل یہہ کہ بندہ اگر تہوڑیسی بہی رجوع اودہر کرتا ہے وہانسی توجہ اور
التفات اور رحمت اس سی زیادہ ہوتی ہی کذا فی العلی و العزیز ح الا اخبرکم بخیر اعمالکم
وَاَزْکَاهَا عِنْدَ مَلِیْکِکُمْ وَاَرْفَعِهَا فِیْ دَرَجَاتِکُمْ وَخَیْرٌ لَّکُمْ مِنْ اِنْفَاقِ الذَّہَبِ
وَالْوَرِقِ وَخَیْرٌ لَّکُمْ مِنْ اَنْ تَلْقَوْا عَدُوَّکُمْ فَتَضْرِبُوْا اَعْنَاقَهُمْ وَیَضْرِبُوْا اَعْنَاقَکُمْ
قَالُوْا بَلٰی قَالَ ذِکْرُ اللّٰہِ : ت ق ص ۱ + فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کیا نہ خبر دون مین
تمکو ساتہہ بہترین عملون تمہاری کی اور بہت پاکیزہ اونکی نزدیک پادشاہ تمہاری کی اور ساتہہ
بہت بلند اعمالکی درجون تمہاری مین یعنی جنت مین اور ساتہہ بہتر کی تمہاری لئی خرچ کرنی سونی اور چاندی
کیسی اور ساتہہ بہتر کی تمہاری لئی اس سی کہ ملو تم دشمنون اپنی سی یعنی کافرون سی جہاد مین پس مارو
تم گردنین اونکی یعنی مار ڈالو تم بعضی اونکی کو اور ماریں وہ گردنین تمہاری یعنی کسیکی یا بعضون سی کہا
اصحاب نی ہان خبر دیجئی فرمایا رسول خدا نی وہ ذکر اللہ کا ہی نقل کی یہہ ترمذی ابن ماجہ حاکم
احمد نی **ف** اچہا ہونا ذکر کا اور بلند ہونا اوسکا اس سبب سی ہی کہ تمام عبادات مالیہ اور بدنیہ
شاقہ قسم خرچ کرنے سونے اور چاندی سی اور لڑنی کی کفار سی وسیلی ہین طرف تقرب خدا تعالی کی اور
ذکر مقصود اعلی ہی کہ فرمایا اللہ تعالی نی انا جلیس من ذکرنی یعنی مین ہم نشین اوسکا ہون جو یاد

یاد کرتا ہی مجکو پس ذکر خلاصہ عبادت و طاعات کا ہوا اور افضل نواع ذکر کا قران شریف ہی چنانچہ
فضیلت اخیر کتاب مین آویگی اور پڑہنا پڑہانا علوم دین کا افضل ہی نری ذکر سی جیسی اکثر حدیثون سی
معلوم ہوتا ہی اس لئی کہ یہہ ذکر با معنی ہی اور سبب عمل کا ہی کذا قال العلی رح اور مشہور یہہ ہے
کہ عبادت متعدی کہ نفع اوسکا غیر کو پہونچی افضل عبادت لازم سی ہی کہ نفع اوسکا خاص کرنی والے
کی ذات پر ہو ولیکن یہہ حکم مخصوص ساتہہ غیر ذکر کی ہی اور ذکر اوس سی مستثنی ہی ولذکر اللہ اکبر کذا قال
القاری رح مَا صَدَقَةٌ اَفْضَلُ مِنْ ذِكْرِ اللّٰهِ طس نہین کوئی صدقہ بہتر ذکر خدا سی نقل کی
یہہ طبرانی نی اوسط مین ف صدقہ اوس مال کو کہتی ہین جسکی دینی مین امیدوار ثواب کا ہو
اللہ تعالی سی اس حدیث مین تسلی ہی فقراء صابرین کو کذا قال العلی رح اِنَّ لِلّٰهِ مَلَائِكَةً يَطُوفُونَ
فِي الطُّرُقِ يَلْتَمِسُونَ اَهْلَ الذِّكْرِ فَاِذَا وَجَدُوا قَوْمًا يَذْكُرُونَ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ
تَنَادَوْا هَلُمُّوا اِلٰى حَاجَتِكُمْ قَالَ فَيَحُفُّونَهُمْ بِاَجْنِحَتِهِمْ اِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا
خ م ت تحقیق اللہ کی لئی فرشتی ہین یعنی سوای حفظہ کی مقصود انکی حلقی ذکر کی ہین پہرتی ہین
راہون مین ڈہونڈتی ہین ذکر کرنی والونکو یعنی تو کہ اوسی مین اہل دعا کرینا اونکی لئی پس جب پاتی ہین بعضی
اونکی ایک جماعت کو کہ یاد کرتی ہین اللہ عز و جل کو پکارتی ہین آپسمین آؤ تم طرف حاجت اپنی کی فرمایا آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نی پس گہیر لیتی ہین اونکو ساتہہ پرون اپنی کی آسمان دنیا تلک فرمایا آخر حدیث
تلک نقل کی یہہ بخاری مسلم ترمذی نی ف باقی حدیث یہہ ہی کہ جب فرشتی جناب باریتعالی مین جاتی
ہین تو پوچہتا ہی اونسی پروردگار عالم کا حال یہہ کہ وہ بہت جانتا ہی اونسی کیا کہتی ہین بندی میری
ملایکہ جواب مین عرض کرتی ہین کہ سبحانہ پاکی اور بڑائی کی یاد کرتی ہین تجکو اور تعریف کرتے ہین تیری اور
ساتہہ بزرگی کی یاد کرتی ہین تجکو پس فرماتا ہی اللہ تعالی کیا دیکہا ہی اونہون نے مجکو عرض کرتی
ہین فرشتی قسم ہی اللہ کی نہین دیکہا اونہون نی تجکو پس فرماتا ہی رب العزت کیا حال ہوا اگر دیکہین
مجکو کہتی ہین فرشتی اگر دیکہین وہ تجکو ہووین وہ بہت کرنی والی عبادت تیری اور بہت

بیان کرین بزرگی تیری اور بہت کرین تسبیح تیری پس فرماتاہی اللہ پس کیا مانگتی ہین مجہسی عرض کرتی
ہین فرشتی مانگتی ہین تجہسی بہشت فرماتاہی اللہ تعالی کیا دیکہی ہی اونہون نی بہشت عرض کرتی ہین
قسم ہے اللہ کی ای رب ہمارے نہین دیکہی اونہون نی بہشت فرماتاہی اللہ تعالی پس کیا حال ہو
اگر دیکہین وہ بہشت عرض کرتی ہین فرشتی اگر دیکہین اسکو ہوون بہت اوسپر حرص کرنی والی
اور بہت طلب کرین اسکو اور بہت اوسمین کرین رغبت پہر فرماتاہی اللہ کس چیز سی پناہ مانگتی ہین
عرض کرتی ہین فرشتی پناہ مانگتی ہین دوزخ سی فرماتاہی اللہ پس کیا دیکہا ہی انہون نی اسکو کہتی
ہین فرشتی قسم ہے اللہ کی ای رب نہین دیکہا اونہون نی اسکو فرماتاہی اللہ تعالی پس کیا حال ہو
اگر دیکہین اسکو عرض کرتی ہین فرشتی اگر دیکہین اسکو ہوون بہت اوس سے بہاگنی والی اور بہت
اوس سی ڈرنی والی فرماتاہی اللہ تعالی پس گواہ کرتاہون مین تمکو تحقیق مینی بخش دی گناہ اونکی پس
عرض کرتاہی ایک فرشتہ فرشتون مین سی کہ فلانا شخص آبیٹہا ہی ذکر کرنی والون مین نہین ہی ذکر
کرنی والا سوا اسکی نہین کہ آیاتہا کسی کام کی لئی فرماتاہی اللہ تعالی وہ بیٹہنی والی ہین کہ نہین بدبخت
ہوتا ہمنشین اونکا کذا فی المشکوٰۃ مَثَلُ الَّذِیْ یَذْکُرُ رَبَّہٗ وَالَّذِیْ لَا یَذْکُرُ رَبَّہٗ مَثَلُ الْحَیِّ
وَالْمَیِّتِ ٭ خ م ٭ مثل اوس شخص کی کہ یاد کرتاہی پروردگار اپنی کو یعنی ہمیشہ یا کبہی کبہی
اور اوس شخص کی کہ نہین یاد کرتا پروردگار اپنی کو یعنی مطلق یا کبہی کبہی مانند زندی اور مردی کی ہی نقل
کی یہہ بخاری مسلم نی ف حاصل یہہ ہی کہ ذکر حیات قلب ذاکر کی ہی اور غفلت موت اوسکی
اور جیسی کہ زندہ اپنی زندگی سی بہرہ مند ہوتاہی ایساہی ذکر کرنیوالا اپنی عمل سی بہرہ مند ہوتاہی
اور نہ یاد کرنی والا کہ اوسکو اپنی عمل سی بہرہ نہین مانند مردی کی ہی کہ اوسکو زندگی سی کچہہ بہرہ نہین
ہوتا بیت زندگانی نتوان گفت حیاتی کہ مراست ٭ زندہ آنست کہ با دوست وصالی دارد ٭
کذا ذکرہ العلی والفخر رح لَا یَقْعُدُ قَوْمٌ یَذْکُرُوْنَ اللّٰہَ اِلَّا حَفَّتْہُمُ الْمَلٰٓئِکَۃُ وَغَشِیَتْہُمُ
الرَّحْمَۃُ وَنَزَلَتْ عَلَیْہِمُ السَّکِیْنَۃُ وَذَکَرَہُمُ اللّٰہُ فِیْمَنْ عِنْدَہٗ ٭ م ت ق ٭

نہین بیٹھتی ہی ایک قوم کہ یاد کرتی ہین اللہ تعالی کو مگر گہیر لیتی ہین اونکو فرشتی یعنی وہ جو ذکر والون کو
ڈہونڈہتی پہرتی ہین اور ڈہانپلیتی ہی اونکو رحمت اور اوترتی ہی اوپر تسکین خاطر کی اور یاد کرتا ہی اونکو
اللہ بیچ اون لوگون کی کہ نزدیک اوسکی ہین نقل کی یہہ مسلم ترمذی ابن ماجہ نی **ف** سکینہ
خاطر جمعی دلکی ہی کہ اوسکی سبب سی خواہش لذتون دنیا کی اور لذت ماسوا اللہ کی دلسی نکل
جاتی ہی اور حضور ساتہہ اللہ کی بہم پہونچتا ہی اور مراد اون لوگون سی کہ نزدیک اوسکی ہین فرشتی مقرب
ہین کہ جنہون نی کہا تہا حضرت آدم علیہ السلام کی پیدا کرنی کی وقت ای اللہ ایسی کو پیدا کرتا ہی کہ زمین
مین فساد اور خون ریزی کریگا اونسی بطور فخر کی فرماتا ہی اس لئی کہ باوجود موانع کی کہ نفس ہے اور
شیطان اور علایق ہین نہین غافل رہتی اوسکی ذکر سی کذا ذکرہ العلی رح یَا رَسُوْلَ اللهِ اِنَّ شَرَائِعَ
الْاِسْلَامِ قَدْ كَثُرَتْ عَلَیَّ فَاَنْبِئْنِیْ بِشَیْءٍ اَتَشَبَّثُ بِهٖ قَالَ لَا یَزَالُ لِسَانُكَ رَطْبًا
مِنْ ذِكْرِ اللهِ **ت ق حب مص** ایک شخص نی عرض کیا ای رسول خدا کی تحقیق
احکام اسلام کی تحقیق بہت غالب ہوئے ہین مجہ پر پس خبر دو مجکو ساتہہ ایسی چیز کی کہ پہرا کرون مین ساتہہ
اوسکی فرمایا ہمیشہ رہی زبان تیری تر ذکر اللہ کی سی نقل کی یہہ ترمذی ابن ماجہ ابن حبان حاکم ابن ابی
شیبہ نی **ف** شرائع اسلام کی یعنی علامتین اسلام کی قسم نوافل سی کہ دلالت کرتی ہین صدق
اسلام مسلم کی پر غالب ہوئے ہین یعنی متعدد ہوئی ہین اور اس حد کو پہونچی ہین کہ عاجز ہون سبکی
کرنی سی اور متحیر ہون بعضی کی کرنی مین کہ کونسی افضل ہی کہ اختیار کرون اور تری زبان کی کنایہ
ہی سہولت اور آسانی اور رواں ہونی زبان سی جیسی کہ خشکی زبان کی عبارت ہی رکنی اوسکی سی اور زبان
سی یا زبان قلبی مراد ہے کیونکہ یہہ زبان ہمیشہ تر نہین رہسکتی یا اسی زبان کو فرمایا مبالغۃً یا مراد
بحسب طاقت کی ہو یا جمع دونون ہین کہ دل و زبان سی ہو پس یہہ نور علی نور ہی کذا ذکرہ العلی رح
آخِرُ كَلَامٍ فَارَقْتُ عَلَيْهِ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ قُلْتُ اَیُّ الْاَعْمَالِ اَحَبُّ
اِلَى اللهِ قَالَ اَنْ تَمُوْتَ وَلِسَانُكَ رَطْبٌ مِنْ ذِكْرِ اللهِ **حب ر ط** ؛ کہا

معاذ نے آخری کلام کہ جدائی کی مینے اوس سے پر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے یعنی وقت رخصت کی یمن کو جاتا
کہ عرض کیا مینے کون سا عمل بہت پیارا ہے نزدیک اللہ کے فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ مرے تو
اوس حالت مین کہ زبان تیرے تر ہو ذکر اللہ کے سے نقل کی یہہ ابن حبان بزار طبرانی نے **ف** تر ہونے
بسہولت تیری زبان پر ذکر جاری ہونا مین اشارہ ہے اسپر کہ خلاصہ اعمال کا ذکر اللہ تعالی کا ہے اور مدار
اوسکا حسن خاتمہ پر ہے جیسے کہ وارد ہوا ہے کہ نہین کوئی بندہ کہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہ کہتا ہو پھر مرا اسی پر مگر کہ
داخل ہوگا بہشت مین اور اشارہ ہے اسپر کہ لازم کرنا ذکر کا حالت حیات مین سبب ہوتا ہے حاصل ہونے
ذکر کا وقت مرنے کی جیسے کہ روایت کیا گیا ہے کَمَا تَعِیْشُوْنَ تَمُوْتُوْنَ وَکَمَا تَمُوْتُوْنَ تُحْشَرُوْنَ یعنے
جسطرح جیتے رہوگے اسیطرح مروگے اور جسطرح مروگے اسیطرح اوٹھائے جاوگے کذا ذکرہ علی رح

قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللہِ اَوْصِنِیْ قَالَ عَلَیْکَ بِتَقْوَی اللہِ مَا اسْتَطَعْتَ وَاذْکُرِ اللہَ عِنْدَ
کُلِّ حَجَرٍ وَشَجَرٍ وَمَا عَمِلْتَ مِنْ سُوْءٍ فَاَحْدِثْ لِلّٰہِ فِیْہِ تَوْبَۃً السِّرُّ بِالسِّرِّ وَالْعَلَانِیَۃُ

بِالْعَلَانِیَۃِ بنحلہ کہا معاذ بن جبل رض نے عرض کیا مینے اے رسول خدا کچھہ نصیحت کرو مجکو فرمایا لازم کر اوپر
اپنے تقوی اللہ کا جبتک طاقت رکھے تو اور یاد کر اللہ کو نزدیک ہر پتھر اور درخت کے اور جو کچھہ
کی ہو تونے برائی یعنی گناہ یا غفلت پس پیدا کر خالص واسطے اللہ کے اوسمین یعنی بیچ حق اوس برائی کے
یا برائی کے لئے توبہ توبہ پوشیدہ بیچ گناہ پوشیدہ کے اور توبہ ظاہر بیچ گناہ ظاہر کے نقل کی یہہ طبرانی نے
ف یہہ عرض بھی وقت رخصت کی معاذ نے طرف یمن کی کی مگر ظاہر یہہ معلوم ہوتا ہے کہ یہہ عرض اول
حدیث سابق سے کی ہو اور تقوی یعنی پرہیزگاری حرام چیزونسے اور احتراز متابعت ہوائے و ارتکاب فحش
سے ہے اور حقیقت مین تقوی محافظت کرنا حدود الہی کا ہے اور وفا کرنا عہدون اوسکی کا ہے اور یہہ کئی قسم پر ہے
تقوی عوام کا یہہ ہے کہ فرمان برداری احکام الہی کی کرے اور بچے منع چیزون سے اور تقوی خواص کا موافقت
بندے کی ہے ساتھہ پروردگار کے اوس چیز مین کہ مقدر ہے اوسکی حق مین حضرت ابن عمر سے روایت ہے
کہ متقی وہ ہے جو نہ پسند کرے کسی کو سوائے پروردگار سبحانہ کے امید کسیکی نہ رکھے آوریا د کرنا نزدیک ہر درخت

بہر رحمت و تعبیر کی اشارہ ہی طرف مقام مشاہدہ کی کہ ہر چیز دلیل ہی اوپر وحدانیت اللہ تعالے
کی یعنی جو چیز دیکھی جاتی کہ اوسکی قدرت کاملہ سی پیدا ہوئی ہی اور اسکا بنانی والا ایک ہی کوئی
شریک اوسکا نہین آور آخر حدیث سی یہہ معلوم ہوا کہ جیسا گناہ کیا ہی ویسی ہی توبہ کری اگر گناہ
پوشیدہ کیا تہا توبہ بہی پوشیدہ کری اور اگر ظاہر کیا تہا تو بہی ظاہر کری مستحب یونہی ہی اور یہہ بہی
معلوم ہوا کہ بمجرد صادر ہونی گناہ کی توبہ کرنی واجب ہی یا مستحب چنانچہ نووی سی منقول ہی کہ بعد گناہ
کی بغیر ڈہیل کی توبہ کرنی واجب ہی اگرچہ گناہ صغیرہ ہو پس اس صورت مین اگر تاخیر کریگا توبہ مین
ایک گناہ اور اوسکی ترک کا لازم آویگا کذا ذکرہ العلی والفخر رح مَا عَمِلَ آدَمِيٌّ عَمَلًا أَنْجَى
لَهُ مِنْ عَذَابِ اللّٰهِ مِنْ ذِكْرِ اللّٰهِ ط ا مص نہ عمل کیا کسی آدمی نی کوئی عمل کہ بہت
نجات دینی والا ہوا اوسکو عذاب اللہ کی سی ذکر اللہ کیسی نقل کی یہہ طبرانی احمد ابن ابی شیبہ نے
ف یعنی ذکر کی برابر کوئی عمل اللہ کی عذاب سی قیامت کو چہٹکارا نہین کردانی کا یہہ سبب بر
افضل ہی قَالُوا وَلَا الْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ قَالَ وَلَا الْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ إِلَّا
أَنْ يَضْرِبَ بِسَيْفِهِ حَتَّى يَنْقَطِعَ قَالَهُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ط مص طس صط
عرض کیا صحابیون نی اور نہ جہاد اللہ کی راہ مین فرمایا اور نہ جہاد اللہ کی راہ مین مگر یہہ کہ مارے ساتہہ
تلوار اپنی کی یہان تلک کہ ٹوٹ جاوی تلوار فرمایا اسکو یعنی وَلَا الْجِهَادُ کو حَتَّى يَنْقَطِعَ تک تین بار
نقل کی یہہ طبرانی ابن ابی شیبہ نی اور طبرانی نی اوسط اور صغیر مین ف اور نہ جہاد یعنی جو جہاد
خالی ہو ذکر سی اور جس جہاد مین ذکر ہی ہو نری ذکر سی افضل ہوگا حاصل یہہ کہ نرا ذکر افضل ہی
اور نری عبادت سی یعنی جو خالی ہو ذکر سی لیکن جب ذکر ملیگا ساتہہ ایک عمل کی پس شک نہین کہ وہ
افضل ہوگا نری ذکر سی کذا ذکرہ العلی رح اور بیہقی نے عبد اللہ بن عمر سی روایت کی ہی وَلَا أَنْ يَضْرِبَ
بِسَيْفِهِ حَتَّى يَنْقَطِعَ اس سی معلوم ہوا کہ اگر جہاد اس مرتبہ کو پہونچی تو بہی ذکر ہی افضل نہین پس
ان دونون حدیثون مین مخالفت ہوئی پس حنفی نے کہا فرد دربڑی ترجیح ایک حدیث

کی دوسری پر یا کہین کہ کسی راوی کو وہم ہوا اور قہستانی نی توجیہہ بہل نقل کی ہی وہ یہہ ہی کہ
اِلّا اَنْ یَضْرِبَ بِسَیْفِہٖ بدل ہی جہاد سی اور کلمہ اِلّا کا زائد ہی پس اس صورت مین یہہ حدیث مخالف نہین
ہونی کی ساتھ حدیث ابن عمر کی بیہقی نی روایت کی ہی اور ساتھ حدیث اَلَا اُخْبِرُکُمْ بِخَیْرِ اَعْمَالِکُمْ
آخر تک کی اور ساتھ تمام حدیثون کی کہ دلالت رکھتی ہین اوپر فضیلت ذکر کی جہاد خاص پر لذا ذکر
المخرج لَوْ اَنَّ رَجُلًا فِیْ حِجْرِہٖ دَرَاہِمُ یَقْسِمُہَا وَاٰخَرُ یَذْکُرُ اللّٰہَ کَانَ الذَّاکِرُ
لِلّٰہِ اَفْضَلَ ط + اگر تحقیق ایک آدمی ہو کہ گود اوسکی مین درہمین ہون کہ بانٹتا ہو اونکو یعنی اور ذکر
کرتا ہو اور دوسرا ہو کہ ذکر کرتا ہو اللہ کا یعنی اور درہمین نہ بانٹتا ہوگا تو ذکر کرنی والا خالص واسطی
اللہ کی افضل نقل کی یہہ حدیث طبرانی نی **ف** اس لئی کہ جو اللہ تعالی کو یاد کرتا ہی اللہ تعالی
بہی اوسکو یاد کرتا ہی اور اللہ کا یاد کرنا اپنی بندی کو افضل ہی ہر چیز سی کذا ذکر العلی رح اِذَا مَرَرْتُمْ بِرِیَاضِ
الْجَنَّةِ فَارْتَعُوْا قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ وَمَا رِیَاضُ الْجَنَّةِ قَالَ حِلَقُ الذِّکْرِ + **ت**
جب گذرو تم باغون جنت مین پس میوہ کہاؤ کہا صحابیون نی ای رسول اللہ کی اور کیا ہین باغ جنت کے
فرمایا حلقی ذکر کی نقل کی یہہ ترمذی نی **ف** معنی یہہ ہین کہ جب گذرو تم ایک جماعت پر کہ یاد کرتی
ہون اللہ تعالی کو ایک مکان مین پس تم بہی اونکی ساتہہ یاد کرو یا سنو ذکر اونکا متابعتہ اس لئی
کہ وہ باغ جنت مین ہین اب بہی اور آئندہ کو بہی فرمایا اللہ تعالی نی وَلِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّہٖ جَنَّتَانِ
بعضون نی جنتان کی یہہ بہی معنی کہی ہین کہ ایک جنت دنیا مین یعنی حلقی ذکر کی اور دوسری عقبی مین اور
میوہ کہاؤ یعنی کرو اوسمین وہ چیز کہ سبب ہووی حاصل ہونی باغون جنت کا قسم تسبیح اور تحمید
اور تہلیل سی اور بعضی شارحین حدیث نی لکہا ہی کہ حلقی ذکر کی مسجدین مراد ہین اونہون نی حل
کیا ہی اس حدیث پر کہ مضمون وسکا یہہ ہی فرمایا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نی جب گذرو تم
باغون جنت پر چرو تم ابو ہریرہ نی کہا کیا ہین وہ فرمایا مسجدین ابو ہریرہ نی کہا چرنا اونکا کیا ہی
فرمایا سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ طرمذی ملا علی قاری نی لکہا ہی کہ اظہر یہہ ہی کہ

یہان مطلق حلقی مراد ہین اور حلقی مسجد کی افضل ہوتی ہین اور نووی نی کہاہی کہ اس حدیث مین اشارہ ہی اسپر کہ جیسا ذکر مستحب ہی حلقی مین بیٹہنا ذکر کی لئی بہی مستحب ہی کذا ذکرہ العلی و الفخر رح یقول الله عز و جل سَيَعْلَمُ اَهْلُ الْجَمْعِ الْيَوْمَ مَنْ اَهْلُ الْكَرَمِ قِيلَ مَنْ اَهْلُ الْكَرَمِ

یَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ اَهْلُ مَجَالِسِ الذِّكْرِ مِنَ الْمَسَاجِدِ حب ط ص

فرماتا ہی اللہ غالب و بزرگ قریب ہی کہ جانین گی صاحب جمع کی یعنی قیامت والی اوس دن کہ کون ہین صاحب بزرگی کی یعنی لائق اکرام کی کہ جن پر اللہ تعالی انعام و بخشش کریگا عرض کی صحابہ نی کون ہین صاحب بزرگی کی ای رسول اللہ کی فرمایا صاحب مجلسون ذکر کی مسجدون سی نقل کی یہہ ابن حبان طبرانی ابو یعلی نی ف مِنَ الْمَسَاجِدِ بیان ہی مجالس کا اور بعضی نسخون مین فی ہی بجاے من کے یعنی وہ مجلس والی ذکر کی کہ واقع ہی مسجدین مین یعنی دنیا او بازار دنیا کو ترک کرکر مشغول ہوئی ہین ساتہہ ذکر خدا کی مسجدون مین اس حدیث مین اشارہ ہی کہ ذکر اللہ کا مسجدون مین افضل ہی غیر مسجدون سے کذا ذکرہ العلی رح مَا مِنْ اٰدَمِيٍّ اِلَّا لِقَلْبِهٖ بَيْتَانِ فِيْ اَحَدِهِمَا الْمَلَكُ وَ فِي الْاٰخَرِ الشَّيْطَانُ فَاِذَا ذَكَرَ اللّٰهَ خَنَسَ وَاِذَا لَمْ يَذْكُرِ اللّٰهَ وَضَعَ الشَّيْطَانُ مِنْقَارَهٗ فِيْ قَلْبِهٖ وَ وَسْوَسَ لَهٗ ص + نہین کوئی آدمی مگر کہ واسطی دل اوسکی دو مکان ہین ایک مین اونین سی فرشتہ ہی یعنی الہام کرتا ہی اچہی باتین اور ذکر خدا کا اور دوسری مین شیطان ہی یعنی بری وسوسے او غفلت ڈالتا ہی پس جب یاد کرتا ہی اللہ کو یعنی بسبب الہام فرشتی کی پیچہی ہٹ جاتا ہے شیطان اور جب نہین یاد کرتا اللہ کو یعنی بسبب اعراض کی الہام فرشتی کیسی رکہتا ہی شیطان مونہہ اپنا اوسکے دلمین اور وسوسی ڈالتا ہی وسکی لئی نقل کی یہہ ابن ابی شیبہ نی ف وسوسی ڈالتا ہی کہ باعث ہوتی ہین غفلت کی پس جب تلک کہ ذکر نہین کرتا یہی حال ہوتا ہی شیطان کا آدمی کے ساتہہ کذا ذکرہ العلی رح مَنْ صَلَّى الْفَجْرَ فِيْ جَمَاعَةٍ ثُمَّ قَعَدَ يَذْكُرُ اللّٰهَ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ ثُمَّ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ كَانَتْ لَهٗ كَاَجْرِ حَجَّةٍ وَ عُمْرَةٍ تَامَّةٍ تَامَّةٍ تَامَّةٍ + ت +

انقلب بأجر حجة وعمرة تامة تامة تامة ط ÷ جو کوئی نماز پڑہی فجر کی جماعت مین پہر بیٹہا ہوا یاد کرتا ہی
اللہ کو یہان تک کہ نکلی آفتاب یعنی بقدر نیزہ کی بلند ہو کہ کراہت نماز کی نہ رہی پہر پڑہی نماز دو رکعت
ہوتا ہی ثواب اوسکی لئی مانند ثواب حج کی یعنی بسبب قایم کرنی فرض کی جماعت سی اور مانند ثواب عمرہ کی
پوری پوری پوری کی یعنی بسبب ادا کرنی اس سنت کی نقل کی یہہ ترمذی نی اور طبرانی کی روایت
مین بدل کاملۃ کی تامۃ کی یہہ آیا ہی بہتر ہی ساتہ ثواب حج اور عمرہ کی ف بیٹہا ہوا یاد کرتا رہی یعنی
ہمیشہ رہا اور برکات ذکر کی برابر ہی کہڑا ہو یا بیٹہا ہو یا لیٹا ہو لیکن بیٹہی رہنا افضل ہی مگر کہ کوئی اور عبادت
پیش آجاوی جیسی کہ طواف کی لئی کہڑا ہوا یا نماز جنازی کی لئی یا حاضر ہونی مجلس درس کی لئی
اوس صورت مین فضیلت بیٹہی رہنی کی جاتی رہتی ہی اور اس نماز کو نماز اشراق کہتی ہین اور اس حدیث
مین اشارہ ہی اسپر کہ لازم نہین ہی کہ جہان نماز پڑہی وہین بیٹہا رہی بلکہ جایز ہی کہ جگہہ بدل کر صف
مین سی جہان چاہی ذکر کی لئی بیٹہی اس لئی کہ مقصود اصلی مشغول رہنا وقت کا ذکر مین ہی اگرچہ گہر مین
ہو یا دوکان مین مگر جسجای نماز پڑہی ہی اور مسجد مین بیٹہنا افضل ہی کذا ذکرہ علی رح ذاکر اللہ
فی الغافلین بمنزلۃ الصابر فی الفارین ÷ ر طس ÷ یاد کرنی والا اللہ کا بیچ غفلت کرنی
والون کی یعنی اللہ کی یاد سی کہ مشغول ہون بیچ شرا مین بازارون مین بیچ مرتبہ صبر کرنی والی کی ہی یعنی
غازی مجاہد کی ہی بیچ بہاگنی والون کی یعنی لڑائی کفار سی نقل کی یہہ بزار نی اور طبرانی نی اوسط مین ف
اگرچہ بہاگنا جایز ہو تو بہی صبر کرنیکا بڑا درجہ ہی ان اللہ مع الصابرین کذا ذکرہ علی رح ما من قوم
یجلسون مجلسا وتفرقوا منہ ولم یذکروا اللہ فیہ الا کانما تفرقوا عن جیفۃ حمار و
کان علیہم حسرۃ یوم القیامۃ ÷ مس د حب ابن ÷ نہین کوئی قوم کہ بیٹہین ایک مجلس
مین اور جدا ہووین اوس سی اور نہ یاد کرین اللہ کو اوسمین مگر گویا کہ جدا ہوئی مردار گدہی سی اور ہوگی
یہہ مجلس اونپر حسرت قیامت کی دن نقل کی یہہ حاکم ابو داود ترمذی ابن حبان حمد نسائی نی ف
اس حدیث مین نفرت دلانی ہی غفلت سی اور رغبت دلانی ہی ذکر پر اس ذکر کرنی والی مشابہ گدہی کہانی والی

والی حلال کی اور تخصیص کدہی کی اسلئی ہی کہ برا حیوانات مین ہی خلاصہ یہ ہی کہ مجلس غفلت کی مانند
کہ ہی مردی کی ہی اور جدا ہونا اوس سی مانند جدا ہونی کی ہی مرداری سی کذا ذکرہ العلی رح وما مشی احد
ممشی لم یذکر اللہ فیہ الا کان علیہ ترۃ وما اوی احد الی فراشہ لم یذکر اللہ
فیہ الا کان علیہ ترۃ س ا حب + اور نہین چلتا کوئی کسی راہ مین کہ نہ یاد کرتا ہو اللہ کو
اوسمین مگر ہوگا نہ ذکر کرنا اوسکا موجب حسرت کا اور نہین جگہ پکڑتا کوئی بستر اپنی پر کہ نہ یاد کری اللہ کو
اوسمین مگر کہ ہوگا نہ ذکر کرنا اوسکا موجب حسرت کا نقل کی یہہ نسائی احمد ابن حبان نی ف اسلئی غرانی تہی حضرت
صدیق اکبر رض کا شکل گونگا ہوتا مین عمر ذکر خدا کی ہی کذا ذکرہ العلی رح ان الجبل لینادی الجبل باسمہ ای فلان
هل مر بک احد ذکر اللہ فاذا قیل نعم استبشر الحدیث ط تحقیق ایک پہار پکارتا ہی پہار دوسری کو
ساتھ نام اوسکی کی یعنی جن نام سی مشہور ہی جیسی جبل احد وغیرہ ای فلانے یعنی نام لیتا ہی اوسکا کیا گذرا ہی تجہ پر کوئی
کہ یاد کرتا ہو اللہ کو پس جب کہتا ہی یہہ پہار دوسرا ہان گذرا ہی خوش ہوتا ہی پہار پوچھنی والا اذا ما آخر حدیث تک نقل کی
یہہ طبرانی نی ف حضرت انس سی روایت ہی کہ اسی طرح ہر صبح شام ایک ٹکڑا زمین کا دوسری ٹکڑی زمین سی پوچھتا ہی
کیا تجہ پر کسی نی نماز پڑہی ہی یا ذکر کیا ہی جب وہ ٹکڑا کہتا ہی ہان بزرگ جانتا ہی وہ ٹکڑا اوسکو اپنی پر اور
جہنده وایک ٹکڑہ زمین پر نماز پڑہتا ہی یا ذکر کرتا ہی وہ ٹکڑا اوسکی لئی گواہی دیگا روبرو پروردگار اوسکے
کی اور روتا ہی اوسپر جسدن مرتا ہی کذا ذکرہ العلی رح ان خیار عباد اللہ الذین یراعون
الشمس والقمر والنجوم والاظلۃ لذکر اللہ مس + تحقیق اچھی بندی اللہ کی وہ ہین جو حفاظت
کرتی ہین سورج اور چاند اور تارون اور سایون کی یعنی سائی درختون اور دیوارون وغیرہ کی
واسطی یاد اللہ تعالی کی نقل کی یہہ حاکم نی ف یعنی ستارون کی چلنی اور نکلنی اور ڈوبنی
کا انتظار کرتی ہین حاصل یہہ ہی کہ اچھی بندی وہ ہین کہ اکثر ذکر اور نماز اور وظایف مین مشغول رہتی
ہین اور ان چیزون پر پہچاننی وقتون کی لئی نگاہ رکہتی ہین کذا ذکرہ العزیزی رح لیس یتحسر اہل الجنۃ
الا علی ساعۃ مرت بہم ولم یذکروا اللہ تعالی فیہا : ط ی + نہین حسرت

کرنی کی جنت والی مگر اوس ساعت پر کہ گذری اون پر اور نہ یاد کیا اونہون نی اللہ تعالی کو اوسمین
نقل کی یہہ طبرانی ابن سنی نی **ف** یہہ حسرت قیامت کی دن ہوگی پہلی داخل ہونی سے جنت مین اس
لئی کہ بعد داخل ہونیکے حسرت کہان ہوگی سوا چین فراغت کی. یاد کیا اللہ کو اگرچہ چپکا رہا اوسمین
پس کیا حال ہی اونکا جو مشغول رہتی ہین اوس ساعت مین لایعنی اور گناہ کی باتون مین مقصود یہہ ہے
کہ دنیا ہی ساعۃ کہ اسمین طاعت تا نہ حاصل ہووی ندامت روز قیامت کذا ذکرہ العلی رح اَکْثِرُوْا
ذِکْرَ اللّٰہِ حَتّٰی یَقُوْلُوْا مَجْنُوْنٌ **حب ام ی** بہت کرو یاد اللہ کی یہان تلک کہ
کہین لوگ تو دیوانہ ہی نقل کی یہہ ابن حبان احمد ابو یعلی ابن سنی نی **ف** یعنی کہین بعضی جاہل و غافل
اوسکی حق مین کہ دیوانہ ہی اسی لئی کہا ہی امام غزالی رح نی اگر ہوتی اصحاب ہمارے زمانہ مین تو لوگ کہتی کہ وہ
دیوانی ہین اور وہ کہتی لوگون کو کہ یہہ نہین ایمان لائے قیامت پر پس لائق ہی کہ لوگونکی کہنی پر خیال نکری
اور ذکر بہت کرتا رہی اور حقیقت مین یہہ بڑی بزرگی ہی اسکو کہ خطاب انبیا علیہم الصلوۃ کا کہ افضل بشر ہین
ملا کہ احمق بعضی انبیا کو بہی دیوانہ کہتی تہی کذا ذکرہ العلی رح کَانَ یَأْمُرُہُنَّ اَنْ یُّرَاعِیْنَ التَّکْبِیْرَ وَالتَّقْدِیْسَ
وَالتَّہْلِیْلَ وَاَنْ یَّعْقِدْنَ بِالْاَنَامِلِ فَاِنَّہُنَّ مَسْئُوْلَاتٌ مُسْتَنْطَقَاتٌ ٭ **د ت**
تہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کہ حکم کرتی تہی یہہ کہ نگہبانی کیجاوی تکبیر اور سُبْحَانَ الْمَلِکِ الْقُدُّوْسِ اور
لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اور یہہ کہ گنی جاوی ہر ایک تسبیح وغیرہ ساتہہ انگلیون کے فرمایا اسلئی کہ تحقیق
وہ پوچہی جاوینگے یعنی اعمال انگلیون والون سی طلب گویائی کی کیجاوینگی یعنی اللہ گویائی پیدا کریگا
تاگواہی دین عمل صاحب اپنی کی پر نقل کی یہہ ابوداود ترمذی نی **ف** نگہبانی کیجاوین یعنی پڑہی
جاوین ساتہہ گنتی کی جیسکہ آئی ہی حدیثون مین مثل سو اور تینتیس وغیرہا کی بعد از نماز وغیرہ کے
یہہ حدیث دلالت کرتی ہی اسپر کہ مستحب ہی شمار کرنا تسبیحات وغیرہا کا ساتہہ انگلیون کے
کذا ذکرہ العلی و الفخر رح عَلَیْکُنَّ بِالتَّسْبِیْحِ وَالتَّقْدِیْسِ وَالتَّہْلِیْلِ وَلَا تَغْفُلْنَ فَتَنْسَیْنَ
الرَّحْمَۃَ ٭ **ص** ٭ لازم کرو اپنی پر ای عورتون تسبیح اور سُبْحَانَ الْمَلِکِ الْقُدُّوْسِ اور لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ

اور نہ غافل ہو ذکر سی پس بہلائی جاوگی رحمت سی نقل کی یہہ ابن ابی شیبہ نی ف نہیں ہی مراد تو صیف
دلانی فقط ان الفاظ پر بلکہ مراد ہر طرح کا ذکر ہی اور دور ہونا غفلت کا ہر وقت اور معنی یہہ ہین کہ اگر چھوڑدوگی
ذکر کو باہر ہوگے رحمت سی اور محروم رہوگی ثواب سی فرمایا اللہ تعالی نی فَاذْكُرُونِي أَذْكُرْكُمْ
یاد کرو مجہکو یاد کرونگا مین تمکو كَذٰلِكَ أَتَتْكَ آيَاتُنَا فَنَسِيتَهَا وَكَذٰلِكَ الْيَوْمَ تُنْسٰى یعنی اسیطرح
آئین تیری پاس آیتین ہماری پس بہولا تو اونکو اور اسیطرح آج کی دن بہولایا جاویگا تو اپنی رحمہ سی بسبب
بہولنی ذکر کے کذا ذکر العلے ح رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْقِدُ التَّسْبِيحَ بِيَمِينِهِ س
کہا ابن عمر نی دیکہا مینی نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو گنتی تہی تسبیح کو ساتہہ داہنی ہاتہہ اپنی کی نقل کی یہہ
نسائی نی لَأَنْ أَقْعُدَ مَعَ قَوْمٍ يَذْكُرُونَ اللّٰهَ مِنْ صَلٰوةِ الْغَدَاةِ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ
أَنْ أُعْتِقَ أَرْبَعَةً مِنْ وَلَدِ إِسْمٰعِيلَ وَلَأَنْ أَقْعُدَ مَعَ قَوْمٍ يَذْكُرُونَ اللّٰهَ تَعَالٰى مِنْ صَلٰوةِ
الْعَصْرِ إِلَى أَنْ تَغْرُبَ الشَّمْسُ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أُعْتِقَ أَرْبَعَةً د فرمایا آنحضرت
صلے اللہ علیہ وسلم نی البتہ بیٹہنا میرا ساتہہ قوم کی کہ یاد کرتی ہین اللہ کو بعد نماز فجر کسیی غاب کی نکلنی تلک محبوب
تر ہی نزدیک میری اس سی کہ آزاد کرون مین چار شخص اولاد اسمعیل کیسی اور البتہ بیٹہنا میرا ساتہہ ایک قوم کی کہ یاد
کرتی ہین اللہ تعالی کو نماز عصر کیسی فتاب کی غروب ہونی تک محبوب تر ہی نزدیک میری اس سی کہ آزاد
کرون مین چار شخصون کو روایت کی یہہ ابو داود نی ف اولاد حضرت اسمعیل ہی اسلی فرمایا کہ
افضل عرب کی ہین اور حسب نسب مین حضرت سی شرکت رکہتی ہین اور تخصیص ان دو نو وقتون کی اسلی ہی
کہ فرشتی لکہنی والی اعمال کی جمع ہوتے ہین او روقت آرام اور خرید و فروخت کا ہوتا ہی ذکر العلی م سَبَقَ
الْمُفَرِّدُونَ قَالُوا وَمَا الْمُفَرِّدُونَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ م ت قَالَ الذَّاكِرُونَ اللّٰهَ كَثِيرًا
وَالذَّاكِرَاتُ م قَالَ الْمُسْتَهْتَرُونَ فِي ذِكْرِ اللّٰهِ يَضَعُ الذِّكْرُ عَنْهُمْ أَثْقَالَهُمْ فَيَأْتُونَ يَوْمَ
الْقِيَامَةِ خِفَافًا ت آگی بڑہ گی مفردون یعنی تنہا چلنی والی اور اسکیبار کہا صحابہ نی کون ہین مفردون
ای رسول اللہ کی نقل کی یہہ مسلم ترمذی نی یعنی سوال کی روایت کرنی مین دو نو متفق ہین اور جواب مین مختلف

فرمایا وہ مرد کہ یاد کرین خدا کو بہت اور وہ عورتین کہ یاد کرین خدا کو بہت نقل کیا یہہ جواب مسلم نی حضرت
سی اور ترمذی نی یہہ نقل کیا کہ فرمایا مفردون وہ ہین کہ شیفتہ اور فریفتہ ہوں اللہ کی یاد مین کہ دور کریگا
ذکر اونسی بوجہ اونکی یعنی گناہ پس آوینگی قیامت کی دن ہلکی پہلکی **ف** ما المفردون سوال ہی صفت سی
کہ کیا صفت ہی مفردون کی فرمایا کہ تنہائی حقیقی اعتبار کی لایق تنہائی نفس کی ہی اللہ کی ذکر کی لئی جب آنحضرت
صلے اللہ علیہ وسلم پہاڑ جمدان پر کہ ایک منزل مدینہ سی ہی پہونچی تو صحابہ مشتاق وطن کی ہوئی بعضی
جدی ہوکر اور نسی پہلی وطن کو روانہ ہوئی پیچھے رہنی والوں کو حضرت نی فرمایا کہ گہر قریب پہونچا جلد چلو
کہ بعضی جدی ہوکر آگی پہنچ گئی صحابہ نی صفت مفردونکی یعنی جدون کی پوچھی فرمایا حاصل اوسکا یہہ ہے
کہ معنی ان مفردون کی ظاہر مین ہمسی کیا سوال کرتی ہو بلکہ پوچھو سبقت کرنی والی نیکیوں سی کہ وہ
وہ ہین کہ خالص اور تنہا کیا نفس اپنی کو اللہ کی ذکر کی لئی کذا ذکرہ السید رح اور مراد کثرت سی مواظبت اور
ہمیشگی ذکر پر ہی بغیر غفلت کی اور جو غفلت ہو ہی جاوی تو جلدی دور کر کر مشغول ہووسے اور
ابن عباس نی کہا کہ کثرت ذکر کی حاصل ہوتی ہی ساتہہ ذکر کرنے کی نمازون کی بعد اور صبح شام
سوتے بیٹہتی وغیرہا کی جسطرح منقول ہی حدیث شریف مین کذا ذکرہ العلی رح اِنَّ اللهَ اَمَرَ یَحْیَی
بْنَ زَکَرِیَّا بِخَمْسِ کَلِمَاتٍ اَنْ یَّعْمَلَ بِهَا وَیَاْمُرَ بَنِیْ اِسْرَائِیْلَ اَنْ یَّعْمَلُوْا بِهَا وَ ذَکَرَ
الْحَدِیْثَ اِلٰی اَنْ قَالَ وَاٰمُرُکُمْ اَنْ تَذْکُرُوا اللهَ فَاِنَّ مَثَلَ ذٰلِکَ کَمَثَلِ رَجُلٍ
خَرَجَ الْعَدُوُّ فِیْ اَثَرِهٖ سِرَاعًا حَتّٰی اِذَا اَتٰی عَلٰی حِصْنٍ حَصِیْنٍ فَاَحْرَزَ نَفْسَهٗ مِنْهُمْ
کَذٰلِکَ الْعَبْدُ لَا یُحْرِزُ نَفْسَهٗ مِنَ الشَّیْطَانِ اِلَّا بِذِکْرِ اللهِ تَعَالٰی ت حم س تحقیق اللہ
تعالی نی حکم کیا یحیی بیٹی ذکریا کی کو ساتہہ پانچ باتوں کی یعنی توحید اور نماز اور روزہ اور صدقہ
اور ذکر کی یہہ کہ عمل کری ساتہہ اونکی اور حکم کری بنی اسرائیل کو یہہ کہ عمل کرین ساتہہ اونکی اور ذکر فرمایا
حضرت نی حدیث کو یعنی حدیث دراز سارے بیان فرمائی یہانتک کہ کہا یحیی نی اور حکم کرتا ہون مین تمکو
یہہ کہ یاد کرو اللہ کو پس تحقیق مثال یاد کرنی والی کی مانند مثال ایک شخص کی ہی کہ نکلا دشمن پیچھی اوسکی

اوسکی و و رتا ہوا یعنی تا اوسکو پکر لی بیان تلک کہ جب آیا فتیلوحہ حکم پر پس بچایا جان اپنی کو اون دشمنون سی
اسیطرح بندہ نہین بچاتا ہی نفس اپنی کو شیطان سی مگر ساتھہ ذکر اللہ تعالی کی نقل کی یہہ ترمذی ابن حبان حاکم نی
ف کہا میرک شاہ نی کہ باقی حدیث حضرت یحیی علیہ السلام کی بعد قول ان تعملوا بہا کی یہہ ہی وانہ کان یبطئی بہا
آخر تلک اختصار کی لئی فقط معنی بیان ہوتی ہین اور تحقیق یحیی تہی کہ تاخیر کرتی تہی ساتھہ اون پانچ باتونکی پس کہا اونسی حضرت
عیسی نی کہ تحقیق اللہ تعالی نی حکم کیا تجکو ساتھہ پانچ باتونکی تا کہ عمل کری تو اونپر اور حکم کری بنی اسرائیل کو یہہ کہ عمل کرین اونپر
پس یا یہہ کہ حکم کری تو اونکو اور یا یہہ کہ حکم کرون مین اونکو پس کہا یحیی نی کہ ڈرتا ہون مین اگر سبقت کری تو مجہپر ساتھہ باتونکی
تو خسف کیا جاؤن مین یا یہہ کہ عذاب کیا جاؤن مین پس جمع کیا یحیی نی لوگونکو بیت المقدس مین پس بہر گیا وہ اور بیٹہی
لوگ بلندی پر پس کہا حضرت یحیی نی تحقیق اللہ تعالی نی حکم کیا ہی مجکو ساتھہ پانچ باتونکی کہ عمل کرون مین اونپر اول پانچ باتونکی
یہہ ہی کہ عبادت کرو تم اللہ تعالی کو اور نہ شریک کرو ساتھہ اوسکی کسی چیز کو پس تحقیق مثال اوس شخص کی کہ شریک
کرتا ہی ساتھہ اللہ کی مانند مثال ایک آدمی کی ہی کہ خرید کیا اوسنی ایک غلام خالص مال اپنی سی ساتھہ سونیکی یا چاندی کے
پس کہا اوس آدمی نی کہ یہہ گہر میرا ہی اور یہہ کام میرا ہی پس کام کر اور ادا کر کمائی طرف میری پس ہوا غلام کہ عمل کرتا تہا
اور ادا کرتا ہی طرف غیر مالک اپنی کی پس کون سا تم مین کا خوش ہوتا ہی یہہ کہ ہووے غلام اوسکا ایسا اور دوسری
بات یہہ ہے کہ تحقیق اللہ تعالی نے حکم کیا تمکو ساتھہ نماز کی پس جب پڑہو تم نماز پس نہ التفات کرو
اور طرف پس تحقیق اللہ تعالے قایم کرتا ہی مونہہ اپنا واسطی مونہہ بندی اپنی کی نماز اوسکی مین جب تلک
کہ نہ التفات کرے اور تیسری یہہ کہ حکم کیا تمکو ساتھہ روزی کی پس تحقیق مثال روزہ دار کی مانند مثال ایک آدمی
کے ہے جماعت مین کہ ساتھہ اوسکے ایک تہیلی ہو کہ اوسمین مشک ہو پس سب خوش ہوتے
ہین یا خوش کرتے ہے اونکو خوشبو اوسکی اور تحقیق خوشبو روزے سے کے بہت خوشبو
دار ہے نزدیک اللہ کی خوشبو مشک کی سے اور جو تہے یہہ کہ حکم کیا اللہ نے تمکو
ساتھہ صدقی کی پس تحقیق یہہ مانند مثال ایک آدمی کے ہی کہ قید کیا اوسکو دشمنون نی پس باندہی ہاتہہ
اوسکی طرف گردن اوسکی کی اور آگی کیا اوسکو تو کہ مارین گردن آدمی کی پس کہا مین بدلا دیتا ہون تمکو ساتھہ

قلیل اور کثیر کی یعنی سارا مال پس بدلا دیا نفس اپنی کا اور پانچوین یہہ کہ حکم کیا اللہ تعالی نی انکو یہہ یاد
کرو تم اللہ کو فرمایا آخر تک یعنی جیسی متن مین مذکور ہی فرمایا حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی اور مین حکم
کرتا ہون تمکو ساتھہ پانچ باتون کی کہ اللہ تعالی نی حکم کیا ہی مجکو ساتھہ اونکی یعنی ساتھہ سننی اور اطاعت
کرنی حاکم کی اور ساتھہ جہاد اور ہجرت کی اور جماعت کی پس تحقیق جو شخص جدا ہوا جماعت سی بقدر ایک
بالشت کی پس تحقیق نکال ڈالی رسی اسلام کی گردن اپنی سی مگر یہہ کہ پہر آوی اور جو شخص پکاری پکارنا جاہلیت
کا پس تحقیق وہ شخص جماعت دوزخ کی سی ہے پس عرض کیا ایک شخص نے اے رسول خدا کی اور
اگرچہ نماز پڑہی اور روزہ رکہی فرمایا اور اگرچہ نماز پڑہی اور روزہ رکہی پس پکارو تم ساتھہ پکارنی اللہ عز
کی نام رکہا اللہ تعالی نی تمہارا مسلمان مومن بندون اللہ کی یہہ ترمذی مین ہے اور روایت کیا نسائی
نی کچہہ سی کذا ذکر العلی ح اور یہہ جو فرمایا جو کوئی پکاری پکارنا جاہلیت کا یعنی کفار مین رسم تہی
کہ جب کوئی لڑائی مین عاجز ہوتا پکارتا یا آل فلان یعنی پکارتا اپنی قوم کو تو دوڑتی اوسکی مدد کو خواہ یہہ
ظالم ہوتا خواہ مظلوم پس اس سی منع فرمایا کہ ظلم پر نہ پکارو اور اوسکی مدد اوسکی ہی نکرنی چاہیے
بلکہ اسلام اور حق کی طرف بلاو کذا ذکر السید لَیَذْکُرَنَّ اللّٰہَ قَوْمٌ فِی الدُّنْیَا عَلَی الْفُرُشِ
الْمُمَهَّدَةِ یُدْخِلُهُمُ الْجَنَّاتِ الْعُلٰی ص قسم ہے اللہ کی البتہ یاد کرتے ہی اللہ کو ایک قوم
دنیا مین اوپر بچہونون بچہی ہوئی کی داخل کریگا اونکو اللہ بہشتون بلند مین نقل کی یہہ ابو یعلی نی ف
کہا مصنف نی یہہ حدیث دلیل ہی اسپر کہ بادشاہ اور امیر اور اہل دنیا چین والون کو نہین منع کرتی حشمت
اور رفاہیت اونکی ذکر اللہ تعالی کیسی اور وہ ہی ثواب دیے جاوینگی ذکر کا داخل کریگا اللہ تعالی
جنات علی مین کذا ذکر العلی اِنَّ الَّذِیْنَ لَا تَزَالُ اَلْسِنَتُهُمْ رَطْبَةً مِنْ ذِکْرِ اللّٰہِ یَدْخُلُوْنَ
الْجَنَّةَ وَهُمْ یَضْحَکُوْنَ مو ص تحقیق وہ لوگ کہ ہمیشہ مین زبانین اونکی تر یاد اللہ کی سی
داخل ہونگی بہشت مین اوس حال مین کہ وہ خوش ہونگی نقل کی یہہ موقوفا ابن ابی شیبہ نے ف
آدَابُ الدُّعَاءِ یہہ بین آداب دعا کی ف آداب جمع ادب کی ہی ادب اوسکو کہتی ہین آداب الدعاء

ہین کہ کرنا اوسکا اچھا ہو قول مین اور فعل مین مِنْهَا مَا يَبْلُغُ اَنْ يَكُوْنَ رُكْنًا وَاَنْ يَكُوْنَ شَرْطًا
وَاَنْ يَكُوْنَ غَيْرَ ذٰلِكَ مِنْ مَاْمُوْرَاتٍ وَمَنْهِيَّاتٍ وَغَيْرِهَا ۲ + یعنی اون مین سے
وہ ہین کہ پہنچتی ہین رکن کی درجہ کو اور بعضی شرط ہین اور بعضی ہین سوا ان دونو قسمون کی حکمون سی یعنی
مستحبات اور چیزون منع کی گئی سی جیسی مکروہات اور سوا اسکی یعنی وس چیز سی کہ کرنا اوسکا بہتر ہو
ترک اوسکے سی **ف** رکن اوسکو کہتی ہین کہ ایک چیز اوسپر موقوف ہو اور وہ اوسکی اندر داخل ہو
اور شرط کہتی ہین باہر کی چیز کو جیسی کہ قیام قرات وغیرہا رکن نماز کی ہین اور طہارت وغیرہا شرط ہین
وَهِيَ تَجَنُّبُ الْحَرَامِ فِي الْمَأْكَلِ وَالْمَشْرَبِ وَالْمَلْبَسِ وَالْمَكْسَبِ + **م ت** اور وہ
آداب دعا کی بچنا حرام سی ہے کہانی مین اور پینی مین اور پہنی مین اور کسب کرنی مین نقل کی یہہ مسلم ترمذی نے
ف یہہ آداب شروط دعا کی ہین اور لفظ حدیث کی نہین مذکور ہوئی ہین بلکہ مطلب اور حاصل
حدیث کا ہی اور حدیث مین آیا ہی کہ پرہیز کرو حرام سی جس جس پیٹ مین کہ لقمہ حرام کا ہوگا قبول نہین
ہوتی دعا اوسکی چالیس دن تلک کذا ذکرہ الفخر وَالْاِخْلَاصُ لِلّٰهِ تَعَالٰى + **مس** اور خالص کر
دعا کرنے واسطی اللہ تعالی کی نقل کی یہہ حاکم نی **ف** یعنی اور کسی کو دعا مین اللہ کا شریک نکری اور
ریا نکری یہہ رکن دعا کا ہی فرمایا اللہ تعالی نی فَاِذَا رَكِبُوْا فِي الْفُلْكِ دَعَوُا اللّٰهَ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ یعنی
جب سوار ہوتی ہین کشتی مین دعا کرتے ہین اللہ سی درحالیکہ خالص کرنی والے ہوتی ہین اللہ کے لئی
دین کو یعنی دعا کو کذا ذکرہ العلی رحمہ اللہ وَتَقْدِيْمُ عَمَلٍ صَالِحٍ وَذِكْرُهٗ عِنْدَ الشِّدَّةِ +
م ت د + اور پہلے کرنا عمل اچھی کا یعنی دعا کی پہلے کچھہ نیک کام کری مثل نماز صدقہ وغیرہا کی اور یاد
کرنا عمل اچھی کا نزدیک سختی کی یعنی کچھہ اپنی نیکی یاد کر کر دعا کری جیسی کہ قصہ غار والون کا مشہور ہی اور
اس کتاب کی خاتمہ مین بہی مذکور ہی نقل کی یہہ مسلم ترمذی ابوداود نی وَالتَّنَظُّفُ وَالتَّطَهُّرُ +
ع د حب مس اور ستہرائی یعنی میل کچیل اور پاکی یعنی نجاست سی نقل کی یہہ چارون نے
اور ابن حبان حاکم نی وَالْوُضُوْءُ وَاسْتِقْبَالُ الْقِبْلَةِ وَالصَّلٰوةُ + **ع**

حب مس اور آداب دعا سے ہی وضو کرنا یہہ صحاح ستہ مین ہی اور مونہہ کرنا قبلہ کی طرف یہہ سب
صحاح ستہ مین ہی اور نماز پڑہنی نقل کی یہہ چارون نے اور ابن حبان حاکم نے ف مراد یہہ ہی کہ دعا
کہ مانگتا ہی بعد نماز کی واقع ہو کہ نماز پہلے پڑہنی قبیلہ تقدیم عمل صالح کے ہی ع و الجثو علی الرکب
اور بیٹھنا دوزانو نقل سے یہہ ابو عوانہ نے و الثناء علی اللہ تعالیٰ اولاً و آخراً ع اور
تعریف کرنے اوپر خدا تعالیٰ کی اول اور آخر دعا کی نقل کے یہہ صحاح ستہ مین والصلوۃ علی
النبی صلی اللہ علیہ وسلم کذالک د ت س حب مس اور درود بھیجنا
نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر اسیطرح یعنی اول آخر دعا کی نقل کی یہہ ابو داؤد ترمذی نسائی ابن حبان حاکم
نے و بسط الیدین ت مس اور کہولنا دونو ہاتہون کا یعنی ہاتہہ بند نہ رکہی نقل کے
یہہ ترمذی حاکم نے ف منیۃ المصلی مین لکہا ہی کہ اگر ہاتہہ کہلی نہین رکہہ سکتا تو اس قدر کرے
کہ ایک ہاتہہ دوسری پر نہ رکہی کذا ذکرہ الفخر و رفعہما ع و ان یکون س فعہما حذو
المنکبین دا مس اور اوٹہانا دونو ہاتہون کا طرف آسمان کی نقل کی یہہ صحاح ستہ مین
اور یہہ کہ ہووے اوٹہانا دونون ہاتہون کا برابر مونڈہون کی نقل کے یہہ ابو داؤد احمد حاکم نے ف
اوٹہانا ہاتہونکا برابر سینہ کی بہی حضرت سے ثابت ہوا ہی اور مستحب ہی کہ مبالغہ کری ہاتہہ اوٹہانی مین
جو امر مشکل پیش آوے کذا ذکرہ الفخر اور مطلق اوٹہانا ہاتہون کا مستحب نہین ہی اس لیے کہ نہین مستحب
ہی مگر بیچ اوس چیز کی کہ وارد ہوئی ہی ہاتہہ اوسکی سنت پیغمبر کی پس نہین اوٹہانا ہی مثل حالت طواف
مین کذا ذکرہ علی و کشفہما ہ ق اور کہولنا دونو ہاتہونکا یعنی آستین وغیرہ سے یہہ موقوف
ہی ف موقوف خطابی پر ہی کہ شراح حدیث سے ہی اور لانا لفظ مو کا اس جگہہ کہ نہ موقوف صحابی
پر نتابعی پر اور نہ اسکی ساتہہ کوئی رمز ہی خالی تسامح یعنی تساہل سے نہین ہے کذا ذکرہ الفخر
و التادب ہ د ت س اور آداب پکڑنا نقل کے یہہ مسلم ابو داؤد ترمذی نسائی نے
ف یعنی اچہی اخلاق پیدا کری مثل سچ بولنی کی اور امانت اور سخاوت کی اور سوا انکی کی ظاہر

ظاہر اور باطن قولاً اور فعلاً باادب کرے اگرچہ بتکلف ہو کذا ذکرہ الفخر و العلی وَالْخُشُوْعُ ص مص
اور فروتنی کرنے دلسے نقل کی یہہ موقوفاً ابن ابی شیبہ نے ف مراد خشوع سے سکون باطن کا ہے
کہ وہ لازم کرتا ہے سکون ظاہر کو کذا ذکرہ العلی وَالتَّمَسْكُنُ مَعَ الْخُضُوْعِ ت + اور ظاہر کرنا مسکینی
اور ذلت کا ساتھہ فروتنی تمام اعضا کی نقل کی یہہ ترمذی نے وَاَنْ لَّا يَرْفَعَ بَصَرَهٗ اِلَى السَّمَآءِ
م س + اور یہہ کہ اوٹہاوے دعا کرنے والا آنکھہ اپنی آسمان کی طرف نقل کی یہہ مسلم نسائی نے
ف کہا مصنف نے کہ نماز کی حالت مین مراد ہے اور ملا علی قاری نے لکھا ہے کہ مطلق نہ اوٹہاوے نماز مین
ہو یا خارج نماز کی وَاَنْ يَّسْاَلَ اللّٰهَ تَعَالٰى بِاَسْمَآئِهِ الْحُسْنٰى وَصِفَاتِهِ الْعُلٰى ؛
حب مس + اور یہہ کہ دعا کرے اللہ تعالی سے ساتہہ وسیلہ نامون اوسکی کے جو اچہے ہین اور صفتون
اوسکی کے جو بڑی ہین نقل کی یہہ ابن حبان حاکم نے ف وصفاتہ عطف تفسیری ہے اسلیے کہ اسماء
حسنی شامل ہین صفات کو یا پہلی سے مراد اسماء علمی ہین اور دوسرے سے وصفی کذا قال العلی وَاَنْ
يَّجْتَنِبَ السَّجْعَ وَتَكَلُّفَهٗ خ + اور یہہ کہ پرہیز کرے قافیہ بندی سے اور تکلف کرنے سجع کی سے
نقل کی یہہ بخاری نے ف یہہ بہی عطف تفسیری سجع کا ہے حاصل یہہ ہے کہ تکلف کر قافیہ بندی
منع ہے کہ حضور قلب سے باز رکہتا ہے اور اگر از خود بمقتضای طبیعت شگفتہ کے قافیہ سجع ظاہر ہو مضائقہ
نہین بلکہ خوب ہے جیسے دعاء سرور عالم مین ہے اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ عِلْمٍ لَّا يَنْفَعُ وَقَلْبٍ لَّا يَخْشَعُ وَدُعَآءٍ
لَّا يُسْمَعُ وَنَفْسٍ لَّا تَشْبَعُ کذا ذکرہ العلی وَاَنْ لَّا يَتَكَلَّفَ التَّغَنِّيَ بِالْاَنْغَامِ مو
اور یہہ کہ نہ تکلف کرے گانیکا ساتہہ خوش آوازی کے یعنی بطور موسیقی کی نقل کی یہہ موقوفاً
یہہ بہی خالی تسامح سے نہین کذا ذکرہ الفخر وَاَنْ يَّتَوَسَّلَ اِلَى اللّٰهِ تَعَالٰى بِاَنْبِيَآئِهٖ خ ح
ر مس + اور یہہ کہ وسیلہ پکڑے طرف اللہ تعالی کی ساتہہ نبیون اوسکی کی نقل کی یہہ بخاری بزار
حاکم نے ف حدیث عمر کی سے کہ استسقا مین سے وسیلہ ثابت کیا ہے یعنی اَللّٰهُمَّ اِنَّا كُنَّا نَتَوَسَّلُ اِلَيْكَ بِنَبِيِّنَا صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَسْقِيْنَا وَاِنَّا نَتَوَسَّلُ اِلَيْكَ بِعَمِّ نَبِيِّنَا فَاسْقِنَا فَيُسْقَوْنَ اور حدیث عثمان بن حنیف کیسے

کہ انہی کی حال مین بی وسیلہ عام ہوتا ہی اور ایسی ہی دعا حضرت آدم علیہ السلام کی یا رَبِّ اَسْئَلُکَ بِحَقِّ مُحَمَّدٍ
اَنْ تَغْفِرَ لِی کہا مولف نی کہ وسیلہ کرنا مستحبات سی ہی کذا ذکرہ الفخر والعلی وَالصَّالِحِیْنَ مِنْ عِبَادِہٖ
خ اور وسیلہ پکڑے ساتھہ نیکونکی یعنی سوا انبیا کی صدیقون کا اور علما کا اور شہدا
کا نقل کے یہہ بخاری نی ف صالح وہ ہی کہ قایم ہو ساتھہ ادا کرنی کمال حق اللہ تعالی کے
جیسی قایم ہوتا ہی ساتھہ ادا کرنی حق بندونکی کذا ذکرہ العلی وَخَفْضُ الصَّوْتِ ع اور پست کرنا آواز کا
نقل کی یہہ صحاح ستہ مین ف یہہ کمال ادب ہے کہ مولی کی آگی آہستہ کلام کری وہ جانتا ہی چپکی پکار
بات کو آیۃ اُدْعُوا رَبَّکُمْ تَضَرُّعًا وَّخُفْیَۃً اس مضمون پر دلالت کرتی ہی یعنی دعا کرو اپنی رب سی گڑگڑا کر
اور چپکی اور بعضی سلف سی منقول ہی کہ چپکی دعا کرنی ستر درجہ فضیلت رکہتی ہی پکار کر دعا کرنی پر کذا
ذکرہ العلی والفخر وَالْاِعْتِرَافُ بِالذَّنْبِ ع اور اقرار کرنا ساتھہ گناہ کی نقل کی یہہ صحاح ستہ
مین وَاخْتِیَارُ الْاَدْعِیَۃِ الصَّحِیْحَۃِ لَمَّا تَوَاتَرَہٗ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَ اَنَّہٗ
لَمْ یَتْرُکْ حَاجَۃً اِلٰی غَیْرِہٖ د س اور اختیار کرنا دعاؤن صحیح کا کہ روایت کی گئین
نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی اس لئی کہ تحقیق اونہون نی نہین چہوڑی ہی کوی حاجت یعنی بیچ باب دعا کے
اور غیر دعا کی طرف غیر اپنی کی نقل کی یہہ ابو داؤد نسائی نی ف اولی یہہ ہی کہ وہ دعائین پڑہی جو ور
عالم سی ثابت ہوی ہین بہرحال یہ کہتی ہین ملا علی قاری کہ جمع کی ہین مینی وہ دعائین کہ منقول ہین نبی صلی اللہ
علیہ وسلم سی اور مقید کسی وقت اور حالت مین نہین نام رکہا مینی اوسکا حزب الاعظم وورد الافخم
نہین شک ہی کہ وہ بہتر ہی اون دعاؤن سی کہ بعضی مشائخ کبار نی جمع کی ہین مثل حزب البحر کے اور
اسماء اربعینیہ کے اور اوراد کبرویہ کی اور زینیہ کی چہ جای دعاء سیفی اور قداح اور مثال انکی کی کہ
نہین پہچانی جاتی ہی اصل انکی وَتَخَیُّرُ الْجَوَامِعِ مِنَ الدُّعَاءِ د اور اختیار کرنا جمع کرنی والیون کا
دعا سی نقل کی یہہ ابو داؤد نی ف یعنی وہ دعائین اختیار کری کہ جامع ہون یعنی لفظ تہوڑی
ہون اور معنی بہت شامل ہون مطالب دین و دنیا کو مثل رَبَّنَا اٰتِنَا آخر آیۃ تک کی وَاَنْ یَّبْدَأَ بِنَفْسِہٖ

وَاَنْ یَّدْعُوَالِوَالِدَیْهِ وَاِخْوَانِهِ الْمُؤْمِنِیْنَ **م** یه که شروع کری ساتهه نفس اپنی کی اور یه که دعا
کری وسطی ماں باپ اپنی کی اور بهائیون اپنی مومنین کی نقل کی یه مسلم نی **ف** شروع کری ساتهه نفس
اپنی کی یعنی اول دعا اپنی لئی کری پهر جسکی لئی چاہی کری مثل اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِیْ وَلِوَالِدَیَّ کی وَاَنْ لَّا یَخُصَّ نَفْسَهٗ
بِالدُّعَاءِ اِنْ کَانَ اِمَامًا **دت ق** اور یه که نه خاص کری نفس اپنے کو ساتهه دعا کی اگر ہووے
امام نقل کے یه ابو داؤد و ترمذی ابن ماجه نی **ف** یه ادب مستحبات سی ہی معنی یه ہین که اگر امام لوگونکا
دعا مین ہو مثل قنوت وغیرہا کی کہ امام دعا کری اور مقتدی آمین کہتی رہین جیسی که مذہب شافعی ہی پس
اس صورت مین اگر اپنی نفس کو دعا مین خاص کری تو خیانت ہی لیکن جب سجدہ مین یا تشہد مین اور
غیر انکی مین امام اپنی نفس کے لئے دعا کری تو خیانت نہین ہی چنانچه ثابت ہوئی ہی سرور عالم سی کذا فی
المنیه اور اگر امام نی اپنی لئی ہی دعا کی اور پیچهی مقتدیون کو بهی شریک کر لیا تو خاص کرنا اپنی نفس کا
نہوگا لیکن اگر نری اپنی لئی ہی دعا کرتا رہی تشتہد دعا مین تخصیص ہو تو یه منع ہی کذا قال استادی وَاَنْ
یَّسْئَلَ بِعَزْمٍ **ع** + اور یه که سوال کری ساتهه قصد کی یه صحاح ستّه مین ہی **ف** یعنی دعا کری مثلاً
اِغْفِرْلِیْ وَاَعْطِنِیْ یعنی بخش مجکو اور دی مجکو اور نه کہی اگر چاہی تو دی اور چاہی تو نه دی کذا قال العلی رح
وَاَنْ یَّدْعُوَ بِرَغْبَةٍ **حب عو** + اور یه که دعا کری ساتهه رغبت کی یعنی ساتهه نہایت خواہش
کی نه بی پروائی سی نقل کی یه ابن حبان ابو عوانه نی وَاَنْ یُّخْرِجَهٗ مِنْ قَلْبِهٖ بِجِدٍّ وَّاجْتِهَادٍ
وَاَنْ یُّحْضِرَ قَلْبَهٗ وَیُحْسِنَ رَجَاءَهٗ **مس** + اور یه که نکالی دعا دل اپنی سی ساتهه کوشش
اور کوشش کے اور یه که حاضر کری دل اپنی کو اور اچهی رکہی امید اپنی نقل کی یه حاکم نی **ف** لفظ
حدیث کی یه ہین اُدْعُوا اللّٰهَ وَاَنْتُمْ مُوْقِنُوْنَ بِالْاِجَابَةِ فَاِنَّ اللّٰهَ لَا یَسْتَجِیْبُ دُعَاءً مِّنْ قَلْبٍ غَافِلٍ
لَاهٍ یعنی دعا کرو الله سی یقین کر کر ساتهه قبولیت کی اسلئی که الله تعالی نہین قبول کرتا دعا کو دل غافل
کہیلنی والی سی اور قبولیت دعا مین نظر اپنی گناہون پر نکری بلکه نظر اوپر کرم اور رحمت پروردگار اپنی کی کری
شیطان نی زندگی اپنی قیامت تک مانگی قبول فرمائی ہمکو کیونکر محروم کریگا کذا قال العلی رح اَنْ یَّکُنَّ اللّٰهَ عَلٰی

خ م ‡ اور یہہ کہ مکرر کرے دعا کو یعنی ایک مجلس مین یا کئی مجلسون مین نقل کی یہہ بخاری مسلم نے
وَ اَقَلُّهٗ التَّثْلِيْثُ د ی ‡ اور ادنی تکرار کا تین بار کہنا ہی نقل کی یہہ ابوداؤد ابن سنی نے
ف ابن مسعود سے روایت ہی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم دوست رکھتے تھے کہ اقل دعا کا تین بار ہو
اور اوسط پانچ بار اور اکمل سات بار کذا فی فتح المبین وَاَنْ يُلِحَّ فِيْهِ ‡ س مس عو ‡ اور یہہ
کہ مبالغہ کرے دعا مین نقل کی یہہ نسائی حاکم ابوعوانہ نے ف یعنی مداومت کرے اوس پر اور ایکدو بار پر
اکتفا نکرے کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُلِحِّيْنَ فِي الدُّعَاءِ یعنی تحقیق اللہ
تعالی دوست رکھتا ہے مبالغہ کرنے والون کو دعا مین کذا ذکرہ الفخر وَاَنْ لَّا يَدْعُوَ بِاِثْمٍ وَّلَا قَطِيْعَةِ
رَحِمٍ م ت ‡ اور یہہ کہ نہ دعا کرے ساتہہ گناہ کے اور نہ کاٹنے ناتے کے نقل کی یہہ مسلم ترمذی نے
ف ساتہہ گناہ کے یعنی ساتہہ ایسی چیز کے کہ اوسکے سبب گناہ مین پڑے جیسے کہ دعا کرے
یا اللہ خوب سے روپے دے کہ ناچ رنگ مین خرچ کرون اور مانند اسکے ایسی دعا نکرے کہ کمال بے ادبی ہے اور
ساتہہ کاٹنے ناتے کے کہ فلانے ناتے دار سے مجہے جدائی ہوجاوے اور مین نہ سلوک کرون اوس سے سکو تخصیص
بعد تعمیم کہتے ہین اسلئے کہ قطع رحم گناہ مین داخل تہا پہر جدا بیان کیا زیادتی اہتمام کے لئے کذا ذکرہ العلی
وَاَنْ لَّا يَدْعُوَ بِاَمْرٍ قَدْ فُرِغَ مِنْهُ س ‡ اور یہہ کہ نہ دعا کرے ساتہہ اوس کام کے کہ تحقیق فراغت
کی گئی اوس سے نقل کی یہہ نسائی نے ف یعنی مثلا بنی قدوالا دعا نکرے کہ ٹہنگنا ہوجاون اور
سوا اسکے بہت چیزین ہین کذا ذکرہ العلی وَاَنْ لَّا يَعْتَدِيَ فِي الدُّعَاءِ بِاَنْ يَّدْعُوَ بِمُسْتَحِيْلٍ اَوْ
مَا فِيْ مَعْنَاهُ خ ‡ اور یہہ کہ نہ تجاوز کرے حد سے دعا مین ساتہہ اسطرح کے دعا کرے ساتہہ محال کے
یعنی مانند طلب نبوت کے یا ساتہہ اوس چیز کے کہ بیچ معنی محال کے ہو نقل کی یہہ بخاری نے ف بیچ معنی
محال کے ہو یعنی مثلا نہ دعا کرے آسمان کے اوتر آنے کے اور زمین کی جڑہ جانے کی اور حیات ابدی مانگنے
اور جوانی پیرانی کی دعا کرنی بہی قبیلہ محال اور مافی معناہ کے سے ہی اسلئے کہ تغیر ہونا ہر امر مقدر کا محال ہے
کذا ذکرہ العلی وَاَنْ لَّا يَتَحَجَّرَ خ د س ق ‡ اور یہہ کہ نہ تنگ کرے رحمت خدا کو نقل کی یہہ بخاری

الم

ابوداود نسائی ابن ماجہ نی ف یعنی یون نہ کہی ای اللہ مجکو بخش میری سوا کسیکو نہ بخش اس کہنی مین
اللہ کی رحمت مین تنگی کرنی ہوتی ہی کذا ذکرہ العلی وَأَنْ يَسْأَلَ حَاجَاتِهِ كُلَّهَا ت حب او
یہہ کہ مانگی خدا سی سب حاجتین اپنی نقل کی یہہ ترمذی ابن حبان نی ف حدیث شریف مین آیا ہی کہ مانگی ہر ایک
تم مین سی پروردگار اپنی سی تمام حاجتین اپنی یہانتک کہ مانگی اس سی تسمہ جوتی اپنی کا جو ٹوٹ جاوی اور
نمک مانند اس کا جو احتیاج ہووی اوسکی کذا ذکرہ الفخر وَتَأْمِينُ الدَّاعِي وَالْمُسْتَمِعِ خ مد

س اور آمین کہنی دعا کرنی والی کی اور سننی والی کی یعنی پیچھی فراغ کی نقل کی یہہ بخاری مسلم ابوداود
نسائی نی ف حدیث وارد ہوئی ہی کہ نہین جمع ہوتی ایک گروہ کہ بعضی دعا کرین اور بعضی آمین کہین مگر کہ
قبول کرتا ہی اللہ تعالے دعا اونکی کذا ذکرہ الفخر وَمَسْحُ وَجْهِهِ بِيَدَيْهِ بَعْدَ فَرَاغِهِ د س حب

ق مس اور ملنا مونہہ اپنی کا ساتھہ دونون ہاتھون اپنی کی یعنی نہ ساتھہ ایک ہاتھہ کی مانند متکبرون
کی پیچھی فراغت پانی دعا کی نقل کی یہہ ابوداود ترمذی ابن حبان ابن ماجہ حاکم نی ف ہاتھہ پھیرتی
ہین اسلئی کہ برکت قبولیت کی کہ ہاتھہ پر پہونچی مونہہ پر پہونچی کہ اشرف اعضا ہی کذا ذکرہ الفخر وَأَنْ لَا يَسْتَعْجِلَ

بِأَنْ يَسْتَبْطِئَ الْإِجَابَةَ أَوْ يَقُولَ دَعَوْتُ فَلَمْ يُسْتَجَبْ لِي ح مد س
ق اور یہہ کہ نہ جلدی کری ساتھہ اس طرح کی کہ دیر جانی قبولیت کو یا نہ کہی کہ دعا کی مینی پس نہ قبول
کی میری لئی نقل کی بخاری مسلم ابوداود نسائی ابن ماجہ نی ف فرق دونون مین یہہ ہی کہ اول مین

ادب الذکر

مقام امید مین ہی اور دوسرا مقام نا امیدی مین کذا ذکرہ العلی
یہہ مین آداب ذکر کی کہ لازم اور مستحب ہی کہ رعایت اونکی وقت ذکر کی قال العلماء وَيَنْبَغِي أَنْ
يَكُونَ الْمَوْضِعُ الَّذِي يُذْكَرُ اللهُ فِيهِ نَظِيفًا خَالِيًا کہا ہی عالمون حدیث کی لئی لائق ہی یہہ
کہ ہووی جگہہ کہ جسمین یاد کرتا ہی اللہ تعالی کو پاکیزہ خالی ف پاکیزہ ہو کوڑی کرکٹ میل کچیل تیل سی خالی
ہی طریق اولی پائی جاوی کہ اسمین تعظیم باریتعالی کی ہی اس لئی مستحسن ہی کہ ذکر مکانون بزرگ مین
کری مانند مساجد وغیرہ کی بلکہ چاہے کہ مجلس ذکر کو ساتھہ خوشبوئیونکی معطر رکھی کہ محل حضور ملائکہ کا

ہی اور خالی ہو ایسی چیزوں سی کہ وسوسی ڈالین پس تنبیہ ہی اسپر کو دل کہ گہر رب کا ہی طاہر ہو نجاست
محبت دنیا کی سی اور خالی ہو رہنی غیروں کیسی یعنی خطرہ ماسوا اللہ کا دلمین نہ آوی کذا ذکرہ اعلے والفخر
وَاَنْ یَکُوْنَ الذَّاکِرُ عَلیٰ اَکْمَلِ الصِّفَاتِ الْمُتَقَدِّمَۃِ + اور یہہ کہ ہووی ذکر کرنی والا اوپر کامل صفتون
بہلی کی **ف** یعنی جو صفتین آداب دعا مین مذکور ہوئین مثل بچنی کے حرام سی اور طہارت اور خلاص
اور باوضو ہونا اور دو زانو بیٹہنا وغیرہا کہ مناسب ذکر کی ہی اور کامل تر اسلئے کہا کہ مرتبہ ذکر کا افضل ہی
وَلَذِکْرُ اللّٰہِ اَکْبَرُ یعنی ذکر اللہ کا بہت بڑا ہی کذا ذکرہ العلی وَاَنْ یَکُوْنَ فَمُہٗ نَظِیْفًا + اور یہہ کہ ہووی منہہ
اوسکا پاک **ف** نجاست حقیقی سی اور نجاست حکمی سی مانند جہوٹ اور غیبت اور تمام بری باتون سی
کذا ذکرہ العلے فَاِنْ کَانَ فِیْہِ تَغَیُّرٌ اَزَالَہٗ بِالسِّوَاکِ + اور اگر ہووی منہہ مین تغیر سبب چپ رہنی کی
یا کہانی سونیکے دور کری اوسکو ساتہہ مسواک کی **ف** اور اگر تغیر دلمین ہو دور کری اوسکو ساتہہ توبہ
کی کذا ذکرہ العلی وَاِنْ کَانَ جَالِسًا فِیْ مَوْضِعٍ اِسْتَقْبَلَ الْقِبْلَۃَ + اور اگر ہو بیٹہا کسی جگہہ متوجہ ہووے
قبلہ کی طرف **ف** اسمین اشارہ ہی کہ چلتی کو قبلہ کیطرف مونہہ کرنا شرط نہین اور چاہئی کہ ذکر کو موقوف
بیٹہنی پر نہ رکہی اور اوسکی یاد سی غافل نرہی خواہ کہڑا ہو یا بیٹہا ہو اور اگر کہڑا ہو یا کروٹ سی لیٹا ہو یا چت
لیٹا ہو تو بہی رو بقبلہ ہووے کہ وارد ہوا ہے خَیْرُ الْمَجَالِسِ مَا اُسْتُقْبِلَ بِہِ الْقِبْلَۃُ یعنی بہتر مجلس روبقبلہ ہی
کذا ذکرہ العلے مُتَخَشِّعًا مُتَذَلِّلًا بِسَکِیْنَۃٍ وَّوَقَارٍ + فروتنی کرنی والا ہو یعنی دل سی ذلیل جاننی والا ہو
یعنی فروتنی ظاہر مین کری اگرچہ دونو باتین تکلف حاصل ہون ساتہہ آہستگی اور خاطر جمعی کی **ف**
آنکہہ بند کرنی اس باب مین بڑا دخل رکہتی ہی کیونکہ اوس سے حواس ظاہر کی رک جاتی ہین اور وہ باعث ہوتا ہے
کہلنی حواس باطن کا **بیت** چشم بند و لب ببند و گوش بند + گر نبینی نور حق برما بخند + کذا ذکرہ الفخر وَحُضُوْرُ
قَلْبٍ اور ساتہہ حضور دلکی **ف** ذکر حضور دل سی افضل انواع ذکر کا ہی کہ مقصود ذکر سی حضور قلب ہے
ہی ساتہہ رب کی اگرچہ ذاکر غافل کو بہی ثواب ہوتا ہی ساتہہ تفاوت مرتبہ کی یَتَدَبَّرُ مَا یَذْکُرُہٗ وَیَتَعَقَّلُ
مَعْنَاہُ فکر کری اور تامل کری اوس چیز مین کہ ذکر کرتا ہی یعنی الفاظ ذکر مین اور سمجہی معنی اوسکی فَاِنْ

جَهِلَ شَيْئًا يُبَيِّنُ مَعْنَاهُ ٭ پس اگر نہ جانی کچھہ یعنی جو متعلق لغت اور اعراب کی ہی تو تحقیق کری معنی
اوسکی **ف** اسمین تنبیہ ہی اسپر کہ ذکر قلیل ساتھہ حضور کے بہتر ہی ذکر کثیر سی ساتھہ جہل و سستی کی کذا ذکر علی
وَلَا يَحْرِصُ عَلٰى تَحْصِيلِ الْكَثْرَةِ بِالْعَجَلَةِ ٭ اور نہ حرص کرہی اوپر حاصل کرنی بہت ذکر کی جب جلدی کی
ف کہ یہہ باعث ہوتا ہی ادا ذکر کو ساتہہ غفلت کی اور یہہ خلاف مطلوب کے ہی اس لئی کہ مرغوب
حضور ہی ساتہہ محبوب کے کذا ذکر علی فَلِذٰلِكَ اسْتَحَبُّوا اَنْ يَمُدَّ صَوْتَهُ بِقَوْلِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ پس واسطی
اسکی نفی و اسطی تدبر اور سمجھنی اور نہ حرص کرنی کی دوست رکھا ہی عالمون نی یہہ کہ دراز کری آواز اپنی ساتہہ
قول لا آلہ الا اللہ کے **ف** دراز کرے آواز یعنی جہان مد جائز ہی مانند الف لا کی لیکن نہ زیادہ
کری اوپر مقدار پانچ الف کی اور نہین جایز ہی وقف اوپر لفظ آلہ کی کہ وہم دلاتا ہی کفر کا پہر جانا چاہی
کہ درازگی ذکر سی چلانا نہین سمجہا جاتا ہی کہ چلانا منع ہی اور تصریح کی ہی بعضی علما ہمارے نی کہ آواز بلند کرنی
حرام ہی مسجد مین اگرچہ ساتہہ ذکر کی ہو کذا ذکر علی وَكُلُّ ذِكْرٍ مَشْرُوْعٍ وَاجِبًا كَانَ اَوْ مُسْتَحَبًّا
لَا يُعْتَدُّ بِشَيْءٍ مِنْهُ حَتّٰى يَتَلَفَّظَ بِهٖ وَيُسْمِعَ نَفْسَهٗ اور جو ذکر کہ حکم کیا گیا ہی ساتہہ اوسکی شرع مین
فرض ہو یا مستحب ہو نہین اعتبار کیا جاتا کچھہ اوس سے یہان تلک کہ بولی ساتہہ اوسکی اور سناوی نفس
اپنی کو **ف** یہہ تمام حکم بیچ اوس ذکر کی ہین کہ شارع نی حکم کیا ہی کہ پڑہا جاوی زبان سی جیسی
قرأت نماز کے اور التحیات وغیرہا پس یہہ معنی نہین ہین کہ جو یاد کری اللہ کو دلمین بغیر بولنی
زبان کے نہین ہوتا ہی شرع مین معتبر اسلئی کہ ہمیشگی ذکر کی نہین متصور ہوتی بغیر دلکی بلکہ ذکر دل کا
افضل قسم ہی کہ وارد ہوا ہی خَيْرُ الذِّكْرِ الْخَفِيُّ وَخَيْرُ الرِّزْقِ مَا يَكْفِيْ یعنی بہتر ذکر ذکر خفی ہی اور بہتر رزق وہ ہے
جو بقدر کفایت کی ہو کذا ذکر علی وَاَفْضَلُ الذِّكْرِ الْقُرْاٰنُ اِلَّا فِيْمَا شُرِعَ بِغَيْرِهٖ ٭ اور بہترین ذکر کا
قرآن پڑہنا ہی مگر بیچ اوس جگہہ کی کہ مشروع ہی ذکر ساتہہ غیر قرآن کی **ف** وہان قرآن پڑہنا
بہتر نہین مانند رکوع اور سجود کی کہ مشروع ہین یہان تسبیحات پس اس جگہہ قرآن پڑہنا مکروہ ہی کذا ذکر علی
وَلَيْسَ فَضْلُ الذِّكْرِ مُنْحَصِرًا فِي التَّهْلِيْلِ وَالتَّسْبِيْحِ وَالتَّكْبِيْرِ بَلْ كُلُّ مُطِيْعٍ لِلّٰهِ تَعَالٰى فِيْ عَمَلٍ

فهو ذاكرٌ اور نهين هى فضيلت ذكر كى منحصر بيچ كهنى لا اله الا الله كى اور سبحان الله كى اور الله اكبر كى بلكه جو
تابعدار واسطى الله تعالى كى هى كسى كام مين پس وه ذكر كرنى والا هى يعنى حكما ف يهى مضمون سعد بن جبير رحمة الله نے شعر مين
لكها هے ت ذكر گفتن همه آن نيست كه گوئى الله * ذكر آن است كزو ياد كنى وقت گناه * كذا ذكره النمر قالوا اذا
واظب العبد على الاذكار المأثورة عنه صلى الله عليه وسلم صباحا ومساءً وفى الاحوال
والاوقات المختلفة ليلا ونهارا كان من الذاكرين الله تعالى كثيرا والذاكرات كهاهى
عالمون نى اور جب همیشگى كرتا هى بنده اوپر ذكرون كى كه روايت كى گئى هى نبى صلى الله عليه وسلم سى صبح كو اور شام
كو اور بيچ حالتون كى اور وقتون مختلف كى رات كو اور دنكو تو يه تا هى بهت ذكر كرنى والى مردونسى خدا تعالى كو
اور عورتون بهت ذكر كرنى واليون سے ف يعنى جس مرد عورت نى ذكرون نقل كى سے همیشگى كى هوگا
ذاكرون الله كثيرا والذاكرات سى كه فضيلت اوسكى پهلى گذرى اور الله تعالى نى اونكى حق مين فرمايا اعد الله
لهم مغفرة واجرا عظيما يعنى طيار كى الله نى اونكى لئى بخشش اور اجر بڑا كذا ذكره العلى وينبغى لمن كان له
ورد ووقت من ليل او نهار او عقيب صلوة او غير ذلك ففاته ان يتدارك
ويأتى به اذا امكنه اور لائق هى واسطى اوس شخص كے كه هو اوسكى لئى وظيفه بيچ ايك وقت كى رات سے
يا دن سى يا پيچهى نماز كى يا سوا اسكى يعنى جمعه مين يا مهينى مين يا سال مين پس فوت كرى تو اسكو يعنى عذر يا بلا عذر
تو لائق هى كه تدارك كرى اوسكا اور بجا لاوى اوسكو جب كه ممكن هو اوسكو ف يعنى قادر هو اور سى فرمايا
آنحضرت صلى الله عليه وسلم نى كه جسكا وظيفه شب كا فوت هو تو درميان نماز فجر كى اور ظهر كى ادا كرلى تو لكها
جاتا هى گويا كه رات هى كو پڑها تها كذا ذكره العلى ولا يهمله نسيانا والمداومة عليه ولا
يتساهل فى قضائه اور نه چهوڑى اوسكو بالكل تو اوسكو عادت كرى رهى ملازمت كى يعنى مداومت
اور محافظت كى اور دبرا اور نه سستى كرى بيچ قضا اوسكى كى

اوقات الاجابة

ليلة القدر ت س ق مس يه بيان هى وقتون قبوليت دعا كا يعنى ان وقتون مين دعا بهت
قبول هوتى هى او نهين سى ايك ليلة القدر هى نقل كى يه ترمذى نسائى ابن ماجه حاكم نى ف لكها نے

ایک قوم سے نقل کی ہی کہ اوس رات مین درخت سجدہ کرتی ہین اور اوس شب مین بیدار رہنے کا
ثواب آیا ہی اور مختار یہہ ہی کہ معتبر جاگتی رہنا اکثر رات کا ہی یعنی آدہی رات سی زیادہ اور اگر سارے
رات جاگی اور موجب ملال و خلل کا ادا فرائض و سنتون موکدہ مین ہو تو افضل ہی
والا جسقدر کہ توفیق قیام کی پاوی مقصود حاصل ہی کذا ذکر الفخر وَيَوْمُ عَرَفَةَ ت
اور دن عرفہ کا یعنی نوین تاریخ ذیحجہ کی نقل کی یہہ ترمذی نی وَشَهْرُ رَمَضَانَ ل اور مہینا
رمضان کا نقل کی یہہ بزار نی وَلَيْلَةُ الْجُمُعَةِ ت مس اور رات جمعہ کی نقل کی یہہ ترمذی
حاکم نی وَيَوْمُ الْجُمُعَةِ د س ق حب مس اور دن جمعہ کا نقل کی یہہ ابو داود و نسائی ابن ماجہ
ابن حبان حاکم نی وَنِصْفُ اللَّيْلِ ط اور آدہی رات نقل کی یہہ طبرانی نی الثَّانِي
ا ص آدہی رات اخیر نقل کی یہہ احمد ابو یعلی نی ف پس بحسب روایت اول کی ٹہیک آدہی
رات وقت قبولیت کا ہی اور بحسب دوسری روایت کی تمام نصف اخیر کذا ذکر الفخر وَثُلُثُ
اللَّيْلِ الْأَوَّلِ ا ص اور تہائی رات پہلی نقل کی یہہ احمد ابو یعلی نی وَثُلُثُ اللَّيْلِ الْآخِرِ
ا ا اور تہائی رات اخیر نقل کی یہہ احمد نی ف حدیث شریف مین آیا ہی کہ ہر شب جب آخر تہائی رات
ہوتی ہی تو اللہ تعالی نزول فرماتا ہی آسمان دنیا پر یعنی ساتھ رحمت و فضل کی تجلی فرماتا ہی اور فرماتا ہی
کہ کون ہی کہ سوال کرے مجہسی تو دون مین اوسکو اور کون ہی کہ بخشش چاہی بخشون مین اسیطرح صبح تلک فرماتا رہتا ہے
کذا ذکر الفخر وَجَوْفُهُ د ت س مس ط ر اور درمیان تہائی رات اخیر کا یعنی
شروع چہٹی حصہ کا نقل کی یہہ ابو داود و ترمذی نسائی حاکم طبرانی بزار نی وَوَقْتُ السَّحَرِ ع اور وقت سحر کا نقل
کی یہہ صحاح ستہ مین ف بعضون نے کہا کہ سحر کہتی ہین اوس وقت کو کہ صبح کی پہلی ہی اور بعضون نے چھٹی حصہ اخر کو کہا ہی بعضی
مشایخ نی فرمایا ہی کہ نمونہ نعمتون بہشت کا اللہ تعالی نے دنیا مین رکہا ہی وہ وقت سحر ہی یعنی عجب لذت اہل اللہ پاتی ہین
بیت ہر گنج سعادت کہ خدا داد بحافظ ✽ از یمن دعای شب و ورد سحری
بود کذا ذکر الفخر وَسَاعَةٌ [illegible] مَا بَيْنَ أَنْ يَجْلِسَ الْإِمَامُ فِي خُطْبَتِهِ إِلَى أَنْ تُقْضَى [illegible]

مد + اور ساعت جمعہ کی بہت امید والی ان وقتون کی ہی یعنی سب وقتون مین کسی ساعت جمعہ مین امید
قوی ہی قبولیت کی اور وقت ساعت جمعہ کا ہی بین بیٹھنے امام کے بیچ منبر پر خطبہ کی لئی تمام ہونی نماز تلک
نقل کی یہہ مسلم ابو داؤد نی ف ظاہر یہہ ہی کہ مراد بیٹھنی امام کیسی بیٹھنا امام کا ہی اول شروع
خطبہ کی اور وہی وقت حرمت کلام کا ہی غیر امام کو کذا قال العلی اور طیبی نی بیٹھنی سی بیٹھنا درمیان دو
خطبونکی مراد رکھا ہی اور ایک روایت مین ساعت جمعہ کی یہہ ہی وَمِنْ حِیْنَ تُقَامُ الصَّلٰوۃُ اِلَی السَّلَامِ
مِنْهَا + ت ق + اور جسوقت سی کہ قایم کی جاوی نماز سلام تلک نماز سی نقل کی یہہ ترمذی
ابن ماجہ نی وَالدَّاعِیْ قَائِمٌ یُّصَلِّیْ خ مس ق + اور حال یہہ کہ دعا کرنی والا کھڑا ہوا نماز
پڑہتا ہو نقل کی یہہ بخاری مسلم نسائی ابن ماجہ نی ف ترجمہ ساری حدیث کا یون ہی فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق جمعہ مین ایک ساعت ہی کہ نہین موافقت کرتا اوسکی مسلمان حال یہہ کہ وہ
کھڑا ہوا مانگتا ہو اللہ سی خیر مگر کہ دیتا ہی اوسکو اللہ اور اشارہ فرمایا دست مبارک سی کہ قلیل فرماتی
تہی ساعت کذا قال العلی وَقِیْلَ بَعْدَ الْعَصْرِ اِلٰی غُرُوْبِ الشَّمْسِ + مو ت + اور کہا
بعضون نی پیچھی عصر کی غروب آفتاب تلک نقل کی یہہ موقوفاً ترمذی نی وَقِیْلَ آخِرُ سَاعَةٍ مِّنْ یَوْمِ
الْجُمُعَةِ د س مو طا د ت س مس + اور کہا بعضون نی آخر ساعت دن جمعہ کے
نقل کی یہہ ابو داؤد و نسائی نی مرفوعاً اور موقوفاً موطا مالک ابو داود ترمذی نسائی حاکم نی
وَقِیْلَ بَعْدَ طُلُوْعِ الْفَجْرِ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَقِیْلَ بَعْدَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ + اور کہا بعضون نی
بعد طلوع صبح صادق کی پہلی نکلنی آفتاب دن جمعہ کی اور کہا بعضون نی پیچھی نکلنی آفتاب کے وَذَهَبَ
اَبُوْ ذَرِّ الْغِفَارِیُّ رَضِ اِلٰی اَنَّهَا بَعْدَ زَیْغِ الشَّمْسِ بِیَسِیْرٍ اِلٰی ذِرَاعٍ + اور گئی ہین ابو ذر
غفاری صحابی رض طرف اسکی کہ تحقیق وہ ساعت پیچھی ڈہلنی آفتاب کی ہی تہوڑا سا ایک ہاتہ تلک قُلْتُ
وَالَّذِیْ اَعْتَقِدُهٗ اَنَّهَا وَقْتُ قِرَاءَةِ الْاِمَامِ الْفَاتِحَةَ فِیْ صَلٰوةِ الْجُمُعَةِ اِلٰی اَنْ یَّقُوْلَ
آمِیْنَ جَمْعًا بَیْنَ الْاَحَادِیْثِ الَّتِیْ صَحَّتْ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَمَا

یسیر الی ذراع

بَيَّنْتُهُ فِي غَيْرِ هٰذَا الْمَوْضِعِ ۔ کہا مصنف نی اور کہتا ہون مین وہ جو اعتقاد کرتا ہون
مین یہہ ہی کہ بتحقیق وہ ساعت ہی وقت پرہنی امام کی ابتدکو نماز جمعہ مین تا وقت کہنی امام کی آمین کو جمع کرنی کر
درمیان حدیثون کے وہ جو صحیح ہوئی ہین نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی جیسی کہ بیان کیا مینی اوسکو بیچ غیر اس جگہہ
کے ف کہا فخر الدین بن نی کہ مصنف نی مہنیہ مین تین حدیثین روایت کے ہین اور اوسی
یہہ وقت ثابت کیا ہی اور لکہا کہ مینی اور غیر میری نی جو کہ واقف ہوا ہی قول میری پر تجربہ کیا ہی
کہ دعا اسوقت مین قبول ہوتی ہی پہر مصنف واسطی ترجیح قول اول کے امام نووی سی تائید لایا
اور کہا وَقَالَ النَّوَوِيُّ رَحِمَهُ وَالصَّحِيحُ بَلِ الصَّوَابُ الَّذِي لَا يَجُوزُ غَيْرُهُ مَا ثَبَتَ
فِي صَحِيحِ مُسْلِمٍ مِنْ حَدِيثِ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ ۔ اور کہا ہی نووی رحمہ اللہ نی
شرح مسلم مین اور صحیح بلکہ بہتر اور مناسب ترکہ درست نہین ہی سوا اوسکی وہ چیز ہی کہ ثابت ہوی صحیح مسلم مین حدیث
ابی موسی اشعری سی ف کہ روایت کیا اوسکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ بتحقیق وہ ساعت ہی درمیان مین بیٹہنی امام کے
خطبی کی لئی منبر پر آخیر نماز تک اور صحیح مقابلی مین ضعیف کی ہی اور صواب مقابلہ مین خطا کی کذا ذکرہ علی اور اعمال روز جمعہ کی
یہہ ہین کہ جماع کری بی بی اپنی سی اور بسین نواوی اور ناخون کتراوی اور نہاوی اور خوشبو لگاوی
اور تیل ڈالی اور کنگہی کرے ڈاڑہی مین اور جو کچہہ میسر ہو صدقہ دیوے اور بعد زوال کی نہ حاضر
ہووی مجلس مین قوم اپنی کے اور مشغول ذکر اور دعا مین رہے غروب تلک کہ بجسب صحیح
قول کے ساعت قبولیت دعا کی پہلے غروب کے ہی اور بعد نماز جمعہ کے ملاقات کری بہائی
مسلمانون سی اور عیادت کری بیمارون کے اور جنازہ پر حاضر ہووی اور زیارت قبور کی کری
اور مجلس نکاح مین حاضر ہو اور طلب علم اور طلب رزق کی کرے ساتہہ کسب حلال کی اور کہی
سات بار شب جمعہ اور دن جمعہ مین اَللّٰهُمَّ أَنْتَ رَبِّي لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ خَلَقْتَنِي وَأَنَا عَبْدُكَ وَابْنُ
أَمَتِكَ وَفِي قَبْضَتِكَ وَنَاصِيَتِي بِيَدِكَ أَمْسَيْتُ عَلَى عَهْدِكَ وَوَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ أَعُوذُ
بِكَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ أَبُوءُ بِنِعْمَتِكَ وَأَبُوءُ بِذَنْبِي فَاغْفِرْ لِي ذُنُوبِي فَإِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ

اور جو کوئی عادت کرتا ہی اوپر ترک جمعہ کی بغیر ضرورت کی لکھا جاتا ہی منافق اوس کتاب مین
کہ نہ محو کی جاتی ہی اور نہ بدلی جاتی ہی یعنی لوح محفوظ مین اور مہر کر دیتا ہی اللہ تعالے اوپر دل
اوسکی اور نہین قبول کی جاتی ہی طاعت اور عبادت اوسکی اسیطرح ثابت ہوا احادیث
صحاح سی کذا فی وظائف النبی

احوال الاجابۃ

یہہ بیان ہی حالتون قبولیت
دعا کا **ف** حال وصف ہی دعا کرنی والی کا اور وقت ظرف ہی واسطے دعا کرنے والے کے
پس ظاہر ہوا اس سے فرق درمیان اوقات الاجابۃ اور احوال الاجابۃ
کی کذا ذکر العلی

عِنْدَ النِّدَاءِ بِالصَّلٰوۃِ **د حس** نزدیک اذان کیواسطی نماز کے
نقل کی یہہ ابو داؤد حاکم نی **ف** فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دو چیزین
ہین کہ رد نہین کی جاتین درگاہ عزت وکبریا سی ایک ان دو چیزون مین سی علی تے
نزدیک اذان کی کذا ذکر الفجر

وَبَيْنَ الْاَذَانِ وَالْاِقَامَۃِ **د ت س حب**
اور درمیان اذان و تکبیر کی نقل کی یہہ ابو داؤد ترمذی نسائی ابن حبان نی **ف**
کہا میرک شاہ رح نی کہ زیادہ کیا ترمذی نی کہ عرض کی صحابہ نی پس کیا کہین ہم یا رسول اللہ
یعنی اذان اور تکبیر کی درمیان مین فرمایا سَلُوا اللّٰہَ الْعَافِیَۃَ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ یعنی مانگو اللہ تعالے
سی عافیت دنیا و آخرت مین اور عام ہی کہ دعا متصل اذان کی کری یا فاصلہ سے مگر بہتر یہی ہی کہ
متصل کری کذا ذکر العلی والفجر

وَبَعْدَ الْحَیْعَلَتَیْنِ لِمَنْ نَزَلَ بِہٖ کَرْبٌ اَوْ شِدَّۃٌ
مس اور پیچھی حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ کی واسطے اوس شخص کی کہ اوتری اوسپر
غم یا سختی نقل کی یہہ حاکم نی **ف** کرب کہتی ہین فکر اور غم سخت کو اور شدت کہتی ہین غم
اور محنت کو اور یہ احتمال رکہتا ہی کہ او شک راوی کا ہو وی یعنی حضرت نی لفظ کرب کا فرمایا
یا شدت کا کذا ذکر العلی

وَعِنْدَ الصَّفِّ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ **حب ط مو ط**
اور نزدیک صف جنگ کی اللہ کی راہ مین یعنی جہاد مین نقل کی یہہ ابن حبان طبرانی نے

مرفوعاً اور موقوفاً مسلمین وعند التحام الحرب بعضهم بعضا ؛ د اور نزدیک
ملنی لڑائی والوں کی بعضی اونکی بعضوں کو نقل کی ہیہ ابوداؤد نی ف یعنی جب مسلمان
کافروں پر حملہ کر کر لپٹ جاوین اور زخم پر زخم لگنی لگین ودبر الصلوات المکتوبات ؛
ت س اور پیچھی نمازوں فرض کی نقل کی ہیہ ترمذی نسائی نی ف کیونکہ وہ
افضل وقت ہی اوسمین بہت امید قبولیت کی ہے اور یہہ وقت متصل فرض کی ہی
بعد سلام کی اور اگر بعد سنتوں کی اور ذکر ماثور کی مراد رکھین امید ہی کہ یہی حکم ہو کذا ذکر
الفخر والعلی وفی السجود ؛ م د س اور بیچ سجدہ کی نقل کی ہیہ مسلم ابوداؤد نسائی نی
ف فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ بیچ حالت سجود کی بندہ پروردگار اپنی سی بہت نزدیک ہوتا ہی
پس اس وقت مین بہت کرو کذا ذکر الفخر وعقیب تلاوة القرآن ؛ ت اور پیچھی پڑھنی قرآن کے
نقل کی ہیہ ترمذی نی ولاسیما الختم ؛ ط مو ص اور خصوصاً پیچھی ختم قرآن کی یعنی اوس وقت
مین بہت امید قبولیت کی ہی نقل کی ہیہ طبرانی نی مرفوعاً اور موقوفاً ابن ابی شیبہ نی خصوصاً من القاری ؛
ت ط خصوصاً پڑھنی والی سی یعنی دعا اوسکی بہت قبولیت رکھتی ہی سننی والی سی نقل کی ہیہ ترمذی
طبرانی نی وعند شرب ماء زمزم ؛ مس اور نزدیک پینی پانی زمزم کے نقل کی ہیہ حاکم نے
و لحضور عند المیت ؛ م عه اور نزدیک حاضر ہونی کی پاس موتی کی یعنی قریب المرگ کی
یا مردی کی نقل کی ہیہ مسلم نی اور چاروں نے ف اس لیے کہ ملائکہ آمین کہتی ہین اور یہہ ترجمہ اوسکا ہی
کہ لفظ حضور کو زیر پڑھین اور جب پیش پڑھین گی معنی یہہ ہونگی کہ جملہ احوال اجابت سی حالت حضور کی
ہی اور قوی بروایت پیش کی ہی اور اسیطرح اعراب ومعنی لفظ صیاح اور اجتماع کی مین کذا ذکر العلی
وصیاح الدیکة ؛ خ م ت س اور نزدیک آواز مرغوں کے نقل کی ہیہ بخاری مسلم
ترمذی نسائی نی ف فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ جب سنو آواز مرغ کی پس مانگو اللہ تعالی
سی فضل اوسکا کہ وہ مرغ دیکھتا ہی فرشتو کو کذا ذکر العلی واجتماع المسلمین ؛ ع ؛ اور

نزدیک جمع ہونی مسلمانون کی نقل کی یہہ صحاح ستہ مین ف جس جگہہ اجتماع زیادہ ہو مثل جمعہ

اور عیدین اور عرفہ کی امید قبولیت کی زیادہ ہی کذا ذکرہ علی وَفِی مَجَالِسِ الذِّکْرِ ٭ خ م ت

اور مجلسون ذکر مین نقل کے یہہ بخاری مسلم ترمذی نی ف اسمین داخل ہین مجلسین علم کی اور تلاوت کے

کذا ذکرہ علی وَعِنْدَ قَوْلِ الْاِمَامِ وَلَا الضَّالِّیْنَ ٭ م د س ق ٭ اور نزدیک کہنی امام

کی ولا الضالین یعنی سوقت بہی فرشتی آمین کہتی ہین نقل کی یہہ مسلم ابو داود نسائی ابن ماجہ نے

وَعِنْدَ تَغْمِیْضِ الْمَیِّتِ ٭ م د س ق ٭ اور نزدیک آنکہہ بند کرنی میت کی یعنی بعد

جان نکلنی کی نقل کی یہہ مسلم ابو داود نسائی ابن ماجہ نی وَعِنْدَ اِقَامَةِ الصَّلٰوةِ طمر اور نزدیک تکبیر نماز کی

نقل کی یہہ طبرانی ابن مردویہ نی وَعِنْدَ نُزُوْلِ الْغَیْثِ د ط مر ٭ اور نزدیک برسنی مینہ کی نقل کی یہہ

ابو داود طبرانی ابن مردویہ نی وَرَوَاهُ الشَّافِعِیُّ فِی الْاُمِّ مُرْسَلًا وَقَالَ قَدْ حَفِظْتُ عَنْ غَیْرِ وَاحِدٍ

طَلَبَ الْاِجَابَةِ عِنْدَهُ ٭ روایت کیا اسکو شافعی نی بیچ کتاب ام کی بطریق ارسال کی اور کہا کہ تحقیق یاد

رکہتا ہون مین بہت علما متقدمین سی پانا قبولیت کا نزدیک اوترنی مینہ کی قلت وَعِنْدَ رُؤْیَةِ الْکَعْبَةِ ط کہا

مصنف رح نے کہتا ہون مین اور نزدیک دیکہنی کعبہ کی نقل کی یہہ طبرانی نے ف جو دعا چاہے سو کری اور بعضون نے کہا ہے

یہہ پڑہی رَبَّنَا آتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً وَّفِی الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ کہ دعاے جامع ہی کذا ذکرہ علی وَبَیْنَ

الْجَلَالَیْنِ فِی الْاَنْعَامِ حَفِظْنَا ذٰلِکَ مُجَرَّبًا عَنْ غَیْرِ وَاحِدٍ مِّنْ اَهْلِ الْعِلْمِ وَنَصَّ عَلَیْهِ

الْحَافِظُ عَبْدُ الرَّزَّاقِ الرَّسْعَنِیُّ فِی تَفْسِیْرِهٖ عَنِ الشَّیْخِ الْعِمَادِ الْمَقْدِسِیِّ ٭ اور درمیان دو نام بزرگ

اللہ تعالی کی سورہ انعام مین یاد رکہتی ہین ہم اسکو مجرب بہت عالمون سی اور صریح بیان کیا اسپر یعنی

اسپر کہ دعا جلالتین مین قبول ہوتی ہی حافظ عبد الرزاق رسعنی نی تفسیر اپنی مین شیخ عماد مقدسی

سی ف نام اللہ تعالی کا سورہ انعام مین دو بار ایک جای مذکور ہوا ہی اس آیت مین

مِثْلَ مَا اُوْتِیَ رُسُلُ اللّٰهِ اَللّٰهُ اَعْلَمُ حَیْثُ یَجْعَلُ رِسَالَتَهٗ ٭ پس بعد رسل اللہ کی محل قبولیت کا ہی اور حافظ

سی مراد حافظ حدیث ہی حافظ حدیث وہ ہی کہ لاکہہ حدیثین مع متن و سند کی جانتا ہو کذا ذکرہ الفخر

مکان قبولیت دعا

أَمَاكِنُ الْإِجَابَةِ فكالمواضع الشريفة ✣ مكان قبوليت دعاكي مكان بزرگ مين يعني مانند مساجد وغيره كي ف كاف فكالمواضع كا زائد هي يعني جهان كي قبوليت ثابت هوئي هي وه مكان بزرگ مين چاهئي يون تها كه كهتا مصنف هي المواضع الشريفة كذا قال العلي قال الحسن البصري في رسالته الى اهل مكة ان الدعاء يستجاب هناك في خمسة عشر موضعا كها حسن بصري رحمه الله ني بيچ رساله اپني كي كه بهيجا تها طرف اهل مكه كي تحقيق دعا قبول كيجاتي هي بيچ جگهه بيچ پندره جگهه كي ف جب حضرت حسن بصري مكه سي كوچ كرني لگي طرف بصره كے تو نامه لكها اهل مكه كو مين اور وه حديثين لكهين كه وارد هين فضيلت همسايگي وهان كي اور يهه بي لكها ان الدعاء آخر تك اور پندره پر حصر نهين كيا هي بلكه بعضي مواضع مذكور كئي هين سوا انكي اور بهي هين مثل ركن يماني اور يا مين ركنين غيرهما كي كذا ذكره العلي رح في الطواف وعند الملتزم ✣ بيچ جگهه طواف كي يعني جسكو مطاف كهتي هين وقت طواف كي وهان دعا قبول هوتي هي اور نزديك ملتزم كي ف ملتزم اوس جگهه كو كهتي هين كه درميان دروازه كعبه كے اور حجر اسود كي هي لوگ وهان چمٹتي هين واسطي تبرك كي اسلئي ملتزم نام ركها گيا مقدار اوسكي اتني هي كه ايك هاتهه حجر اسود پر ركهين تو دوسرا هاتهه دروازه كعبه پر پهونچي كذا ذكره الفخر وتحت الميزاب وفي البيت وعند زمزم ✣ اور نيچي پرناله كعبه كي اور اندر كعبه كي اور نزديك زمزم كي ف يعني وقت كهڑي هوني كي قريب چاه زمزم كي يا وقت پيني پاني اوسكي كي كذا ذكره العلي وعلى الصفا والمروة وفي المسعى وخلف المقام وفي عرفات وفي المزدلفة وفي منى وعند الجمرات الثلث ✣ اور صفا اور مروه پر اور بيچ جگهه دوڑنيكي درميان صفا مروه كي اور پيچهي مقام ابراهيم كے يعني بعد ادا كرني دو ركعت طواف كي اور عرفات مين يعني دن عرفه كي حالت احرام مين پيچهي زوال سي صبح تك اور مزدلفه مين يعني عيد كے رات مين آفتاب كي نكلني سي پهلي تلك اور منى مين اور نزديك جمرات تين كي يعني وقت رمي كي ف ظاهر يهه هي كه تمام منى محل قبوليت كا هي اسلئي كه مكان حاجيون كا هي خصوصا وقت عبادت كي مسجد خيف مين اور ملتزم مين يون دعا كري كه بعد طواف كي پرده كعبه كا پكڑي اور رخساره اور مونهه اپنا اوسپر ركهي اور

تمام بدن اوس سی لگاوی اور یہ پڑہی اللّٰہمّ اِنّی وقفتُ ببابک واَلزمتُ بِاَعتابک اَرجو رحمتک واَخشیٰ
من عذابک اللّٰہمّ حرّم شعری وجسدی علی النار کذا ذکرہ العلی قلتُ واِن لم یُجب الدعاءُ عند النبیّ صلی
اللّٰہ علیہ وسلم ففی ای مکان یُستجاب علی انّا قد رُوّینا فی استجابۃ الدعاء فی الملتزم حدیثاً
مُسلسلاً من طریق اہل مکۃ + کہا مصنف نے کہتا ہون مین اور اگر نہ قبول کیجاوے دعا نزدیک قبر نبی صلی اللہ
علیہ وسلم کی پس کس جگہہ مین قبول کیجاوے یعنی اسلئے کہ وہ افضل جگہون مین ہی زمین کی باوجود اسکی تحقیق ہم روایت
کئی گئی ہین بیچ قبولیت دعا کی ملتزم مین حدیث مسلسل طریق اہل مکہ کیسے ف حدیث مسلسل قسم حدیث کی ہی کہ راوی
اسناد کی وقت روایت کے ایک حالت پر ہون جیسکہ سوئی قسم کہائی وقت روایت کے وغیرہ ذلک کذا ذکرہ العلی اور مضمون حدیث کا
یہ ہی کہ ابن عباس نے روایت کی کہ سنا مینی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی تہی ملتزم ایک جگہہ ہی کہ مقبول
ہوتی ہی اوسمین دعا دعا نہین کرتا ہی اوسمین کوئی بندہ مگر کہ قبول کرتا ہی اللہ تعالی دعا اوسکی اور کہا
ہر راوی نے راویون اس حدیث سی مصنف تلک وقت روایت کی کہ قسم خدا کی دعا نہ کی مینی اللہ تعالے سے
ہرگز مگر کہ قبول کی اللہ تعالی نی دعا میری کذا ذکرہ الفخر اَلّذِینَ یُستجابُ دُعاؤھم یہہ بیان ہی اون لوگونکا
کہ قبول کیجاتی ہی دعا اونکی یعنی اکثر مقبول ہی ہوتی ہی اَلمُضطَرُّ خ م د اونمین سی ایک بیچارہ
ہی نقل کی یہہ بخاری مسلم ابو داود نی ف یعنی غمزدہ مصیبت رسیدہ کہ اوسکو کوئی وسیلہ سوائے اللہ
تعالی کی نہو وہی شیخ ابو داود [illegible] ایک بیمار کی عیادت کو گئی کہ وہ مطلق امید حیات کی نہ رکہتا تہا
اوسنی کہا اے شیخ دعا کرو میری شفا کی لئی شیخ نی فرمایا کہ تو دعا کر کہ مضطر ہی تو اور دروازے قبولیت کی
مضطر کی دعا کی لئی کہلی ہین کیونکہ نیاز اوسکا زیادہ ہی اور اللہ تعالی نیاز بیچارونکو دوست رکہتا ہی کذا ذکرہ الفخر
وَالمَظلُومُ ع [illegible] ومظلوم نقل کی یہہ صحاح ستہ مین ف روایت کی ابو ہریرہ نی تین آدمی
ہین کہ رد نہین کیجاتی دعا اونکی ایک اونمین سی مظلوم ہی اوٹہاتا ہی اللہ تعالی دعا مظلوم کی اوپر ابر کے
اور قبول کرتا ہی اور کہولی جاتی ہین اوسکی لئی دروازی آسمان کی اور فرماتا ہی اللہ تعالی قسم ہی مجہی اپنی
بزرگی کی کہ مدد کرونگا مین تیری اگرچہ بعد ایک مدت کی ہو کذا ذکرہ الفخر اور روایت کی ابن عمر نے کہ بچو

مظلوم کی بد دعا سی کہ وہ چڑہتی ہی آسمان کو گویا کہ وہ ایک شعلہ ہی کذا ذکر العلی وَاِنْ کَانَ

فَاجِرًا ۱م مص اور اگرچہ ہووی مظلوم گنہگار نقل کے یہہ احمد بزار ابن ابی شیبہ نی وَلَوْ کَانَ

کَافِرًا احب اور اگرچہ ہووی مظلوم کافر نقل کے یہہ ابن حبان احمد نی ف اختلاف کیا ہی

علما حنفیہ رح نی کہ دعا کافر کی قبول ہوتی ہی یا نہین فتوی اس پر ہی کہ قبول ہوتی ہی جیسکہ ذکر کیا ہی جنیدی

نی اور تحقیق یہہ ہی کہ دنیا مین حالت اضطرار مین کفار کی دعا قبول ہوتی ہی اور قول اللہ تعالی کا وما دعاء الکافرین

اِلَّا فِی ضَلَالٍ بیان ہی حال آخرت کا کہ وہان بہت چلاوینگی کوئی نہین سنیگا کذا ذکر العلی وَالْوَالِدُ

د ت ق اور باپ نقل کی یہہ ابوداؤد ترمذی ابن ماجہ نی ف یعنی باپ کہ بیٹی کی حق مین

دعا کری بری ہو یا اچھی قبول ہوتی ہی اور ماکی دعا کا بہی یہی حکم ہی روایت کی دیلمی نی مسند فردوس مین

کہ دعا باپ کی اپنی بیٹی کی لیی مانند دعا نبی کی ہی امت اپنی کی لیی لفظ حدیث کی یہہ مین دُعَاءُ الْوَالِدِ لِوَلَدِہٖ

کَدُعَاءِ النَّبِیِّ لِاُمَّتِہٖ کذا ذکر العلی وَالْاِمَامُ الْعَادِلُ ت ق حب اور بادشاہ عدل

کرنی والا کہ حق اللہ کا اور بندون کا ادا کری نقل کے یہہ ترمذی ابن ماجہ ابن حبان نی وَالرَّجُلُ الصَّالِحُ

خ م ق اور آدمی نیکبخت نقل کے یہہ بخاری مسلم ابن ماجہ نی ف بندہ صالح وہ ہی کہ حق بندگی

کی اوس طرح ادا کری جیسکہ فرمایا ہی اور استقامت کری اوس پر کذا ذکر الفخر وَالْوَلَدُ الْبَارُّ

بِوَالِدَیْہِ ھ اور بیٹا سلوک کرنی والا ساتہہ ماں باپ اپنے کی نقل کی یہہ مسلم نی ف

بر یہہ ہی کہ سلوک کری اونسی اور حق اونکا ادا کری اور رضا اونکی طلب کری کذا ذکر الفخر وَالْمُسَافِرُ

د ق اور مسافر نقل کی یہہ ابوداؤد بزار ابن ماجہ نی ف یعنی مسافر اللہ کی راہ کا مثل حج

اور جہاد اور طلب علم کی اور احتمال ہی کہ مطلق مسافر مراد ہو کذا ذکر العلی وَالصَّائِمُ حِیْنَ

یُفْطِرُ ت ق حب اور روزہ دار جسوقت افطار کری نقل کے یہہ ترمذی ابن ماجہ ابن حبان

نی ف یعنی افطار کی پہلی کہ وقت تضرع اور انکسار کا ہی اور اگر بعد افطار کی مراد ہو تو بہی جائز ہی کذا ذکر الفخر وَالْمُسْلِمُ لِاَخِیْہِ بِظَہْرِ الْغَیْبِ م د مص اور مسلمان

تو بھی جایز ہی کذا ذکر الفخر والمسلم لاخیہ بظہر الغیب مد مص ✦ اور مسلمان
کہ دعا کری بہائی مسلمان اپنی کی لئی پیٹہ پیچھی نقل کی یہہ مسلم ابو داود ابن ابی شیبہ نے ف
اس لئی کہ خالص ہوتی ہی ریا سی اور اگر اوسکی سامنی بہی دعا کری اسطرح کہ اوسکو خبر نہو داخل غایبانہ
کی ہی فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ دعا مسلمان کی بہائی اپنی کی لئی غایبانہ مستجاب ہے
نزدیک سر دعا کرنی والی کی ایک فرشتہ متعین ہی جب دعا کرتا ہی یہہ بہائی اپنی کی لئی ساتہہ نیکی کی تو کہتا ہی
فرشتہ آمین اور تیری لئی بہی حاصل ہو مانند اسکی کذا ذکر الفخر والمسلم ما لم یدع بظلم او قطیعة رحم
او یقل دعوت فلم استجب مص ✦ اور مسلمان جب تلک کہ نہ دعا کری ساتہہ ارادہ ظلم کی کسی پر یا
کاٹنی ناتی کی یا جب تلک کہ نہ کہی دعا کی مینی پس قبولیت کیا گیا مین نقل کی یہہ ابن ابی شیبہ نی ف یعنی
مسلمانکی دعا مقبول ہوتی ہی جب تلک ظلم کی لئی اور قطع رحم کی لئی نہ کری یا جب تلک کہ نہ کہی دعا کی مینی قبول کی گئی
جب یہہ کہتا ہی نہین قبول ہوتی کذا ذکر العلی ان للہ تعالی وجل عتقاء فی کل یوم ولیلة لکل
عبد منہم دعوة مستجابة حم ✦ تحقیق واسطی اللہ غالب و بزرگ کی بندی آزاد مین یعنی دوزخ کے
آگ سی ہر دن اور ہر رات مین واسطی ہر بندی کی اونمین سی ایک دعا مقبول ہی نقل کی یہہ احمد نی واسم اللہ
تعالی الاعظم الذی اذا دعی بہ اجاب واذا سئل بہ اعطی لا الہ الا انت سبحانک
انی کنت من الظالمین مس ✦ اور نام اللہ برتر کا بہت بڑا وہ جو جب دعا کیا جاوی
اللہ ساتہہ اوسکی قبول کرتا ہی یعنی اکثر مقبول ہوتی ہی یا جب شرطین دعا کی پای جاوین اور جب مانگا جاتا ہی ساتہہ
اوسکی دیتا ہی اس آیت مین ہی نہین کوئی معبود مگر تو پاکی ہی تجہکو تحقیق مین ہون ظلم کرنی والون مین سی نقل کی
یہہ حاکم نی ف جب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی فضیلت اسکی بیان فرمائی تو یہہ بہی فرمایا کہ دعا یونس
علیہ السلام کی یہی آیت تہی ایک شخص نی عرض کیا کہ آیا واسطی یونس ہی کی تہی خاصة یا سب مومنون کی لئی فرمایا
کیا نہین سنتی ہو تم قول اللہ تعالی کا فنجیناہ من الغم وکذلک ننجی المومنین ✦ یعنی یونس کو نجات
دی ہمنی اور اسیطرح نجات دیتی ہین ہم مومنون کو اور ظاہر یہہ ہی کہ اسم اعظم اسماء الہی مین پوشیدہ ہی مثل لیلة

ایلۃ القدر کی لیکن جمہور کہتی ہین کہ اسم اعظم لفظ اللہ کا ہی لیکن قطب ربانی سید عبد القادر جیلانی نی فرمایا ہے
کہ بشرط اسکی کہ اللہ کہی تو اور نہ ہو تیری دل مین سوا اوسکی کوی جب تاثیر اسکی ہوگی اور حضرت امام زین العابدین رضہ
نی سوال کیا رب العزت سی کہ تعلیم کری اوسکو اسم اعظم پس دکہایا اللہ تعالی نی خواب مین کہ اسم اعظم یہہ ہے
ھُوَ اللّٰہُ الَّذِیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ + اور بہت سی قول اولیاء اللہ کی اسمین وارد
ہوی ہین چنانچہ جلال الدین سیوطی نی رسالہ علحدہ اسکی تحقیق مین تصنیف کیا ہی سبب خوف درازگی کتاب کے
اسپر کفایت کرتا ہون کہ بعضی محققین نے لکہا ہی کہ یہہ دعا جامع سب اقوال کی ہی یعنی اسمین سب اسم اعظم کہ
بزرگون نے نقل کی ہین آجاتی ہین اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ بِاَنَّ لَکَ الْحَمْدُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ یَا حَنَّانُ یَا مَنَّانُ یَا بَدِیْعَ
السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ یَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ یَا خَیْرَ الْوَارِثِیْنَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ یَا سَمِیْعَ الدُّعَاءِ یَا اللّٰہُ یَا اللّٰہُ
یَا اللّٰہُ یَا عَالِمُ یَا سَمِیْعُ یَا عَلِیْمُ یَا حَلِیْمُ یَا مَالِکَ الْمُلْکِ یَا مَالِکُ یَا سَلَامُ یَا حَقُّ یَا قَدِیْمُ یَا قَائِمُ
یَا غَنِیُّ یَا مُحِیْطُ یَا حَکِیْمُ یَا عَلِیُّ یَا قَاہِرُ یَا رَحْمٰنُ یَا رَحِیْمُ یَا سَرِیْعُ یَا کَرِیْمُ یَا مُحْیِیْ یَا مُعْطِیْ یَا مَانِعُ یَا مُحْصِیْ یَا مُقْسِطُ
یَا حَیُّ وَ یَا قَیُّوْمُ یَا اَحَدُ یَا صَمَدُ یَا اَحَدُ یَا رَبِّ یَا رَبِّ یَا رَبِّ یَا رَبِّ یَا رَبِّ یَا وَہَّابُ یَا غَفَّارُ
یَا قَرِیْبُ یَا لَآ اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَکَ اِنِّیْ کُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ اَنْتَ حَسْبِیْ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ ؛

کذا ذکر العلی والمخرج و اسْمُ اللّٰہِ تَعَالٰی الْاَعْظَمُ الَّذِیْ اِذَا سُئِلَ بِہٖ اَعْطٰی وَاِذَا دُعِیَ بِہٖ
اَجَابَ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ بِاَنِّیْ اَشْھَدُ اَنَّکَ اَنْتَ اللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ الْاَحَدُ الصَّمَدُ الَّذِیْ
لَمْ یَلِدْ وَلَمْ یُوْلَدْ وَلَمْ یَکُنْ لَّہٗ کُفُوًا اَحَدٌ + عہمس ! + اور نام اللہ

بزرگ کا بڑا وہ جو جب مانگا جاوی اللہ ساتہہ اوسکی دیتا ہی اور جب دعا کیا جاوی ساتہہ اوسکی قبول
کرتا ہی اس دعا مین ہی یا اللہ تحقیق مین مانگتا ہون تجہسی مطلب اپنا اور مقصود اپنا بوسیلہ اسکی کہ مین
گواہی دیتا ہون یعنی یقین کرتا ہون کہ تحقیق توہی ہی اللہ نہین کوی معبود مگر تو ایک اور بی پروا یا
کہ نہین جنا یا اور نہ جنا گیا اور نہین اوسکا ہمسر کوی نقل کے یہہ چارون نی اور ابن حبان حاکم احمد نے
اور بلفظ الاعظم کا شروع حدیث مین فقط ابن ابی شیبہ نی روایت کیا ہی اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ بِاَنَّکَ

اللهُ الاَحَدُ الصَّمَدُ اِلیٰ اٰخِرِہٖ ؛ مص یا اسم اعظم یون آیا ہی یا اللہ تحقیق مین مانگتا ہون
تجھسے بوسیلہ اسکی کہ تو ہی ہی اللہ تنہا الی یرو آخر تلک یعنی باقی الفاظ مثل پہلی روایت کے
بین نقل کی یہ ابن ابی شیبہ نی ؛ وَاسْمُ اللّٰهِ تَعَالیٰ الْعَظِیْمُ الْاَعْظَمُ الَّذِیْ اِذَا دُعِیَ
بِهٖ اَجَابَ وَاِذَا سُئِلَ بِهٖ اَعْطٰی اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ بِاَنَّ لَکَ الْحَمْدُ لَا اِلٰهَ
اِلَّا اَنْتَ وَحْدَکَ لَا شَرِیْکَ لَکَ الْحَنَّانُ الْمَنَّانُ بَدِیْعُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ یَا
ذُوالْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ ؛ عہ حب مس مو اور نام اللہ برتر کا بڑا بہت بڑا وہ جو
جب دعا کیا جاوی اللہ ساتہہ اوسکی قبول کرتا ہی اور جب مانگا جاوی ساتہہ اوسکی دیتا ہی اس
دعا مین ہی یا اللہ تحقیق مین مانگتا ہون تجھسے بوسیلہ اسکی کہ تیری لیئی ہی سب تعریف نہین
کوئی معبود مگر تو ایک ہی تو نہین کوئی شریک تیرا تو مہربان ہی بہت دینی والا پیدا کرنی والا آسمانون
اور زمین کا ای صاحب بزرگی اور بخشش کی نقل کی یہ چارون نی اور ابن حبان حاکم احمد ابن ابی شیبہ
نی اور احمد اور ابن ابی شیبہ کی روایت مین لفظ الاعظم کا ہی اور باقیون کی روایت مین لفظ
العظیم کا اور وحدک لاشریک لک فقط ابن ماجہ کی روایت مین آیا ہی اور لفظ الحنان کا ابن
حبان کی روایت مین اسی لیئی رموز انکی اوپر لکہنی چاہئیں اور ایک روایت مین پہلی دعا مین یہہ
زیادہ آیا ہی یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ ؛ عہ حب مس ای زندہ ای تدبیر کرنی والی حیات کی نقل کی یہہ
چارون نی اور ابن حبان حاکم احمد نی وَاسْمُ اللّٰهِ تَعَالیٰ الْاَعْظَمُ فِیْ هَاتَیْنِ الْاٰیَتَیْنِ وَاِلٰهُکُمْ
اِلٰهٌ وَّاحِدٌ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ وَفَاتِحَةِ اٰلِ عِمْرَانَ الٓمّٓ اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ
الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ ؛ د ت ق مص اور نام اللہ برتر کا بڑا ان دونون آیتون مین ہی
ایک یہہ ہی معبود اور تمہارا معبود ایک ہی نہین کوئی معبود مگر وہی بخشنی والا مہربان اور دوسری
آیہ ابتدا سورہ آل عمران کی ہی کہ وہ یہہ ہی اللہ کہ نہین کوئی معبود مگر وہ زندہ ہی خبرگیری
کرنی والا جہان کا نقل کی یہہ ابوداود ترمذی ابن ماجہ ابن ابی شیبہ نی وَاسْمُ اللّٰهِ تَعَالیٰ الْاَعْظَمُ

فِی سُوَرِ الْبَقَرَۃِ وَآلِ عِمْرَانَ وَطٰہٰ : مس اور نام اللہ بزرگ کا بیچ تین سورتوں میں ہے
سورۃ بقر میں اور آل عمران میں اور طہ میں نقل کی یہ حاکم نے قَالَ الْقَاسِمُ فَالْتَمَسْتُہَا فَوَجَدْتُ

اَنَّہٗ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ قُلْتُ وَعِنْدِیْ اَنَّہٗ اللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ جَمْعًا
بَیْنَ الْحَدِیْثَیْنِ : کہا قاسم نے کہ راوی اس حدیث کا ہے پس ڈھونڈا میں ان سورتوں کو پس
پایا میں اون سورتوں میں کہ تحقیق اسم اعظم الحی القیوم ہے کہا مصنف نے کہ تا ہوں میں اور نزدیک
میرے یہہ ہے کہ تحقیق اسم اعظم اللہ لا الہ الا ہو الحی القیوم واسطے جمع کرنیکے درمیان دونوں حدیثوں کے
ف حدیث اسماء کیسی کہ متن میں مذکور ہے معلوم ہوتا ہے کہ اسم اعظم لا الہ الا ہو اور اللہ لا الہ
الا ہو الحی القیوم ہے اور حدیث ابو امامہ کی دلالت کرتی ہے کہ اسم اعظم تین سورتوں میں ہے یعنے
بقرہ اور آل عمران اور طہ میں اور اللہ لا الہ الا ہو الحی القیوم ان سورتوں میں آیا ہے سورہ بقرہ اور
آل عمران میں تو ظاہر ہے لیکن سورہ طہ میں اول میں اللہ لا الہ الا ہو لہ الاسماء الحسنی ہے اور آخر میں
ہے وعنت الوجوہ للحی القیوم پس مصنف نے جمع کرلی اور توفیق دیدی دونوں حدیثوں کی لئے یہہ نکالا کہ اسم
اعظم اللہ لا الہ الا ہو الحی القیوم ہے کذا ذکر الفخر وَلِمَا رُوِیَ فِیْ کِتَابِ الدُّعَاءِ لِلْوَاحِدِیِّ
عَنْ یُوْنُسَ بْنِ عَبْدِ الْاَعْلٰی وَاللّٰہُ تَعَالٰی اَعْلَمُ اور اختیار کرنا میرا اللہ لا الہ الا ہو الحی القیوم کو واسطے اوس حدیث
کی ہے کہ روایت کی گئی ہے اوسکو بیچ کتاب الدعا کی کہ تصنیف واحدی کی ہے یونس بن عبد الاعلی سے اور
اللہ تعالی بہت جانتا ہے یعنی وہ حدیث بھی دلالت کرتی ہے کہ اسم اعظم اللہ لا الہ الا ہو الحی القیوم ہے وَ
الْقَاسِمُ ھٰذَا ھُوَ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الشَّامِیُّ التَّابِعِیُّ صَاحِبُ اَبِیْ اُمَامَۃَ صَدُوْقٌ : اور قاسم کہ ذکر
کیا گیا وہ بیٹا عبد الرحمن کا ہے کہ شامی تابعی یار ابو امامہ باہلی صحابی کا ہے سچا وَاَسْمَاءُ اللّٰہِ تَعَالَی الْحُسْنٰی

الَّتِیْ اُمِرْنَا بِالدُّعَاءِ بِھَا تِسْعَۃٌ وَّتِسْعُوْنَ اِسْمًا مَنْ اَحْصَاھَا دَخَلَ الْجَنَّۃَ : خ م
ت س ق مس حب لَا یَحْفَظُھَا اَحَدٌ اِلَّا دَخَلَ الْجَنَّۃَ : خ اور نام اللہ بزرگ کے
اچھے وہ جو حکم کئے گئے ہیں ہم ساتھہ پکارنے اللہ کے ساتھہ اونکے ننانوے نام ہیں جو شخص یاد کرے اونکو

داخل ہووی بہشت مین نقل کی یہہ بخاری مسلم ترمذی نسائی ابن ماجہ حاکم ابن حبان نی نہ یاد کریگا اونکو
کوئی مگر کہ داخل ہوگا جنت مین نقل کے یہہ بخاری نے **ف** حکم کئی گئے ہین ہم یعنے
اس آیت مین وللہ الاسماء الحسنی فادعوہ بہا یعنی اللہ کی سئے نام ہین اچہی پس پکارو
اوسکو ساتہہ اونکی اور کہا مصنف نی کہ اختلاف کیا ہی عالمون نے بیچ معنی احصاہا کے
پس کہا بخاری وغیرہ نی اور یہی صحیح ہی کہ معنی اوسکے یاد کیا ہی چنانچہ بعضی روایت
مین لفظ حفظہا کا آیا ہی اور بعضون نی کہا ہے پڑہا اونکو یا ایمان لایا یا معانی جانی اونکے
اور عمل معانی اونکی پر کیا اور بعضون نے کہا کہ یاد کیا قرآن کو اس لئی کہ قرآن مین یہہ سب نام موجود ہین اور
اس حدیث مین حصر اسماء حسنی کا ننانوین پر نہین ہی بلکہ مقصود یہہ ہی کہ یہہ خاصیت جو مذکور
ہوئی مخصوص ساتہہ ان نامونکی ہی لوامع النجوم مین لکہا ہی کہ ایک ہزار نام اللہ تعالی کے ہین کہ سوا
اوسکے کوئی نہین جانتا اور ہزار نام اور ہین کہ ملائکہ جانتی ہین سوا اونکی کوئی نہین جانتا اور ہزار
نام مسلمانون کی زبان پر جاری ہین اونمین سی تین سو توریت مین ہین اور تین سو انجیل مین اور تین سو
زبور مین اور سو کلام اللہ مین اونمین سی ننانوین لوگون پر ظاہر ہین اور ایک پوشیدہ ہی وہ
اسم اعظم ہی اور ابو عبید اللہ سی منقول ہی کہ ڈہونڈہی مین نی اسماء باری تعالی کی قرآن مین
ایک سو تیرا ان پائی مین نی ولیکن بعضی مکرر تہی مثل غافر و غفور اور غفار کی اور مانند انکی
پس بعد دور کرنے مکررات کی ننانوین باقی رہی کذا ذکرہ علی الفخر ہُوَ اللّٰہُ الَّذِیْ لَا اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ
وہ اللہ ہی وہ جو نہین کوئی معبود مگر وہ اللہ نام ہی ذات واجب الوجود کا کہ معبود بحق ہے اور
یہہ نام غیر خدا تعالی پر اطلاق نہین کرسکتے ہین نہ حقیقۃً نہ مجازاً اور اور نام اطلاق
کرتے ہین اگرچہ مجاز ہووین پس یہہ برتر سب نامون کا ہوا اور معنا نے تمام نامونکی
چاہئی کہ متصف ہووی بندہ ساتہہ اونکی یعنی وہ خصلتین اپنے مین حاصل کری چنانچہ نصیب
بندہ کا شرح اونکی بیان ہوگا اور یہہ نام تعلق کی لئی ہی تخلق یعنی خلق پکڑنی کی لئی اور نصیب بندے کا اس نام سی

نام سی تالاً ہی یعنی لگاوکری اوسسی مثل لگاو بچہ کی ساتہہ مانگی کہ بالکل دل اپنا مستغرق یاد اوسکی کا رکہی
اور التفات سوا اوسکی نکری اور امید ساتہہ غیر اوسکی کی نہ رکہی اور نہ غیر اوسکی سی ڈری الرحمن ا
الرحیم بخشنی والا مہربان نصیب بندی کا ان دونون نامون سی یہہ ہی کہ مہربان خلق پر
ہو اور سبون پر نظر ساتہہ عین رحمت کی ڈالی اور سب کام اپنی اوسیکو سونپی کہ نعمت دینی والا
وہی ہی اور اوسکی غیر سی مدد نہ ڈہونڈہی اور دفع کرنے بری چیزین سعی کری اور حتی المقدور حاجت
محتاجون کی برلائی بلا غرض اور بغیر عوض الملک بادشاہ حقیقی کہ ملک دوجہان کا اوسیکی
قبضہ قدرت مین ہی اور وہ بی نیازی سبسی اور سب اوسکی محتاج پس بندی نی جب یہہ جانا تو بندہ
درگاہ اوسکی کا اور گدا گلی اوسکے کا ہووی اور طلب عزت کی آستان خدمت اور طاعت اوسکی سی
کری اور واجب ہی کہ تعلق کری بیچ جناب قدرت اور تصرف اوسیکی اور بی نیاز ہووی سب سے
بالکل اور ظاہر کری احتیاج اپنی اسی اور ڈر اور امید نہ رکہی اسی اور تصرف کری ملک نفس اور دل
اور قالب اپنی مین اور مالک ہووی اعضا اور قوی اپنے کا اور مسخر کری انکو طاعت حق پر اور
حکم شرع پر تا بادشاہ عالم وجود اپنی کا ہووی بعضی مشائخ ہی کسی نی وصیت چاہی فرمایا
بادشاہ دنیا اور آخرت کا ہو یعنی قطع کر حاجت اور شہوت اپنی کو دنیا سی اس لیی کہ بادشاہی اور
ملک رانی آزادی اور بی نیازی مین ہی القدوس نہایت پاک اور منزہ سب نقصانون
سی اور نصیب بندی کا اس سی یہہ ہی کہ پاک کری علم کو خیالون سی اور ارادہ کو حظون
بشریت سی السلام سلامت اور بی عیب نصیب بندی کا یہہ ہی کہ بی عیب ہووی اخلاق
برون سی اور کامون ناکارہ سی المؤمن امان دینی والا خلق کو آفتون سی دنیا اور آخرت
مین نصیب بندی کا اس سی یہہ ہی کہ امن مین رکہی خلق کو اپنی برائی اور غیر کی برائی سی
المہیمن نگہبان ہر چیز کا ساتہہ کمال قدرت کی اور مطلع خلق پر ساتہہ رزقون اور احوالون
سکے نصیب بندی کا یہہ ہے کہ غالب ہووے اوپر اوصاف اپنے کے العزیز

غالب حکم مین اور بڑی ہمتا کہ کوئی اوسپر غلبہ نپاوی نصیب بندیکا یہہ ہی کہ غالب ہووی نفس اور ہوا اور شیطان پر
اور ہمیشہ غالب ہووی علم اور عمل اور عرفان مین الجبار درست کرنیوالا کامون بگڑی ہوئیکا اور بزرگ کہ اوس تک کسی کا گرد گھیرنی پر نہ پہنچی
اوسلکی نہین پہنچتا نصیب بندیکا اس سے یہہ ہی کہ نقصانون نفس اپنی کو ساتہہ حاصل کرنی کمال اور فضائل کی درست کری اور نفس پر
پر غالب ہو کر ساتہہ لازم کرنی تقوی اور ہمیشہ کرنی طاعت کی کامل ہووی المتکبر بزرگ اور بڑی نیاز خاص و عام
سی اور بہتر اس سی کہ پاوی قدر اوسکی کو عقل و وہم نصیب بندیکا یہہ ہی کہ ایسا ساتہہ بزرگی کی
موصوف ہووی کہ سوای اللہ کی سب اوسکی نظرون مین حقیر معلوم ہوون الخالق اندازہ کرنیوالا خلق کا
موافق مشیت اور حکمت کی البارئ پیدا کرنیوالا خلق کا المصور صورت اور ہیئت دینے والا
مخلوقات کا نصیب بندی کا ان تینون نامون سی بعضون نی یہہ کہا ہی کہ جب ادای وظایف سی
فارغ ہو تو کچہہ کسب کام کری کہ اوس سی جو معیشت کی اپنی اسلئے پیدا کری خصوصاً وہ کسب اور
کام کہ اثر اوسکا بعد موت کی باقی رہی اور لوگون کو اوس سی فایدہ پہونچی مثلاً کلام اللہ لکہہ جاوی وغیر
ذلک الغفار بخشنی والا گناہ بندون کا اور ڈہانکنی والا عیبون اونکی کا نصیب بندی کا ظاہر ہی
القہار غالب کہ تمام عالم نیچی قدرت اوسکی کی عاجز اور مغلوب ہین نصیب بندیکا یہہ ہی کہ غالب ہووی
بڑی دشمنون پر کہ نفس اور شیطان ہین الوہاب بہت دینی والا بغیر عوض کی نصیب بندیکا یہہ ہی
کہ خرچ کری جان و مال اپنی اللہ کی لئی بی غرض بی عوض الرزاق روزی پیدا کرنی والا اور پہونچانی والا
روزی کا مخلوقات کو نصیب بندیکا یہہ ہی کہ نفع پہونچاوی خلق کو ساتہہ رزقون روحانی اور جسمانی
کی الفتاح کہولنی والا دروازون رزق اور رحمت کا نصیب بندیکا یہہ ہی کہ کہولی مشکلات خلق کی العلیم
جاننی والا پوشیدہ اور آشکارا کا نصیب بندی کا یہہ ہی کہ ساتہہ ندای رب زدنی علماً کی مشغول ہو کر بہرہ مند
کثرت علم کا ہووی القابض تنگ کرنیوالا روزی کا اور دل بندون کا اور قبض کرنیوالا روحون کی الباسط
فراخ کرنی والا روزی کا اور دل بندون کا نصیب بندیکا ان دونون اسمون سی یہہ ہی کہ تنگ کری دل بندہ کا
ساتہہ خوف الہی کی اور فراخ کری ساتہہ بیان وسعت رحمت و فضل نامتناہی کی الخافض الرافع

پست کرنی والا کافرون کا قرب اپنی سی اور اونہانی والا مومنون کا نزدیک اپنی بسبب نیکیونکی
نصیب بندی کا یہہ ہی کہ پست کری باطل کو ساتہہ عداوت اہل باطل کی اور بلند کری حق کو ساتہہ محبت
اہل حق کی اَلْمُعِزُّ اَلْمُذِلُّ عزت دینی والا بندون کا دونوجہان مین اور خوار کرنی والا انکا نصیب
بندی کا یہہ ہی کہ عزیز رکہی اونکو کہ جنکو عزیز کیا اللہ تعالی نی بسبب علم اور معرفت کی اور خوار رکہی اونکو
کہ جنکو خوار کیا اللہ تعالی نی بسبب کفر اور ضلالت کی اَلسَّمِیْعُ اَلْبَصِیْرُ سننی والا دیکہنی والا نصیب
بندی کا یہہ ہی کہ سب کہنی اور دیکہنی اور سننی خلاف شرع کی سی حذر کری اور اللہ تعالی کو حرکات
اور سکنات اپنی پر حاضر ناظر جانی اَلْحَکَمُ حکم کرنیوالا نصیب بندی کا یہہ ہی کہ رفع خصومت و حکومت
مین عدالت کری اور نفس اپنی پر انصاف کری اور حاکم ہووی اَلْعَدْلُ انصاف کرنی والا
نصیب بندی کا یہہ ہی کہ عدالت کری معاملات حق اور خلق مین اَللَّطِیْفُ باریک مین کہ دور و
نزدیک اوسکی نزدیک یکسان ہی اور بسکی نرمی کرنی والا بندون کا نصیب بندیکا یہہ ہی کہ دعوت
کری خلق کو طرف رب متعال کی ساتہہ لطف اور نرمی اَلْخَبِیْرُ آگاہ ساتہہ سب چیزون کے
اور دانا دل کی باتون کا نصیب بندی کا یہہ ہی کہ ساتہہ کامون دین و دنیا کی خبردار ہووی اور باریک مین ہووی
اَلْحَلِیْمُ بردباری کرنی والا عفو گناہون مین نصیب بندی کا یہہ ہی کہ تحمل کری ایذا بدبختون پر اور
و قادر ہووی ساتہہ عذاب زیردستون کی اَلْعَظِیْمُ بزرگ اور برتر ذات و صفات مین جدا و تام ہی نصیب
بندی کا یہہ ہی کہ ہمت بلند رکہی اور دنیا کی لئی سر نہ جہکاوی اور ملک کونین کو عظمت الہی کی
مقابلی مین حقیر گنی اور حاصل کری وہ کمالات کہ بزرگ ہووی اوس سی قدر اوسکی اَلْغَفُوْرُ
بہت بخشنی والا نصیب بندیکا وہی ہی جو غفار کی بیان مین گذرا اَلشَّکُوْرُ قدردان اور دینی والا
ثواب بڑے کا عمل تہوڑی پر نصیب بندی کا یہہ ہے کہ شکر کرے واجب
تعالی کا اس طرح کا سب نعمتین اوسے کی طرف سے جانکر ہر
عضو کو کہ جسواسطے پیدا کیا ہی اوسمین مصروف رکہی اَلْعَلِیُّ بلند مرتبہ نصیب بندیکا

یہہ ہی کہ خرچ کری طاقت اپنی حاصل کرنی علم و عمل مین تا ہم خبس اپنی سی زائد ہووی اَلْکَبِیْرُ بڑا ایسا بڑا
کہ اوسپر کوئی بڑا متصور نہین نصیب بندے کا وہی ہی جو اعلی مین گذرا اَلْحَفِیْظُ نگاہ رکہنی والا عالم کا
آفتون اور ضائع ہونی سی نصیب بندی کا یہہ ہی کہ نگاہ رکہی اپنی تئین ہلاک کرنی والی چیزون ظاہر و باطن
کیسی یعنی گناہون سی اَلْمُقِیْتُ قوت دینی والا نصیب بندے کا یہہ ہی کہ بہوکونکو کہانا کہلاوی اور غافلونکو
راہ بتاوی اَلْحَسِیْبُ کفایت کرنی والا ہر حال مین یا حساب کرنی والا بندونسی روز قیامت کی نصیب
بندی کا یہہ ہی کہ کفایت کری حاجت محتاجونکو اور حساب کرنی والا ہووے نفس اپنی سی اَلْجَلِیْلُ بزرگ قدر
نصیب بندے کا یہہ ہی کہ نفس اپنے کو ساتہہ صفتون کمال کی آراستہ کری اَلْکَرِیْمُ بخشش کرنی والا
اور بخشنی والا گناہ گناہگارون کا بدون شفیع کی نصیب بندی کا یہہ ہی کہ سعی کری کرم اور خلق کے
حاصل کرنی مین اَلرَّقِیْبُ نگاہ رکہنی والا مخلوقات کا حادثون سی اور ایذا دینی والی چیزون سی نصیب
بندی کا یہہ ہی کہ نگہبان نفس اپنی کا ہووی اور عارضی دل اور نفس کے دور کری اور جانی کہ اللہ تعالی
دیکہنی والا اوسکا ہی اَلْمُجِیْبُ قبول کرنی والا دعا بیچارون کا اور جواب دینی والا پکارنی والون کا
نصیب بندیکا یہہ ہی کہ فرمانبرداری اللہ تعالی کی کری اوامر و نواہی مین اور جواب دیوی اہل حاجت کو
ساتہہ نرمی کی اَلْوَاسِعُ علم اوسکا فراخ ہی اور نعمت اوسکی سب کو پہونچی نصیب بندی کا یہہ ہی کہ سعی
کری فراخی علم اور سخاوت اور معارف مین اور سبون سی ہر نوع کشادہ پیشانی ہووی اَلْحَکِیْمُ
استوار کار اور دانا ساتہہ حقائق اسرار کے نصیب بندی کا یہہ ہی کہ محکم کری کام اپنی اَلْوَدُوْدُ دوست
رکہنی والا فرمانبردارونکا یا محبوب اولیا کی دلونمین نصیب بندی کا یہہ ہی کہ سوا باریتعالی کے
کسی چیز کو دوست نہ رکہی اَلْمَجِیْدُ بزرگ اور عزیز ذات اور فعال مین نصیب بندی کا اسم عظیم مین معلوم
ہوا اَلْبَاعِثُ اوٹہانی والا اور زندہ کرنی والا مردون کا قبرون سی اور بیدار کرنی والا دل غافلون کا
خواب غفلت سی نصیب بندی کا یہہ ہی کہ زندہ کری دلون مردہ کو ساتہہ سکہانی علم کی کہ سبب
حیات ابدی کا ہی اَلشَّهِیْدُ حاضر اور مطلع ظاہر و باطن پر نصیب بندیکا اسم خبیر و علیم مین بیان ہوا

ہوا الحق ثابت ساتھ شہنشاہی کی اور لایق ساتھ خدائی کی نصیب بندی کا یہ ہی کہ ماسوا اللہ کو باطل
جانی اور ثابت ہووی ساتھ متابعت حق کی کہ شریعت نبوی ہی صلی اللہ علیہ وسلم اور متصف ہووے
ساتھ معنی حقانیت کی الوکیل کارساز بندون کا نصیب بندی کا یہ ہی کہ ضعیفون اور عاجزونکی
کام مین کوشش کری اور روا حاجت انکی مین ایسی سعی کری کہ گویا وکیل انکا ہی القوی المتین قوت
والا استوار سب امور مین نصیب بندی کا یہ ہے کہ خواہش نفسانی پر قوی اور غالب ہووے
اور دین مین سخت وچست ہووے اور جاری کرنی احکام شرع مین سستی کو راہ نہ دیوی الولی مددگار
اور دوست رکہنی والا مومنون کا نصیب بندی کا یہ ہے کہ دوستی کری مسلمانون سی اور کوشش
کرے تایید دین مین اور سعی کری حاجت روائی خلق کی مین الحمید تعریف کرنی والا ذات وصفات اپنی کا
یا تعریف کیا گیا نصیب بندی کا یہ ہی کہ ہمیشہ تعریف کرنی والا حق کا ہو اور آراستہ ہو ساتھ صفتون کمال کے
یا تعریف کیا گیا ہو نزدیک خدا اور بندون کی المحصی گہیرنی والا ہی علم اوسکا ہر چیز کو اور ظاہری
نزدیک اوسکی گنتی سب مخلوقات کی نصیب بندیکا یہ ہی کہ شمار کری اعمال اپنی کو پہلے اسکی کہ گنی جاوین
اور کوشش کری ایسمین کہ اعمال اور احوال باطن اپنی پر اطلاع پاوی المبدی المعید پیدا کرنی والا
پہلے بار اور دوبارہ پیدا کرنے والا نصیب بندی کا یہ ہی کہ سعی کری پیدا کرنی نیکیون مین اور اعادہ
کری یعنی ادا کری جو اوس سی رہ گیا ہی اور قصور ہوا ہی المحیی زندہ کرنی والا دلونکا ساتھ نور ایمان کے
اور پیدا کرنی والا مخلوقات کا بدنون مین نصیب بندی کا یہ ہی کہ زندہ کری خلق کو ساتھ فایدہ
دینی کی علم سی اور دلکو ساتھ معرفت الہی کی الممیت مارنی والا بدنون کا اور دلکا ساتھ خواب غفلت اور
نادانی کی نصیب بندی کا یہ ہی کہ ماری خواہشون نفسانی اور خطرون شیطانی کو الحی زندہ سب سی
پہلے اور سب سی بعد ہی نصیب بندیکا یہ ہی کہ زندہ ہووی ساتھ یاد پروردگار تعالی کی اور خرچ کری جان
اپنی اوسکی راہ مین تا حیات ابدی پاوی القیوم قایم رہنی والا ذات وصفات مین اور خبرگیری کرنی والا
مخلوقات کا نصیب بندی کا یہ ہی کہ بی پروا ہووی ماسوا اللہ سی اور سنواری امور بندونکی الواجد

غنی اور بی پروا کہ محتاج کسی کا کسی چیز مین نہین نصیب بندیکا یہہ ہی کہ یہہ حاصل کرنی کمال ضروریکی بہت سعی کری
اَلْمَاجِدُ بزرگ نصیب بندیکا وہی ہی جو پہلی گذرا اَلْوَاحِدُ الْاَحَدُ یکا صفات مین اور ذات مین نصیب
بندیکا یہہ ہی کہ یکا ہووی بندگی مین جیسی کہ وہ یکا ہی خدائی مین اور موصوف ہووے ساتھہ فضائل کی کہ ہم جنس اوسکی
ویسی نہون اَلصَّمَدُ بی پروا کہ نہین محتاج کسی کا اور سب اوسکی محتاج نصیب بندیکا یہہ ہی کہ بی نیاز ہووی
خلق سی اور سعی کری کارسازی نیازمندون اور برلانی حاجت حاجتمندون مین اَلْقَادِرُ الْمُقْتَدِرُ قدرت والا قدرت ظاہر کرنی
والا نصیب بندیکا یہہ ہے کہ قادر ہووے اوپر باز رکھنی نفس کے خواہشون اور لذتون اَلْمُقَدِّمُ الْمُؤَخِّرُ آگی کرنی والا دوستونکا ساتھہ
رحمت کے اور پیچھی ڈالنی والا دشمنونکا الطاف اپنی سی نصیب بندیکا ان دونون رسم مقدس سی یہہ ہی کہ
آگی کری اپنی تئین ساتھہ سبقت کرنی نیکیون کی اور اوسکو کہ مقرب درگاہ عزت کی ہین اور پیچھی ڈالی نفس
اور شیطان اور مردودون درگاہ کی تئین اَلْاَوَّلُ الْاٰخِرُ پہلی سبسے پیچھی سب سی نصیب بندیکا
یہہ ہی کہ جلدی کری طاعتون مین اور بجالانی اوامر مین اور جان خرچ کری اللہ کی لیے تا حیات ابدی
پاوی اَلظَّاهِرُ الْبَاطِنُ آشکارا باعتبار مصنوعات کی کہ دلالت کرتی ہین اوپر کمال صفتون اوسکی
کی پوشیدہ وہم وخیال سی باعتبار کنہ ذات کی نصیب بندیکا یہہ ہی کہ باعتبار بشریت کی ظاہر ہےے
اور اس جہت سی کہ متصف ہی ساتھہ صفات ملائکہ کی پہچاننا اوسکا مشکل ہی اَلْوَالِي کارساز اور مالک
نصیب بندی کی مثل نصیب الوکیل کی ہی اَلْمُتَعَالِي بہت بلند نصیب بندیکا وہی جو العلی مین گذرا اَلْبَرُّ نیکی کرنیوالا
کہ ہومانیکی اور احسان کا اوسکی ذات سی ہی نصیب بندیکا یہہ ہی کہ نیکی کری ماں باپ کے حقمین اوستاد اور مشایخ
اور اقارب اور تمام حق ان کی حقمین اَلتَّوَّابُ توبہ قبول کرنیوالا نصیب بندیکا یہہ ہی کہ قبول کری عذر خلق کا
اگرچہ کئی بار ہو اَلْمُنْتَقِمُ بدلا لینی والا کافرون اور سرکشونسی ساتھہ عذاب کی نصیب بندیکا یہہ ہی کہ بدلا لیوی
دشمنونسی کہ نفس وشیطان ہین اَلْعَفُوُّ درگذر کرنیوالا گناہون اور تقصیرات سی نصیب بندیکا وہی ہی جو غفور مین گذرا
اَلرَّءُوفُ مہربان نصیب بندیکا مثل نصیب الرحیم کی ہی مَالِكُ الْمُلْكِ خداوند جہانکا نصیب بندیکا اسم الملک مین گذرا
ذُو الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ صاحب بزرگی اور بخشش کا نصیب بندیکا یہہ ہے کہ حاصل کری اپنی نفس کیلیے بزرگی اور اکرام کری بندگان خدا کو جیسا لایق

المقسط عدل کرنی والا نصیب بندی کا اسم العدل مین گذر الجامع جمع کرنی والا لوگونکا قیامت
مین نصیب بندی کا یہہ ہی کہ جمع کری درمیان علم وعمل کی اور کمالات نفسانیہ اور جسمانیہ کے
اور جمع کری وظائف عبادات اور اوراد مین اور سعی کری بیچ جمع کرنی فکر اور تسکین دل اور
جمعیت مع اللہ کی بیت درجمعیت کوشش تا ہمہ ذات شوی ۞ ترسم کہ پراگندہ شوی ہمات
شوی ۞ الغنی المغنی بی پرواہ ہر چیز سی بی پرواکرنی والا جسکو چاہی نصیب بندی کا یہہ ہے
کہ استغنا حاصل کری ماسوا اللہ سی المانع باز رکہنی والا ہلاک ونقصان کا بندون سی دین ودنیا
مین نصیب بندی کا یہہ ہی کہ نفس وطبیعت کو خواہشون نفسانی سی باز رکہی الضار النافع ضرر پہونچانی
والا اور فائدہ پہونچانی والا جسکو چاہی نصیب بندیکا ظاہر ہی النور روشن کرنی والا زمین وآسمان کا
ساتہہ ستارون کی اور روشن کرنی والا دل مومنون کا ساتہہ نور معرفت اور طاعت کی نصیب بندیکا
یہہ ہی کہ روشن ہووی ساتہہ نور ایمان اور عرفان کی الہادی راہ دکہانیوالا نصیب بندی کا یہہ ہی
کہ بندگان خدا تعالی کو طرف اوسکی راہ دکہاوی البدیع پیدا کرنی والا عالم کا بدون مثال کی نصیب
بندیکا بیان ہوچکا الباقی ہمیشہ رہنی والا الوارث باقی بعد فنای موجودات کی اور مالک تمام مخلوقات کا
نصیب بندی کا یہہ ہی کہ اون اعمال مین کہ جملہ باقیات صالحات سی ہین کوشش کری مثل تعلیم علم اور
صدقہ جاریہ وغیرہا کی الرشید رہنمای عالم کا نصیب بندی کا ظاہر ہی الصبور ت قس
بردبار کہ شتابی نہین کرتا بیچ عذاب کرنی گنہگارون کی نصیب بندی کا ظاہر ہی نقل کی تہہ ترمذی ابن
ماجہ حاکم ابن حبان نی الحمد للہ تمام ہوا بیان اسماء حسنی کا شرح شیخ عبدالحق اور شیخ فخرالدین رحم
الیسی یا اللہ عمل نصیب کرہم سبکو اسپر ق سمع رجلا وهو یقول یا ذا الجلال والاکرام
فقال قد استجیب لک فسئل ف اور سنا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی ایک شخص کو کہ وہ کہتا تہا
یا ذوالجلال والاکرام پس فرمایا تحقیق قبولیت کی گئی تیری لئی یعنی مستحق قبولیت کا ہوا پس مانگ جو
چاہی نقل کی یہہ ترمذی سے ان للہ ملکا موکلا بمن یقول یا ارحم الراحمین فمن قالها

ثلثا قال له الملك ان ارحم الراحمين قد اقبل عليك فسل ✣ مس تحقیق واسطی
اللہ کی فرشتہ ہی متعین ساتھہ اوس شخص کی کہ کہتا ہی یا ارحم الراحمین پس جو کوئی کہتا ہی اسکو تین بار
کہتا ہی اوسکی لئی فرشتہ تحقیق ارحم الراحمین متوجہ ہوا تجھہ پر یعنی ساتھہ قصد قبولیت ورعنایت کے
پس مانگ جو چاہی نقل کی یہہ حاکم نی ومر برجل وهو يقول يا ارحم الراحمين فقال له سل
قد نظر الله اليك مس ✣ اور گذری نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک شخص پر اوس حال
مین کہ وہ کہتا تہا یا ارحم الراحمین پس فرمایا اوسکی لئی مانگ تحقیق نظر رحمت وعنایت کی کی اللہ تعالی نی
طرف تیری نقل کی یہہ حاکم نی من سأل الله الجنة ثلث مرات قالت الجنة اللهم
ادخله الجنة ومن استجار من النار ثلث مرات قالت النار اللهم اجره من
النار ت س ق حب مس جو کوئی مانگی اللہ تعالی سی بہشت تین بار کہتی ہی بہشت یا اللہ
داخل کر اوسکو بہشت مین اور جو کوئی پناہ مانگی دوزخ کی آگ سی تین بار کہتی ہی آگ یا اللہ بچا اوسکو
آگ سی نقل کی یہہ ترمذی نسائی ابن ماجہ ابن حبان حاکم نی من دعا بهؤلاء الكلمات الخمس لم
يسأل الله شيئا الا اعطاه لا اله الا الله وحده لا شريك له له الملك وله الحمد
وهو على كل شيء قدير لا اله الا الله ولا حول ولا قوة الا بالله ط مس ✣ جو کوئی دعا کری
اور یاد کری اللہ تعالی کو ساتھہ ان کلمون پانچ کی نہ مانگی اللہ تعالی سی کوئی چیز مگر کہ دیتا ہی اللہ اوسکو
وہ پانچ کلمی یہہ ہین نہین کوئی معبود مگر اللہ ایک ہے وہ نہین کوئی شریک اوسکا اوسکی لئی پادشاہت ہے
اور اوسکی لئی سب تعریف ہی اور وہ ہر چیز پر قادر ہی نہین کوئی معبود مگر اللہ اور نہین ہی پہرنا گناہون
سی اور نہ قوت عبادت پر مگر ساتھہ مدد اللہ کی نقل کی یہہ طبرانی نی کبیر مین اور اوسط مین ف
دوسرا کلمہ مصنف نی له الملك لکہا ہی اور ملا علی قاری رح نی وله الحمد کا دوسرا ہونا بہتر کہا ہے
الحمد لله على اجابة الدعاء ✣ یہہ بیان ہی الحمد للہ کہنی کا قبولیت دعا پر ما منع احدكم
اذا عرف الاجابة من نفسه فشفي من مرض او قدم من سفر ان يقول الحمد لله

اَلَّذِی بِعِزَّتِہٖ وَجَلَالِہٖ تَتِمُّ الصَّالِحَاتُ مس ی ٭ کون ہی جیز منع کرتی ہی ایک
تمہاری کو جب پہچانی قبولیت نفس نپی ہی یعنی شفا پانی بیمار کی لئی یا سفر کی سیکی یا اپنی آنی کی لئی دعا
کرتا تہا پس شفا دیا جاوی بیمار یسی یا آوی سفر ہی س سی کہ کہی سب تعریف ہی اوس خدا کی ہی کہ سبب
غلبہ اور بزرگی اوسکیکی پوری ہوتی ہین کام اچہی یعنی حاجتین اچہی بر آتی ہین نقل کی یہہ حاکم ابن سنی نی
ف یعنی لایق نہین ہی کہ جسکے مراد بر آوی بعد دعا کرنی سے وہ ان کلمات کی کہنی کو چہوڑ دے
اَلَّذِی یُقَالُ فِی صَبَاحِ کُلِّ یَوْمٍ وَمَسَائِہٖ یہہ بیان ہی اوس جیز کا کہ پڑہی جاوی ہر روز کی صبح مین
اور شام مین بِسْمِ اللّٰہِ الَّذِی لَا یَضُرُّ مَعَ اسْمِہٖ شَیْءٌ فِی الْاَرْضِ وَلَا فِی السَّمَآءِ وَھُوَ السَّمِیْعُ
الْعَلِیْمُ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ عہ حب مس مص ٭ صبح یا شام کی ہمنی ساتہہ نام اوس خدا کی
کہ نہین ضرر کرتی ہی ساتہہ ذکر کرنی نام اوسکیکی کوئی جیز یعنی قسم کہانی ہی ہو یا دشمن وغیرہ سی ہو زمین
مین اور نہ آسمان مین اور وہ سننی والا اور جاننی والا ہر جیز کو ہی پڑہی اسکو تین بار نقل کی یہہ چارون نے
اور ابن حبان حاکم ابن شیبہ نی ف صبح کی پڑہنی مین بسم اللّٰہ کی پہلے لفظ اصبحنا کا مقدر ہوگا یعنی
صبح کی ہمنی اور شام کی پڑہنی مین لفظ امسینا کا یعنی شام کی ہمنی اور فرمایا آنحضرت صلی اللّٰہ علیہ وسلم نی
کہ جو کوئی صبح شام کو تین تین بار یہہ دعا پڑہتا ہی تو اوس دن رات مین ناگہانی بلا نہین پہونچتی ہی کذا فی المشکوٰۃ
اَعُوْذُ بِکَلِمَاتِ اللّٰہِ التَّآمَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ ٭ طس وفی المَسَآءِ فقط مہ عہ
طس می ی ثَلٰثَ مَرَّاتٍ ت می ی ٭ پناہ مانگتا ہون مین ساتہہ کلمون اللّٰہ کی
یعنی نود و نہ نام اور کتابون اوتری ہوئی کی کہ پوری ہین یعنی بی نقصان برائی اوس جیز کی ہی کہ پیدا کی
نقل کی یہہ طبرانی نی اوسط مین اور بیچ شام کی فقط نقل کی یہہ مسلم نی اور چارون نی اور طبرانی نی اوسط
مین اور دارمی ابن سنی نی یعنی پہلی روایت مین صبح شام مین یہہ دعا پڑہنی آئی ہی اور ان کتاب
والون نی فقط شام ہی کو پڑہنی روایت کی ہی تین بار پڑہی نقل کی یہہ ترمذی دارمی ابن سنی نی
ف روایت ہی معقل بن یسار صحابی سی کہ جسنی یہہ دعا پڑہی متعین ہوتی ہین اوس پر ستر ہزار

بیان صبح شام کی دعا کا

فرشتی که دعا بخشش کی کرتی ہین اوسکی لئی اور اگر مرتا ہی شہید مرتا ہے لفظ حدیث کی یہہ ہین
مَنْ قَالَ لَهُ وُكِّلَ بِهِ سَبْعُونَ أَلْفَ مَلَكٍ يُصَلُّونَ عَلَيْهِ وَإِنْ مَاتَ مَاتَ شَهِيدًا اور صحیح مسلم مین
روایت کی سے ہے کہ ایک شخص نی آنحضرت صلی الله علیه وسلم کی پاس حاضر ہوکر عرض کی کہ
آج کی رات ایک بچھو کی کاٹنی سی کیا ایذا او ٹہائی مینی فرمایا اگاه ہو اگر کہتا تو جسوقت کہ شام کرتا اعوذ
بکلمات الله التامات من شر ما خلق تو ضرر نہ پہونچتا تجکو اور جو کوئی منزل پر اوترکر یہہ پڑہی تو نہین ضرر کرتی
کوئی چیز جب تلک کہ کوچ کری کذا فی المشکوۃ وشرح القاری أَعُوذُ بِاللّٰهِ السَّمِيعِ الْعَلِيمِ
مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ ثلث مرات هُوَ اللّٰهُ الَّذِي لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ عَالِمُ الْغَيْبِ
وَالشَّهَادَةِ هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيمُ ○ هُوَ اللّٰهُ الَّذِي لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ الْمَلِكُ الْقُدُّوسُ
السَّلَامُ الْمُؤْمِنُ الْمُهَيْمِنُ الْعَزِيزُ الْجَبَّارُ الْمُتَكَبِّرُ سُبْحَانَ اللّٰهِ عَمَّا يُشْرِكُونَ ○ هُوَ اللّٰهُ الْخَالِقُ
الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ لَهُ الْأَسْمَاءُ الْحُسْنٰى يُسَبِّحُ لَهُ مَا فِي السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضِ وَهُوَ الْعَزِيزُ
الْحَكِيمُ مرتی علیناه مانگتا ہون مین ساتہہ الله سننی والی جاننی والی کی شیطان راندی گئی
سی یعنی ہانکی ہوئی سی دروازه خدا سی پڑہی یہہ اعوذ تین بار پہر یہہ آیت پڑہی وه ہی الله جو نہین
کوئی معبود مگر وه جاننی والا غیب کا یعنی جو بندونسی پوشیده ہی اور ظاہر کا وہی ہی بخشش کرنی والا مہربان
وه ہی خدا جو نہین کوئی معبود مگر وه بادشاه ہی نہایت پاک سلامت سب عیب سی امن مین رکہنی والا
نگہبان غالب زبردست بزرگوار پاکی ہی خدا کو اوس چیز سی کہ شریک کرتی ہین جاہل یعنی بت وغیره کو
شریک ٹہراتی ہین وه خدا ہی پیدا کرنی والا درست کرنی والا صورت بنانی والا واسطی اوسکی نام ہین
اچہی ساتہہ پاکی کی یاد کرتی ہی اوسکو وه چیز کہ بیچ آسمانون اور زمین کی ہے اور وه غالب ہے
دانا نقل کی یہہ ترمذی دارمی ابن سنی نی ف فرمایا آنحضرت صلی الله علیه وسلم نی کہ جو شخص اس
اعوذ کو مع ان تین آیتون اخیر سوره حشر کی پڑہتا ہی صبح کو متعین کرتا ہی الله تعالی ساتہہ اوسکی ستر
ہزار فرشتی کہ دعا بخشش کی کرتی ہین شام تلک اور اگر اوس دن مین مرتا ہی شہید مرتا ہی اور جو کوئی شام کو پڑہتا ہی یہی حال

یا تاہی کذا فی المشکوۃ والشرحین قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ
قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ د ت س ی قل ہو اللہ تین بار پڑہی اور قل اعوذ برب الفلق
تین بار اور قل اعوذ برب الناس تین بار نقل کی یہ ابوداود ترمذی نسائی ابن سنی نی ف فرمایا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نی کہ قل ہو اللہ احد قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس کا صبح شام کو تین تین بار پڑہنا کفایت
کرتا ہی ہر چیز سی یعنی دفع کرتا ہی ہر برائی کو کذا فی المشکوۃ فَسُبْحٰنَ اللّٰهِ حِيْنَ تُمْسُوْنَ وَحِيْنَ تُصْبِحُوْنَ
وَلَهُ الْحَمْدُ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَعَشِيًّا وَّحِيْنَ تُظْهِرُوْنَ يُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَيُخْرِجُ
الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ وَيُحْيِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا وَكَذٰلِكَ تُخْرَجُوْنَ د ی پس تسبیح کرو تم
اللہ کو جسوقت کہ رات کرتی ہو تم یعنی نماز مغرب اور عشا کی پڑہو اور جسوقت کہ صبح کرتی ہو تم یعنی نماز فجر کی پڑہو
اور اوسی کی لئی سب تعریف ہی بیچ اسمانون کی اور زمین کی اور تسبیح کرو تیسری پہر یعنی نماز عصر کی پڑہو اور
جسوقت کہ ظہر کرتی ہو تم یعنی نماز ظہر کی پڑہو نکالتا ہی اللہ زندہ کو مردسی یعنی جانور کو انڈیسی اور حیوان کو نطفے سی
یا مومن کو کافر سی اور ذاکر کو غافل سی اور نکالتا ہی مردیکو زندیسی یعنی انڈیکو جانور سی اور نطفہ کو حیوان سی
اور کافر کو مومن سی اور غافل کو ذاکر سی اور جلاتا ہی زمین کو یعنی سرسبز کرتا ہی پیچہی مرنی اوسکی یعنی
خشک ہونی کی اور اسیطرح یعنی مثل اس نکالنی کی نکالی جاوگی تم یعنی قبرون سی نقل کی یہ ابوداود
ابن سنی نی ف مراد تسبیح سی پاکی بیان کرنی ہی اللہ کی بری باتون سی یا نماز پڑہنی اور لفظ وعشیا کا
عطف کیا گیا ہی حین پر اور وله الحمد آخر تک جملہ معترضہ ہی یعنی پاکی یاد کرو وقت عشا کی فرمایا آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ جو کوئی صبح کو پڑہتا ہی فسبحان اللہ حین تمسون کو تخرجون تلک پاتا ہی ثواب
اوس چیز کا جسکو کہ فوت کرتا ہی قسم نیکی اور وظیفہ اوس دن کی سی اور جو کوئی پڑہتا ہی اسکو شام کو
پاتا ہی ثواب اوس چیز کی کو کہ فوت کرتا ہی اوس رات مین کذا فی المشکوۃ اَللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا
هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ آیَةُ الْكُرْسِيِّ ط پڑہی اللہ لا الہ الا ہو الحی القیوم مراد رکہتا ہون آیۃ
الکرسی نقل کی یہ طبرانی نی وَاٰيَةَ الْكُرْسِيِّ وَالْاٰيَةَ مِنْ اَوَّلِ حٰمٓ [illegible] اِلٰى قَوْلِهٖ

اِلَیْهِ الْمَصِیْرُ ۔ **حب ات ی** ۔ اور پڑہی آیۃ الکرسی و آیۃ ابتدا سورہ غافر کی قول
اوسکے الیہ المصیر تلک نقل کی یہ ابن حبان احمد ترمذی ابن سنی نی **ف** ساری آیت یون ہے
حٰمٓ تَنْزِیْلُ الْکِتَابِ مِنَ اللّٰہِ الْعَزِیْزِ الْعَلِیْمِ غَافِرِ الذَّنْبِ وَقَابِلِ التَّوْبِ شَدِیْدِ الْعِقَابِ ذِی الطَّوْلِ لَآ اِلٰہَ
اِلَّا ھُوَ اِلَیْہِ الْمَصِیْرُ آیا ہی حدیث شریف مین کہ جو شخص یہہ دونو آیتین یعنی آیۃ الکرسی اور آیۃ ابتداء
غافر کی صبح کو پڑہتا ہی محفوظ رہتا ہی یعنی سب بلیات سی اور شیطانون سی سبب برکت انکی کی شام تلک
اور جو شام کو پڑہتا ہی صبح تلک محفوظ رہتا ہی سبب برکت انکی کی کذا فی المشکوۃ اَصْبَحْنَا اَمْسَیْنَا وَاَمْسٰی
وَاَصْبَحَ الْمُلْکُ لِلّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ
وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ رَبِّ اَسْئَلُکَ خَیْرَ مَا فِیْ ھٰذَا ھٰذِہِ اللَّیْلَۃِ وَخَیْرَ مَا بَعْدَہٗ ھَا
وَاَعُوْذُ بِکَ مِنْ شَرِّ مَا فِیْ ھٰذَا ھٰذِہِ اللَّیْلَۃِ الْیَوْمِ وَشَرِّ مَا بَعْدَہٗ رَبِّ اَعُوْذُ بِکَ مِنَ الْکَسَلِ
وَسُوْءِ الْکِبَرِ رَبِّ اَعُوْذُ بِکَ مِنْ عَذَابٍ فِی النَّارِ وَعَذَابٍ فِی الْقَبْرِ **م د ت س مص**
صبح کی ہمنی اور صبح کی ملک نی واسطی اللہ کی اور سب تعریف اللہ ہی کی لئی ہی نہین کوئی معبود مگر اللہ تنہا
نہین کوئی شریک اوسکا اوسیکی لئی بادشاہت ہی اور اوسیکی لئی سب تعریف ہی اور وہ ہر چیز پر قادر ہی
ای پروردگار میری مانگتا ہون مین تجہسی بہلائی اوس چیز کی کہ اس دن مین ہی یعنی جو مقدر ہی کہ اسمین
واقع ہوگا اور بہلائی اوس چیز کی کہ پیچہی اسکی ہی اور پناہ مانگتا ہون مین ساتہہ تیری برائی اوس چیز کی
سی کہ اسمین ہی اور برائی اوس چیز کی سی کہ پیچہی اسکی ہی ای پروردگار میری پناہ مانگتا ہون ساتہہ تیری
کاہلی سی کہ طاعت مین ہو اور برائی بڑہاپی کی سی ای رب میری پناہ مانگتا ہون مین ساتہہ تیری عذاب سی
کہ آگ مین ہی اور عذاب سی کہ قبر مین ہی نقل کی یہہ مسلم ابوداود ترمذی نسائی ابن ابی شیبہ نی **ف**
اَصْبَحْنَا وَاَصْبَحَ الْمُلْکُ وغیرہا کی اور سکی لفظ رات کی پڑہنی کی ہین یعنی صبح کی وظیفہ مین اَصْبَحْنَا وَاَصْبَحَ الْمُلْکُ
پڑہین گی اور شام کی وظیفہ مین اَمْسَیْنَا وَاَمْسَی الْمُلْکُ سب جای اسیطرح سمجہہ اور دن کی وظیفہ مین ھذا الیوم
اور رات کی وظیفہ مین ھذہ اللیلۃ اور دنکو ما بعدہ اور رات کو ما بعدھا اور برائی رات دن اور ما بعد

بعد اوتکی کی مراد ہی اوس چیز سی کہ ضرر کری دین و دنیا مین اور باز رکہی خدمت معلی کیسی اور برائی بڑہاپی
کی یہہ ہی کہ بسبب بڑہاپی کی عقل جاتی رہی و بندگی اللہ تعالی کی اچہی طرح نہو سکی پس پناہ مانگی ہے
بڑہاپی کی برائی سی والا نفس بڑہاپی کی فضیلت آئی ہی کہ خوشحال ہی اوس شخص کا کہ طویل ہو عمر اوسکی
اور اچہی ہون عمل اوسکی کذا ذکرہ العلی اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنَ الْکَسَلِ وَالْهَرَمِ وَسُوْءِ
الْکِبَرِ وَفِتْنَةِ الدُّنْیَا وَعَذَابِ الْقَبْرِ ۞ م ۞ یا اللہ تحقیق مین پناہ مانگتا ہون ساتہہ
تیری کاہلی سی اور بہت بڑہاپی سی کہ بعضی اعضا کام سی باز رہین اور برائی بڑہاپی کیسی اور فتنہ دنیا
کیسی یعنی فتنہ مین پڑنی سی بسبب محبت دنیا کی یا فتنہ سی کہ دنیا مین ہو کہ باز رکہی عقبی اور مولی سی اور عذاب
قبر کیسی نقل کی یہہ مسلم نی اَصْبَحْنَا (امسینا) وَاَصْبَحَ (امسی) الْمُلْکُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ خَیْرَ هٰذَا الْیَوْمِ (هذه اللیلة)
فَتْحَهٗ وَنَصْرَهٗ وَنُوْرَهٗ وَبَرَکَتَهٗ وَهُدَاهُ وَاَعُوْذُ بِکَ مِنْ شَرِّ مَا فِیْهِ وَشَرِّ مَا بَعْدَهٗ
د ۞ اور صبح کی ہمنی اور صبح کی ملک نی واسطی اللہ کی پروردگار ہی سارے جہان کا یا اللہ تحقیق مین مانگتا ہون بہتری
بہلائی اسد نکی فتح اوسکی اور مدد اوسکی یعنی دشمن ظاہری باطنی کی دفع پر مدد کری توہمن مین اور روشنی اوسکی
اور برکت اوسکی یعنی ہمیشگی طاعت کی اور ہدایت اوسکی اور پناہ مانگتا ہون ساتہہ تیری برائی اوس چیز کیسی
کہ اوسمین ہی اور برائی اوس چیز کیسی پیچہی اوسکی ہی نقل کی یہہ ابوداود نی ف فتح رات دن کی یہہ ہے
کہ اللہ تعالی مراد برلاوی بندی کی موافق مقصد اوسکی کی رات دن مین اور نور خبردار کرنا اللہ تعالی کا ہی
بندی کو کہ دیکہی اوس سی راہ حق کی اور ہدایت راہ دکہانی ہی طرف راہ استقامت کی ہمیشہ کو یہان تلک
کہ خاتمہ بخیر ہو کذا قال العلی اَللّٰهُمَّ بِکَ اَصْبَحْنَا وَبِکَ اَمْسَیْنَا وَبِکَ نَحْیٰی وَبِکَ نَمُوْتُ وَ
اِلَیْکَ النُّشُوْرُ (المصیر) ۞ عہ مب اعو ۞ یا اللہ بسبب قدرت تیری کی صبح کی ہمنی اور بسبب مدد
تیری کی شام کی ہمنی اور بسبب تیری جیتی ہین ہم اور بسبب تیری مرتی ہین ہم اور طرف تیری اوٹہنا ہی بعد مرنیکی
نقل کی یہہ چارون نی اور ابن حبان احمد ابوعوانہ نی ف شام کی وظیفہ مین اوٹہا پڑہی یعنی بک
اَمْسَیْنَا وَبِکَ اَصْبَحْنَا اور کہا مصنف نی مناسب یہہ ہی کہ صبح مین کہا جاوی والیہ النشور اور شام مین

والیه المصیر اور یہی صحیح ہی اوس حدیث مین کہ روایت کی ابو عوانہ نی مگر ملا علی قاری نی اس قول سے
شبہہ کیا ہی اور کہا عکس سی اسکی ثابت ہوا ہی واللہ اعلم أَصْبَحْنَا وَأَصْبَحَ الْمُلْكُ لِلَّهِ وَالْحَمْدُ
لِلَّهِ لَا شَرِيكَ لَهُ لَا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ وَإِلَيْهِ النُّشُورُ م ر سے صبح کی ہمنی اور صبح کی ملک نی
واسطی اللہ کی اور سب تعریف اللہ کی لئی ہی نہین شریک کوئی اوسکا نہین کوئی معبود مگر وہ اور طرف
اوسکی اوٹھنا ہی نقل کی یہہ بزار ابن سنی نی اللَّهُمَّ فَاطِرَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ عَالِمَ الْغَيْبِ
وَالشَّهَادَةِ رَبَّ كُلِّ شَيْءٍ وَمَلِيكَهُ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَٰهَ إِلَّا أَنْتَ أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ
نَفْسِي وَشَرِّ الشَّيْطَانِ وَشِرْكِهِ د ت س حب مس یا اللہ پیدا کرنی والی آسمانون
اور زمین کی جاننی والی پوشیدہ اور ظاہر کی ای پروردگار ہر چیز کی اور مالک اوسکی گواہی دیتا ہون مین یہہ
کہ نہین کوئی معبود مگر تو پناہ مانگتا ہون ساتھہ تیری برائی نفس اپنی کی سی یعنی خواہش نفس کی سی جو
خلاف ہدایت کی ہو اور برائی شیطان کیسی اور شرک اوسکی سی یعنی شرک اور کفر مین ڈالنی اوسکی سی نقل کی
یہہ ابو داؤد ترمذی نسائی ابن حبان حاکم ابن ابی شیبہ نی ف عرض کیا حضرت ابو بکر رضی نی جناب سرور عالم صلی اللہ
علیہ وسلم سی کہ فرمائی کوئی دعا کہ پڑھون مین صبح و شام فرمایا یہہ دعا پڑھ اور بعضی روایت مین یہہ زیادہ
آیا ہی وَأَنْ نَقْتَرِفَ عَلَى أَنْفُسِنَا سُوءًا أَوْ نَجُرَّهُ إِلَى مُسْلِمٍ اور پناہ مانگتی ہین ہم اس سی کہ حاصل
کرین ہم اوپر نفسون اپنی کی برائی کو یعنی گناہ یا ظلم کو یا کھینچین برائی کو طرف مسلمان کی یعنی نسبت کرین
برائی کو طرف مسلمان کی کہ پاک ہو اوس سی یا ضرر پہونچاوین کسیکو نقل کی یہہ ترمذی نی اللَّهُمَّ
إِنِّي أَصْبَحْتُ أُشْهِدُكَ وَأُشْهِدُ حَمَلَةَ عَرْشِكَ وَمَلَائِكَتَكَ وَجَمِيعَ خَلْقِكَ بِأَنَّكَ
لَا إِلَٰهَ إِلَّا أَنْتَ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُكَ وَرَسُولُكَ طس ت یا اللہ تحقیق مین صبح کی اوس
حالت مین کہ گواہ کرتا ہون مین تجھکو اور گواہ کرتا ہون اوٹھانی والون عرش تیری کو اور تمام
فرشتون تیری کو اور تمام مخلوق تیری کو ساتھہ اسکی کہ تحقیق تو معبود ہی نہین کوئی معبود مگر تو اور تحقیق محمد بندی
تیری ہین اور رسول تیری نقل کی یہہ طبرانی نی اوسط مین اور ترمذی نی ف اشہدک گواہ کرتا ہون

تجکو انہی اقرار پر ساتھ وحدانیت تیری کی بیچ الوہیت اور ربوبیت کی پس سبب تیہ ملکر نا اسلام کا
اور اقرار گواہی کا ہی ہر صبح و شام اور غرض نفس انہی سی یہہ ہی کہ ہی فلانی سی نہیں معوج اور اوٹھانی والی عرش کی
آٹھہ فرشتی ہیں کہ درمیان کان اور کندہی ونکی کی فرق دو ہزار برس کا ہی اور ایک روایت میں سات ہزار
برس کا اور جو کوی پڑہی اسکو بخشتا ہی اللہ تعالی گناہ رات دنکی کذا قال العلی اللّٰهُمَّ إِنِّي أَصْبَحْتُ

أُشْهِدُكَ وَأُشْهِدُ حَمَلَةَ عَرْشِكَ وَمَلٰئِكَتَكَ وَجَمِيْعَ خَلْقِكَ أَنَّكَ أَنْتَ اللّٰهُ لَا

إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ وَحْدَكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُكَ وَرَسُوْلُكَ أَرْبَعَ مَرَّاتٍ:

د ت س + یا اللہ تحقیق میں صبح کی اس حال میں کہ گواہ کرتا ہوں میں تجکو اور گواہ کرتا ہوں اوٹھانی
والون عرش تیری کو اور فرشتون تیریکو اور تمام مخلوق تیریکو ساتھ اسکی کہ تحقیق تو معبود ہی نہیں کوی معبود مگر تو
تنہا ہی تو نہیں شریک کوی تیرا اور تحقیق محمد بندی تیری ہیں اور رسول تیری پڑہی یہہ دعا چار بار نقل کی یہہ ابوداود
ترمذی نسائی نے ف حدیث شریف میں آیا ہی کہ جسنی یہہ دعا ایکبار پڑہی چوتہائی آزاد کرتا ہی اللہ تعالی اسکو آگ سی اور جسنی
دو بار پڑہی آزاد کرتا ہی آدہا اسکو آگ سی اور جسنی تین بار پڑہی تین چوتہائی اور جسنی چار بار پڑہی اسکو آزاد کرتا ہی اللہ تعالی
آگ سی فرکرتا اسکو بیمرک برح کذا قال العلی اللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الْعَافِيَةَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ اللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ

الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ فِي دِيْنِي وَدُنْيَايَ وَأَهْلِي وَمَالِي اللّٰهُمَّ اسْتُرْ عَوْرَاتِي وَآمِنْ رَوْعَاتِي

اللّٰهُمَّ احْفَظْنِي مِنْ بَيْنِ يَدَيَّ وَمِنْ خَلْفِي وَعَنْ يَمِيْنِي وَعَنْ شِمَالِي وَمِنْ فَوْقِي وَأَعُوْذُ بِعَظَمَتِكَ

أَنْ أُغْتَالَ مِنْ تَحْتِي: د ق س حب ص صح + یا اللہ مانگتا ہوں میں تجھسی سلامتی سب آفات و بلیات دا
ظاہر و باطن کی سی دنیا اور آخرت میں یعنی امور دنیا اور آخرت میں یا اللہ تحقیق میں مانگتا ہوں تجھسی معافی گناہونکا
اور عافیت دین اپنی میں اور دنیا اپنی میں اور اہل اپنی میں یعنی قرابتی اور خدام اور مال اپنی میں یا اللہ
ڈہانک عیب میریکو اور نڈر کر خوف میریکو یعنی خوف کی چیزوں سی مجکو امن رکھیو یا اللہ حفاظت کر
میری آگی سی میری اور پیچھی میری سی اور داہنی میری سی اور بائین میری سی اور اوپر میری سی اور پناہ مانگتا ہون
میں ساتھ بزرگی تیری کی اس سی کہ دہسایا جاؤں نیچی زمین میں نقل کی یہہ ابو داود ابن ماجہ نسائی ابن حبان

حاکم ابن ابی شیبہ نے ف مراد پہلے عافیت سے نہ ہونا عذاب کا ہے اور دوسرے سے خلاصی عیبوں سے
اور کہا مصنف نے کہ معنی عافیت کی ہیں سلامتی پس دین میں سلامتی ہو گنہوں سے اور دنیا میں سلامتی ہو بیماریوں
اور بلاؤں سے اور عورت اوسکو کہتے ہیں کہ شرم کرے آدمی اور برا جانے جب وہ ظاہر ہو جاوے اور یہہ طرفین
اسکے بیان کیں کہ جو بلا آتی ہے نہیں طرفوں سے آتی ہے اور نہیں ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کہ چھوڑیں ان
کلمات کی پڑہنے کو صبح اور شام میں کذا ذکرہ علی و الفقہ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ
الْحَمْدُ يُحْيِيْ وَيُمِيْتُ وَهُوَ حَيٌّ لَا يَمُوْتُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ دس ق مص
ی ٭ نہیں کوئی معبود مگر اللہ تنہا ہے وہ نہیں شریک کوئی اوسکا اوسیکی لئے سلطنت ہے اور اسیکی
تعریف ہے جلاتا ہے اور مارتا ہے اور وہ زندہ ہے نہیں مرتا اور وہ ہر چیز پر قادر ہے نقل کیا
ابو داود نسائی ابن ماجہ ابن ابی شیبہ ابن سنی نے اور لفظ یحیی سے لا یموت تلک فقط ابن سنی نے روایت
کیا ہے ف فضیلت اس کلمہ کی حدیث شریف میں یہہ آئے ہے کہ جس شخص نے صبح کو پڑھا ہوتا ہے
ثواب برابر آزاد کرنے غلام کی کہ اولاد حضرت اسمعیل سے ہو اور دس نیکیاں لکھی جاتی ہیں اور دس
درجے بلند ہوتے ہیں اور محفوظ رہتا ہے شیطان سے رات تلک اور جو شام کو پڑھتا ہے یہی ثواب پاتا ہے
اور صبح تلک شیطان سے محفوظ رہتا ہے روایت کیا اس حدیث کو ابن عیاش نے اور ایک شخص نے
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا پوچھا کہ یا رسول اللہ ابن عیاش ایسی یہہ حدیث روایت کرتا ہے
فرمایا سچ کہتا ہے ابن عیاش کذا فی المشکوة رَضِيْنَا بِاللّٰهِ رَبًّا وَبِالْاِسْلَامِ دِيْنًا وَبِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَسُوْلًا نَبِيًّا عه مس ات ٭ راضی ہوئے ہم ساتھ اللہ کی ازروی رب
ہونے کی یعنی خوب تصدیق کی ہمنے اللہ کی رب ہونیکی اور ساتھ اسلام کی ازروی دین ہونیکی اور ساتھ
محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ازروی رسول ہونیکی یعنی خوب تصدیق کی ہمنے رسالت اونکی کی نقل کیا اسے چاروں نے
اور حاکم احمد طبرانی نے ف اکثر نسخوں میں بعد لفظ رسولا کے لفظ نبیا کا ہے ساتھ رمز احمد اور طبرانی کی اور
مستحب ہے کہ دونوکو جمع کرلے کذا قال النووی رَضِيْتُ بِاللّٰهِ رَبًّا وَبِالْاِسْلَامِ دِيْنًا وَبِمُحَمَّدٍ

نبیاً ثلث مرات ؛ ص ی ؛ راضی ہوا مین ساتہہ اللہ کی ازروی رب ہونی کی اور ساتہہ
اسلام کی ازروی دین ہونی کی اور ساتہہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی ازروی نبی ہونی کی پڑہی یہ تین بار
نقل کی یہہ ابن ابی شیبہ ابن سنی نی ف فرمایا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نی کہ جسنی صبح شام کو
تین تین بار یہہ دعا پڑہی حق ہو اللہ تعالی پر کہ راضی کریگا اوسکو قیامت کے دن کذا فی المشکوۃ اللّٰہم ما اصبح

بی من نعمۃ او باحد من خلقک فمنک وحدک لا شریک لک فلک الحمد ولک الشکر

دس حب ی ؛ یا اللہ جس چیز نے صبح کی ساتہہ میری کسی نعمت سی یا ساتہہ کسی کے مخلوق
تیری سی پس سب تیری طرف سی ہی تو ایک ہی یعنی جو نعمت دین و دنیا کی حاصل ہوئی ہے مجہکو یا کسی اور کو
مخلوق سی پس خاص تیری عنایت سی ہی نہین کوئی شریک تیرا پس تیری ہی لئی تعریف ہی اور تیری ہی لئی
شکر ہی یعنی لازم ہی شکر میرے پر زبان و دل و اعضاسی مقابلہ مین اس نعمت کی نقل کی یہہ ابوداؤد و نسائی ابن
حبان ابن سنی نی ف فرمایا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نی کہ جسنی صبح کو یہہ دعا پڑہی شکر اوس
دنکا اوکیا اور جسنی شام کو پڑہی شکر اوس رات کا اوکیا کذا فی المشکوۃ اور بعضی روایت مین آیا ہی
کہ حضرت داؤد علیہ السلام نی کہا خداوندا نعمتین تیری مجہپر بہت ہوئین شکر اونکا کیونکر ادا کرون
حکم ہوا ای داؤد جب جانا تونی کہ جو نعمت تیری پاس ہی سب تیری طرف سی ہی شکر اوسکا ادا کیا تو نی یعنی

کذا قال العمر اللّٰہم عافنی فی بدنی اللّٰہم عافنی فی سمعی اللّٰہم عافنی فی بصری لا الہ

الا انت ثلث مرات اللّٰہم انی اعوذ بک من الکفر والفقر اللّٰہم انی اعوذ بک من

عذاب القبر لا الہ الا انت ثلث مرات دس ی ؛ یا اللہ سلامتی دی مجکو بدن میری مین یعنی
تمام اعضاسی کوئی چیز گناہ کی نہو یا اللہ سلامتی دی مجکو سماعت میری مین یعنی بہرا نہ ہوجاؤن یا اوس چیز کی
سننی سی کہ سننا درست نہو مثل غیبت اور جہوٹ اور گانی بجانی کی یا اللہ سلامتی دی مجکو بینائی میری
مین نہین کوئی معبود مگر تو یعنی تجہی سی عافیت مانگتی ہین غیر تیری سی پڑہی اسکو تین بار یا اللہ تحقیق مین پناہ
مانگتا ہون ساتہہ تیری کفر سی اور محتاجگی سی یا اللہ تحقیق مین پناہ مانگتا ہون ساتہہ تیری عذاب

تو کسی نہین کوئی معبود مگر تو یعنی پس نہین پناہ مانگی جاتی ہی مگر تجہسی ترہی یہ تین بار نقل کی یہہ ابو داود ابن سنی نے **ف** مراد سلامتی بینائی کی سلامتی ہی اندہی پن سی یا نہ دیکہنی تماشا یونہ قدرت کیسی یا نظر کرنی سی طرف حرام چیزون کے مانند عورت اجنبی اور لڑکے کی اور میلی تماشی کے اور مراد کفر سی یا کفر مشہور ہے اور محتاجگی ہی محتاجگی دلکی کہ آدمی کو بی صبر کر گلہ تقدیر کا اور اللہ تعالی کا کرتا ہی یا کفر ہی کفران نعمت اور محتاجگی ہی محتاجگی طرف خلق کے یا کم ہونا مال کا ساتہ نہونی قناعت کے اور نہونے صبر کے اور کثرت حرص کے کذا ذکر ا ہی سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ مَا شَاءَ اللّٰهُ كَانَ وَمَا لَمْ يَشَأْ لَمْ يَكُنْ اَعْلَمُ اَنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ وَاَنَّ اللّٰهَ قَدْ اَحَاطَ بِكُلِّ شَيْءٍ عِلْمًا ÷ **دس** پاک ہی اللہ اور تسبیح کرتا ہون ساتہ تعریف اوسکے نہین ہے قوت بندی کو حرکت اور سکون پر مگر ساتہ قدرت دینی اللہ کی جو چاہا اللہ نے ہوا اور جو نچاہا نہوا جانتا ہون مین کہ تحقیق اللہ ہر چیز پر قادر ہی اور تحقیق اللہ نی گہیرا ہر چیز کو از روی جاننی کے یعنی وہ ہر چیز کو جانتا ہی نقل کی یہہ ابو داود نسائی ابن سنی نی **ف** جو چاہا ہوا اور جو نہ چاہا نہوا یعنی برابر ہے کہ بندہ چاہے یا نہ چاہی اور یہی معنی ہین اس آیتہ کی وَمَا تَشَاؤُنَ اِلَّا اَنْ يَّشَاءَ اللّٰهُ یعنی نہین چاہتی ہو تم مگر اوسوقت کہ چاہی اللہ اور حدیث قدسی مین ہی تُرِيْدُ وَاُرِيْدُ وَلَا يَكُوْنُ اِلَّا مَا اُرِيْدُ فَمَنْ رَضِيَ فَلَهُ الرِّضَا وَمَنْ سَخِطَ فَلَهُ السُّخْطُ وَيَفْعَلُ اللّٰهُ مَا يَشَاءُ وَيَحْكُمُ مَا يُرِيْدُ یعنی ای بندی ارادہ کرتا ہی تو ایک کام کا اور ارادہ کرتا ہون مین اور نہین ہوتا مگر جو چاہتا ہون مین پس جو شخص راضی ہو یعنی میرے ارادے پر پس اوسکے لئی خوشنودی میری ہی اور جو خفا ہوا میرے ارادی سے پس اوسکی لئی خفگی ہے میری اور کرتا ہی اللہ جو چاہتا ہی اور حکم کرتا ہی جو ارادہ کرتا ہی اور حدیث شریف مین آیا ہے کہ جسنی یہہ دعا صبح کو پڑہی شام تلک محفوظ رہا اور جسنی شام کو پڑہی صبح تلک محفوظ رہا کذا ذکرہ العلی اَصْبَحْنَا عَلٰى فِطْرَةِ الْاِسْلَامِ وَكَلِمَةِ الْاِخْلَاصِ وَعَلٰى دِيْنِ نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلٰى مِلَّةِ اَبِيْنَا اِبْرَاهِيْمَ حَنِيْفًا مُسْلِمًا وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ÷ اط

فِی الصَّبَاحِ وَالْمَسَاءِ ؛ س ؛ فِی الصَّبَاحِ فَقَطْ ٭ صبح کے ہمنی اوپر پیدایش اسلام کے
اور کلمہ خلاص کے یعنی لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی اور اوپر دین نبی اپنی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی اور
اوپر ملت باپ اپنے ابراہیم کے کہ وہ توحید کرنی والے تہی اور تابعدار تہی اور نہین تہی مشرکون سی نقل کیا
یہہ احمد و طبرانی نے بیچ صبح و شام کی اور نقل کی نسائی نی بیچ صبح کی فقط ف یعنی دعا اصبحنا علی
فطرۃ الاسلام آخر تک کو احمد و طبرانی نے صبح و شام کا پڑہنا نقل کیا ہی و ...
یا حی یا قیوم حد سے عبارت چلی پہلے عبارت ہی اسکو ملا ق نہین لیا ہی کہا مصنف نے اور پڑہی حضرت نے
یہہ دعا تا لوگ سنکر سیکہین و ظاہر تر یہہ ہی کہ حضرت ہی اپنی اوپر ایمان لانیکے حکم کی گئی تہی جیسے کہ
جواب اذان مین آیا ہی کہ جب موذن اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ کہتا تہا
حضرت جواب دیتی تہی انا انا یعنی مین بہی گواہی دیتا ہون کذا ذکرہ بعضے یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ بِرَحْمَتِكَ
اَسْتَغِیْثُ اَصْلِحْ لِیْ شَأْنِیْ کُلَّهٗ وَلَا تَكِلْنِیْ اِلٰی نَفْسِیْ طَرْفَةَ عَیْنٍ ؛ س مس ک ٭ ای زندہ
ای ہمیشہ رہنے والے بسبب رحمت تیری کی فریاد کرتا ہون مین اور مدد چاہتا ہون درست کر واسطی
میرے تمام حال میرا اور نہ سونپ مجکو طرف نفس میرے کی ایک پلک مارنے تک یعنی نہ محروم رکہ مجکو رحمت امداد
سے نقل کی یہہ نسائی حاکم بزار نی ف ٭ حضرت علی رض روایت کرتے ہین کہ جنگ بدر مین لڑائی
کافرون سے پہر حاضر ہوا حضرت کی پاس دیکہا مینے کہ سجدہ مین یا حی یا قیوم پڑہ رہی ہین پہر گیا مین
اور لڑا مین پہر آکر دیکہا کہ حضرت یا حی یا قیوم سجدے مین پڑہتے تہے پس فتح دی اللہ تعالی نی اونکو
کذا ذکرہ بعضے اَللّٰهُمَّ اَنْتَ رَبِّیْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ خَلَقْتَنِیْ وَاَنَا عَبْدُكَ وَاَنَا عَلٰی عَهْدِكَ
وَوَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ اَبُوْءُ لَكَ بِنِعْمَتِكَ عَلَیَّ وَاَبُوْءُ بِذَنْبِیْ فَاغْفِرْ لِیْ فَاِنَّهٗ لَا یَغْفِرُ
الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ ؛ خ س ٭ یا اللہ تو رب میرا ہے
نہین کوئی معبود مگر تو پیدا کیا تو نے مجکو اور مین بندہ تیرا ہون اور مین اوپر عہد تیری کی ہون اور وعدے
تیری کی ہون یعنی عہد اور وعدہ کہ تجہسی ایمان لانی کا اور خالص عبادت کرنیکا دن میثاق کی کیا تہا اور ہمیشہ

مستقیم ہون بقدر طاقت اپنی کی یعنی بہ اقرار اپنی عاجزی کا کہ جسطرح واجب ہے ویسا نہین ادا ہوتا اقرار
کرتا ہون مین واسطی تیری ساتہہ نعمت تیری کی کہ اوپر میرے ہی اور اقرار کرتا ہون مین ساتہہ گناہ اپنی کے
پس بخش مجکو پس تحقیق نہین بخشتا گناہونکو کوئی مگر تو پناہ مانگتا ہون مین ساتہہ تیری برائی کرتوت اپنی سی
یعنی بخش گناہ میرے نقل کی ہیہ بخاری نسائی نی اَللّٰهُمَّ اَنْتَ رَبِّیْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ خَلَقْتَنِیْ وَاَنَا
عَبْدُكَ وَاَنَا عَلٰی عَهْدِكَ وَوَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ اَبُوْءُ
بِنِعْمَتِكَ عَلَیَّ وَاَبُوْءُ بِذَنْبِیْ فَاغْفِرْ لِیْ اِنَّهٗ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ **دی** یا اللہ تو رب
میرا ہے نہین کوئی معبود مگر تو پیدا کیا تونی مجکو اور مین بندہ تیرا ہون اور مین عہد تیری پر ہون اور وعدی
تیری پر بقدر طاقت اپنی کی پناہ مانگتا ہون ساتہہ تیری برائی کردار اپنی کیسی اقرار کرتا ہون مین ساتہہ نعمت
تیری کی کہ مجہپر ہی اور اقرار کرتا ہون مین ساتہہ گناہ اپنی کی پس بخش مجکو تحقیق نہین بخشتا گناہون کو کوئی مگر تو
نقل کی ہیہ ابوداود و ابن سنی نی اَللّٰهُمَّ اَنْتَ اَحَقُّ مَنْ ذُكِرَ وَاَحَقُّ مَنْ عُبِدَ وَاَنْصَرُ مَنِ ابْتُغِیَ
وَاَرْاَفُ مَنْ مَلَكَ وَاَجْوَدُ مَنْ سُئِلَ وَاَوْسَعُ مَنْ اَعْطٰی اَنْتَ الْمَلِكُ لَا شَرِيْكَ لَكَ
وَالْفَرْدُ لَا نِدَّ لَكَ كُلُّ شَیْءٍ هَالِكٌ اِلَّا وَجْهَكَ لَنْ تُطَاعَ اِلَّا بِاِذْنِكَ وَلَنْ تُعْصٰی اِلَّا بِعِلْمِكَ
تُطَاعُ فَتَشْكُرُ وَتُعْصٰی فَتَغْفِرُ اَقْرَبُ شَهِيْدٍ وَاَدْنٰی حَفِيْظٍ حُلْتَ دُوْنَ النُّفُوْسِ وَاَخَذْتَ
بِالنَّوَاصِیْ وَكَتَبْتَ الْاٰثَارَ وَنَسَخْتَ الْاٰجَالَ اَلْقُلُوْبُ لَكَ مُفْضِيَةٌ وَالسِّرُّ
عِنْدَكَ عَلَانِيَةٌ اَلْحَلَالُ مَا اَحْلَلْتَ وَالْحَرَامُ مَا حَرَّمْتَ وَالدِّيْنُ مَا شَرَعْتَ وَالْاَمْرُ
مَا قَضَيْتَ وَالْخَلْقُ خَلْقُكَ وَالْعَبْدُ عَبْدُكَ وَاَنْتَ اللّٰهُ الرَّءُوْفُ الرَّحِيْمُ اَسْئَلُكَ
بِنُوْرِ وَجْهِكَ الَّذِیْ اَشْرَقَتْ لَهُ السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ وَبِكُلِّ حَقٍّ هُوَ لَكَ وَبِحَقِّ السَّائِلِيْنَ
عَلَيْكَ اَنْ تُقِيْلَنِیْ فِیْ هٰذِهِ الْغَدَاةِ اَوْ فِیْ هٰذِهِ الْعَشِيَّةِ وَاَنْ تُجِيْرَنِیْ مِنَ النَّارِ
بِقُدْرَتِكَ + **طط ب** یا اللہ توہی لائق تر ہی ساتہہ ذکر کی اوس سی کہ یاد کیا جاوی یعنی
ذکر تیرا لائق تر ہی ہر کسو سی اور تو لائق تر ہی ساتہہ عبادت کی اوس سی کہ عبادت کیا جای یعنی سوا تیری

تیری عبادت کی عبادت سب ہونگی باطل ہی اور تو بہت مدد کرنی والا ہی اوس سی کہ مدد ڈہونڈہی جاے
اوس سی اور تو ہی بہت مہربان اوس سی کہ مالک ہو یعنی مالکون مجازی سی تو زیادہ مہربان ہے
اور تو ہی بہت سخی اوس سی کہ مانگا جاوی اور تو فراخ تر ہی عطا مین اوس سی کہ دیتا ہی تو بادشاہ ہی نہین کوئی
شریک تیرا اور تو ایک ہی نہین کوئی ہمسر تیرا ہر چیز ہلاک ہونی والی ہی مگر ذات تیری ہرگز نہین عبادت کیا
جاتا ہی تو مگر ساتہہ توفیق اپنی کی اور ہرگز نہین نافرمانی کیا جاتا ہی تو مگر ساتہہ علم اپنی کی اطاعت
کیا جاتا ہی تو پس جزا دیتا ہی اور نافرمانی کیا جاتا ہی تو پس بخشتا ہی تو قریب تر ہی ہر حاضر سی یعنی تبارک ہی
نَحْنُ اَقْرَبُ اِلَيْهِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِيْدِ پر اور تو نزدیکتر ہر نگہبان سی حایل ہوا تو نزدیک نفسونکی اور پکڑی تو نی
بال پیشانیونکی یعنی سب تیری قبضۂ قدرت مین ہین اور لکہا تو نی عملونکو یعنی لوح محفوظ مین اور لکہین تو نی عمرین
لوح محفوظ مین اور دل سب تیری تجلیات کی ہونیکی فراخ ہین اور پوشیدہ نزدیک تیری ظاہر ہی حلال
وہ چیز ہی کہ حلال کی تو نی اور حرام وہ چیز ہی کہ حرام کی تو نی اور دین وہ چیز ہی کہ مقرر کیا تو نی اور کام
وہ چیز ہی کہ حکم کیا تو نی یعنی تمام امور کہ دنیا مین ہوتی ہین تیری ہی حکم اور ارادہ سی ہوتے ہین اور سب مخلوق
پیدایش تیری ہی اور سب بندی تیری ہین اور تو ہی اللہ بہت مہربان بخشنی والا مانگتا ہون مین تجہسی ساتہہ
وسیلہ نور ذات تیری کی وہ جو روشن ہوگئی بسبب اوسکی آسمان اور زمین اور مانگتا ہون ساتہہ وسیلہ
ہر حق سی کہ وہ واسطی تیری ہی سب مخلوق پر یعنی اطاعت عبادت وغیرہا اور ساتہہ
وسیلہ حق مانگنی والون سی کہ تجہپر ہی یعنی از راہ کرم اور وعدی تیری کی جو حق رکہتی ہین و لا تجہپر کسکا
حق ہی یہ کہ معاف کری تو مجہکو اس دن مین یا اس رات مین یعنی صبح کے وظیفہ مین فی ہذہ الغداۃ
کہی اور شام کی وظیفہ مین فی ہذہ العشیۃ اور یہ کہ امان دی تجہکو آگ سی ساتہہ قدرت اپنی کی
نقل کی یہ طبرانی نی کبیر مین اور کتاب الدعا مین **ف** حدیث شریف مین آیا ہی کہ جو کوئی پڑہی
یہ دعا لکہی جاتی ہین اوسکی لئی دس نیکیان اور دور کی جاتی ہین دس برائیان اور ثواب ملتا ہی
دس غلام آزاد کرنیکا اور پناہ دیتا ہی اللہ تعالی شیطان سی کذا ذکرہ العلی اور یہ جو کہا کہ نہین

نافرمانی کیا جاتا مگر ساتھ علم اپنے کی اسمین شارہ ہی اسپر کہ طاعت نہین ہی مگر سبب ارادہ اور امر اللہ تعالی کے اور معصیت سبب ارادہ کی ہی نہ امر کی آور حائل ہوا تو نزدیک نفسون کے یعنی حائل ہوا تو درمیان لوگونکی اور خواہشون نفس اونکی کی بس نہین طاقت رکھتی ہین یہہ کہ ایمان لاوین یا کفر کرین مگر ساتھ ارادہ تیری کی حاصل یہہ ہے کہ مالک ہے دلون کا پہیرتا ہی جدہر چاہتا ہی حَسْبِیَ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ عَلَیْهِ تَوَکَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ سَبْعَ مَرَّاتٍ ؛ ی ؛ کفایت ہی مجکو اللہ نہین کوئی معبود مگر وہ اوسپر بہروسا کیا مینی یعنی غیر اوسکی پرسش نامید رکہتا ہون اور نہ ڈرتا ہون کسی سی مگر اوسی سی اور وہ پروردگار عرش بڑیکا ہی پڑہی یہہ سات بار نقل کی یہہ ابن سنی نی ف حدیث شریف مین آیا ہے کہ جو کوئی صبح شام یہہ آیت سات سات بار پڑہی تو کفایت کرتا ہی اللہ تعالی غم دنیا اور آخرت اوسکیکو اور بعضی مشائخ شاذلیہ رح نے کہا ہی کہ اگر کسی شخص کو سوا اسکے اور ورد نہ ہو تو یہہ کافی ہی کذا ذکر اعلی آور اللہ تعالی نے بہی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو فرمایا اسکے پڑہنی کو اس آیۃ مین فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُلْ حَسْبِیَ اللّٰهُ آخر تک لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ عَشْرَ مَرَّاتٍ ؛ س حب ا ط ی نہین کوئی معبود مگر اللہ تنہا نہین شریک کوئی اوسکا اوسیکی لیے پادشاہت ہی اور اوسیکے لئے سب تعریف اور وہ ہر چیز پر قادر ہی پڑہی اسکو دس بار نقل کی یہہ نسائی ابن حبان احمد طبرانی ابن سنی نے سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِیْمِ وَبِحَمْدِهٖ مِائَةَ مَرَّةٍ ؛ م د ت س حب مس مص ع و ؛ پاک ہے اللہ بزرگ اور پاکی بیان کرتا ہون ساتھ تعریف اوسکی کی پڑہی یہہ سو بار نقل کے یہہ مسلم ابوداؤد ترمذی نسائی حاکم ابن حبان ابوعوانہ نے ف حدیث شریف مین آیا ہے کہ جسنے صبح شام کو سبحان اللہ وبحمدہ سو سو بار پڑہا تو نہین لاتی کاکوئی قیامت کو عمل بہتر اوس چیز سی کہ لا دیگا یہہ اوسکو لیکن وہ شخص کہ مثل اسکے پڑہی یعنی وہ برابر اسکی ہوگا یا زیادہ اس سی پڑہی یعنی بس وہ افضل اس سی ہوگا انتہی اور اگر ان تسبیحات وغیرہا کو گنتی نقل کی گئی ہی زیادہ بہی پڑہی گا تو بہی ثواب پاویگا اور زیادتی کا جدا

جد اس گنتی اوس قبیلہ کی نہین ہی کہ اس سی زیادہ پڑہنا منع ہو مثل زیادتی طہارت کی کہ تین بار سے زیادہ اعضا کو دہونا منع ہی کذا قال نعمۃ اللہ امسطرح شیخ فخر الدین رح نے بسم اللہ الذی لا یضر کی بیان مین قول مصنف کا نقل کیا ہی اور بعضی عکس اسکی کہتی ہین و اللہ اعلم

سُبْحَانَ اللّٰهِ مِائَةَ مَرَّةٍ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ مِائَةَ مَرَّةٍ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مِائَةَ مَرَّةٍ اَللّٰهُ اَكْبَرُ مِائَةَ مَرَّةٍ **ت** سبحان اللہ سو بار پڑہی الحمد للہ سو بار لا الہ الا اللہ اکبر سو بار نقل کے یہ ترمذی نی **ف** فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ جو کوئی صبح شام کو سو سو بار سبحان اللہ پڑہی ہوگا اوسی ثواب مانند سو حج کرنی والے کی اور جو صبح شام کو سو سو بار الحمد للہ پڑہی ہوگا مانند ثواب اوس شخص کی کہ سو گہوڑی جہاد کی لئی دئی یا فرمایا اس مضمون کے جگہہ یہ کہ سو جہاد کئی اور جو لا الہ الا اللہ صبح شام کو سو سو بار پڑہی ہوگا ثواب مانند سو غلام آزاد کرنیوالی کے وہ غلام اولاد حضرت اسمعیل علیہ السلام کیسی ہون اور جو اللہ اکبر سو سو بار صبح شام کو پڑہی نہین ہوگا کوئی بہتر عمل مین اوسدن اس شخص سی لیکن وہ شخص کہ مثل اسکی پڑہی یعنی وہ برابر اسکی ہوگا یا زیادہ اس سی پڑہی یعنی وہ افضل اس سی ہوگا کذا فی المشکوٰۃ

وَيُصَلِّي عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَشَرَ مَرَّاتٍ **ط** اور درود بہیجی اوپر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی دس بار نقل کے یہ طبرانی نی **ف** فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو صبح شام کو دس بار مجہپر درود بہیجی پاویگی اوسکو شفاعت میری دن قیامت کے اور فرمایا کہ جو کوئی مجہپر صبح کی نماز کی بعد پہلے بات کرنیکے درود بہیجتا ہی روا کرتا ہی اللہ تعالی سو حاجتین اوسکے جلدی دیتا ہی تیس حاجتین سو مین سی اور ستر کو تاخیر دیتا ہی روا کرتا ہی اللہ تعالی سو حاجتین اوسکے جلدی دیتا ہی تیس حاجتین سو مین سی اور ستر کو تاخیر دیتا ہے اور بعد نماز مغرب کی بہی ایسا ہی ثواب پاتا ہی کذا ذکر المصنف نی المہنۃ مناسب اس مقام کے ایک درود لکہا جاتا ہے اگرچہ وہ بہت پڑہی بناسنی دارقطنی افراد مین اور ابن بجار اپنی تاریخ مین حضرت ابوبکر سی روایت کی ہی کہا اونہون نے کہ مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس بیٹہا تہا کہ ایک شخص حاضر ہوا اور سلام کیا اوسکو حضرت نے جواب دیا اور خوش ہوکر اپنی پہلو مین بٹہایا جب وہ شخص اپنی حاجت عرض کرکر اوٹہا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ ای ابوبکر یہ شخص ہے کہ بلند کی جاتے ہین عمل اسکے سئے مانند عمل سب روی زمین

داون کی عرض کیا مینی کیا ہی سبب اسکا فرمایا کہ جب صبح ہوتی ہی مجہپر ایک درود دس بار بہیجتا ہی کہ مانند
درود سب خلق کی ہوتا ہی پوچہا مینی وہ کیا ہی فرمایا یہہ ہی اَللّٰہُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِنِ النَّبِیِّ عَدَدَ مَنْ صَلّٰی عَلَیْہِ مِنْ
خَلْقِکَ وَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِنِ النَّبِیِّ کَمَا یَنْبَغِیْ لَنَا اَنْ نُصَلِّیَ عَلَیْہِ وَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِنِ النَّبِیِّ کَمَا اَمَرْتَنَا اَنْ نُصَلِّیَ عَلَیْہِ یعنی
یا اللہ رحمت خاص بہیج اوپر حضرت محمد کی کہ نبی ہین بقدر گنتی اونکی کہ درود بہیجی ہین اوپر مخلوق تیری سی
اور رحمت خاص بہیج اوپر محمد کی کہ نبی ہین جیسیکہ لایق ہی ہمکو کہ درود بہیجین اوپر اور رحمت خاص بہیج اوپر
محمد کی جو نبی ہین جیسیکہ حکم کیا تونی ہمکو یہہ کہ درود بہیجین ہم اوپر کذا فی در المنثور وَاِنِ ابْتُلِیَ بِھَمٍّ
اَوْ دَیْنٍ فَلْیَقُلِ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنَ الْھَمِّ وَالْحُزْنِ وَاَعُوْذُ بِکَ مِنَ الْعَجْزِ وَالْکَسَلِ
وَاَعُوْذُ بِکَ اَللّٰھُمَّ مِنَ الْجُبْنِ وَالْبُخْلِ وَاَعُوْذُ بِکَ مِنْ غَلَبَۃِ الدَّیْنِ وَقَھْرِ الرِّجَالِ ابو د
اور اگر مبتلا کیا جاوی کوئی غم مین یا قرض مین پس کہی یا اللہ تحقیق مین پناہ مانگتا ہون ساتہہ تیری فکر سی
اور غم سی اور پناہ مانگتا ہون ساتہہ تیرے عاجز ہونے سی یعنی کمال کی حاصل کرنے مین اور کاہلی سی یعنی اعمال
مین اور پناہ مانگتا ہون ساتہہ تیری نامردی سی یعنی ڈرنے دشمن کیسی کہ بازرہی لڑائی دشمن کیسی اور بخیلی سی اور
پناہ مانگتا ہون ساتہہ تیری بوجہہ قرض کیسی اور قہر آدمیون کیسی یعنی قہر بادشاہون اور غلبہ
ظالمون اور جور بدعتیون کی سی نقل کی یہہ ابوداؤد نی ف حدیث شریف مین آیا ہی کہ ایک
شخص نے سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم سی عرض کیا کہ بہت سی غم اور قرض لاحق ہوئی ہین مجہکو فرمایا
کیا نہ سکہاؤن مین تجہکو ایک کلام کہ جب پڑہی تو اوسکو اللہ تعالی دور کری غم تیرا اور ادا
کری تجسی قرض تیرا اوسنی عرض کیا فرمائی فرمایا صبح شام یہہ دعا پڑہا کر وہ شخص روایت کرتا ہی کہ پڑہی
مینی یہہ دعا پس اللہ تعالی نی دور کیا غم میرا اور ادا کیا قرض میرا تمام ہوئی حدیث کہا مصنف نی کہ عجز
ترک کرنا اوس چیز کا ہی کہ کرنا اوسکا خوب ہو اور پناہ غلبہ قرض سی اسلئی ہی کہ حدیث شریف مین
آیا ہی اَلدَّیْنُ شَیْنُ الدِّیْنِ یعنی قرض عیب دین کا ہی اور فرمایا ہی لَا ھَمَّ اِلَّا ھَمُّ الدَّیْنِ وَلَا وَجَعَ اِلَّا وَجَعُ الْعَیْنِ
یعنی قرض کی غم برابر کوئی غم نہین اور آنکہہ کی درد برابر کوئی درد نہین تمام ہوا علاقہ حدیث سی کا ایک

بیان دعای قرض کا

روایت مین آیا ہی کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی جسنی دن جمعہ کی ستر بار پڑہا اللّٰهُمَّ اغْنِنِی بِحَلَالِکَ
عَنْ حَرَامِکَ وَبِفَضْلِکَ عَمَّنْ سِوَاکَ نہین گذرینگی اوسپر دو جمعہ کہ غنی کردیگا اوسکو اللہ تعالی کذا ذکر

الْعَلی عن الفردوس اِلٰی هٰهُنَا یُقَالُ فِی الصَّبَاحِ وَالْمَسَاءِ جَمِیعًا وَلٰکِنْ یُقَالُ فِی الْمَسَاءِ مَکَانَ

اَصْبَحَ اَمْسٰی وَمَکَانَ هٰذَا الْیَوْمِ هٰذِهِ اللَّیْلَةَ وَمَکَانَ التَّذْکِیرِ التَّانِیثُ وَمَکَانَ

النُّشُوْرِ الْمَصِیْرُ لِمَا کَتَبْنَاهُ بِالْحُمْرَةِ فَوْقَ کُلِّ کَلِمَةٍ ٭ یہان تلک پڑہا جاوی یہ صبح اور
شام کی دونو کی لیکن پڑہا جاوی شام کی وظیفہ مین جگہہ اصبح کی لفظ امسی کا اور جگہہ اصبحت کی امسیت
اور جگہہ اصبحنا کی امسینا اور جگہہ ہذا الیوم کی ہذہ اللیلۃ اور جگہہ مذکر کی مونث یعنی ہ کی جگہہ ہا اور جگہہ
نشور کی مصیر جیسی کہ لکہا ہمنی اوسکو ساتہہ سرخی کی اوپر ہر کلمہ کی وَیُزَادُ فِی الْمَسَاءِ فَقَطْ اَمْسَیْنَا

وَاَمْسَی الْمُلْکُ لِلّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ الَّذِیْ یُمْسِکُ السَّمَاءَ اَنْ تَقَعَ عَلَی الْاَرْضِ

اِلَّا بِاِذْنِهٖ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ وَذَرَاَ وَبَرَاَ ط ٭ اور زیادہ کی جاوی شام مین فقط یعنی نہ صبح مین
یہہ دعا شام کی ہمنی اور شام کی ملک نی واسطی اللہ کی اور سب تعریف اللہ کی لئی ہی پناہ مانگتا ہون مین
ساتہہ اللہ کی جسنی تہام رکہا ہی یعنی محفوظ رکہا ہی آسمان کو اس سی کہ گر پڑی زمین پر مگر ساتہہ
حکم اوسکی کی برائی اوس چیز کی سی کہ اندازہ کیا اور برگزیدہ کیا اور پیدا کیا نقل کی یہہ طبرانی نی

وَیُزَادُ فِی الصَّبَاحِ فَقَطْ اَصْبَحْنَا وَاَصْبَحَ الْمُلْکُ لِلّٰهِ وَالْکِبْرِیَاءُ وَالْعَظَمَةُ وَالْخَلْقُ وَالْاَمْرُ

وَاللَّیْلُ وَالنَّهَارُ وَمَا یَضْحٰی فِیْهِمَا لِلّٰهِ وَحْدَهٗ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ اَوَّلَ هٰذَا النَّهَارِ صَلَاحًا وَ

اَوْسَطَهٗ فَلَاحًا وَاٰخِرَهٗ نَجَاحًا اَسْئَلُکَ خَیْرَ الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ حص
اور زیادہ کی جاوی صبح مین فقط یعنی نہ شام مین یہہ دعا صبح کی ہمنی اور صبح کی ملک نی واسطی اللہ کی اور
بزرگی ذات کی اور بزرگی صفات کی اور مخلوق اور حکم اور رات اور دن اور وہ چیز کہ ظاہر ہوتی ہی ان مین واسطی
اللہ ہی کی ہین کہ ایک ہی وہ یا اللہ کر اول اس دن کا سبب نیکی کا یعنی خرچ کرین اوسکو طاعت مین اور درمیان اوسکی کو
سبب مطلب پانی کا اور آخر اوسکی کو سبب نجات کا آفتون سی مانگتا ہون مین تجہسی بہلائی دنیا اور آخرت

کرای ہیت سے اس مہربانون کی نقل کی ہیہ ابن ابی شیبہ نی لبیک اللّٰھم لبیک و سعدیک والخیر
فی یدیک و منک والیک اللّٰھم ما قلت من قول او حلفت من حلف او نذرت
من نذر فمشیئتک بین یدی ذلک کلہ ما شئت کان وما لم تشأ لا یکون ولا
حول ولا قوۃ الا بک انک علی کل شیء قدیر اللّٰھم ما صلیت من صلوۃ فعلی
من صلیت وما لعنت من لعن فعلی من لعنت انت ولیی فی الدنیا والاخرۃ
توفنی مسلما والحقنی بالصالحین ۞ **ی ص اط** حاضر ہوین خدمت تیری مین یا
اللہ حاضر ہوین خدمت تیری پہ پہر حاضر ہون مین اور مستعد ہون طاعت تیری پر اور بہلائی ہاتہون تیری
مین ہے یعنی تصرف اور قدرت تیرے مین ہے اور بہلائی ہمکو پہنچی وسی تجہسی ہے اور طرف
تیرے ہی رجوع کرنے والا حال ہمارا اور مآل کار ہمارا یا اللہ جو کچہہ کہی مینی بات یا کہائی مینی قسم یا مانی مینی
کوئی نذر پس خواہش تیری آگی اس سبکی ہی جو چاہا تونے ہوا اور جو نہ چاہا تونی نہوگا اور نہین ہے
پہر ناگناہون سی اور نہ قوت عبادت پر مگر ساتہہ مدد تیرے کے تحقیق تو ہر چیز پر قادر ہی یا اللہ جو کچہہ
کے مینی دعا پس جا لگی اوسکو کہ دعا کی تونے اوسپر اور لایق دعا کی کیا ہی اوسکو اور جو کچہہ کے مینی لعنت
پس کر اوپر اوسکے کہ لعنت کی تونی اوسپر تو مالک میرا ہی دنیا اور آخرت مین مار مجکو مسلمان اور ملا
مجکو ساتہہ نیکبختون کے یعنی ساتہہ نبیوں اور رسولون کی نقل ہے کہ یہہ ابن سنی حاکم احمد طبرانی نے
ف آیا ہی کہ اخیر کلام مرتے دم حضرت ابوبکر رض کا یہہ تہا رب توفنی مسلما والحقنی بالصالحین کذا
ذکرہ سے اللّٰھم انی اسئلک الرضا بعد القضاء وبرد العیش بعد الموت ولذۃ
النظر الی وجھک وشوقا الی لقائک فی غیر ضراء مضرۃ ولا فتنۃ مضلۃ
یا اللہ تحقیق مین مانگتا ہون تجہسی خوشنودی اپنی پیچہی تقدیر کی یعنی جو مصیبت و بلا کے تقدیر جاری ہوا اوسپر
راضی رہون اور ٹہنڈک عیش کے پیچہی مرنے اور مزہ دیکہنی کا طرف ذات تیرے کی اور شوق طرف
ملنی تیرے کی بیچ غیر حالت سخت کی کہ زیان پہونچانی والا ہو اور غیر فتنہ گمراہ کرنے والے کے

ف معنی عیش کی زندگانی مین پس مراد ساتهه تشدّد عیش کے بعد مرنی کی چاہنا زندگانی کا ہے
بعد مرنیکے کیونکہ زندگانی فانی ہی اور وہانکی باقی پس حاصل چین آرام وہین کا ہی اسی لئی حضرتنی وہانکا
آرام مانگا بیچ بغیر حالت سخت کی کہ زیان پہونچانی والے ہوینی ایسا شوق مانگتا ہون کہ نقصان نکری سلوک
میرے مین اور استقامت میری مین راہ ادب پر اور احکام پر اسلئی کہ کبہی شوق مین حالت سکر کی ہوکر خلاف
ادب کی باتین ہوجاتی ہین اور یہی مراد ہے۔ جملہ مابعد سی آخر غیر فتنہ یعنی نہ لاحق ہو رنج وبلا کہ سبب گمراہی ہو یا

یا غیر میرتکا ہو لذا ذکر یعنی وَأَعُوذُ بِكَ أَنْ أَظْلِمَ أَوْ أُظْلَمَ أَوْ أَعْتَدِيَ أَوْ يُعْتَدٰى عَلَيَّ أَوْ أَكْتَسِبَ
خَطِيئَةً أَوْ ذَنْبًا لَا تَغْفِرُهُ اَللّٰهُمَّ فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ عَالِمَ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ
ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ فَإِنِّي أَعْهَدُ إِلَيْكَ فِي هٰذِهِ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَأُشْهِدُكَ وَكَفٰى بِكَ
شَهِيدًا أَنِّي أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ وَحْدَكَ لَا شَرِيكَ لَكَ لَكَ الْمُلْكُ وَلَكَ الْحَمْدُ
وَأَنْتَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُكَ وَرَسُولُكَ وَأَشْهَدُ أَنَّ
وَعْدَكَ حَقٌّ وَلِقَاءَكَ حَقٌّ وَالسَّاعَةَ آتِيَةٌ لَا رَيْبَ فِيهَا وَأَنَّكَ تَبْعَثُ مَنْ فِي الْقُبُورِ
وَأَنَّكَ إِنْ تَكِلْنِي إِلٰى نَفْسِي تَكِلْنِي إِلٰى ضَعْفٍ وَعَوْرَةٍ وَذَنْبٍ وَخَطِيئَةٍ وَإِنِّي
لَا أَثِقُ إِلَّا بِرَحْمَتِكَ فَاغْفِرْ لِي ذُنُوبِي كُلَّهَا إِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ وَتُبْ عَلَيَّ إِنَّكَ أَنْتَ
التَّوَّابُ الرَّحِيمُ **مس ط** اور پناہ مانگتا ہون مین ساتهه تیری اس بات سی کہ ظلم کرون مین یا ظلم کیا جاؤن
مین یا زیادتی کرون مین یعنی بیچ حق نفس اپنی کی یا غیر اپنی کی یا زیادتی کی جاوی مجہپر یا حاصل کرون مین
گناہ خطا یا گناہ قصد کہ نہ بخشی تو اوسکو یعنی شرک یا اللہ پیدا کرنی والے آسمانون اور زمین کے اے جاننے
والی پوشیدہ اور ظاہر کی اے صاحب بزرگی اور بخشش کے پس تحقیق مین عہد کرتا ہون طرف تیری بیچ اس
زندگانی دنیا کی اور گواہ کرتا ہون مین تجکو اور کافی ہی تو گواہ اسپر کہ تحقیق مین گواہی دیتا ہون اسکی
کہ نہین کوئی معبود مگر تو تنہا ہی تو نہین کوئی شریک تیرا تیری ہی لئی ہی بادشاہت اور تیری ہی لئی ہی سب
تعریف اور تو ہر چیز پر قادر ہی اور گواہی دیتا ہون مین اسکی کہ تحقیق محمد بندے تیری ہین اور رسول تیری اور گواہی

دیتا ہون مین اسکی کہ تحقیق وعدہ تیرا حق ہی اور ملنا تیرا یعنی حضور تیرا یا دیکھنا تجھکو حق ہی اور قیامت آنی والی
ہی نہین شک بیچ اوسکی اور تحقیق تو اوٹھاویگا اونکو کہ قبرون مین ہین اور گواہی دیتا ہون بیہہ کہ تحقیق تو اگر سونپی مجھکو
طرف نفس میری کی تو سونپی کا مجھکو طرف ناتوانی اور عیب اور قصور اور گناہ کی اور چوک کی اور گواہی دیتا ہون مین تحقیق مین
نہین اعتماد کرتا ہون مگر ساتہہ رحمت تیری کی یعنی انعام واحسان تیری کی پس بخش واسطی میری سب گناہ میری تحقیق نہین بخشتا
گناہون کو کوئی مگر تو اور توبہ قبول کر میری یا توفیق دی مجھکو توبہ کی تحقیق تو توبہ قبول کرنی والا مہربان ہی نقل کی یہہ
حاکم احمد طبرانی نی ف روایت ہی زید بن ثابت سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی اونکو بلا کر یہہ دعا تعلیم فرمائی
اور فرمایا کہ مواظبت کرنا اسپر اور مراد سونپنی سی طرف نفس کے بیان یہہ ہی کہ منقطع ہو بندی سی نظر عنایت رب کے پس
بالکل سونپنا مراد نہین ہی اسلئی کہ اگر بالکل اسکی امر اسکی نفس کے طرف سپرد ہوون سب تباہ ہوون اور موجود سی

بیان سورج نکلنی کا

معدوم ہو جاوین کذا قال العلی فَاِذَا طَلَعَتِ الشَّمْسُ قَالَ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَقَالَنَا یَوْمَنَا ھٰذَا وَلَمْ
یُھْلِکْنَا بِذُنُوْبِنَا ۔ موم ۔ پس جب نکلی آفتاب کہی سب تعریف اللہ کی لئی ہی جسنی عفو کی گناہ ہمارے
اسدن ہمارے مین اور نہ ہلاک کیا ہمکو سبب گناہون ہمارے کی نقل کی یہہ موقوفاً مسلم نی اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ وَھَبَنَا
ھٰذَا الْیَوْمَ وَاَقَالَنَا فِیْہِ عَثَرَاتِنَا وَلَمْ یُعَذِّبْنَا بِالنَّارِ ۔ موط ی ۔ سب تعریف
ثابت ہی واسطی اللہ کی جسنی بخشا ہمکو یہہ دن اور درگذر کین اوسمین لغزشین ہمارے یعنی چوک اور برائیان اور نہ عذاب
کیا ہمکو ساتھ آگ کی نقل کی یہہ موقوفاً طبرانی ابن سنی نی ثُمَّ یُصَلِّیْ رَکْعَتَیْنِ ت ۔ پھر نماز پڑہی
دو رکعت نقل کی یہہ ترمذی طبرانی نی ف نماز صبح کی پڑہ کر طلوع آفتاب تلک ذکر مین مشغول رہی
بعد اسکی دو رکعت پڑہ کر اوٹھی کہ اسکو اشراق کہتی ہین ثواب حج اور عمری پورا پاویگا یہہ ہی مضمون حدیث کا
مشکوۃ مین ہی عَنِ اللّٰہِ تَعَالٰی ابْنَ اٰدَمَ ارْکَعْ لِیْ اَرْبَعَ رَکَعَاتٍ اَوَّلَ النَّھَارِ اَکْفِکَ اٰخِرَہٗ
ت د س ۔ روایت کی حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی خدا تعالی سی کہ ای بیٹی آدم کی پڑہ میری لئی چار رکعت
اول دن مین کفایت کرونگا مین تجھکو آخر دن تک نقل کی یہہ ترمذی ابوداود نسائی نی ف
یعنی سب حاجتین تیری برلاونگا اور جمعیت کرونگا دل تیرا اسلئی کہ جو اللہ تعالی کی طرف رجوع کرتا ہی اللہ

اور بہرا انعام فرماتا ہی اور اس حدیث مین اشارہ ہی کہ جسنی فجر کی جوانی اپنے اللہ کے بندگی مین
روا کرے گا اللہ تعالی حاجتین اوسکی بیچ ضعیفی اور اخیر عمر اوسکی کی اور ایسی ہی جو قایم رہا اوسکی
بندگی مین دنیا مین کفایت کریگا اللہ تعالی مہمات اوسکی کو عقبی مین اور یہہ ہی نماز اشراق وسکی ہی
یا چاشت کی کذا ذکرہ ابو یعلے اور وارد ہوا ہی کہ پڑہی انمین والشمس وضحیہا اور والضحی اور آیۃ الکرسی
اور قل یا قل ہو اللہ کذا فی وظایف اخی **ما یقال فی النہار** یہہ بیان ہی اوس چیز کا
کہ پڑہی جاوی دنمین یعنی قید صبح کی نہین سارے ہی دن مین جب چاہی پڑہی لا الٰہ الا اللہ وحدہ
لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد وھو علی کل شیء قدیر مائۃ مرۃ خ م
ت س ق مص مائتی مرۃ ۱ نہین کوی معبود مگر اللہ ایک ہی وہ نہین شریک کوی اوسکا اوسکی
لئی بادشاہت ہی اور اوسکی لئی تعریف ہی اور وہ ہر چیز پر قادر ہی پڑہی یہہ کلمہ سو بار نقل کی بخاری مسلم ترمذی
نسائی ابن ماجہ ابن ابی شیبہ نے اور احمد دوسو بار پڑہنا اسکا روایت کیا ہی **ف** فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی
حاصل اوسکا یہہ ہی جو کوی دنکو یہہ کلمہ سو بار پڑہی ہوتا ہی اوسکو ثواب دس غلام آزاد کرنیکا اور سو نیکیان لکہی جاتی ہین
اور سو گناہ دور کئے جاتی ہین اور پناہ مین رہتا ہی شیطان سی تمام دن شام تلک اور نہین لاتی کا کوی قیامت کو
عمل بہتر اس سی مگر وہ کوی کہ عمل زیادہ کری اس ہی کذا فی المشکوۃ سبحان اللہ وبحمدہ مائۃ مرۃ
م ت س مص پاک ہی اللہ اور تسبیح کرتا ہون ساتھہ تعریف اوسکی پڑہی یہہ تسبیح سو بار نقل کی یہہ
مسلم ترمذی نسائی ابن ابی شیبہ نے من استعاذ باللہ فی الیوم عشر مرات من الشیطان وکل اللہ
بہ ملکا یرد عنہ الشیاطین د ع جو کوئی پناہ مانگی ساتہہ اللہ کی دنمین دس بار شیطان سی متعین کرتا ہی اللہ
ساتہہ اوسکی ایک فرشتہ کہ رد کرتا ہی اوس سی شیطانون کو یعنی وسوسہ شیطانون کو نقل کی یہہ ابو یعلی نی
ف یعنی اعوذ باللہ من الشیطان کہی یا استعیذ باللہ یا التجی الی اللہ یا الوذ باللہ معنی سبکی پناہ مانگنی کی
مین مگر اول افضل ہی ورپہلی پڑہنی کلام اللہ کی اعوذ کی لفظ مین اختلاف ہی نزدیک جمہور کی اعوذ باللہ اولی ہی
اور بعض علما حنفیہ نی استعیذ باللہ اختیار کیا ہی کذا قال العلی من استغفر للمؤمنین والمؤمنات کل

يَوْمٍ سَبْعًا وَعِشْرِيْنَ مَرَّةً اَوْ خَمْسًا وَعِشْرِيْنَ مَرَّةً اَحَدَ الْعَدَدَيْنِ كَانَ مِنَ الَّذِيْنَ يُسْتَجَابُ

لَهُمْ وَيُرْزَقُ بِهِمْ اَهْلُ الْاَرْضِ ط + جو کوئی بخشش چاہے مومن مردونکی لئی اور مومن عورتونکی لئی ہر دین ستائیس بار یا پچیس بار فرمایا ایک دو عدد دونکا ہوتا ہی ان لوگونمین سی کہ قبول کیجاتی ہی دعا اونکی اور رزق دی جاتی مین بسبب برکت اونکی کی زمین والی یعنی اولیا اور برگزیدہ ونمین سی ہوتا ہی نقل کی یہہ طبرانی نی **ف** ظاہر یہہ ہی کہ اونک اراوی کا ہی یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی ستائیس بار فرمایا یا پچیس بار اور ایک روایت مین آیا ہی کہ جو کوئی استغفار کرتا ہی مومنین اور مومنات کی لئی لکھتا ہی اللہ تعالی بدل ہر مومن مرد اور مومن عورت کی

ایک ایک نیکی کذا ذکرہ العلی اَيَعْجِزُ اَحَدُكُمْ اَنْ يَكْسِبَ كُلَّ يَوْمٍ اَلْفَ حَسَنَةٍ يُسَبِّحُ مِائَةَ

تَسْبِيْحَةٍ فَيُكْتَبُ لَهٗ اَلْفُ حَسَنَةٍ اَوْ يُحَطُّ م د ت س حب عَنْهُ

اَلْفُ خَطِيْئَةٍ م ت س حب کیا عاجز ہوتا ہی ایک تم مین کا یعنی کیا نہین طاقت رکھتا ہی یہہ کہ حاصل کری ہر دن ہزار نیکیان پہر فرمایا وہ یہہ کہ سبحان اللہ سو بار کہی پس لکہی جاتی ہین اوسکی لئی ہزار نیکیان یا دور کئی جاتی ہین نقل کی یہہ مسلم نی اور دور کئی جاتی ہین نقل کی یہہ ترمذی نسائی ابن حبان نے اوس سی ہزار گناہ نقل کی یہہ تمام روایت ساتہہ اختلاف مذکور کی مسلم ترمذی نسائی ابن حبان نی **ف** اَوْ يُحَطُّ مین لفظ او کا یا تنویع کی لئی ہی یعنی حسنات متقی کی لئی لکہی جاتی ہین اور دور ہوتی ہین خطائین گنہگار سی یا واسطی او جمع کی ہی یعنی دونو باتین ہوتی ہین جیسی کہ دلالت کرتی ہی اوسپر روایت ویحط کی کذا ذکرہ الحرز وَيَقُوْلُ عِنْدَ اَذَانِ الْمَغْرِبِ اَللّٰهُمَّ

هٰذَا اِقْبَالُ لَيْلِكَ وَاِدْبَارُ نَهَارِكَ وَاَصْوَاتُ دُعَاتِكَ فَاغْفِرْ لِيْ د ت مس

اور یہہ دعا پڑہی کہا جاوی نزدیک اذان مغرب کی یا اللہ یہہ وقت آنی کا ہی تیری رات کی اور جانی کا تیری دن کا ہی اور تیری پکارنی والونکی آوازون کا یعنی موذنونکا بس بخش مجکو نقل کی یہہ ابو داؤد ترمذی حاکم نی مَا يُقَالُ

فِي اللَّيْلِ اٰمَنَ الرَّسُوْلُ الْاٰيَتَيْنِ اٰخِرَ الْبَقَرَةِ ع وہ چیز کہ پڑہی جاتی ہی رات مین یعنی خواہ اول میں ہو یا اوسط یا آخر رات مین یعنی قید نہین جب چاہی پڑہی آمن الرسول سی مراد رکہتا ہون دو آیتین کہ آخر سورہ بقرہ کی مین نقل کی یہہ صحاح ستہ مین **ف** حدیث تفسیر مین آیا ہی کہ جسنی پڑہین دو آیتین آخر سورہ بقرہ کی رات مین

[illegible]

مین کفایت کرینگے اوسکو یعنی قیام لیل سی یا کفایت کرینگے ہر بُری چیز سی کذا فی المشکوٰۃ قُلْ ھُوَ اللّٰہُ
اَحَدٌ ؛ خ م س ٭ اور پڑہنا قل ہو اللہ کا ہی نقل سکے یہہ بخاری مسلم نسائی نی وَقِرَاءَۃُ ثَمَانِیَۃِ اٰیَۃٍ
مس وَقِرَاءَۃُ عَشْرِ اٰیٰتٍ ؛ مس ٭ اور پڑہنا سو آیتونکا ہی نقل سکے یہہ حاکم نی اور پڑہنا دس آیتونکا ہی
نقل کی یہہ حاکم نی ف حدیث شریف مین آیا ہی کہ جسنی پڑہین سو آیتین رات مین لکہا گیا غافلین سی نہین اور ثواب دس آیتون کا
آیا ہی حاکم کی روایت مین اور ایک روایت مین آیا ہی کہ جسنی سو آیتین پڑہین رات مین لکہا جاویگا اوسکی ثواب
فرمان برداری کا کذا ذکرہ علی وَقِرَاءَۃُ عَشْرِ اٰیٰتٍ اَرْبَعٍ مِّنْ اَوَّلِ الْبَقَرَۃِ وَاٰیَۃِ الْکُرْسِیِّ وَ
اٰیَتَیْنِ بَعْدَھَا وَخَوَاتِیْمِھَا موط ٭ اور پڑہنا دس آیتونکا ہی کہ چار آیتین البقرہ کیسی یعنی مفلحون تلک
اور ایک آیت آیۃ الکرسی اور دو آیتین کہ پیچہی آیۃ الکرسی کی ہین یعنی خالدون تلک اور آخر بقرہ کی تین آیتین یعنی للّٰہ ما فی
السموٰت سی آخر سورہ تلک نقل کی یہہ موقوفاً طبرانی نی ف مضمون حدیث طبرانی کا ابن مسعود سی یہہ ہی کہ جسنی یہہ پڑہین
نہین داخل ہوویگا شیطان اوسکے گہر مین صبح تلک کذا ذکرہ علی وَقِرَاءَۃُ یٰسٓ ؛ حب ٭ اور پڑہنا
یس کا ہی نقل کی یہہ ابن حبان نی ف جو کوئی آخر سورہ کہف کا اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا سی آخر تلک سوتی وقت پڑہے
تو جسوقت چاہیگا اوٹہیگا کذا فی جامع الصغیر مَا یُقَالُ فِی اللَّیْلِ وَالنَّھَارِ جَمِیْعًا سَیِّدُ
الْاِسْتِغْفَارِ اَللّٰھُمَّ اَنْتَ رَبِّیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنْتَ خَلَقْتَنِیْ وَاَنَا عَبْدُکَ وَاَنَا عَلٰی عَھْدِکَ
وَوَعْدِکَ مَا اسْتَطَعْتُ اَعُوْذُ بِکَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ اَبُوْءُ لَکَ بِنِعْمَتِکَ عَلَیَّ وَاَبُوْءُ
بِذَنْبِیْ فَاغْفِرْ لِیْ فَاِنَّہٗ لَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّآ اَنْتَ مَنْ قَالَھَا مِنَ النَّھَارِ مُوْقِنًا بِھَا فَمَاتَ
فَھُوَ مِنْ اَھْلِ الْجَنَّۃِ وَمَنْ قَالَھَا مِنَ اللَّیْلِ وَھُوَ مُوْقِنٌ بِھَا فَمَاتَ فَھُوَ مِنْ اَھْلِ الْجَنَّۃِ
خ س ٭ یہہ چیز ایسی ہی جو ... دونون مین سید الاستغفار ہی کہو یہہ یا اللہ تو پروردگار ہی
میرا نہین کوئی معبود مگر تو پیدا کیا تو نی مجہکو اور مین بندہ تیرا ہون اور مین اوپر عہد تیرے کی ہون اور وعدہ تیرے کی بقدر طاقت اپنی
پناہ مانگتا ہون ساتہ تیرے برائی سی کرتوت اپنی کی سی اقرار کرتا ہون مین واسطی تیرے ساتہ نعمت تیری کی کہ مجہہ پر ہی اور اقرار کرتا ہون
ساتہ گناہون اپنی کی پس بخش مجہکو واسطی میرے پس تحقیق نہین بخشتا ہی گناہونکو کوئی مگر تو جو شخص پڑہی اس استغفار کو یعنی

اللہم انت کو تا الا انت دنکو درحالیکہ یقین کرنیوالا ہو ساتہہ مضمون اسکی پہر مرے پس وہ اہل بہشت سی اور جو کوئی
پڑہی اسکو رات مین اور وہ یقین کرنیوالا ہو ساتہہ اسکی پہر مرے پس وہ اہل بہشت سی ہی نقل کی یہہ بخاری نسائی نی
ف لفظ موقنا مین اشارہ اسپر ہی کہ مدار اس ثواب کا سمجہنی اور یقین کرنی معانی پر ہی اگرچہ نری لفظون ہی حالے
تو اب سی نہین کذا ذکرہ الفخر یحیٰ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَلَا
شَرِیْکَ لَہٗ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ فِیْ
یَوْمٍ اَوْ فِیْ لَیْلَۃٍ اَوْ فِیْ شَہْرٍ ثُمَّ مَاتَ فِیْ ذٰلِکَ الْیَوْمِ اَوْ فِیْ تِلْکَ اللَّیْلَۃِ اَوْ فِیْ ذٰلِکَ الشَّہْرِ
غُفِرَ لَہٗ ذَنْبُہٗ س ﴿ نہین کوئی معبود مگر اللہ اور اللہ بڑا ہی نہین کوئی معبود مگر اللہ یگانہ نہین کوئی معبود مگر اللہ
اور نہین شریک کوئی اوسکا نہین کوئی معبود مگر اللہ اوسیکی لئی بادشاہت ہی اور اوسیکی لئی تعریف ہی نہین کوئی معبود
مگر اللہ اور نہین ہی پہرنا گناہون سی اور نہ قوت عبادت پر مگر ساتہہ اللہ کی جو کوئی پڑہی یہہ کلمہ یعنی لا الہ الا اللہ سی
الا باللہ تک دن مین یا رات مین یا مہینی مین پہر مری اوس دن مین یا اوس رات مین یا اوس مہینی مین بخشی
جاوین واسطی اوسکی گناہ اوسکی نقل کی یہہ نسائی نی دعا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سَلْمَانَ
فَقَالَ اِنَّ نَبِیَّ اللّٰہِ یُرِیْدُ اَنْ یَّمْنَحَکَ کَلِمَاتٍ مِّنَ الرَّحْمٰنِ تَرْغَبُ اِلَیْہِ فِیْہِنَّ وَتَدْعُوْ
بِہِنَّ فِی اللَّیْلِ وَالنَّہَارِ اَللّٰہُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُکَ صِحَّۃً فِیْ اِیْمَانٍ وَاِیْمَانًا فِیْ حُسْنِ خُلُقٍ وَنَجَاۃً
یَتْبَعُہَا فَلَاحٌ وَرَحْمَۃً مِّنْکَ وَعَافِیَۃً وَمَغْفِرَۃً مِّنْکَ وَرِضْوَانًا طس ﴿ بلایا نبی
صلی اللہ علیہ وسلم نی سلمان صحابی کو پس فرمایا کہ تحقیق نبی اللہ کا چاہتا ہی یہہ کہ دی یعنی سکہای تجکو کئی کلمی
کہ اوتری ہین خدا کی طرف سی تو رغبت کری تو طرف اللہ کی بیچ موطن اونکی کی یعنی جو مدا و ان کلمات پر کریگا تو
محبت اور شوق اللہ تعالی کا تیری دلمین پیدا ہوگا اور دعا کری تو ساتہہ انکی رات مین اور دن مین وہ یہہ مین
یا اللہ تحقیق مین مانگتا ہون تجہسی صحت ایمان مین یعنی کمال ایمان کا اور تصدیق کہ جسمین شبہہ ہو اور مانگتا ہون
ایمان بیچ اچہی خلق کی یعنی ایمان کامل کہ ملا ہو ساتہہ حسن خلق کی اور مانگتا ہون خلاصی دنیا مین
کہ پیچہی آوی اوسکی مراد پانی یعنی چہٹکارا عقبی مین اور مانگتا ہون رحمت تجہسی اور سلامتی یعنی آفتون دنیا اور

آخرت کیسی اور مانگتا ہون بخشش تجہسی اور رضامندی تیری یعنی سبب طاعت کی نقل کی یہہ طبرانی نی اوسط مین **ف** واسطی رحمۃ اللہ نی نقل کیا ہی خلق حسن ترک کرنا خصومت کا ہی ساتہہ خلق کی اور راضی رکہنا انکا مہمات اور رحمت

مین کذا ذکرہ الفخر وَاِذَا دَخَلَ بَیْتَہٗ فَلْیَقُلْ اَللّٰہُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ خَیْرَ الْمَوْلِجِ وَخَیْرَ الْمَخْرَجِ بِسْمِ اللّٰہِ

وَلَجْنَا وَبِسْمِ اللّٰہِ خَرَجْنَا وَعَلَی اللّٰہِ رَبِّنَا تَوَکَّلْنَا ثُمَّ لْیُسَلِّمْ عَلٰی اَھْلِہٖ اور جب آوی گھر اپنی مین پس چاہئے کہ کہی اللہم سی توکلنا تک کہ معنی یہہ ہین یا اللہ تحقیق مین مانگتا ہون تجہسی بہلائی داخل ہونی کی اور بہلائی نکلنی کی یعنی داخل ہونا اور نکلنا دونو اچہی ہون اور بہلائی کی ہون ساتہہ نام اللہ کی داخل ہوی ہم اور ساتہہ نام اللہ کی نکلی ہم اور اوپر اللہ کی کہ پروردگار ہمارا ہی توکل کیا ہمنی یعنی اوسپر بہروسا کیا ف ونکلنی میں اور سب امور مین پہر سلام کہی اوپر گہروالون اپنی کی نقل کی یہہ ابوداؤد نی **ف** اور ایک روایت بیہقی کی مین آیا ہی کہ جب آؤ تم گھر مین سلام کرو اپنی اہل پر اور جب نکلو گھر سی رخصت کرو اہل اپنی کو ساتہہ سلام کے اور کہا ہی بعضے علمانی کہ اگر گہر مین کوئی نہو کہی السلام علینا وعلی عباد اللہ الصالحین ساتہہ نیت ملایکہ کی کذا ذکرہ علی اور روایت ہی سہل بن سعد سی کہ ایک شخص نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس آکر شکوہ محتاجگی اور تنگدستی کا کیا فرمایا کہ جب داخل ہووے تو گھر مین سلام علیک کر خواہ گھر مین کوئی ہووے یا نہ ہووے بعد اوسکی سلام مجہپر بہیج اور قل ہو اللہ ایکبار پڑہہ پس یہی کیا اوس شخص نے پس بہشت دیا اللہ تعالی نی اوسکو رزق یہان تلک کہ ہمسایون اور

قرابتیون اپنی کی کذا ذکرہ المصنف فی تنبیہ وَاِذَا دَخَلَ الرَّجُلُ بَیْتَہٗ فَذَکَرَ اللّٰہَ عِنْدَ دُخُوْلِہٖ وَعِنْدَ طَعَامِہٖ قَالَ

الشَّیْطَانُ لَا مَبِیْتَ لَکُمْ وَلَا عَشَاءَ وَاِذَا دَخَلَ فَلَمْ یَذْکُرِ اللّٰہَ عِنْدَ دُخُوْلِہٖ قَالَ الشَّیْطَانُ اَدْرَکْتُمُ

الْمَبِیْتَ وَاِذَا لَمْ یَذْکُرِ اللّٰہَ عِنْدَ طَعَامِہٖ قَالَ الشَّیْطَانُ اَدْرَکْتُمُ الْمَبِیْتَ وَالْعَشَاءَ رواہ مسلم اور جب آوی آدمی گہر اپنی مین یعنی سکونت کی جگہہ مین خواہ گہر اصلی ہو یا عاریۃً پس یاد کری اللہ کو نزدیک داخل ہونی گہر کی اور نزدیک کہانا کہانی اپنی کی کہتا ہی شیطان یعنی اپنی تابعین سی کہ نہین ہے جگہہ رات کی رہنی تمکو اور نہ کہانا رات کا یعنی تمہارا حصہ ان گہروالون کی ہان کچہہ نہین ہی پس جب داخل ہووے بس نہ یاد کری خدا کو نزدیک داخل ہونی گہر کی کہتا ہی شیطان پائی تمنی جگہہ رات کی رہنی کی اور جب نہ یاد کری خدا کو نزدیک کہانا کہانی اپنی کی کہتا ہی شیطان پائی

تمنی جگہ رات کی رہنے کی اور کہا مارہت کا یعنی پس جو ابو اس گھر ہی اور گھر والونسے امیدوار رہا شریک ہونے کے
گھر مین اور کہانے مین نقل کی یہہ مسلم ابوداود نسائی ابن ماجہ ابن سنی نے قَالَ اِذَا كَانَ جُنْحُ اللَّيْلِ فَكُفُّوا
صِبْيَانَكُمْ فَاِنَّ الشَّيَاطِيْنَ تَنْتَشِرُ حِيْنَئِذٍ فَاِذَا ذَهَبَ سَاعَةٌ مِنَ الْعِشَاءِ فَخَلُّوْهُمْ
وَاَغْلِقْ بَابَكَ وَاذْكُرِ اسْمَ اللّٰهِ وَاَطْفِئْ مِصْبَاحَكَ وَاذْكُرِ اسْمَ اللّٰهِ وَاَوْكِ سِقَاءَكَ وَاذْكُرِ اسْمَ اللّٰهِ
وَخَمِّرْ اِنَاءَكَ وَاذْكُرِ اسْمَ اللّٰهِ وَلَوْ اَنْ تَعْرُضَ عَلَيْهِ شَيْئًا ترجمہ جب ہووے سر شام پس منع کرو تم اپنے لڑکونکو باہر نکلنے سے یعنی گھر کے باہر نکلنے
اور کھیلنے کے پھرنے سے پس تحقیق شیطان پراگندہ ہوتے ہیں اس وقت پس جب گذری ایک ساعت رات سے پس چھوڑ دو
انکو اور بند کر دروازہ اپنا اور یاد کر نام خدا کا یعنی بسم اللہ کہہ وقت بند کرنے کے اور بجھا چراغ اپنا اور یاد کر نام اللہ کا
اور موہنہ باندھ مشک اپنے کا اور یاد کر نام خدا کا اور ڈہانک برتن اپنا اور یاد کر نام اللہ کا اور اگرچہ چوڑا اوس مین
رکھی لکڑی یعنی لکڑی وغیرہ برتن پر رکھہ اگر ڈہکنا نہو نقل کی یہہ صحاح ستہ مین **ف** ایک روایت مین
آیا ہے کہ شیطان نہین کھولتا ہے دروازے بند کو پس اسپر قیاس کر اور چیزون کو اور چراغ بجھانا اسلئے کہ مبادا ایکی
اور بعید اسراف سے ہے اور احتیاط ہے اس سے کہ مبادا چوہا بتی لیجاوے اور گھر جلاوے کذا ذکرہ العلی والفخر

عِنْدَ النَّوْمِ یہہ بیان ہے اوس چیز کا کہ پڑہی جاوے اور کیجاوے نزدیک سونے کی اِذَا اَتَيْتَ فِرَاشَهٗ
وَهُوَ طَاهِرٌ ح جب ارادہ کرے کوئی اپنے بچھونے پر اسکا حال یہہ ہے کہ وہ پاک ہو تو کرے جو مذکور ہوتا ہے
نقل کی یہہ ابو داودنے **ف** یہہ ٹکڑا ہے حدیث کا باقی حدیث رہ گئی ہے غرض مصنف کی اس سے ثابت
کرنا طہارت کا ہے اور ایک روایت مین بعد لفظ فراشہ کی یون آیا ہے اَوْ فَلْيَتَطَهَّرْ ط س یا پس
چاہیے کہ پاک ہووے نقل کی یہہ طبرانی نے اوسط مین اَوْ فَلْيَتَوَضَّأْ وُضُوْءَهٗ لِلصَّلٰوةِ ع
یا پس چاہیے کہ وضو کرے مانند وضو اپنے کی نماز کے لئے یعنی وضو کامل نقل کی یہہ صحاح ستہ مین **ف** حدیث شریف
مین آیا ہے کہ جو طہارت کرتا ہے اس بدنکی رات گذارتا ہے ساتھہ اوسکی فرشتہ جب یہہ کروٹ لیتا ہے فرشتہ
کہتا ہے اللّٰھم اغفرلہ یعنی یا اللہ بخش اسکو اور ایک روایت مین آیا ہے کہ جو کوئی طہارت سے سوتا ہے اور اوس رات مین
مرگیا شہید مرتا ہے کذا ذکرہ العلی اور لفظ اَوْ کا کلام مصنف سے ہے واسطے تنویع روایت کی یعنی بعضی روایت مین

ان فارحمها

يسن آیا ہی او بعضی مین یون ثُمَّ يَأْتِي إِلَى فِرَاشِهِ فَيَنْفُضُهُ بِصَنِفَةِ ثَوْبِهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ
ثُمَّ يَقُولُ بِاسْمِكَ رَبِّي وَضَعْتُ جَنْبِي وَبِكَ اللَّهُمَّ إِنْ أَمْسَكْتَ نَفْسِي فَاغْفِرْ لَهَا

بما تحفظ

وَإِنْ أَرْسَلْتَهَا فَاحْفَظْهَا بِهِ عِبَادَكَ الصَّالِحِينَ ع مص * پھر آوی طرف بچھونے
اپنی کی پس جہاڑی اوسکو ساتھ کونی کپڑی اپنے کی یعنی جو کونہ اندر کی طرف تہبند کا ہو تین بار پھر کہے باسمک سے آخر تک
یعنی ساتھ نام تیرے کی اے رب میرے رکھا میں نے پہلو اپنا اور ساتھ مدد تیری کی اوٹھاؤنگا اوسکو یعنی بچھونے سے
اگر بند کری تو جان میری یعنی قبض روح کری پس بخش اسکو اور اگر چھوڑی تو اوسکو پس نگہبانی کر اوسکی ساتھ اوس
طرح کی کہ نگہبانی کرتا ہی تو ساتھ اوسکی اپنی نیک بندوں کی نقل کی یہہ صحاح ستہ مین اور ابن ابی شیبہ نی ف
یعنی جسکو محفوظ رکھتا ہی تو نیک بندوں کو گناہ سی اور مدد کرتا ہی اور توفیق دیتا ہی ویسے میری نفس کو محفوظ رکھ
اور مدد کر اور توفیق اچھی دے اور یہہ جو فرمایا کہ پھر کہی یعنی بعد رکھنی پہلو کی یا پہلو رکھنی کی پہلے اس صیغہ تین یعنی
وَضَعْتُ جَنْبِي سے یہہ ہو نکلی کہ ارادہ کیا میں نے پہلو رکھنی کا کذا ذکرہ العلی وَلْيَضْطَجِعْ عَلَى شِقِّهِ الْأَيْمَنِ م
تع * اور چاہی کہ لیٹی اوپر داہنی پہلو اپنی کے نقل کی یہہ مسلم نے اور صحاح ستہ مین ف نیند بہن موت
کی ہی اسطرحکی لیٹنی ہی وقت موت کا یاد آتا ہی کذا ذکرہ العلی وَيَتَوَسَّدُ يَمِينَهُ د ، أَوْ يَضَعُهَا تَحْتَ خَدِّهِ
د ت س * اور تکیہ کری داہنی ہاتھہ اپنی کو نقل کی یہہ ابوداؤد نی یعنی رکھی ہاتھ کو نیچی گال اپنی کی نقل کی یہہ ابوداؤد
ترمذی نسائی نے ثُمَّ يَقُولُ بِسْمِ اللهِ وَضَعْتُ جَنْبِي اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي ذَنْبِي وَأَخْسِئْ شَيْطَانِي وَ
فُكَّ رِهَانِي وَثَقِّلْ مِيزَانِي وَاجْعَلْنِي فِي النَّدِيِّ الْأَعْلَى د مس * پھر کہی یعنی لیٹنی کی ساتھ نام
اللہ کی رکھا میں نے پہلو اپنا یا اللہ بخش میرے لئی گناہ میرے اور دور کر شیطان میرے کو اور چھڑا گروی میری کو اور بھاری کر
ترازو عملوں میری کی اور کر مجکو مجلس بلند مین یعنی مجلس فرشتون مقرب اور انبیا کی مین نقل کی یہہ ابوداؤد و حاکم نے
ف مراد گروی سی نفس آدمی کا ہی کہ عوض عمل کی گرو ہی معنی یہہ ہین کہ خلاص کر نفس میرے کو حق اپنی سی اور حق
بندونکی سی اور گناہوں سی کذا ذکرہ العلی اللَّهُمَّ قِنِي عَذَابَكَ يَوْمَ تَبْعَثُ عِبَادَكَ د ت مص
ثَلَاثَ مَرَّاتٍ د ت س ت * یا اللہ بچا مجکو عذاب اپنی سی اوس دن کہ اوٹھاویگا تو بندوں اپنی کو

نقل کی یہہ بزار ابن ابی شیبہ نے تین بار پڑہی یہی دعا نقل کی یہہ ابو داود نسائی ترمذی نے باسمك ربي فاغفر لي
ذنبي + ا + ساتہہ نام تیرے کی پہلو رکہا مینے ای رب میرے پس بخش میرے لیے گناہ میرے نقل کی یہہ احمد نے باسمك
وضعت جنبي واغفرلي ؛ عص + ساتہہ نام تیرے کی رکہا مینے پہلو اپنا پس بخش مجہکو نقل کی یہہ ابن ابی
شیبہ نے اللهم باسمك اموت واحيى خ م د ت س + یا اللہ ساتہہ نام تیرے کی مرتا ہون مین اور جیتا
ہون مین یعنی سوتا ہون اور جاگتا ہون نقل کی یہہ بخاری مسلم ابو داود ترمذی نسائی نے سبحان الله ثلثا وثلثين
والحمد لله ثلثا وثلثين والله اكبر اربعا وثلثين خ م د ت س حب + سبحان اللہ
پڑہے تینتیس بار اور الحمد للہ پڑہے تینتیس بار اور اللہ اکبر پڑہے چونتیس بار نقل کی یہہ بخاری مسلم ابو داود ترمذی
نسائی ابن حبان نے **ف** کتاب ابو داود مین لکہا ہے کہ حضرت علی نے فرمایا ابن اعبد کو کیا نہ بیان کرون
مین روبرو تیرے ایکبات اپنی اور فاطمہ بیٹی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اور تہین فاطمہ بہت پیاری حضرت کی اور تہی اہل
مین سی اور تہین میرے پاس اور پیستی تہین چکی یہان تلک کہ نشان ہوگیا تہا اونکی ہاتہون مین اور پانی لاتی
تہین مشک مین یہان تلک کہ نشان ہوگیا تہا اونکی سینی مین اور جہاڑو دیتی تہین گہر مین یہان تلک کہ خاک
آلودہ ہوتی کپڑی اونکی اور پکاتی تہین ہانڈی یہان تلک کہ میلی ہوگئی تہی کپڑی اونکی اور پہونچی تہی اونکو سبب ان
چیزون کی مشقت و محنت اور اونہون نے سنا تہا کہ غلام لونڈی آئی ہین کسی غزوی سی حضرت کی پاس کہا مینی کہ جاؤ تم
اپنی باپ کی پاس اور مانگو اونسی ایک خادم کہ کفایت کری تمکو ان کامون سی پس آئین فاطمہ حضرت کی پاس پس پایا
اونکی پاس کئی نوجوانون کو بیٹہی تہی پس چلی گئی اور پہر آئین لیکن حضرت عائشہ نے یہہ قصہ روبرو حضرت کی
بیان کیا حضرت یہہ قصہ سنکر حضرت فاطمہ کی گہر تشریف لائی کہتی ہین حضرت علی کہ ای حضرت ہمارے پاس اور ہم لیٹی ہوی
تہی بچہونون مین پہر ہم نی ارادہ کیا تہا کہ اوٹہین فرمایا اسطرح لیٹی رہو پس تشریف لائی اور بیٹہہ گئی درمیان
میری اور فاطمہ کی یہان تلک کہ پائی مینی ٹہنڈک دونون پاؤن حضرت کی اپنی سینہ مین پہر فرمایا فاطمہ سی کیا حاجت
لائی تہی تو طرف ہمارے کل پس یہہ چپکی ہین دو بار رہا کی کچہہ نہ کہہ سکین حضرت علی نی کہا قسم ہی خدا کی مین
بیان کرونگا روبرو تمہاری حاجت انکی یا رسول اللہ تحقیق یہہ نزدیک میری پیستی ہین چکی کہ نشان ہوگیا انکی

انکی ہاتھونمین اور پانی لاتی ہین مشک مین کہ نشان ہوگیا انکی سینہ مین اور جہاڑو دیتی ہین گہر کی کہ غبار آلودہ ہوتی ہین کپڑی انکی اور پکاتی ہین کہانا کہ میلی ہوتی ہین کپڑی انکی اور پہونچی تہی خبر ہمکو کہ آئی ہین تمہاری پاس لونڈی غلام پس کہا تہا مینی انکو کہ مانگو تم ایک خادم حضرت سی فرمایا حضرت نی کیا نہ بتاوٴن تمکو بہتر اوس چیز سی کہ مانگتی ہو تم فرمایا جب ارادہ کرو سونی کا اور لیتو اپنی بچہونی مین تو کہو تینتیس بار سبحان اللہ اور کہو الحمد للہ تینتیس بار اور اللہ اکبر چونتیس بار پس یہہ بہتر ہی تمہاری لئی خادم سی پس آیا ہی اور روایت مین کہ حضرت فاطمہ اور حضرت علی کہتی سکو کہنو نی تہی تمام ہوئی حدیث اور ایک روایت مین آیا ہی کہ فرمایا حضرت نی دو خصلتین ایسی ہین کہ جو اونپر محافظت کرتا ہی جنت مین داخل ہوتا ہی ایک یہہ ہی کہ دس دس بار سبحان اللہ الحمد للہ اللہ اکبر ہر نماز کی پیچہی پڑہی کہ جمع بابت پانچ نمازونکی ڈیڑہ سو ہوتی ہین اور میزان اعمال مین ڈیڑہ ہزار نیکیان اسکی تلین گی اور دوسری خصلت یہہ ہی کہ سونیکی وقت سبحان اللہ تینتیس بار اور الحمد للہ تینتیس بار اور اللہ اکبر چونتیس بار پس جمع اسکی سو ہوئی اور ہزار بیچ میزان کی کذا فی المشکوٰۃ وَیَجْمَعُ کَفَّیْهِ ثُمَّ یَنْفُثُ فِیْهِمَا فَیَقْرَأُ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ وَقُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ وَقُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ ثُمَّ یَمْسَحُ بِهِمَا مَا اسْتَطَاعَ مِنْ جَسَدِهٖ یَبْدَأُ بِهِمَا عَلٰی رَأْسِهٖ وَوَجْهِهٖ وَمَا اَقْبَلَ مِنْ جَسَدِهٖ یَفْعَلُ ذٰلِكَ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ خ ع ہ اور جمع کری دونو ہتیلیان اپنی یعنی جب جگہہ پکڑی بچہونی پر پہر پہونکی بیچ اونکی پس پڑہی قل ہو اللہ احد اور قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس پہر پہیری دونو ہاتہہ جہان تک قدرت رکہی یعنی جہان تلک ہاتہہ پہونچی بدن اپنی سی شروع کری پہیرنا ہاتہون کا سر اپنی پر اور مونہہ اپنی پر اور اگلی جانب پر بدن اپنی سی یعنی پہر تمام کری پیچہی کی جانب مانند غسل مسنون کے کری یہہ یعنی جو کچہہ کہ مذکور ہوا جمع کرنا ہاتہون کا اور پڑہنا پہونکنا ہاتہہ پہیرنا اس سب کو کری تین بار نقل کی یہہ بخاری اور چارون نی فت پہلی پہونکنا پہر پڑہنا اسلئی ہی کہ ساحرون کی ساتہہ مشابہت ہو یا معنی یہہ ہین کہ جمع کری دونو ہتیلیون کو پہر قصد کری پہونکنی کا پہر پڑہی پہر پہونکی اس صورت مین پہونکنا بعد پڑہنی کی ہوگا کذا ذکرہ العلی وَیَقْرَأُ اٰیَةَ الْکُرْسِیِّ خ س مص اور پڑہی آیت الکرسی نقل کی یہہ بخاری نسائی ابن ابی شیبہ نی

ف حدیث میں آیا ہی حاصل اوسکا یہہ ہی کہ جسنی سوتی وقت آیت الکرسی پڑہی اللہ تعالی کیطرفسی
ایک فرشتہ نگہبان رہتا ہی اور شیطان نہیں پاس آتا صبح تلک اور جو پڑہی اسکو جب جگہہ پکڑی بستر پر تو امن میں
رکہتا ہی اللہ تعالی گہر اوسکی کو اور گہر ہمسایہ اوسکی کو اور کتنی گہر گرد اوسکی کو کذا فی المشکوۃ الحمد للہ الذی

أَطْعَمَنَا وَسَقَانَا وَكَفَانَا وَآوَانَا فَكَمْ مِمَّنْ لَا كَافِيَ لَهُ وَلَا مُؤْوِيَ ؛ م د ت س

سب تعریف ہی خدا کی لئی جسنی کہلایا ہمکو اور پانی پلایا ہمکو اور کفایت کیا سب مہمات ہماری کو اور نگاہ
رکہا ہمکو برائی اور نقصان سی اور جگہہ دی ہمکو پس بہت ہیں وہ لوگ کہ نہیں کفایت کرتا ہی کوئی اونکو اور نہ جگہہ
دیتا ہی نقل کی یہہ مسلم ابوداود ترمذی نسائی نی اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي كَفَانِي وَآوَانِي وَأَطْعَمَنِي وَسَقَانِي

وَالَّذِي مَنَّ عَلَيَّ فَأَفْضَلَ وَالَّذِي أَعْطَانِي فَأَجْزَلَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلَى كُلِّ حَالٍ اَللّٰهُمَّ رَبَّ كُلِّ شَيْءٍ

وَمَلِيكَهُ وَإِلٰهَ كُلِّ شَيْءٍ أَعُوذُ بِكَ مِنَ النَّارِ د ت س حصین ÷ سب تعریف ہی خدا کی لئی
جسنی کفایت کیا مجکو اور جگہہ دی مجکو اور کہلایا مجکو اور پلایا مجکو اور وہ خدا کہ احسان کیا مجپر یعنی سبب دینی
اوس چیز کی کہ احتیاج پڑتی ہی اور زیادہ دیا یعنی حاجت سی زیادہ اور وہ خدا کہ دیا مجکو پس بہت دیا شکر ہی اللہ کی لئی
ہر حال یا اللہ پروردگار ہر چیز کی اور مالک اوسکی اور معبود ہر چیز کی پناہ مانگتا ہون مین ساتہہ تیری آگ سی نقل کی یہہ ابو
داود ترمذی نسائی ابن حبان حاکم ابو عوانہ نی اَللّٰهُمَّ رَبَّ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضِ عَالِمَ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ

أَنْتَ رَبُّ كُلِّ شَيْءٍ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ وَحْدَكَ لَا شَرِيكَ لَكَ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا

عَبْدُكَ وَرَسُولُكَ وَالْمَلَائِكَةُ يَشْهَدُونَ أَعُوذُ بِكَ مِنَ الشَّيْطَانِ وَشِرْكِهِ وَأَعُوذُ

بِكَ أَنْ أَقْتَرِفَ عَلَى نَفْسِي سُوءًا أَوْ أَجُرَّهُ إِلَى مُسْلِمٍ ؛ ط ÷ یا اللہ پروردگار آسمانوں کی اور
زمین کی جاننی والی پوشیدہ اور ظاہر کی توہی پروردگار ہر چیز کا گواہی دیتا ہون مین یہہ کہ نہیں کوئی معبود مگر تو
ایک ہی تو نہیں شریک کوئی تیرا اور گواہی دیتا ہون کہ تحقیق حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم بندی تیری ہین
اور رسول تیری اور فرشتی بہی گواہی دیتی ہین یعنی اسکی پناہ پکڑتا ہون مین ساتہہ تیری شیطان سی یعنی اوسکی
وسوسی سی اور شرک اوسکی سی یعنی شرک مین ڈالنی اوسکی سی ہمکو اور پناہ مانگتا ہون مین ساتہہ تیری اس سی کہ کرون

اور برے نفس اپنی کی برائی یا کھینچوں میں اوسکو طرف کسی مسلمان کی یعنی بہتان یا ظلم کروں میں کسی پر نقل کی اسکو احمد
طبرانی نے اَللّٰهُمَّ فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ عَالِمَ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ رَبَّ كُلِّ شَيْءٍ وَمَلِيْكَهٗ
اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ نَفْسِيْ وَشَرِّ الشَّيْطَانِ وَشِرْكِهٖ ت س حب مس مص
یا اللہ پیدا کرنے والے آسمانوں اور زمین کے ای جاننے والے پوشیدہ اور ظاہر کے ای پروردگار ہر چیز کے
اور مالک اوسکی پناہ مانگتا ہوں میں ساتھ تیرے برے نفس اپنے کسے یعنی عاجز ہونے کی مقابلہ اوسکی اور پناہ مانگتا ہوں برائی
شیطان اور شرک اوسکی سے نقل کی یہ ابوداود ترمذی نسائی ابن حبان حاکم ابن ابی شیبہ نے اَللّٰهُمَّ اَنْتَ خَلَقْتَ نَفْسِيْ وَاَنْتَ
تَوَفَّاهَا لَكَ مَمَاتُهَا وَمَحْيَاهَا اِنْ اَحْيَيْتَهَا فَاحْفَظْهَا وَاِنْ اَمَتَّهَا فَاغْفِرْ لَهَا اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ الْعَافِيَةَ م
یا اللہ تو نے پیدا کی جان میری اور تو مارے گا اوسکو تیرے ہی لیے موت اوسکی اور ہی زندگی اوسکی اگر جلاوے تو
اوسکو یعنی جلائے پس نگہبانی کر اوسکے یعنی بلیات سے اور گرفتار ہونے سے برائیوں کی سے اور اگر مارے تو اوسکو
پس بخش اوسکو یا اللہ تحقیق میں مانگتا ہوں تجھسے سلامتی یعنی بچے رہنا آفتوں سے دنیا آخرت میں نقل کی یہ مسلم نسائی نے
ف مماتہا ومحیاہا اشارہ ہے طرف اس آیت کی محیای ومماتی للہ رب العالمین یا معنی یہ ہیں کہ تیرے
ہی لیے ہے نہ غیر تیرے کی لیے مارنا اوسکا اور جلانا اوسکا کیونکہ اور کے لیے اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِوَجْهِكَ الْكَرِيْمِ
وَكَلِمَاتِكَ التَّامَّةِ مِنْ شَرِّ مَا اَنْتَ اٰخِذٌ بِنَاصِيَتِهٖ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ تَكْشِفُ الْمَغْرَمَ وَالْمَاْثَمَ
اَللّٰهُمَّ لَا يُهْزَمُ جُنْدُكَ وَلَا يُخْلَفُ وَعْدُكَ وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ سُبْحَانَكَ وَ
بِحَمْدِكَ د س مص ۔ یا اللہ تحقیق میں پناہ مانگتا ہوں ساتھ ذات تیری کے کہ بزرگ ہے اور ساتھ کلموں پورے تیرے کے یعنی
کتابوں اور اسماء تیرے کی برائی اوس چیز کی ہے کہ تو پکڑنے والا ہے بال پیشانی اوسکی کی یعنی قبضہ قدرت تیرے میں
ہے یا اللہ تو دور کرتا ہے قرض اور گناہ کو یا اللہ نہیں شکست دیا جاتا ہے لشکر تیرا اور نہیں خلاف کیا جاتا ہے وعدہ تیرا
اور نہیں نفع دیتی دولتمند کو عذاب تیرے سے دولتمندی پاک ہے تو اور ساتھ تعریف تیری کے تسبیح کرتا ہوں نقل کی
یہ ابوداود نسائی ابن ابی شیبہ نے اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِيْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ
ثَلٰثَ مَرَّاتٍ ت ف ۔ بخشش مانگتا ہوں میں اوس اللہ سے کہ نہیں کوئی معبود مگر وہ زندہ تدبیر کرنے والا اور رجوع

کرتا ہون مین حضرت اوسکی پڑہی یہہ استغفار تین بار نقل کی یہہ ترمذی نی ف حدیث شریف مین آیا ہی کہ جو کوئی
پڑہتا ہی تین بار اس استغفار کو جسوقت کہ جگہہ پکڑتا ہی بچہونی پر بخشی جاتی ہین گناہ اوسکی اگرچہ برابر جہاگ
دریا کی ہون یا بقدر ریتی درختون کی یا بقدر ریت جنگل عالج کی یا بقدر دنون دنیا کی کذا فی المشکوۃ عالج نام ایک
جنگل کا ہی زمین مغرب مین کہ وہان ریت بہت ہوتی ہی اور توبہ لغت مین کہتی ہین پہرنے کو اور شرع مین کہتی ہین
پہرنی گناہ سے اور پشیمان ہونا اوس سے ساتہ صدق ارادت کی اور حضرت جنید بغدادی رح سی پوچہا کہ توبہ کیا چیز ہی
فرمایا کہ فراموش کرنا گناہ کا یعنی حلاوت گناہ کی دل سی ایسی نکلی کہ گویا پہچانتا ہی نہین اوسکو ف ذکر الفجر لَا اِلٰہَ
اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ
اِلَّا بِاللّٰہِ سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ مح ب ص س + نہین
کوئی معبود مگر اللہ تنہا نہین شریک کوئی اوسکا اوسکی لئی بادشاہت ہی اور اوسیکی لئی تعریف ہی اور وہ
ہر چیز پر قادر ہی نہین ہی پہرنا گناہ سی اور نہ قوت عبادت پر مگر ساتہ اللہ کی پاک ہی اللہ اور تعریف ہی اللہ
کی اور نہین کوئی معبود مگر اللہ اور اللہ بہت بڑا ہی نقل کی یہہ ابن حبان نی اور موقوفاً نسائی نی ف حدیث
شریف مین آیا ہی کہ جسنی پڑہا اس کلمہ کو جسوقت کہ جگہہ پکڑی بچہونی پر بخشی جاتی ہین گناہ اوسکی اور خطائین
اوسکی اگرچہ ہون برابر جہاگ دریا کی کذا ذکرہ العلی وَیَقُوْلُ وَھُوَ مُضْطَجِعٌ اَللّٰھُمَّ رَبَّ السَّمٰوٰتِ
وَرَبَّ الْاَرْضِ وَرَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ رَبَّنَا وَرَبَّ کُلِّ شَیْءٍ فَالِقَ الْحَبِّ وَالنَّوٰی وَمُنْزِلَ التَّوْرٰیۃِ
وَالْاِنْجِیْلِ وَالْفُرْقَانِ اَعُوْذُ بِکَ مِنْ شَرِّ کُلِّ شَیْءٍ اَنْتَ اٰخِذٌ بِنَاصِیَتِہٖ اَللّٰھُمَّ اَنْتَ
الْاَوَّلُ فَلَیْسَ قَبْلَکَ شَیْءٌ وَاَنْتَ الْاٰخِرُ فَلَیْسَ بَعْدَکَ شَیْءٌ وَاَنْتَ الظَّاھِرُ فَلَیْسَ
فَوْقَکَ شَیْءٌ وَاَنْتَ الْبَاطِنُ فَلَیْسَ دُوْنَکَ شَیْءٌ اِقْضِ عَنَّا الدَّیْنَ وَاَغْنِنَا مِنَ
الْفَقْرِ م ع ہ ص ص ص + اور کہی حال یہہ کہ وہ لیٹنی والا ہو کروٹ سی یہہ دعا یا اللہ پروردگار
آسمانون کی اور ای پروردگار زمین کی اور ای پروردگار عرش بڑی کی ای پروردگار ہمارے اور ای پروردگار
ہر چیز کی ای پہاڑنی والی دانہ اور گٹہلی کی یعنی اوگانی کی لئی اور ای اوتارنی والی توریت اور انجیل اور قرآن کے

پناہ مانگتا ہون مین ساتھ تیری برائی ہر چیز کی سی کہ تو پکڑنی والا ہی بال پیشانی اوسکیکی یعنی قبضہ قدرت تیری مین
ہی یا اللہ تو پہلی سب سی ہی پس نہین ہی پہلی تیری کوئی چیز اور توہی پچھی ہی پس نہین ہی پیچھی تیری کوئی چیز اور توہی
ظاہر ہی یعنی باعتبار صفات کی یا غالب ہی پس نہین ہی اوپر تیری کوئی چیز اور توہی پوشیدہ ہی یعنی باعتبار ذات
کی کہ پوشیدہ ہی نظرون اور وہمون خلایق کیسی پس نہین ہی پیچھی تیری کوئی چیز یعنی سب سی زیادہ پوشیدہ ہی ادا کر
ہمسی قرض اور بی پروا کر ہمکو محتاجگی سی نقل کی اسکو مسلم اور چارون اور ابن ابی شیبہ اور ابو یعلی نی **ف**
احتمال ہی کہ قرض سی مراد حق اللہ کی اور بندونکی ہون اور مراد محتاجگی طرفسی خلق کی ہی یا یہ کہ محتاجگی دل سی
بی نیاز کر سبب بی پروائی کی مخلوقات سی آوردہ خاتم عقبی مین حضرت ابو ہریرہ سی نقل کیا ہی کہ حضرت فاطمہ رض
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس خادم مانگنی کی لئی حاضر ہوئین تہین فرمایا کہ پڑھ اللہم رب السموات السبع آخر
تلک کذا ذکر العلی + بسم اللہ ÷ : + بس + بیٹھا ہو نہین ساتھ نام اللہ کی نقل کی نسائی نی
ف یعنی نسائی کی روایت مین دعا مابعد کی مع بسم اللہ کی ہی اور اورون کی روایت مین اللہم اسلمت سی
شروع ہوتی ہی کذا قال العلی اللّٰهُمَّ أَسْلَمْتُ وَجْهِي إِلَيْكَ وَفَوَّضْتُ أَمْرِي إِلَيْكَ وَأَلْجَأْتُ ظَهْرِي
إِلَيْكَ رَغْبَةً وَرَهْبَةً إِلَيْكَ لَا مَلْجَأَ وَلَا مَنْجَا مِنْكَ إِلَّا إِلَيْكَ آمَنْتُ بِكِتَابِكَ الَّذِي أَنْزَلْتَ
وَبِنَبِيِّكَ الَّذِي أَرْسَلْتَ وَلْيَجْعَلْهُنَّ آخِرَ مَا يَتَكَلَّمُ بِهِ + ع + یا اللہ تابعدار کیا مینی ذات اپنی کو
طرف تیری یعنی مطیع حکم تیری کی لئی راضی قضا تیری پر قانع ساتھ قدرت تیری کی اور سونپی مینی سب کام مین دو دنیا
اپنی کی طرف تیری اور بھروسا کیا مینی تجھپر واسطی خواہش کرنیکی طرف ثواب تیری کی اور ڈرنیکی عذاب تیری سی نہین ہی
پناہ اور نہ نجات عذاب تیری سی مگر طرف تیری ایمان لایا مین ساتھ کتاب تیری کی جو اوتاری تونی اور ساتھ
نبی تیری کی جسکو بھیجا تونی اور چاہی کہ پڑھی ان کلمات کو آخر اوس چیز کی کہ کلام کرتا ہی ساتھ اوسکی نقل کی
یہ صحاح ستہ مین **ف** یعنی سب دعا ذکر ہی پس دعا کو پڑھی اور بعد اسکی اور کلام نکری مگر آیت قرآن
کی مثل قل یا وغیرہ کی اگر پڑھی مضایقہ نہین کذا قال العلی اور حدیث شریف مین آیا کی جب تو بستر پر آوی
وضو کر تھند وضو نماز کی پھر بیٹھ دائین کروٹ پر پھر پڑھ اللہم اسلمت نفسی لفظ اسلمت تلک پس اگر اوس رات مین مریگا

تو دین سلام پر مریگا اور اگر صبح کریگا تو پہونچیگا بہلائی کو کذا فی المشکوٰۃ وَ الْبَقَرَۃ قُلْ یٰاَیُّہَا الْکَافِرُوْنَ
ط + اور چاہیے کہ پڑہے قل یا ایہا نزدیک اترنے سونیکے نقل کی یہ طبرانی نے ثُمَّ تَنَامُ عَلٰی خَاتِمَتِھَا
د ت س حب مس مص + پہر چاہیے کہ سووے اوپر ختم قل یا کے نقل کی یہ ابوداود و ترمذی
نسائی ابن حبان حاکم ابن ابی شیبہ نے ف حدیث شریف میں آیا ہے خاص اسکا یہ ہے کہ آدمی اسکے پڑہنے سے
شرک سے پاک ہوتا ہے کذا فی المشکوٰۃ وَ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقْرَأُ الْمُسَبِّحَاتِ قَبْلَ اَنْ یَّرْقُدَ
وَ یَقُوْلُ اِنَّ فِیْھِنَّ اٰیَۃً خَیْرٌ مِّنْ اَلْفِ اٰیَۃٍ د ت س + اور تہے حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم
کہ پڑہتے تہے مسبحات یعنی جن سورتوں کے سرے پر لفظ سبحان کا یا سبح یا یسبح کا ہے پہلے سونیکے اور فرماتے تہے
کہ تحقیق انمین ایک آیت ہے بہتر ہزار آیتوں سے نقل کی یہ ابوداود و ترمذی نسائی نے ف وہ آیت غیر معلوم ہے
مانند لیلۃ القدر کے اور ساعت جمعہ کی جب سب پڑہے تو اسکا ثواب پاوے کذا ذکر العلی وَ ھُنَّ الْحَدِیْدُ
وَالْحَشْرُ وَ الصَّفُّ وَ الْجُمُعَۃُ وَ التَّغَابُنُ وَ الْاَعْلٰی ھو س + اور وہ مسبحات
سورہ حدید ہے اور سورہ حشر اور سورہ صف اور سورہ جمعہ اور تغابن اور سبح اسم ربک الاعلی نقل کے
یہ موقوفاً نسائی نے وَ حَتّٰی یَقْرَأَ الٓمّٓ اَلسَّجْدَۃَ وَ تَبَارَکَ الْمُلْکَ ت مص
مس + اور نہین سوتے تہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم یہانتک کہ پڑہیں الم السجدہ اور سورہ تبارک نقل کی
یہ نسائی ترمذی ابن ابی شیبہ حاکم نے ف روایت ہے خالد جہنی صحابی سے کہ پڑہو تم سورہ نجات دینے
والے کو یعنی عذاب دنیا اور آخرت سے کہ وہ الم تنزیل السجدہ ہے سنا ہے مینے کہ اسکو ایک شخص نے
پڑہا اور دیکہا تہا اسکے سوا کچہ اور اور دن پڑہتا تہا اور وہ شخص بہت گناہگار تہا پس جب مرا اس سورت نے
پر اپنے پہیلائے اوسپر یعنی اپنی پناہ میں کرلیا اوسکو اور عرض کیا کہ اے رب میرے بخش اسکو کہ یہ بہت
پڑہا کرتا تہا مجکو پس اللہ تعالی نے اوسکی شفاعت قبول کی اور فرمایا فرشتوں کو اسکے لیے عوض ہر گناہ
کے ایک نیکی لکہو اور بلند کرو درجہ اسکا اور یہہ بہی کہا خالد نے کہ یہہ سورت اپنے پڑہنے والے کے لیے قبر مین
جہگڑتی تہی عرض کرتی تہی اے بار خدایا اگر مین تیری کتاب سے ہوں شفاعت میری اسکے لیے قبول کر اور اگر تیری

کتاب سی نہین ہون مٹا ڈال مجکو کتاب سی اور یہہ صورت شکل جانور کے پہیلاتے ہے پر اپنی اوسپر سایہ
شفاعت کرتے ہی اوسکی پس بچاتی ہی اوسکو عذاب قبر سی اور سورہ تبارک کے بہی یہی فضیلت
بیان کی اور خالد سوتے نہین تہی جب تلک کہ نہ پڑہتی تہے ان دونون کو اور کہا طاوس تابعی نے
کہ فضیلت دی گئی ہین یہہ دونو سورتین سب سورتون پر ساتہہ ساتہہ نیکیونکی کذا فی المشکوٰۃ حَتّٰی یَقْرَأَ
بَنِیْ اِسْرَائِیْلَ وَالزُّمَرَ ت مس صس + اور نہ سوتی تہی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم یہان
تلک کہ پڑہین سورہ بنی اسرائیل اور سورہ زمر نقل کی یہہ ترمذی نسائی حاکم نے مَا کُنْتُ اُرٰی اَحَدًا
یَعْقِلُ یَنَامُ قَبْلَ اَنْ یَقْرَأَ الْاٰیٰتِ الثَّلٰثَ الْاَوَاخِرَ مِنْ سُوْرَةِ الْبَقَرَةِ کا صحیح + حضرت علی
فرماتے ہین کہ نہین تہا مین کہ جانون کسی کو کہ عقل رکہتا ہو کہ سووے پہلی اسکی کہ پڑہے تین آیتین کہ آخر سورہ بقرہ
کے ہین یعنی للہ ما فی السموات سے آخر سورہ تلک یہہ حدیث موقوف اور صحیح ہی ف فرمایا آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نے کہ دو آیتین آخر سورہ بقرہ کی مجکو خزانہ عرش سی ملی ہین یعنی آمن الرسول سی آخر تلک پس سیکہو تم
اور سکہاؤ عورتون اپنی کو کہ اسمین طلب بخشش کی ہی اور تقرب ہی اللہ تعالی کا اور دعا ہی اور کسی نبی کو
سوا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی یہہ آیتین نہین ملی ہین جو آیتین دعا کی اسمین سی پڑہتا ہی قبول کی جاتی
ہین کذا فی المشکوٰۃ اِذَا وَضَعْتَ جَنْبَكَ عَلَى الْفِرَاشِ وَقَرَأْتَ فَاتِحَةَ الْكِتَابِ وَ
قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ فَقَدْ اَمِنْتَ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ اِلَّا الْمَوْتَ بز + فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
جب رکہی تو پہلو اپنا بچہونی پر اور پڑہی تو الحمد اور سورہ اخلاص پس تحقیق امن مین ہوا تو ہر چیز سی یعنی ہر بلا سی
سوائے موت کی نقل کی یہہ بزار نی مَا مِنْ رَجُلٍ یَاْوِیْ اِلٰی فِرَاشِهٖ فَیَقْرَأُ سُوْرَةً مِّنْ كِتَابِ
اللّٰهِ اِلَّا بَعَثَ اللّٰهُ مَلَكًا یَحْفَظُهٗ مِنْ كُلِّ شَیْءٍ یُؤْذِیْهِ حَتّٰی یَهُبَّ مِنْ نَوْمِهٖ مَتٰی هَبَّ
٢ + نہین کوئی آدمی کہ جگہہ پکڑی طرف بچہونی اپنی کی پس پڑہے کوئی سورت کتاب اللہ کی مگر کہ بہیجتا ہی اللہ تعالی طرف
اوسکی ایک فرشتہ کہ نگہبانی کرتا ہی اوسکی ہر چیز سی کہ ایذا دی اوسکو یہان تلک کہ جاگی نیند اپنی سی جب جاگی
نقل کی یہہ احمد نی اِذَا اَوَی الرَّجُلُ اِلٰی فِرَاشِهٖ اِبْتَدَرَهٗ مَلَكٌ وَّشَیْطَانٌ فَیَقُوْلُ الْمَلَكُ اخْتِمْ

بِخَيْرٍ وَيَقُوْلُ الشَّيْطَانُ اِخْتِمْ بِشَرٍّ فَاِنْ ذَكَرَ اللّٰهَ ثُمَّ نَامَ بَاتَ الْمَلَكُ يَكْلَؤُهُ لَمْ يَحْدُثْ
يَاْتِيْ تَتِمَّتُهٗ ن س حب صس حى ٭ جب آتا ہی آدمی طرف بچھونی اپنی کی دوڑتا ہی اوسکی طرف
فرشتہ اور شیطان یعنی دونو حملہ کرتی ہین تا مسلط ہووین اوسپر پس کہتا ہی فرشتہ ختم کر یعنی عمل اپنا
اور کلام اپنا ساتہہ بہلائی کی یعنی سوتی وقت ذکر مین مشغول ہو اور نیکی کر اور کہتا ہی شیطان ختم کر ساتہہ برائی کے
پس اگر یاد کری خدا کو پہر سووی رات گذارتا ہی فرشتہ کہ نگہبانی کرتا ہی اوسکی یہہ حدیث ہی کہ آویگا بقیہ اوسکا
نقل کی یہہ نسائی ابن حبان حاکم ابو یعلی نی ف بقیہ اس حدیث کا مصنف نی کتاب عدہ مین بیان کیا نہی
وہ یہہ فَاِنْ وَقَعَ عَنْ سَرِيْرِهٖ فَمَاتَ دَخَلَ الْجَنَّةَ یعنی پس اگر گر پڑیگا تخت اپنی سی پہر مر جاویگا داخل ہوگا
بہشت مین کذا فی فتح المبین اور سمجہا گیا اس سی کہ اگر ذکر اللہ تعالی کا نہ کیا فرشتہ نگہبانی نہین کرتا ہی بلکہ شیطان
شب گذارتا ہی منتظر رہتا ہی بہکانی اور وسوسہ ڈالنی اوسکی کا وقت بیداری کی کذا ذکرہ علی اور حدیث شریف
مین آیا ہی کہ جو کوئی سورہ دخان رات کو پڑہتا ہی صبح کرتا ہی اوس حال مین کہ بخشش مانگتی ہین اوسکی سلئے
ستر ہزار فرشتی اور جو کوئی آخر سورہ آل عمران کا یعنی اِنَّ فِیْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ سی آخر تلک پڑہتا ہی
رات کو لکہا جاتا ہی اوسکی لئی ثواب قیام لیل کا یہہ دونو روایتین مشکوۃ مین ہین وَاِذَا رَاٰی فِیْ
مَنَامِهٖ مَا يُحِبُّ فَلْيَحْمَدِ اللّٰهَ عَلَيْهَا وَلْيُحَدِّثْ بِهَا خ م س ٭ اور جب دیکہی کوئی بیچ خواب
اپنی کی اوس چیز کو کہ دوست رکہتا ہی یعنی اچہی چیز پس چاہئی کہ شکر کری خدا کا اوسپر اور بیان کری اوسکو
نقل کی یہہ بخاری مسلم نسائی نی وَلَا يُحَدِّثْ بِهَا اِلَّا مَنْ يُحِبُّ خ م ٭ اور نہ بیان کری اوسکو
مگر اوس شخص سی کہ دوست رکہتا ہی نقل کی یہہ بخاری مسلم نسائی نی ف اسلئی کہ دوست اچہی تعبیر کہیگا اور
دشمن بری وہ سبب غم کا ہوگا اور جیسی تعبیر بیان کریگا وہ واقع ہوگی کیونکہ حدیث مین آیا ہی کہ رویا اوپر
پاؤن طائر کی ہی جب تلک کہ نہین تعبیر کیا گیا ہی یعنی استقرار نہین رکہتا ہی پس جب تعبیر کہی گئی واقع ہوتا ہی
موافق تعبیر کی چنانچہ ایک روایت مین آیا ہی کہ ایک عورت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین حاضر ہوئی اور
عرض کیا کہ خواب مین دیکہا مینی کہ گویا آستانہ گہر میری کا ٹوٹ گیا ہی پس حضرت نی فرمایا غایب تیرا آویگا پس

خاوند اوسکا سفر سی آیا بعد اوسکی پھر سفر کو گیا اور عورت اوسکی نی پھر وہی خواب دیکھا پس جناب رسالتمآب

پاس حاضر ہوئی حضرت کو نپایا پس حضرت صدیق رضی سی عرض کیا حضرت صدیق نی فرمایا کہ خاوند تیرا مریگا

بعد اوسکی خواب حضرت سی عرض کیا فرمایا کہ کیا خواب اپنا کسی سی کہا ہی کہا اوسنی ہان فرمایا کہ ویسا ہی ہوگا جیسی تعبیر

کہی ہی قاعدہ ہی کہ خواب کسی برای نکہی اور جہاد و ست سی کہی چنانچہ حضرت صحابہ کرام سی خواب بیان فرماتے

اور تعبیر بہی فرماتی اور اونکی خواب پوچہتی اور تعبیر کہتی کذا ذکر الفخر وَاِذَا رَاٰی مَا یَکْرَہُ فَلْیَنْفُلْ خ م

اَوْ لِیَبْصُقْ د م اَوْ لِیَنْفِثْ ع تَلٰثًا ثَلٰثًا عَنْ یَسَارِہٖ ع اور جب دیکہی خواب مین جو دیر

کہ برا جانتا ہی پس تہنکاری نقل کی یہہ بخاری مسلم نی یا تہوکی نقل کی یہہ مسلم نی یا چاہی کہ پہونکی نقل کی یہہ صحاح

ستہ مین یعنی بعضی روایت مین یہہ نقل کی یبصق آیا ہی اور بعضی مین لینفث تین تین بار بائین طرف اپنی نقل کی

یہہ صحاح ستہ مین وَلْیَتَعَوَّذْ بِاللہِ مِنَ الشَّیْطَانِ وَمِنْ شَرِّھَا ع تَلٰثًا ثَلٰثًا وَلَا یَذْکُرْھَا

لِاَحَدٍ خ م د س ق اور پناہ مانگی ساتہہ خدا کی شیطان سی اور برای خواب کے سی

یعنی اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم و من شر ہذہ الرؤیا پڑہی نقل کی یہہ صحاح ستہ والون نی پڑہی عوذ تین بار

ورنہ ذکر کری اوسکو کسی نقل کی یہہ بخاری مسلم ابوداود نسائی ابن ماجہ نی فَاِنَّھَا لَا تَضُرُّہٗ ع پس تحقیق وہ

خواب نہین ضرر کریگا اوسکو نقل کی یہہ صحاح ستہ مین وَلْیَتَحَوَّلْ عَنْ جَنْبِہِ الَّذِیْ کَانَ عَلَیْہِ

م اور چاہی کہ پہر جاوی اوس کروٹ اپنی سی کہ تہا اوسپر نقل کی یہہ مسلم نی اور بعضی روایت مین بس

عبارت کی یون آیا ہی اَوْ لِیَقُمْ فَلْیُصَلِّ خ یا چاہی کہ کہڑا ہو جاوی پس نماز پڑہی نقل کی یہہ بخاری نی

ف کروٹ بدلنی کو تغیر حال مین بڑا دخل ہی اور نماز کی برکت سی ضرر دفع ہوتا ہی وَاِذَا فَزِعَ اَوْ وَجَدَ

وَحْشَۃً اَوْ اَرِقَ فَلْیَقُلْ اَعُوْذُ بِکَلِمَاتِ اللہِ التَّامَّۃِ مِنْ غَضَبِہٖ وَعِقَابِہٖ وَشَرِّ عِبَادِہٖ

وَمِنْ ھَمَزَاتِ الشَّیٰطِیْنِ وَاَنْ یَّحْضُرُوْنِ ت د وَکَانَ عَبْدُ اللہِ بْنُ عَمْرٍو یُلَقِّنُھَا مَنْ عَقَلَ مِنْ

وَلَدِہٖ وَمَنْ لَّمْ یَعْقِلْ کَتَبَھَا فِیْ صَکٍّ ثُمَّ عَلَّقَھَا فِیْ عُنُقِہٖ د ت س مص اور جب ڈری

یا پاوی وحشت یا نیند اوچٹ جاوی پس چاہی کہ کہی اعوذ بکلمات اللہ تا ان یحضرون کہ معنی یہہ ہین پناہ مانگتا

چہوڑ مین ساتہہ کلمون پوری خداکی یعنی کتابون اور اسماء الہی کی غصہ اوسکی سی اور عذاب اوسکی سی اور برائی
بندون اوسکی سی اور وسوسہ شیطانون کیسی اور حاضر ہونی اونکی سی میری پاس یعنی ظاہر مین تصرف کرنی
اونکیسی نقل کی یہہ احمد نی اور تہی عبد اللہ بن عمرو بن عاص سکہاتی تہی یہہ کلمی بیٹون عقل رکہنی والے اپنی کو اور
جو بیٹا کہ نہین عقل رکہتا تہا لکہتی تہی عبد اللہ انکو کاغذ مین پہر لٹکاتی اوسکو گلی مین اوسکی نقل کی یہہ ابوداود و ترمذی
نسائی حاکم نی **ف** اس سی تعویذ باندہنا لڑکونکی گلی مین جایز معلوم ہوا مگر شرط یہی ہی کہ تعویذ مین سوائے آیت
یا اسماء الہی کی کچہہ نہ ہو اور سنکی وغیرہ ڈالنی حرام ہین کذا ذکرہ علی والفخر أعوذ بكلمات الله التامات
التي لا يجاوزهن بر ولا فاجر من شر ما ينزل من السماء وما يعرج فيها ومن شر ما ذرأ في
الأرض وما يخرج منها ومن شر فتن الليل وفتن النهار ومن شر طوارق الليل والنهار إلا
طارقا يطرق بخير يا رحمن ☩ پناہ مانگتا ہون مین ساتہہ کلمون پورے خداکی وہ کلمی کہ نہین خلاف کرتا انسی نیک اور
نہ برا برائی اوس چیزکی سی کہ اوترتی ہی آسمان سی یعنی بلیات اور حادثی اور برائی اوس چیزکی جو چڑہتی ہی آسمان مین یعنی
اعمال بری وغیرہ اور برائی اوس چیزکیسی کہ پیدا کی زمین مین اور برائی اوس چیزکیسی کہ نکلتی ہی اوس سی اور برائی فتنوں رات کیسی
اور فتنون دنکیسی اور برائی حادثون رات اور دنکیسی مگر حادثہ کہ آوی ساتہہ بہلائی کی ای مہربان نقل کی یہہ طبرانی نی
ف آیا ہی کہ رات مبارک جن کو ایک شیطان نی شعلہ آگ کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سامنی لاکر ضرر
پہونچانا چاہا جب حضرت جبریل نی آنکر یہہ دعا پڑہائی اسکی پڑہنی ہی وہ شعلہ آتشی بجہگیا اور بہاگ گیا او ذکر
العلي وفي الأذكار اللهم رب السموات السبع وما أظلت ورب الأرضين وما أقلت
ورب الشياطين وما أضلت كن لي جارا من شر خلقك أجمعين أن يفرط علي أحد
منهم أو أن يطغى عز جارك وتبارك اسمك طعن ہا اور پڑہی نیند اچٹنی مین یا اللہ پروردگار ساتون
آسمانونکی اور اوس چیزکی کہ سایہ ڈالا ہی آسمانون نی اوسپر اور ای پروردگار زمینون کی اور اوس چیزکی
کہ اوٹہایا ہی زمینون نی یعنی مخلوقات اور ای پروردگار شیطانونکی اور اون لوگون کی کہ گمراہ کیا ہی جنہی
شیاطین نی اونکو ہو میری لئی نگہبان شر ہی سب مخلوقات اپنی سی اس سی کہ غالب ہو مجہہ کوئی اونمین

بیان نیند اوچٹنی کا

سی بابیہ کہ حد سی کوئی تجاوز کری غالب ہی زیادہ جاہنی والا تیرا اور بابرکت ہی نام تیرا نقل کی یہہ طبرانی نی

اوسط مین اور ابن ابی شیبہ نی اَللّٰهُمَّ غَارَتِ النُّجُومُ وَهَدَأَتِ الْعُيُونُ وَأَنْتَ حَیٌّ قَيُّومٌ

لَا تَأْخُذُكَ سِنَةٌ وَلَا نَوْمٌ يَا حَیُّ يَا قَيُّومُ اَهْدِئْ لَيْلِی وَاَنِمْ عَيْنِی ❊ یا اللہ چہپ گئی تاری یعنی آفتاب

ہوا اور آرام پکڑا آنکہون نی اور تو زندہ تدبیر کرنیوالا ہی نہین آتی ہی تجکو اونگہہ اور نہ نیند ای زندہ ای تدبیر کرنیوالی

آرام دی رات میریکو یعنی آرام دی مجکو سبب نیند آنی کی رات مین اور سلا آنکہہ میریکو نقل کی یہہ ابن سنی نی

وَإِذَا انْتَبَهَ مِنَ النَّوْمِ فَقَالَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِی رَدَّ إِلَیَّ نَفْسِی وَلَمْ يُمِتْهَا فِی مَنَامِهَا اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِی

يُمْسِكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ اَنْ تَزُوْلَا وَلَئِنْ زَالَتَا اِنْ اَمْسَكَهُمَا مِنْ اَحَدٍ مِنْ بَعْدِهٖ

اِنَّهٗ كَانَ حَلِيْمًا غَفُوْرًا اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِی يُمْسِكُ السَّمَآءَ اَنْ تَقَعَ عَلَی الْاَرْضِ اِلَّا بِاِذْنِهٖ

اِنَّ اللّٰهَ بِالنَّاسِ لَرَءُوْفٌ الرَّحِيْمٌ ❊ س حصن ❊ اور جب جاگی نیند سی پس کہی

سب تعریف ہی اللہ کی لئی جسنی پہیری طرف میری جان میری اور نہ مارا اوسکو بیچ وقت نیند اوسکی کے

سب تعریف ہی اللہ کی لئی جسنی تہام رکہا ہی آسمانونکو اور زمین کو یعنی محافظت کرتا ہی اس سی کہ ٹل

جاوین جگہہ اپنی سی اور البتہ اگر ٹل جاوین نہین تہامنیکا اونکو کوئی بہی اوسکی تحقیق وہ ہی بردبار بخشنی

والا سب تعریف ہی اللہ کی لئی جسنی تہام رکہا ہی آسمان کو اس سی کہ گر پڑی زمین پر مگر ساتہہ ارادہ اوسکی کی تحقیق اللہ

ساتہہ لوگونکی البتہ بہت مہربان مہربان نقل کی یہہ نسائی ابن حبان حاکم ابو یعلی نی اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِی يُحْيِی الْمَوْتٰی وَهُوَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِيْرٌ

سب تعریف ہے واسطی اللہ کی جو زندہ کرتا ہی مردونکو اور وہ ہر چیز پر قادر ہے نقل کی یہہ حاکم نی اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِی اَحْيَانَا

بَعْدَ مَا اَمَاتَنَا وَاِلَيْهِ النُّشُوْرُ ❊ خ دت س ع ص ❊ سب تعریف ہی واسطی خدا کی جسنی زندہ کیا ہمکو یعنی جگایا

اسکی کہ مارا ہمکو یعنی سلایا اور طرف اسکی پراگندہ ہونا نقل کی یہہ بخاری ابوداود ترمذی نسائی ابن ابی شیبہ نی لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ لَا

شَرِيْكَ لَكَ سُبْحَانَكَ اَللّٰهُمَّ اِنِّی اَسْتَغْفِرُكَ لِذَنْبِی وَاَسْئَلُكَ رَحْمَتَكَ اَللّٰهُمَّ زِدْنِی عِلْمًا وَلَا

تُزِغْ قَلْبِی بَعْدَ اِذْ هَدَيْتَنِی وَهَبْ لِی مِنْ لَدُنْكَ رَحْمَةً اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ ❊ د ت س حب مس ❊

نہین کوئی معبود مگر تو نہین کوئی شریک تیرا پاکی ہی تجکو یا اللہ تحقیق مین بخشش مانگتا ہون تجسی واسطی گناہون اپنی کی اور مانگتا ہون مین

تجسی رحمت تیری یا اللہ زیادہ کر مجکو علم اور نہ کج کر دل میرا یعنی حق سی پہچی اسکی کہ ہدایت کیا تو نی مجکو یعنی طرف راہ
حق کی اور بخش میری لئی نزدیک اپنی سی رحمت یعنی نعمت بڑی تحقیق تو ہی بہت بخشنی والا نقل کی اسکو ابو داود ترمذی نسائی

ابن حبان حاکم نی لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ الْوَاحِدُ الْقَھَّارُ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَیْنَھُمَا الْعَزِیْزُ
الْغَفَّارُ ؛ س حب مس ؛ نہین کوئی معبود مگر اللہ تنہا قہر کرنی والا پروردگار آسمانون اور زمین کا
اور اوس چیز کا کہ درمیان ان دونو کی ہی غالب بہت بخشنی والا نقل کی اسکو نسائی ابن حبان حاکم نی ف ایک روایت
مین آیا ہی کہ نہین کوئی بندہ کہ کہی وقت جاگنی کی لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ
قَدِیْرٌ مگر بخشتا ہی اللہ تعالی گناہ اوسکی اگرچہ ہون برابر جہاگ دریا کے پس جب بیٹہا اوسی سر اپنا طرف چہت کر کی
کہی سُبْحَانَکَ اللّٰھُمَّ بِحَمْدِکَ اَسْتَغْفِرُکَ وَاَتُوْبُ اِلَیْکَ پس جب کپڑی پہننی لگی بسم اللہ اور اسیطرح مستحب ہی بسم اللہ کہنی ہر کام
مین اور شروع کری پہننی مین ساتہہ داہنی طرف کی اور اسیطرح جوتی داہنی طرف سی پہنی پہر دعا مین لباس کے پہننی کی جو
اسمین مذکور ہوئے مین پڑہی کذا فی وظایف النبی مَنْ تَعَارَّ مِنَ اللَّیْلِ فَقَالَ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا
شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَسُبْحَانَ اللّٰہِ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ
وَاللّٰہُ اَکْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ اَوْ یَدْعُوْ اُسْتُجِیْبَ لَہٗ فَاِذَا تَوَضَّاَ
وَصَلّٰی قُبِلَتْ صَلٰوتُہٗ ؛ خ عہ ؛ جو کوئی جاگی رات مین اور کروٹ لی پس کہی لا الہ الا اللہ تا اغفرلی
کہ معنی یہہ ہین کوئی معبود مگر اللہ تنہا نہین کوئی شریک اوسکا اوسیکی لئی ہی بادشاہت ہی اور اوسیکی لئی ہے سب تعریف
اور وہ ہر چیز پر قادر ہی سب تعریف ہی واسطی اللہ کی اور پاکی ہی اللہ کو اور نہین کوئی معبود مگر اللہ اور اللہ بہت
بڑا ہی اور نہین ہی پہر نا گناہو نسی اور نہ قوت عبادت پر مگر ساتہہ مدد اللہ کی یا اللہ بخش مجکو یا فرمایا
دعا کری جو چاہی قبول کی جاتی ہی واسطی اوسکی پس جو وضو کری اور نماز پڑہی قبول کیجاتی ہی
نماز اوسکی نقل کی بخاری نی اور چارون نی ف اکثر استعمال تعار کا آتا ہے اوس جاگنی
مین کہ اوسکی ساتہہ آواز ہو جیسی کہ عادت ہی وقت بیدار ہونے کی آور اوید عو شک راوی ہے
ولید بن مسلم راوی کو شک ہوا ہی کہ لفظ اللھم اغفرلی کا فرمایا تہا یا یدعو کا اور فرمایا استجیب لہ یعنی جو شخص وقت

بیان [illegible]

وقت آنکہ کسلنی کی شبکو یہہ کلمات پڑھکر دعا کری قبول کیجاتی ہی بعضی عالمون نی لکہا ہی کہ ہن دعا کا نام درہم اکیس ہے جیسی کہ آدمی اپنی کیسی مین درہم رکہتا ہی جسوقت چاہتا ہی لیتا ہی ایسی ہی یہہ دعا ہے کہ اجابت اسکی قریب اور مہیا ہی

كذا قال الفخر مَنْ قَالَ حِيْنَ يَتَحَرَّكُ مِنَ اللَّيْلِ بِسْمِ اللّٰهِ عَشْرَ مَرَّاتٍ وَسُبْحَانَ اللّٰهِ عَشْرًا وَآمَنْتُ بِاللّٰهِ وَكَفَرْتُ بِالطَّاغُوْتِ عَشْرًا وُقِيَ كُلَّ شَيْءٍ يَتَخَوَّفُهُ وَلَمْ يَنْبَغِ لِذَنْبٍ اَنْ يُدْرِكَهُ اِلٰى مِثْلِهَا طص + جوکوئی کہی جسوقت کہ کروٹ لی رات مین بسم اللہ دس بار اور سبحان اللہ دس بار اور ایمان لایا مین ساتہہ اللہ کی اور کفر کیا مینی ساتہہ معبودون باطل کی یعنی خواہ بُت ہون یا شیطان دس بار محفوظ رہی ہر چیز سی کہ ڈرتا ہی اوس سی اور نہین لایق ہی کسی گناہ کو کہ پاسلے اوسکو یعنی لاحق ہووی یا ہلاک کری اوسکو مانند اوس ساعت تلک کہ حرکت کی ہی اوسمین اور یہہ کلمی پڑہی ہین یعنی ایک رات دن محفوظ رہیگا ایذا دینی والے چیزون سی اور گناہون سی نقل کی یہہ طبرانی نے اوسط مین وَاِذَا قَامَ

مِنَ اللَّيْلِ عَنْ فِرَاشِهِ ثُمَّ عَادَ اِلَيْهِ فَلْيَنْفُضْهُ بِصَنِفَةِ اِزَارِهِ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ فَاِنَّهُ لَا يَدْرِيْ مَا خَلَفَهُ عَلَيْهِ

فَاِذَا اضْطَجَعَ فَلْيَقُلْ بِاسْمِكَ اللّٰهُمَّ وَضَعْتُ جَنْبِيْ وَبِكَ اَرْفَعُهُ اِنْ اَمْسَكْتَ نَفْسِيْ فَارْحَمْهَا

وَاِنْ رَدَدْتَهَا فَاحْفَظْهَا بِمَا تَحْفَظُ بِهِ عِبَادَكَ الصَّالِحِيْنَ ت ى + اور جب اوٹہی کوئی رات کو بچہونی اپنی سی پہر رجوع کری طرف اوسکی پس چاہئی کہ جہاڑی اوسکو ساتہہ کناری لنگی اپنی کی تین بار اس لئی کہ وہ نہین جانتا ہی کہ کونسی چیز آئی ہی پیچہی اوسکی اوپر یعنی شاید کوئی کیڑہ وغیرہ اوسپر نہ بیٹہا ہو پس جب لیٹی پس کہی ساتہہ نام تیری کی یا اللہ رکہا مینی پہلو اپنا اور ساتہہ نام تیری کی اوٹہاونگا اوسکو جو روک رکہی تو جان میری یعنی قبض روح کری پس رحم کر اوسپر اور جو پہیری تو اوسکو یعنی جگاوی پس نگہبانی کر اوسکی ساتہہ اوس طرح کی کہ نگہبانی کرتا ہی تو ساتہہ اوسکی بندون نیکبخت اپنی کی نقل کی یہہ ترمذی ابن سنی نی فَاِذَا قَامَ لِيَتَهَجَّدَ

فَاِنْ دَخَلَ الْخَلَاءَ فَلْيَقُلْ بِسْمِ اللّٰهِ مص ى + اور جب اوٹہی تو کہ تہجد پڑہی پس اگر داخل ہووی پاخانہ مین یعنی ارادہ کری داخل ہونیکا پس کہی بسم اللہ نقل کی یہہ ابن ابی شیبہ ابن سنی نی فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ بسم اللہ کہنی سی پردہ ہوجاتا ہی درمیان ستر امت میری کی اور انکہون جنات کی اور کہی

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ ع مص + یا اللہ تحقیق مین پناہ مانگتا ہون ساتہہ

تیری ناپاک جنون اور ناپاک جنیون سی نقل کی یہہ صحاح ستہ نے اور ابن ابی شیبہ نے ۵ اذا خرج غفرانک

حب ۵ مص + اور جب نکلی پایخانہ سی کہی مانگتا ہون بخشش تیری نقل کی یہہ ابن حبان نے اور
جارونے اور ابن ابی شیبہ نی **ف** پناہ جانی کی وقت چاہنی اسلئی ہی کہ جگہہ حاضر ہونی شیاطین کی ہی
چنانچہ یہہ مضمون زید بن ارقم نی صریح حدیث مین روایت کیا ہی اور شیخ ابن حجر نے کہا ہی کہ جو لوگ ذکر کرنا
ایسی وقت مین مکروہ جانتی ہین جیسی کہ مذہب جمہور کا ہی وہ تفصیل کرتے ہین کہ اگر اوس مکان مین جو
کہ پایخانہ ہی کی لئی بنا ہو پس کہی ان کلمات کو پہلی داخل ہونیکے اور غیر اوسکی مین مثل جنگل وغیرہ کی پس
چاہئی کہ وقت شروع کی کہی اور جو کوئی اوسوقت بہول جاے اور عین اوس حالت مین یاد آوی تو دلسی کہی نہ زبان سے
اور نکلنی کی وقت مین بخشش چاہنی کی دو سبب ہین ایک یہہ کہ بخشش چاہتا ہی فوت ہونی ذکر زبانی سی اوس
حالت مین نہین ہوسکا ہی اسلئی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ترک ذکر زبانی کا نہین کرتی تھی مگر یہہ وقت حاجت کے
پس گویا کہ اپنی ہی تقصیر جانکر تدارک اوسکا ساتہہ استغفار کی کیا اور دوسرا سبب یہہ کہ بخشش چاہی تقصیر سی
کہ بیچ وفا کرنے شکر نعمت پہنچنی اچہی کہانی کی اور نکلنی فضلہ کی کہ ایذا دی واقع ہوئی کذا ذکرہ الفخر اور مستحب
ہی کہ پایخانہ مین ایسی چیز نہ لیجاوے کہ جسمین نام اللہ اور رسول کا ہو مانند مہر اور روپی وغیرہا کی اور پردہ مین
بیٹہی اور دور جاوے جنگل مین کہ کوئی اوسکو دیکہی نہین اور ستر ڈہانکی ساتہہ چادر کی اور کپڑا نہ اوٹہاوے یہان تلک
کہ قریب ہووے زمین سی اور تکیہ کری بائین ہاتہہ پر اور کہڑا رکہی داہنیکو اور پشت و رو قبلہ اور بیت المقدس
اور سورج اور چاند اور ہوا کی طرف نکری اور تین ڈہیلونسی پاک کری اور ہڈی اور کوئلی اور گوبر سی پاک نکری اور گرمی مین
اول ڈہیلا پیچہی کو لیجاوے اور دوسرا آگی کو اور تیسرا پیچہی کو اور جاڑے مین عکس اسکی کری اور عورت ہر موسم مین
ڈہیلی لی بطور پہلی مرد کے جاڑے مین اور نام اللہ تعالی کا نہ لی اور نہ کلام کری پایخانہ مین مگر جب ایسی ہی ضرورت ہو
اور کہنکہاری نہین اور نہ تہوکی اور نہ سنکی ناک اور نہ جواب چہینک کا دے اور نہ جواب سلام کا دی اور نہ جواب
موذن کا دی مگر دلسی اور دایان ہاتہہ ستر کو نہ لگاوی اور گہاٹ پر اور راہ مین اور سایہ درخت وغیرہ مین
کہ لوگ وہان آرام پاتے ہین پایخانہ نہ پہری کہ بہر ہاتہہ دہووے اور استنجا کری بائین ہاتہہ سی پہلی عضا گر مگر جب

روزی سی ہو احتیاط سی کری اور اول بچلی اونگلی اونچی کرکر پانی سی استنجا کری پھر چھنگلیا کی پاس کی اونگلی
سی پھر چھنگلیا سی پھر شہادت کی اونگلی سی یہان تلک کہ خوب خاطر جمع کری پھر ہاتہ دہووے بعد فراغ کی
اور بسم اللہ کہی اول ہی اور بعد ہی پس جب نکلی پاخانہ سی دایان پانو نکال کر دعا مذکورہ پڑہی بعد حمل
ہونی ہووے بایان پانو پہلی رکہی اور اسیطرح پیشاب کرنی مین ہی قبلہ وغیرہ کی طرف پشت و منہ نکری اور ہوا کی رخ
سی بچی تا چھینٹ نہ پڑین اور نرم زمین پر پیشاب کری تیر پر اور پانی جاری اور غیر جاری مین نہ کری اور
نیچی درخت میوہ دار کی اور کنار نہر جاری کی اور نہانی کی جای نکری اور کہڑی ہوکر اور نیچی پرنالہ کی اور لیتہ
نجاست کی پر نکری اور پیشاب برتن مین جمع نکری اور کلام وغیرہ جو پہلی گذرا نکری بعد ازان ڈہیلی پر خشک
کری چلی قدمی کرکر کہنکہار کر پانی سی دہووے کہ قطرہ کی بند ہونی کی بی نمنزلہ دانع دینی کی ہی کہ نمازی فطالیف
البنی اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي اَذْهَبَ عَنِّي الْاَذٰى وَعَافَانِي ؛ س ی مو مص ✱ سب تعریف ہی
واسطی خدا کی جسنی دور کی مجسی ایذا دینی والی چیز اور چین دیا مجکو نقل کی یہ نسائی ابن سنی نی اور موقوفا ابن
ابی شیبہ نی وَاِذَا تَوَضَّأْتُمْ فَقُوْلُوْا بِسْمِ اللّٰهِ ؛ دت ق ✱ اور جب وضو کری پس چاہئی کہ بسم اللہ کہی نقل کی
یہ ابو داود ترمذی ابن ماجہ نی **ف** بسم اللہ پڑہنی پہلی وضو کی سنت مؤکدہ ہی نزدیک جمہور کی اور ہدایہ
مین مستحب لکہی ہی مذہب حنفی مین اور نزدیک حنبلیو نکی فرض ہی پس ایسی سنت ترک نکری اور منقول سلف
سی بیچ بسم اللہ وضو کی یہ الفاظ ہین بِسْمِ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى دِيْنِ الْاِسْلَامِ اور بعضون نی کہا ہی افضل
بسم اللہ الرحمن الرحیم ہی کذا ذکر العلی والفخر ثُمَّ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ ذَنْبِيْ وَوَسِّعْ لِيْ فِيْ دَارِيْ
وَبَارِكْ لِيْ فِيْ رِزْقِيْ ؛ س ی ✱ پھر کہی یعنی وضو کرتی مین یا اللہ بخش میری لئی گناہ میری اور فراخی کر میرے لئی
گہر میری مین یعنی دنیا مین اور قبر مین اور آخرت مین اور برکت دی میری لئی بیچ رزق میری کی یعنی دنیا کا ہو یا آخرت
یا ظاہر کا یا باطن کا نقل کی یہ نسائی ابن سنی نی **ف** ابو موسی اشعری روایت کرتی ہین کہ پانی لایا
مین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی لئی واسطی وضو کی پس وضو کیا اور سنا مینی کہ پڑہتی تہی یہی دعا اللہم اغفر لی آخر
تلک عرض کیا مینی کہ یا رسول اللہ سنا مینی کہ یہی ایسی دعا آپ پڑہتی تہی فرمایا کہ کیا چہوڑا اسنی کچہ یعنی اسی دعا نی کہ

بیان تسمیہ

جمع کرنی والی ببلائیون دنیا اور آخرت کی ہی کذا ذکرہ العلی وَاِذَا فَرَغَ مِنَ الْوُضُوْءِ نَظَرَہٗ اِلَی السَّمَآءِ

د من ؛ وَیَقُوْلُ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ

وَرَسُوْلُهٗ ؛ مس ق صحی ؛ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ ؛ ق مص حی ــــ * اور جب فراغت پاوے

وضو سی تو پہاوی نظر اپنی طرف آسمان کی نقل کی یہہ ابوداود نسائی نی یعنی نظر کا اوٹہانا فقط ان دو کی روایت

مین آیا ہی اور کہی گواہی دیتا ہون مین یہہ کہ نہین کوئی معبود مگر اللہ ایک ہے وہ نہین کوئی شریک اوسکا اور گواہی دیتا ہون

کہ تحقیق محمد بندی اوسکی ہین اور رسول اوسکی نقل کی یہہ ابو داود نسائی ابن ماجہ ابن ابی شیبہ ابن سنی نی اور

تین بار پڑہنا اوس کلمہ کا روایت کیا ہی ابن ماجہ ابن ابی شیبہ ابن سنی نی ف حدیث شریف مین آیا ہے

کہ جو کوئی بعد وضو کی اس کلمہ کو پڑہی آٹہون دروازے بہشت کی کہل جاتے ہین جس دروازی سی چاہے داخل ہووے

کذا فی المشکوۃ اور بعضی روایت مین اس کلمہ کی ساتہہ یہہ دعا پڑہنی ہی ہی اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِیْ مِنَ التَّوَّابِیْنَ وَاجْعَلْنِیْ

مِنَ الْمُتَطَهِّرِیْنَ ؛ ت * یا اللہ کر مجکو توبہ کرنی والون مین سی اور کر مجکو پاکیزگی کرنی والون سے نقل کی یہہ ترمذی نی

سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ اَسْتَغْفِرُكَ وَاَتُوْبُ اِلَیْكَ ؛ مس سی

پاکی ہی تجکو یا اللہ اور ساتہہ تعریف تیری کی تسبیح کرتا ہون مین گواہی دیتا ہون مین کہ نہین کوئی معبود مگر تو بخشش

مانگتا ہون مین تجہسی اور توبہ کرتا ہون طرف تیری نقل کی یہہ حاکم نسائی نی تَوَضَّأَ فَقَالَ سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ

وَبِحَمْدِكَ اَسْتَغْفِرُكَ وَاَتُوْبُ اِلَیْكَ كُتِبَ لَهٗ فِیْ رَقٍّ ثُمَّ جُعِلَ فِیْ طَابَعٍ فَلَمْ یُكْسَرْ اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَةِ

طس * جو کوئی وضو کری پس کہی سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ اَسْتَغْفِرُكَ وَاَتُوْبُ اِلَیْكَ لکہا جاتا ہی اوسکی لئی

یعنی بعینہ یا ثواب اسکا پرچہ کاغذ مین پہر کیا جاتا ہی سر مہر پس نہین توڑی جاتی مہر قیامت تلک یعنی نہین باطل

کرتی ہی اسکو کوئی چیز نقل کی یہہ طبرانی نی اوسط مین ف وضو مین مسواک کرنی ہی سنت ہی فرمایا آنحضرت صلی اللہ

علیہ وسلم نی کہ لازم کرو اپنی پر مسواک کرنی اسلئی کہ اوسمین دس خصلتین ہین پاک کرتی ہی منہہ کو اور راضی ہوتا ہی رب

اور ناخوش ہوتا ہی شیطان اور دوست رکہتی ہین ملایکہ اعمال لکہنی والی اور مضبوط ہوتی ہین مسوڑہی اور قطع ہوتا ہے بلغم

اور خوشبو ہوتا ہے منہ اور دور کرتی ہی تپ کو اور روشن کرتی ہی بینائی کو اور دور کرتی ہی تو تلی مرض کو

کو اور وہ سنت بہی ہی پہر فرمایا کہ نماز مسواک سی فضیل ہی ستر درجہ اوس نماز پر کہ بغیر مسواک کی ہو کذا فی
المنیات اور جو کوئی وضو پر وضو کرتا ہی دس نیکیاں لکہی جاتی ہین اور روبقبلہ اونچی پر وضو کی بیٹہنا اور کوئی
شخص وضو نکروا وے مگر بعذر اور کلام غیر ضروری نکری اور پہلے آنی وقت نماز کی وضو کری اور سنت ہین آداب
وضو کے فقہ مین دیکہنا چاہیے اور بعضی فقہا نی مستحسن لکہا ہی پڑہنا دعاؤن منقولہ کا اگلی علما سی وضو مین پس کہی بعد بسم اللہ
اور نیت کی الحمد للہ الذی جعل الماء طہورا اور وقت کلی کی اللہم اسقنی من حوض نبیک صلی اللہ علیہ وسلم کاسا لا
اظمأ بعدہ ابدا اللہم اعنی علی تلاوۃ القرآن وذکرک وشکرک وحسن عبادتک اور وقت پانی دینی ناک کی اللہم لا تحرمنی
رائحۃ نعیمک وجنانک اور منہ دہوتی وقت اللہم بیض وجہی یوم تبیض وجوہ ولا تسود وجہی یوم تسود وجوہ
اور داہنی ہاتہہ پر پانی ڈالنی کی وقت اللہم اعطنی کتابی بیمینی وحاسبنی حسابا یسیرا اور بائین ہاتہہ پر پانی ڈالنے کی
وقت اللہم لا تعطنی کتابی بشمالی ولا من وراء ظہری اور مسح سر کے وقت اللہم حرم شعری وبشری علی النار واظلنی
تحت عرشک یوم لا ظل الا ظلک اور وقت مسح کانون کی اللہم اجعلنی من الذین یستمعون القول فیتبعون احسنہ
اور وقت مسح گردن کی اللہم اعتق رقبتی من النار اور وقت داہنا پانو دہونی کی اللہم ثبت قدمی علی
الصراط یوم تزل الاقدام اور بائین پانو پر اللہم اجعل ذنبی مغفورا وسعیی مشکورا وتجارتی لن تبور
اور درود بہیجی نبی صلے اللہ علیہ وسلم پر وقت دہونے ہر عضو کی اور نگلی کرنی بعد وضو کی حضرت ثابت نہین
ہوئی ہی بلکہ فرمایا ہی کہ ایکدن پیچ کیا کری پہر نماز پڑہی دو رکعت تحیۃ الوضو کہ ثابت ہونی آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم سی تحقیق جبرئیل اول جو وحی حضرت پر لائے سکہایا انکو وضو اور حکم کیا ساتہہ دو رکعتو کی بعد اوسکی فرمایا
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ نہین کوئی مسلمان کہ وضو کری پس اچہی طرح وضو کری یعنی برعایت سنت پہر کہڑا ہووی
پس پڑہے دو رکعت حضور دلی و بہی ریا اور اخلاص سی مگر کہ واجب ہوتی ہی اوسکی لئی جنت اور مستحب ہے کہ
اول رکعت مین پڑہی بعد فاتحہ کی والذین اذا فعلوا فاحشۃ او ظلموا انفسہم سی نعم اجر العاملین تلک اور دوسری
مین ولو انہم اذ ظلموا انفسہم جاؤک فاستغفروا اللہ سی توابا رحیما تلک کذا فی وظایف نبی ۞ التہجد

بیان تہجد کا

یہہ بیان ہی تہجد کا افضل الصلوۃ بعد المکتوبۃ الصلوۃ فی جوف اللیل بہترین نماز

ثواب مین پہچی فرض کی نماز درمیان اتکی ہی نقل کی یہہ مسلم نی **ف** فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی
کہ گرہ لگاتاہی شیطان اوپر گدی ہر ایک تمہاریکی جسوقت کہ وہ سوتاہی تین گرہ ڈالتاہی پر ہر گرہ کی اس
مضمون کو اوپر تیری رات دراز ہی پس سورہ پس اگر جاگا وہ اور یاد کیا اللہ تعالی کو کہل جاتی ہی ایک گرہ پس اگر
وضو کیا دوسری گرہ کہلتی ہی پس اگر نماز پڑہی تیسری گرہ کہلتی ہی اور صبح کرتاہی شادمان خوشدل ورنہین تو صبح
کرتاہی بد دل کاہل اور فرمایا کہ لازم کرو اپنی پر قیام رات کا یعنی نماز تہجد کی کیونکہ طریقہ اچھی لوگونکا ہی پہلی
تمسی ہی اور سبب نزدیکی تمہاریکا ہی طرف پروردگار تمہاریکی اور سبب دور ہونی گناہونکا ہی اور سبب بازرہنی کا گناہ
سی اور قیام رات کا کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی یہانتک کہ سوج گئی پای مبارک حضرتکی عرض کیا لوگون نے
کہ کیون کرتی ہین آپ ایسا اللہ تعالی نی تو بخشدئی ہین اپکی گناہ اگلی پچہلی فرمایا کیا نہوں مین بندہ شکر کرنے والا
اور حضرت کی سامنی ایک شخص کا مذکور ہوا کہ تمام رات سوتا رہتاہی صبح تلک نہین اوٹہتا نماز تہجد کی لئی فرمایا کہ
پیشاب کر جاتاہی شیطان اوسکی کانون مین اور فرمایا کہ تین لوگ ہین کہ راضی ہوتاہی اللہ اونسی ایک وہ شخص کہ قیام
کری رات کو نماز کی لئی اور ایک وہ قوم کہ صف باندہین جماعت مین اور ایک وہ قوم کہ صف باندہین جہاد مین
اور فرمایا کہ رحم کری اللہ اوس شخص پر کہ اوٹہا رات کو پس نماز پڑہی اور جگایا بی بی اپنی کو پس نماز
پڑہی اوسنی پس اگر انکار کیا اوسنی چہڑکا خاوندنی اوسکی مونہہ پر پانی اور رحم کری اللہ اوس عورت پر کہ اوٹہی
رات کو پس نماز پڑہی اور جگایا خاوند اپنی کو پس نماز پڑہی اوسنی پس اگر انکار کیا اوسنی چہڑکا بی بی نے
اوسکی مونہہ پر پانی اور فرمایا کہ جنت مین بالاخانی ہین کہ دیکہا جاتاہی باہر کا رخ اونکا اندر سی اور اندر کا
باہر سی یعنی ایسی صاف و لطیف ہین طیار کیا ہی اونکو اللہ تعالی نی اون لوگونکی لئی کہ نرم کرتی ہین کلام اور کہلاتی
ہین کہانا اور پی در پی رکہتی ہین صیام یعنی بہت روزی رکہتی ہین اور نماز پڑہتی ہین رات کو اوسحالمین کہ لوگ
سوتی ہین اور فرمایا کہ اللہ تبارک و تعالی نزول فرماتاہی یعنی رحمت خاص اوسکی ہر شب طرف آسمان دنیا کی
جسوقت کہ باقی رہتی ہی تہائی رات آخر کی اور فرماتاہی کون ہی کہ دعا کری مجہسی پس قبول کرون اوسکی اور
کون ہی کہ سوال کری مجہسی پس دون مین اوسکو کون ہی کہ بخشش مانگی مجہسی پس بخشون مین اوسکو پہر فراغ

کرتا ہی وہ ہتہ اپنی اور فرماتا ہی کہ حق ہی کہ تو ضو ش ہی اوسکو کہ نہ مفلس ہی اور نہ ظالم یعنی اپنی ذات مبارک سے اور کتاب
کہ میری عبادت کری مین بدلا دونگا ضایع نہین کرنی کا صبح تلک یونہین فرماتا ہی آور فرمایا کہ جبکہ جاگتا ہی آدمی
اہل اپنی کو پس دونو نماز پڑہتی ہین لکہی جاتے ہین ذاکرین و ذاکرات مین یعنی اوسکی یاد کرنیوالونمین لکہی جاتی ہین کہ
بڑی بزرگی لوگونکی آئی ہی آور فرمایا کہ اشراف امت میری کی اوٹہانی والی قرآن کی ہین یعنی جو یاد کرین اور عمل کرین
اوسپر اور اصحاب لیل ہین یعنی تہجد گزار کذا فی المشکوٰۃ اور کسی شخص نے حضرت جنید بغدادی رح کو بعد انتقال کی
خواب مین دیکہا پوچہا کہ کیو اللہ تعالی نی کیا تمہاری ساتہ معاملہ کیا فرمایا اون سب نی کہ وہ جو حقایق معارف کی
باتین کرتا تہا مین سب فنا ہوئین کچہ کام نہ آئین مگر کتنی رکعتین خفیف تہجد کی کہ پڑہتا تہا مین آدہی رات مین کام
آئین اللہ تعالی ہم سبکو سیر عمل نصیب کری آمین آمین آمین کذا ذکر العلی افضل الصلوٰۃ صلوٰۃ المرء فی
بیتہ الا المکتوبۃ ۴ خ م د ت ن بہترین نمازکی نماز آدمی کی بیچ گہر اوسکی کی ہی مگر فرض نقل کی یہ بخاری
مسلم نی ف یعنی فرض مسجد ہی مین افضل ہین اور سنتین ہو کہ وہ بہی اسی حکم مین داخل ہین ہماری زمانی مین
یعنی مسجد ہی مین پڑہی تا تہمت رافضی ہونیکی نہ لگی کذا ذکر العلی صلوٰۃ اللیل ۴ خ م ق والنہار
۴ د مثنی مثنی ۴ د خ م ۳ نماز رات کی نقل کی یہ بخاری مسلم نے اور نماز دن کی نقل کی یہ احمد دو دو
رکعت ہین نقل کی یہ بخاری مسلم احمد نی ف امام شافعی اور امام مالک اور امام محمد رح کی نزدیک رات دن مین
نفل دو دو رکعت پڑہنی افضل ہین اور امام اعظم صاحب رح کی نزدیک چار چار افضل ہین اور صاحبین کی نزدیک رات
کو دو رکعت پڑہنی افضل ہین اور دن مین چار اور ہر ایک حدیث سی سند لاتی ہین کذا ذکر العلی وکان اذا
قام من اللیل یتہجد قال اللہم لک الحمد انت قیم السموات والارض ومن فیہن ولک
الحمد انت ملک السموات والارض ومن فیہن ولک الحمد انت نور السموات والارض ومن
فیہن ولک الحمد انت الحق ووعدک الحق ولقاؤک حق وقولک حق والجنۃ حق والنار
حق والنبیون حق ومحمد حق والساعۃ حق اللہم لک اسلمت وبک آمنت وعلیک
توکلت والیک انبت وبک خاصمت والیک حاکمت انت ربنا والیک المصیر فاغفر

مَا قَدَّمْتُ وَمَا أَخَّرْتُ وَمَا أَسْرَرْتُ وَمَا أَعْلَنْتُ وَمَا أَنْتَ أَعْلَمُ بِهِ مِنِّي أَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَأَنْتَ الْمُؤَخِّرُ أَنْتَ إِلٰهِي لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ ع عو۔ اور تہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب اوٹہتی رات مین ہوکر تہجد پڑہن
پڑہتی تہی یا اللہ تیری لئی سب تعریف ہی تو ہی قایم رکہنی والا آسمانون اور زمین کا اور جو کچہ اُنمین ہی اور تیری
لئی سب تعریف ہی تو ہی بادشاہ آسمانون اور زمین کا اور جو کچہہ اُنمین ہی اور تیری ہی لئی سب تعریف ہی
تو ہی روشن کرنیوالا آسمانون اور زمین کا اور جو کچہہ اُنمین ہی یعنی تجہی ہی سب ہدایت پاتی ہین اور تیری ہی لئی سب تعریف ہی
تو ہی ثابت موجود یعنی تیری سوا اسکو فنا لگی ہی اور وعدہ تیرا سچا ہی اور دیدار تیرا حق ہی اور کلام تیرا سچا ہی اور جنت حق ہی اور موجود اور
دوزخ حق ہی اور سب نبی حق ہین اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم حق ہین اور قیامت حق ہی یا اللہ واسطی تیری فرمانبردار ہوا ہین اور
ساتہہ تیری ایمان لایا ہین اور تجہی پر کام اپنی سونپی ہین اور طرف تیری رجوع کی ہینی اور ساتہہ مدد تیری کی جہگڑا ہون
ہون مین ساتہہ دشمنون دین سے اور طرف تیری فریاد لایا ہین تو رب ہمارا ہی اور طرف تیری بازگشت ہی
بس بخش میرے لئی وہ گناہ کہ پہلی کئی ہین نی اور جو پیچہی کئی ہینی اور جو پوشیدہ کئی ہین نی اور جو ظاہر کئی ہینی
اور وہ گناہ کہ تو خوب جانتا ہی اسکو مجہسی یعنی مین ویسا نہین جانتا تو ہی آگی بڑہانی والا یعنی جسکو چاہی اور دے
بہی بخشی یا شفاعت پہلی قبول کری اور تو ہی پیچہی رکہنی والا تو ہی معبود میرا نہین کوئی معبود مگر تو نقل کی یہہ
صحاح ستہ مین اور ابو عوانہ نی اور ایک روایت مین پہلی دعا کی ساتہہ یہہ زیادہ آیا ہی وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ
إِلَّا بِاللّٰهِ ؂ خ ؂ اور نہین ہی پہرنا گناہون سی اور نہ قوت عبادت پر مگر ساتہہ مدد اللہ کی نقل کی
یہہ بخاری نی ف فتح الباری مین لکہا ہی کہ بعضی حدیثون سی سمجہا جاتا ہی کہ یہہ دعا بعد تکبیر تحریمہ کی
پڑہتی تہی اور تکرار حمد کی اسلئی ہی کہ یہہ تمام امور کہ حمد انکی سری پر آئی ہی موجب حمد کی ہین اور ہنشۃ ربنا
وَإِلَيْكَ الْمَصِيرُ فقط ابو عوانہ نی زیادہ کیا ہی آ و طرف تیری فریاد لایا ہین یعنی جو کوئی انکار حق کا کری اوسکی
فریاد و فیصلہ کو تیری پاس لایا ہین نہ غیر تیری کی پاس کہ وہ کاہن وغیرہ ہین آ و رجمہ الی فقط مسلم نی زیادہ
کیا ہی کہ اقال الفخر و اعلی سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ ؂ تلبہ قبول کی اللہ تعالی نی
تعریف اوس شخص کی کہ تعریف کی اوسکی سب تعریف ہی واسطی خدا کی جو پروردگار ہی سارے جہان کا نقل کی ترمذی

فی یعنی بعض روایت مین یہہ دعا پڑہنی آئی ہی سُبْحَانَ اللّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ د س
پاکی ہی اللہ کو جو پروردگار ہی عالمون کا پاک ہی اللہ اور ساتھہ تعریف اوسکی کی پاکی بیان کرتا ہون مین نقل کی یہہ
ابوداود نسائی نی وَقَعَدَ الثُّلُثَ الْاٰخِیْرَ مِنَ اللَّیْلِ فَنَظَرَ اِلَی السَّمَآءِ فَقَالَ اِنَّ فِیْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ
وَاخْتِلَافِ اللَّیْلِ وَالنَّهَارِ لَاٰیٰتٍ لِّاُولِی الْاَلْبَابِ اَلْعَشْرَ الْاَوَاخِرَ مِنْ اٰلِ عِمْرَانَ حَتّٰی خَتَمَهَا ثُمَّ
قَامَ فَتَوَضَّأَ وَاسْتَنَّ فَصَلّٰی اِحْدٰی عَشْرَةَ رَکْعَةً ثُمَّ اَذَّنَ بِلَالٌ فَصَلّٰی رَکْعَتَیْنِ ثُمَّ خَرَجَ فَصَلّٰی
الصُّبْحَ خ م د س ق اور بیٹھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم پچھلی تہائی رات مین پس دیکھا طرف آسمان کی پس
پڑہین یہہ آیتین تحقیق بیچ پیدا کرنی آسمانونکی اور زمین کی اور آنی جانی رات دن کی البتہ نشانیان ہین واسطی صاحبون
عقل کی پڑہین دس آیتین کہ آخر سورہ آل عمران کی ہین یہان تلک کہ تمام کیا اوسکو پہر کہڑی ہوئی پس وضو کیا اور مسواک کی
یعنی بعد اوٹہنی کی سوتی سی یا وضو مین وقت ارادہ کلی کی یا وقت کہڑی ہونیکی نماز مین پس پڑہین گیارہ رکعتین یعنی آٹہہ
تہجد کی اور تین وتر کی پہر اذان دی صبح کی بلال نی پس پڑہین حضرت نی دو رکعتین یعنی سنت صبح کی پہر نکلی طرف
مسجد کے پس نماز پڑہی صبح کی نقل کی یہہ بخاری مسلم ابوداود نسائی ابن ماجہ نی ف اختلاف رات دن کا
یہہ ہی کہ دن سی رات ہوتی ہی رات سی دن کبہی اوجالا ہوتا کبہی اندہیرا کبہی گرمی کبہی جاڑا اور بعد لاولی الالباب
کی باقی آیتین یون ہین اَلَّذِیْنَ یَذْکُرُوْنَ اللّٰہَ قِیَامًا وَّقُعُوْدًا وَّعَلٰی جُنُوْبِهِمْ وَیَتَفَکَّرُوْنَ فِیْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ رَبَّنَا
مَا خَلَقْتَ هٰذَا بَاطِلًا سُبْحٰنَکَ فَقِنَا عَذَابَ النَّارِ رَبَّنَا اِنَّکَ مَنْ تُدْخِلِ النَّارَ فَقَدْ اَخْزَیْتَهٗ وَمَا لِلظّٰلِمِیْنَ مِنْ
اَنْصَارٍ رَبَّنَا اِنَّنَا سَمِعْنَا مُنَادِیًا یُّنَادِیْ لِلْاِیْمَانِ اَنْ اٰمِنُوْا بِرَبِّکُمْ فَاٰمَنَّا رَبَّنَا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَکَفِّرْ عَنَّا
سَیِّاٰتِنَا وَتَوَفَّنَا مَعَ الْاَبْرَارِ رَبَّنَا وَاٰتِنَا مَا وَعَدْتَّنَا عَلٰی رُسُلِکَ وَلَا تُخْزِنَا یَوْمَ الْقِیٰمَةِ اِنَّکَ لَا تُخْلِفُ الْمِیْعَادَ
اور شرح ہدایہ مین ابن ہمام نی لکہا ہی کہ شعبی نے کہا پوچہی مینی عبد اللہ بن عمر اور عبد اللہ بن عباس سی نماز تہجد حضرت
صلے اللہ علیہ وسلم کی پس دونونی کہا تیرہ رکعت پڑہتی تہی آٹہہ اونمین سی تہجد اور تین وتر اور دو سنت فجر کی کذا
ذکرہ علی وَکَانَ یُصَلِّیْ مِنَ اللَّیْلِ ثَلٰثَ عَشْرَةَ رَکْعَةً یُوْتِرُ مِنْ ذٰلِکَ بِخَمْسٍ لَا یَجْلِسُ فِیْ شَیْءٍ اِلَّا
فِیْ اٰخِرِهِنَّ خ د اور تہی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہ نماز پڑہتی تہی رات کی یعنی کبہی کبہی تیرہ رکعت وتر پڑہتی تہی

سی ساتھ پانچ کی بیچ بیٹھتی تھی کسی رکعت میں یعنی تشہد سلام کی بیچ نہیں بیٹھتی تھی مگر بیچ آخر والی کی نقل کی یہہ بخاری
مسلم نی **ف** معنی یہہ معنی کہتی ہیں کہ وتر انہیں سی تین ہوتی تھی مگر وہ رکعت تہجد کی پہلی ہوتی تھی تین اوس
اونکو بھی اسی میں شمار کر کر پانچ وتر کی کہیں و اللہ اعلم کہ اونکو اوپر حمل و کان یصلی من اللیل احدی عشرۃ
رکعۃ یوتر منہا بواحدۃ رخ ھ ۔ اور تھی پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کہ نماز پڑھتی تھی رات سی یعنی کبھی گیارہ رکعت وتر
کرتی تھی ساتھ ایک کی نقل کی یہہ بخاری مسلم نے **ف** یعنی پانچ دوگانی کہ پڑھتی آخر دوگانی کی ساتھ ایک
رکعت ملا لیتی تھی پس ترک کرتی ساتھ اس رکعت کی اوس دوگانی کو پہلی تہا پس واقع ہیں تین ہو سکتی ہیں مگر وتر آخری
سی ہوتا اسی لئی یوتر بواحدۃ کہا کہ ہو کر حمل [illegible] اقام لیصلی من اللیل کبر عشرا وحمد عشرا وسبح عشرا
واستغفر عشرا **د س ق مص حب** ۔ اور جب اوٹھتی واسطی نماز رات کی یعنی تہجد کی اللہ اکبر کہتی دس بار
اور الحمد للہ کہتی دس بار اور سبحان اللہ پڑھتی دس بار اور استغفار پڑھتی دس بار نقل کی یہہ ابو داود نسائی ابن ماجہ ابن
ابی شیبہ ابن حبان نی وقال اللہم اغفر لی واہدنی وارزقنی وعافنی **د س ق مص**
عشرا **حب** ۔ اور پڑھتی یا اللہ بخش مجکو اور راہ دکہا مجکو اور رزق دی مجکو اور عافیت دی مجکو یعنی دنیا کی بلیات سی
کہ باز رکھتی ہیں نعمتوں آخرت کی سی نقل کی یہہ ابو داود نسائی ابن ماجہ ابن ابی شیبہ نی اور نقل کی ابن حبان یہہ دعا
دس بار پڑھتی ویتعوذ باللہ من ضیق المقام یوم القیامۃ ۔ **د س ق مص** عشرا **حب**
اور پناہ مانگتی ساتھ اللہ کی تنگی مکان کی سی دن قیامت کی نقل کی یہہ ابو داود نسائی ابن ماجہ ابن ابی شیبہ نے
اور نقل کی ابن حبان نی یہہ دعا دس بار پڑھتی **ف** یعنی پڑھتی اعوذ باللہ من ضیق المقام یوم القیامۃ
مطلب یہ کہ میدان محشر کا لوگوں پر بہت تنگ ہوگا کہ اونکی سختی اور ہول سی آنکہ درکتی ہوں [illegible] اور
شریق ہوزنی کہتی ہیں کہ حاضر ہوا میں حضرت عائشہ کی پاس پس پوچہا میں نی اونسی کس چیز سی ابتدا کرتی تہی
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب جاگتی رات کو کہا اونہوں نے کہ پوچہی تو نی مجہسی ایک چیز کہ نہیں پوچہی کسی نی تجہ سی پہلی تیری
تہی حضرت جب جاگتی رات کو اللہ اکبر دس بار پڑھتی الحمد للہ دس بار اور سبحان اللہ وبحمدہ دس بار اور سبحان
الملک القدوس دس بار اور استغفار پڑھتی دس بار اور لا الہ الا اللہ دس بار اور اللہم انی اعوذ بک

يك من ضيق الدنيا وضيق يوم القيامة دس بار پهر نماز پڑهتى كذا فى المشكوة پس يه معشرات المسبع بن مقابله
بين مسبعات عشر كى يعنى جو نسبت كر اوس كى نزديك سات سات بار كهى هين يه دس دس بار پڑهى جاتى هين اور مشهور سبعات هى يه هين
جيسى دس دس بار پڑهى جاتى هين وكان اذا افتتح صلوة الليل قال اللهم رب جبرئيل وميكائيل
واسرافيل فاطر السموات والارض عالم الغيب والشهادة انت تحكم بين عبادك فيما كانوا
فيه يختلفون اهدنى لما اختلف فيه من الحق باذنك انك تهدى من تشاء الى صراط مستقيم
م ع مح ب + اور جب شروع كرتى نماز تهجد كى پڑهتى يا الله پروردگار جبرئيل و ميكائيل واسرافيل كى
اى پيدا كرنيوالى آسمانون اور زمين كى جاننى والى پوشيده اور ظاهر كى تو حكم كريگا يعنى قيامت كو درميان
بندون اپنى كى بيچ اوس چيز كى كه تهى اوسمين اختلاف كرتى راه دكها مجهكو اوس چيز كى كه اختلاف كيا گيا اوسمين
حق سى ساته حكم اور توفيق اپنى كى يعنى تو راه دكهاتا هى جسكو چاهتا هى طرف راه سيدهى كى نقل كى مسلم
چارون نى اور ابن حبان نى ف اوسمين كه اختلاف كرتى هين يعنى اوس حق مين جو اختلاف كرتى هين يعنى حكم
حكم فرماويگا كه اهل حق كو نجات ديگا اور اهل باطل كو عذاب كريگا اور معنى اهدنى يه هين كه ثابت ركه مجهكو
مجهكو حق كى راه بتا اور اوسپر ثابت ركه كذا قال العلى ونحو واذا صلى الوتر ثلثا فيقرء فى الاولى سبح اسم
ربك وفى الثانية قل يا ايها الكافرون وفى الثالثة قل هو الله احد د ت س
اق حب ى والمعوذتين د اق ت حب + اور جب پڑهتى تين ركعت ليس پڑهتى پهلى مين
سبح اسم ربك الاعلى اور دوسرى مين قل يا ايها الكافرون اور تيسرى مين قل هو الله احد نقل كى يه ابو داود
ترمذى نسائى احمد ابن ماجه ابن حبان ابن سنى نى اور قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس نقل كى يه ابو داود
احمد ابن ماجه ترمذى ابن حبان نى يعنى ان كتابون مين تينون سورتين تيسرى ركعت مين پڑهنى آئى هين نبى الله صلعم
وكان يسلم تسليمة يسمعها د + اور جدا كرتى ميان دو ركعت كى كه پهلى هين اور درميان تيسرى كى
ساته سلام پهيرنى كى كه سناوى سلام لوگونكو نقل كى يه احمد نى ولا يسلم الا فى آخرهن س ى
يعنى سلام پهيرتى يعنى وتر كى نماز مين مگر بيچ آخر تين ركعت وتر كى نقل كى يه نسائى ابن سنى نى ف ملا على قارى نے

لکھا ہی کو ولا یسلم واوسی موافق روایت اور درایت کی ہی اور جس صورتمین او ہو تو تنویع روایت کی لی ہی یعنی بعضی
روایت مین یون ہی آیا ہی کذا ذکرہ علی رح کَانَ یُوْتِرُ بِوَاحِدَۃٍ ÷ خ م ÷ اَوْ بِخَمْسٍ اَوْ بِسَبْعٍ ÷ قط سنی
اَوْ بِتِسْعٍ اَوْ بِاِحْدٰی عَشْرَۃَ رَکْعَۃً اَوْ اَکْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ ÷ سنی ÷ یا وتر کری ساتہہ ایک کے یعنی ایک دوگانہ
اوسمین ملا ہوا ہو نقل کی یہہ بخاری مسلم نی یا وتر کری ساتہہ پانچ رکعت کی یا سات کی نقل کی یہہ دارقطنی بیہقی نے
یا وتر کری ساتہہ نو رکعت کے یا گیارہ ان کی یا زیادہ اسکی یعنی تیرہ رکعت نقل کی یہہ بیہقی نی ف یعنی تین
رکعت تین سی وتر کی ہوں اور باقی تہجد کی پس تہجد کی نماز کو وتر کی ساتہہ ملی ہوئی ہوتی تہی کسی راوی نے سارے
نماز کو وتر گنا ہی اور نماز تہجد کی زیادہ تیرہ رکعت سی ثابت نہین ہوئی ہی باوجودیکہ اسمین بہی خلاف واقع ہوا ہی
بعضون نے کہا ہی مع وتر اور سنت فجر کی تیرہ ہوتے ہین اور بعضون نے سوا سنت کی مگر صحیح یہہ ہی کہ سوا
سنت فجر کی وتر مع تیرہ ہوتے ہین کذا ذکرہ علی والشیخ عبدالحق رح وَیَقْنُتُ فِی الْاٰخِرَۃِ اِذَا
رَفَعَ رَأْسَہٗ مِنَ الرُّکُوْعِ ÷ مس ÷ اور دعا قنوت پڑہی اخیر رکعت مین جب اوٹہاوی سر اپنا رکوع سی
نقل کی یہہ حاکم نی ف یہہ حدیث موافق مذہب امام شافعی رح کی ہی اور امام اعظم صاحب رح نی اور بہت
حدیثون سی پہلے رکوع کی دعا قنوت پڑہنی ثابت کی ہی چنانچہ شروح مین نقل کی گئین ہین کذا ذکرہ علی رح
فَیَقُوْلُ اللّٰھُمَّ اھْدِنِیْ فِیْمَنْ ھَدَیْتَ وَعَافِنِیْ فِیْمَنْ عَافَیْتَ وَتَوَلَّنِیْ فِیْمَنْ تَوَلَّیْتَ وَبَارِكْ لِیْ فِیْمَا
اَعْطَیْتَ وَقِنِیْ شَرَّ مَا قَضَیْتَ اِنَّكَ تَقْضِیْ وَلَا یُقْضٰی عَلَیْكَ وَاِنَّهٗ لَا یَذِلُّ مَنْ وَّالَیْتَ
وَلَا یَعِزُّ مَنْ عَادَیْتَ تَبَارَکْتَ رَبَّنَا وَتَعَالَیْتَ نَسْتَغْفِرُكَ وَنَتُوْبُ اِلَیْكَ ÷ عہ حب مس
قص ÷ وَصَلَّی اللّٰهُ عَلَی النَّبِیِّ ÷ س ÷ پس کہی یعنی یہہ دعا قنوت پڑہی یا اللہ راہ دکہا مجکو بیچ ان
لوگونکی کہ راہ دکہائی تونی یعنی کر مجکو ہدایت والون سی اور عافیت دی مجکو بیچ اون لوگونکی کہ عافیت دی تونی اور دوست
رکہہ مجکو اون لوگون مین کہ دوست رکہا تونی اور برکت دی میری لئی اوس چیز مین کہ دی تونی اور بچا مجکو برائی اوس
چیز کیسی کہ مقدر کی تونی تحقیق تو حکم کرتا ہی یعنی جو چاہتا ہی اور نہین حکم کیا جاتا ہی تجہپر اور تحقیق نہین ذلیل ہوتا
وہ شخص کہ دوست رکہا تونی اور نہین عزیز ہوتا وہ شخص کہ دشمن رکہا تونی برکت والا ہی تو ای رب ہمارے اور برتر

برتری تو بخشش مانگتی ہین ہم تجہسی اور رجوع کرتی ہین ہم طرف تیری نقل کی یہہ چار و نی اور ابن حبان نی اور حاکم
ابن ابی شیبہ نی اور رحمت خاص بہیجی اللہ حضرت نبی صاحب پر نقل کی یہہ نسائی نی ف یعنی نسائی کی روایت مین
بعد دعاء قنوت کی درود بہی پڑہنا آیا ہی اور سیوطی نی کتاب عمل الیوم و اللیلہ مین یہہ درود بعد قنوت کی روایت
کیا ہی صلی اللہ علی النبی محمد وآلہ وسلم اور نووی نی لکہا ہی کہ مستحب ہے اسی درود کا پڑہنا بعد قنوت کی اور مراد
رائی تقدیر کسی یہہ ہے کہ تقدیر پر راضی ہو اور بی صبر کری او رجوع فزع ہو او نووی نی لکہا ہی کہ اگر قنوت پڑہی الا
امام ہو تو ضمیرین جمع کی کہی مثلاً اہدنا بجای اہدنی کی اور سوا اسکی اسیطرح اور اگر منفرد بہی پڑہی جایز ہی مگر مکروہ
کیونکہ امام کو فقط اپنی نفس کی لئی دعا کرنی نچاہئی اور مستحب ہی کہ اللہم انا نستعینک کی ساتہہ اس دعاء قنوت کو بہی
ملالی اور چاہئی کہ مقدم کری اسکو جیسی کہ تصریح کی ہی بعض علماء ہماری نی اور ابن ہمام نی لکہا ہی کہ موخر کری اسکو
اسلئی کہ اتفاق کیا ہی صحابہ کرام نی اوپر اللہم انا نستعینک کی اور اگر کبہی یہہ دعاء قنوت پڑہی اور کبہی وہ
تو بہی جایز ہی کذا ذکر الفخر و العلی اور بعضی روایت مین یہہ دعاء قنوت آئی ہی اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَنَا وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ
وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ وَاَلِّفْ بَيْنَ قُلُوْبِهِمْ وَاَصْلِحْ ذَاتَ بَيْنِهِمْ وَانْصُرْهُمْ عَلٰى عَدُوِّكَ
وَعَدُوِّهِمْ اَللّٰهُمَّ الْعَنِ الْكَفَرَةَ الَّذِيْنَ يَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِكَ وَيُكَذِّبُوْنَ رُسُلَكَ وَيُقَاتِلُوْنَ
اَوْلِيَاءَكَ اَللّٰهُمَّ خَالِفْ بَيْنَ كَلِمَتِهِمْ وَزَلْزِلْ اَقْدَامَهُمْ وَاَنْزِلْ بِهِمْ بَاْسَكَ الَّذِيْ
لَا تَرُدُّهُ عَنِ الْقَوْمِ الْمُجْرِمِيْنَ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْتَعِيْنُكَ وَنَسْتَغْفِرُكَ
وَنُثْنِيْ عَلَيْكَ الْخَيْرَ وَلَا نَكْفُرُكَ وَنَخْلَعُ وَنَتْرُكُ مَنْ يَّفْجُرُكَ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ اَللّٰهُمَّ اِيَّاكَ نَعْبُدُ
وَلَكَ نُصَلِّيْ وَنَسْجُدُ وَاِلَيْكَ نَسْعٰى وَنَحْفِدُ وَنَخْشٰى عَذَابَكَ الْجِدَّ وَنَرْجُوْ رَحْمَتَكَ اِنَّ عَذَابَكَ الْجِدَّ
بِالْكُفَّارِ مُلْحِقٌ موصص سنی یا اللہ بخش ہمکو اور مومن مردون اور مومن عورتون کو اور مسلمان مردون اور مسلمان
عورتونکو اور الفت ڈال درمیان دلون اونکی کی اور اصلاح کر درمیان انکی یعنی سنوار امور انکی اور حالتین انکی کہ واقع ہین
آپس مین بسبب اسکی کہ ایک دوسری کی خبر لی اور مدد دی اونکو اوپر دشمنون اپنی کی اور دشمنون اونکی کی یعنی شیطان یا کفار
ای اللہ رحمت سی دور کر کافرونکو جو روکتی ہین راہ تیری سی اور جہٹلاتی ہین رسولون تیری کو اور لڑتی ہین دوستون

تیری سی یا اللہ خلاف ڈال درمیان باتون اونکی یعنی توکر ایسا کہ ہوجاوین اونکی خلاف واقع ہو اور ایکا نوٹ
جاوے اور ڈگمگا قدم اونکی یعنی لڑائی مین ثابت قدم نہ رہین اور اوتار اونپر عذاب اپنا وہ جو نہین پھیرتا ہی تو اسکو قوم
کافرون کیسی شروع کرتا ہون مین ساتھ نام اللہ بخشش کرنیوالی مہربان کی یا اللہ تحقیق ہم مدد مانگتی ہین تجھسی اور بخشش
مانگتی ہین تجھسی اور تعریف کرتی ہین اوپر تیری ساتھ بھلائی کی اور نہین ناشکری کرتی ہین نعمت تیری کی اور الگ
ہوتی ہین ہم یعنی دلسی بیزار ہوتی ہین اور چھوڑتی ہین ہم یعنی ظاہر مین اوسکو کہ نافرمانی کرتا ہی تیری شروع کرتا ہون
مین ساتھ نام اللہ بخشش کرنیوالی مہربان کی یا اللہ تجھی کو عبادت کرتی ہین ہم اور تیری ہی لیی نماز پڑھتی ہین ہم
اور سجدہ کرتی ہین ہم اور طرف عبادت تیری کی کوشش کرتی ہین ہم اور طرف خدمت تیری کی دوڑتی ہین
ہم اور ڈرتی ہین ہم عذاب تیری سی بیشک حق ہی اور امید رکھتی ہین ہم رحمت تیری کی تحقیق عذاب تیرا کہ حق ہی ساتھ
کافرون کی ملنی والا ہی نقل کی یہ موقوفاً ابن ابی شیبہ اور بیہقی نی **ف** دونو جای اللہم کی پہلی بسم اللہ
خاص بیہقی کی روایت مین آئی ہی اور بعضی روایت مین آیا ہی کہ یہ دونو صورتین قرآن کی ہین کہ تلاوت
انکی منسوخ ہوگئی ہی اور مدد مانگتی ہین یعنی طاعت کی کرنی پر اور ترک کرنی معصیت پر اور اوپر غالب ہونیکی
اوپر نفس اور شیطان اور تمام کافرون کی کذا ذکرہ الفجر وَاِذَا سَلَّمَ مِنْہُ قَالَ سُبْحَانَ الْمَلِکِ الْقُدُّوْسِ
ثَلٰثَ مَرَّاتٍ یَمُدُّ صَوْتَہٗ فِی الثَّالِثَۃِ وَیَرْفَعُ **س د ص قط** رَبِّ الْمَلٰٓئِکَۃِ وَالرُّوْحِ
قط اور جب سلام پھیری وتر کا کہی پاک ہی بادشاہ نہایت پاک مین بار کھینچی آوازہی بیچ تیسری
دفعہ کی اور بلند کری نقل کی یہ نسائی ابو داود ابن ابی شیبہ دارقطنی نی وہ پروردگار فرشتون کا اور جبرئیل کا ہی
نقل کی یہ دارقطنی نی **ف** یعنی دارقطنی کی روایت مین آیا ہی کہ رب الملائکۃ والروح کو سبحان الملک القدوس
کی ساتھ ملا کر کہتی تہی کذا ذکرہ العلی اور یہ دعا ہی بعد وتر کی پڑھی اَللّٰہُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِرِضَاکَ مِنْ سَخَطِکَ
وَبِمُعَافَاتِکَ مِنْ عُقُوْبَتِکَ وَاَعُوْذُ بِکَ مِنْکَ لَا اُحْصِیْ ثَنَآءً عَلَیْکَ اَنْتَ کَمَا اَثْنَیْتَ عَلٰی
نَفْسِکَ **عہ طس ص ص** یا اللہ تحقیق مین پناہ مانگتا ہون ساتھ تیری ساتھ خوشنودی تیری کے
غضب تیری سی یعنی مانگتا ہون یہ کہ راضی ہووے تو اور غصہ نکری اور ساتھ عافیت تیری کی عذاب تیری سی

سی اور پناہ مانگتا ہوں میں ساتھ رحمت تیری کی عذاب تیرے سے نہیں گن سکتا ہوں میں تعریف تیری تو ویسا ہی جیسی کہ تعریف کی تونے اوپر نفس اپنے کی نقل کی یہ چاروں نے اور طبرانی نے اوسط میں اور ابن ابی شیبہ نے

ف یعنی نہیں طاقت رکھتا میں کہ تعریف تیری لایق تیری تفصیل ادا کروں لیکن باجمال کہتا ہوں

کہ تو ویسا ہی جیسی کہ تعریف کی تونے اوپر اپنی کذا ذکرہ الفجر وَاِذَا صَلّٰی رَکْعَتَیِ الْفَجْرِ یَقْرَأُ فِی الْاُوْلٰی

قُلْ یَآ اَیُّھَا الْکٰفِرُوْنَ وَفِی الثَّانِیَةِ قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ ۚ م حب + اور جب پڑھے دو رکعت

سنت فجر کی پڑھے پہلی رکعت میں قل یا اور دوسری میں قل ہو اللہ نقل کی یہ مسلم ابن حبان نے وَفِی الْاُوْلٰی

قُوْلُوْٓا اٰمَنَّا بِاللّٰہِ الْاٰیَةَ وَفِی الثَّانِیَةِ قُلْ یٰٓاَھْلَ الْکِتٰبِ تَعَالَوْا الْاٰیَةَ م + یا پڑھے پہلی رکعت

میں قولوا آمنا باللہ ساری آیت اور دوسرے میں قل یا اہل الکتاب تعالوا ساری آیت نقل کی یہ مسلم نے

ف پہلی آیت ساری یوں ہے قُوْلُوْٓا اٰمَنَّا بِاللّٰہِ وَمَآ اُنْزِلَ اِلَیْنَا وَمَآ اُنْزِلَ اِلٰٓی اِبْرٰھِیْمَ وَاِسْمٰعِیْلَ وَاِسْحٰقَ وَیَعْقُوْبَ وَالْاَسْبَاطِ وَمَآ اُوْتِیَ مُوْسٰی وَعِیْسٰی وَمَآ اُوْتِیَ النَّبِیُّوْنَ مِنْ رَّبِّھِمْ لَا نُفَرِّقُ بَیْنَ اَحَدٍ مِّنْھُمْ وَنَحْنُ لَہٗ مُسْلِمُوْنَ

اور دوسری آیت ساری یوں ہی قُلْ یٰٓاَھْلَ الْکِتٰبِ تَعَالَوْا اِلٰی کَلِمَةٍ سَوَآءٍ بَیْنَنَا وَبَیْنَکُمْ اَلَّا نَعْبُدَ اِلَّا اللّٰہَ وَلَا نُشْرِکَ بِہٖ شَیْئًا وَّلَا یَتَّخِذَ بَعْضُنَا بَعْضًا اَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللّٰہِ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُوْلُوا اشْھَدُوْا بِاَنَّا مُسْلِمُوْنَ

وَیَقُوْلُ وَھُوَ جَالِسٌ اَللّٰھُمَّ رَبَّ جِبْرَئِیْلَ وَمِیْکَائِیْلَ وَاِسْرَافِیْلَ وَمُحَمَّدٍ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَعُوْذُ بِکَ مِنَ النَّارِ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ ؛ مس ی + اور پڑھے بعد سلام سنت فجر کے

حال یہ کہ وہ بیٹھا ہوا ہو یا اللہ پروردگار جبرئیل کی اور میکائیل کی اور اسرافیل کے اور محمد کی نبی ہیں رحمت خاص بھیجی خدا اوپر اور سلام پناہ پکڑتا ہوں میں ساتھ تیری آگ سی پڑھے یہ تین بار نقل کی یہ حاکم ابن سنی نے

ثُمَّ یَضْطَجِعُ عَلٰی شِقِّہِ الْاَیْمَنِ ؛ د ت + پھر جانبی کروٹ داہنی پیلواپنی پر نقل کی یہ ابوداود ترمذی نے

ف یہ لیٹنا آرام کی لیے ہے یا محنت قیام لیل کی سے آرام پا کر فرض نشاط ادا کرے یہ لیٹنا مستحب ہے

کذا ذکرہ علی والفجر وَاِذَا خَرَجَ مِنْ بَیْتِہٖ قَالَ بِسْمِ اللّٰہِ تَوَکَّلْتُ عَلَی اللّٰہِ اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَعُوْذُ بِکَ مِنْ

اَنْ نَّزِلَّ اَوْ نَضِلَّ اَوْ نَظْلِمَ اَوْ نُظْلَمَ اَوْ نَجْھَلَ اَوْ یُجْھَلَ عَلَیْنَا ؛ عہ ص ی + اور جب نکلے گھر اپنے سی پڑھے

بیان سنت فجر

بیان نکلنے گھر سے

ساتھ نام اللہ کی نکلتا ہون مین توکل کیا مینی خدا پر یا اللہ تحقیق ہم پناہ مانگتی ہین ساتھ تیری اس سی کہ پھسلین
ہم یعنی گناہ بغیر قصد کی کرین یا پھسلاوین ہم یعنی غیر اپنی کو گناہ مین ڈالین یا گمراہ کرین ہم یا ظلم کرین ہم یا جہالت
کرین ہم کسی پر یعنی ہاتہ سے خطا ہو کسی کو ایذا پہونچاوین یا جہالت کیجاوی ہم پر یعنی لوگ ہمسی معاملہ کرین نادانی معاملہ
جاہلون کے نقل کی یہہ چارون نے اور حاکم ابن سنی نی بسم اللہ لا حول ولا قوۃ الا باللہ التکلان علی
اللہ ؛ مس ق ی ؛ ساتھ نام اللہ کی نکلتا ہون مین نہین ہی پھرنا گناہون سی اور نہ قوت عبادت پر مگر
ساتھ مدد اللہ کی توکل اوپر خدا کی ہی نقل کی یہہ حاکم ابن ماجہ ابن سنی نی بسم اللہ توکلت علی اللہ لا حول
ولا قوۃ الا باللہ ؛ د ت س حب ی ؛ ساتھ نام خدا کی نکلتا ہون مین بہروسا کیا مینی خدا پر نہین ہی
پھرنا گناہون سی اور نہ قوت عبادت پر مگر ساتھ مدد اللہ کی نقل کی یہہ ابوداود ترمذی نسائی ابن حبان
ابن سنی نی ف حدیث شریف مین آیا ہے جو کوئی گھر سی نکلنی کی وقت یہہ کلمات پڑہتا ہی کہا جاتا ہی اوسکے
لئی کہ راہ راست دکھایا گیا تو اور کفایت کیا گیا تو جمیع مہمات مین اور محفوظ رہا تو سب برائیون سی پس کنارے
ہو جاتا ہی اوس سی شیطان اور باز رہتا ہی بہکانی گمراہ کرنی ایذا دینی سی اور دوسرا شیطان اوس
شیطان کی تسلی کی لئی کہتا ہی کہ کیونکر میسر ہوگا تجکو تسلط اور تعرض اوس شخص پر کہ کفایت اور ہدایت کیا گیا
اور محفوظ رہا سب برائیون سی اور مثل اسکی ترمذی نی روایت کی ہی کہ جب مدد مانگتا ہی بندہ ساتھ اللہ تعالی کی
اور نام مبارک اوسکی ہدایت کرتا ہی اللہ اوسکو اور راہ نیک دکہاتا ہی اور مدد کرتا ہی اوسکی بیچ امور دینی اور
دنیوی کی اور جب توکل کرتا ہی اور سونپتا ہی کام اپنا طرف اوسکی کفایت کرتا ہی اوسکو اللہ تعالی پس ہوتا ہی کافی
اوسکا ومن یتوکل علی اللہ فہو حسبہ یعنی اور جو کوئی بہروسا کرتا ہی اللہ پر پس وہ کافی ہی اوسکو اور جو شخص کہتا ہی
لاحول ولا قوۃ الا باللہ بچاتا ہی اوسکو اللہ تعالی برائی شیطان سی اور نہین مسلط کرتا ہی شیطان کو اوسپر کذا ذکر
العلی ما خرج صلی اللہ علیہ وسلم من بیتی قط الا رفع طرفہ الی السماء فقال اللہم انی اعوذ
بک ان اضل او اضل او ازل او ازل او اظلم او اظلم او اجہل او یجہل علی ؛ د ت ق
حضرت ام سلمہ روایت کرتی ہین کہ نہین نکلتی تہی پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کبہی میرے گہر سی مگر کہ اوٹہاتی تہی نظر اپنی طرف

آسمان کی پس کہتی تہی یا اللہ تحقیق مین پناہ پکڑتا ہون ساتہ تیری اس سی کہ گمراہ ہون مین یا گمراہ کیا جاؤن مین
یعنی اور کوئی مجہی گمراہ کردی یا پہسلون مین یا پہسلایا جاؤن مین یا ظلم کرون مین یا ظلم کیا جاؤن مین یا جہالت کرون مین
یا جہالت کیجاوی مجہ پر نقل کی یہہ ابوداود ابن ماجہ نی وَاِذَا خَرَجَ لِلصَّلٰوۃِ قَالَ اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ فِیْ قَلْبِیْ نُوْرًا

وَفِیْ بَصَرِیْ نُوْرًا وَفِیْ سَمْعِیْ نُوْرًا وَعَنْ یَمِیْنِیْ نُوْرًا وَعَنْ شِمَالِیْ نُوْرًا وَخَلْفِیْ نُوْرًا وَاجْعَلْ لِیْ نُوْرًا خ ط

وَفِیْ بَشَرِیْ نُوْرًا وَفِیْ شَعْرِیْ نُوْرًا وَفِیْ دَمِیْ نُوْرًا وَفِیْ لَحْمِیْ نُوْرًا وَفِیْ عَصَبِیْ نُوْرًا ۔ خ م د س ق

وَاجْعَلْنِیْ نُوْرًا ۔ م ۔ وَاَعْظِمْ لِیْ نُوْرًا وَاجْعَلْ فِیْ نَفْسِیْ نُوْرًا وَفِیْ لِسَانِیْ نُوْرًا ۔ خ م د س ق

مس ۔ پس جب نکلی گہر اپنی سی واسطی نماز فجر کی بعد پڑہنی سنت کی کہی دعا مین یا اللہ کر دل میری مین
روشنی اور بینائی میری مین روشنی اور سماعت میری مین روشنی اور داہنی طرف میری روشنی اور بائین طرف میری روشنی
اور پیچہی میری روشنی اور کر واسطی میری روشنی نقل کی یہہ بخاری مسلم ابوداود نسائی ابن ماجہ نی اور انہون نے ایک
روایت مین سے دعا مین یہہ الفاظ زیادہ نقل کئی ہین اور بیچ پٹہون میری کی روشنی اور بیچ گوشت میری کی روشنی اور لہو میری مین روشنی
اور بالون میری مین روشنی اور جلد میری مین روشنی نقل کی یہہ بخاری مسلم ابوداود نسائی ابن ماجہ نی اور ایک روایت مین
یہہ بہی زیادہ آیا ہی اور کر زبان میری مین روشنی اور کر جان میری مین روشنی اور بڑی کر واسطی میری روشنی نقل کی یہہ مسلم اور
نسائی حاکم نی یہہ بہی اسی مین روایت کیا ہی اور کر مجہکو روشنی ف کر دل میری مین روشنی کہ اچہی طرح احکام اللہ تعالی کی دریافت
کری اور اخلاق بری جلدی پہچانی اور مراد طلب کرنی نور اعضا سی یہہ ہی کہ روشن ہون ساتہ نور معرفت اور
طاعت کی اور خالی ہون تاریکی جہالت اور گناہون اور غفلت کی سی اور کر واسطی میری روشنی یعنی روشنی بڑی کہ
گہیر لی سب اعضا کو پس گویا یہہ اجمال ہی بعد تفصیل کی اور کر مجہکو روشنی یعنی نور ساتہ اپنی ایسی سبب کہ ظاہر
و باطن و جسم و روح اور سب طرفون میری کو گہیر لی بلکہ خود مجہکو نور کر دی حضرت شیخ شہاب الدین سہروردی رح
نی کتاب عوارف مین لکہا ہی کہ نہ دیکہا مینی کسیکو کہ مواظبت کرتا ہو اس دعا پر مگر کہ نزدیک اوسکی ایک برکت اور نورانیت

ہوتی ہی نہ ذکر اسکا یہ ہی اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ فِیْ قَلْبِیْ نُوْرًا وَفِیْ لِسَانِیْ نُوْرًا وَاجْعَلْ فِیْ سَمْعِیْ نُوْرًا وَاجْعَلْ فِیْ

بَصَرِیْ نُوْرًا وَاجْعَلْ مِنْ خَلْفِیْ نُوْرًا وَمِنْ اَمَامِیْ نُوْرًا وَاجْعَلْ مِنْ فَوْقِیْ نُوْرًا وَمِنْ تَحْتِیْ نُوْرًا اَللّٰھُمَّ اَعْطِنِیْ نُوْرًا

بیان مسجد مین داخل ہونے اور نکلنے کا

مدعا • یا اللہ کر دل میری مین روشنی اور زبان میری مین روشنی اور کر سماعت میری مین روشنی اور کر
بینائی میری مین روشنی اور کر پیچھی میرے روشنی اور آگی میری روشنی اور کر اوپر میری روشنی اور نیچی میری روشنی
یا اللہ دی تو مجھکو روشنی نقل کی یہہ مسلم ابوداود نسائی نی دعا عند دخول المسجد اعوذ باللہ العظیم
بوجہہ الکریم وسلطانہ القدیم من الشیطان الرجیم ۔ دعا اور نزدیک داخل ہونے مسجد کے یعنی وقت ارادہ
داخل ہونیکی پڑھی یہہ پناہ پکڑتا ہون مین ساتھہ اللہ بڑی کی اور ساتھہ ذات بزرگ اوسکیکی اور پادشاہت
قدیم اوسکیکے شیطان راندے ہوئے سی نقل کی یہہ ابوداودنی **ف** حدیث شریف مین آیا ہی کہ جب
کوئی مسجد مین داخل ہونیکی وقت یہہ دعا پڑھتا ہی تو شیطان کہتا ہی کہ یہہ محفوظ رہا مجھسی تمام دن
کذا فی المشکوۃ اور آداب داخل ہونی مسجد کی یہہ ہین کہ داہنا پانوں پہلی رکھی اور بایان پیچھی اور نکلتی ہوئی بایان
پانوں پہلے نکالی اور داہنا پیچھی منقول ہی کہ ایک شخص فقیہ حاتم رح نی پہلی بایان پانوں مسجد مین رکھا پس متغیر ہوا
رنگ اونکا اور نکلی گھبرا کر اور داہنا پانوں رکھا پس لوگون نے سبب اسکا پوچھا فرمایا کہ ڈرا تہا مین ایک بے ادبی
سے اوس سے ڈرا مین کہ سلب کری اللہ تعالی نعمت ولایت اور فضل کی مجھسی اور مشہور ہی کہ سفیان ثوری رح نی بایان پانو
پہلی مسجد مین رکھا تہا اونکی استاد نی تنبیہا ثور کہا یعنی بیل ہی کہ ادب مسجد کا نہین جانتا جیسے سفیان ثوری مشہور
ہوئی پس حال اولیاء اللہ رح کا اتباع شرع شریف مین یہہ تہا کہ مستحب کی ترک سی ڈرتی تہی اور ملامت کرتی تہی
نہ یہہ کہ نام فقیری کا رکہکر بالکل شریعت کو ترک کرتی تہی اور ادب مسجد کا یہہ ہی کہ کلام دنیا کا بلا ضرورت نکری اشباہ
النظائر مین لکہا ہی کہ کلام مباح کرنا مسجد مین کہا جاتا ہی نیکیون کو جیسی آگ لکڑیونکو جلاتی ہی بلکہ چاہئی کہ جکا متوجہ
اللہ کی طرف رہی کہ ذکر الہی درست سی ہی یہہ کہ اچھی نیت نہاوی نماز کی لی اور زینت کری اور چلنی مین پاس پاس قدم
رکہی وقار سے دوڑی نہین اور نیچی نظر رکہی اور پست کری آواز کو اور متوجہ رہی رلہ پر اور کہیلی نہین اور کلام نہ کری
اور نظر بد کسی پر نہ ڈالی اور تشبیک نکری یعنی انگلیان انگلیون مین نہ ڈالی غرض کہ حتی المقدور پرہیز کری ان چیزون سی
کہ پرہیز کرتا ہی اوس سی مصلی کیونکہ جیسی ارادہ نماز کا کیا ہی گویا کہ نماز ہی مین ہی جب داخل ہونے لگی مسجد مین داہنا
پانو رکہہ کر دعا مذکور پڑہی اور اوسمین مشغول رہی ذکر الہی مین اور نماز مین اور پڑہنی قرآن اور علوم دینی مین اور امر

بالمعروف اور نہی عن المنکر مین کذا فی وظایف النبی ﷺ وَاِذَا دَخَلَ فَلْيُسَلِّمْ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ د
س ق حب مس ی ÷ اور جب داخل ہووے مسجد مین پس چاہیی کہ سلام بہیجی اوپر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی
نقل کی یہہ ابوداود نسائی ابن ماجہ ابن حبان حاکم ابن سنی نی وَلْيَقُلْ اللّٰهُمَّ افْتَحْ لِيْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ
د س ق حب مس ی ÷ اور چاہیی کہ کہی یا اللہ کہول میری لئی دروازی رحمت اپنی کی نقل کے
یہہ مسلم ابوداود نسائی ابن ماجہ ابن حبان حاکم ابن سنی نی اور ایک روایت مین یون آئی ہی اللّٰهُمَّ افْتَحْ لَنَا اَبْوَابَ
رَحْمَتِكَ وَسَهِّلْ لَنَا اَبْوَابَ رِزْقِكَ ÷ ق عو ÷ یا اللہ کہول ہماری لئی دروازی رحمت اپنی کے
یعنی توفیق نماز کی ہو یا نماز مین حقایق نماز کی کہلین اور آسان کر ہماری لئی دروازی رزق اپنی کی یعنی اقسام
رزق کی بی مشقت اور بی طلب کے حاصل ہون نقل کی یہہ ابن ماجہ ابوعوانہ نی اَوْ يَقُوْلُ بِسْمِ اللّٰهِ وَالسَّلَامُ
عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ وَعَلٰى سُنَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ق ت مص مد ÷ یا کہی یعنی بجای سلام کی نبی صلعم
پر ساتہہ نام خدا کی داخل ہوتا ہون مین اور سلام ہووی اوپر رسول خدا کے اور داخل ہوتا ہون اوپر
سنت رسول خدا کی نقل کی یہہ ابن ماجہ ترمذی ابن ابی شیبہ ابن خزیمہ نے لفظ جملہ وعلی سنت رسول اللہ
فقط ابن ابی شیبہ کے روایت مین ہی اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ ب مہ ÷ یا اللہ رحمت
خاص بہیج اوپر حضرت محمد ﷺ کی اور اوپر تابعدارون حضرت محمد ﷺ کی نقل کی یہہ ابن خزیمہ نی ف یہہ درود بدلے
ہی سلام کی پڑہی یا وہ بہی پڑہی اور یہہ بہی کذا ذکر الفخر اور ایک روایت مین ہے کہ بعد درود کی یہہ دعا
پڑہی اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ ذُنُوْبِيْ وَافْتَحْ لِيْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ ق ت مص مہ ÷ یا اللہ بخش
میری لئی گناہ میری اور کہول میری لئی دروازی رحمت اپنی کی یعنی طاعت اپنی سے کہ سبب ہی رحمت سے کے
نقل کی یہہ ابن ماجہ ترمذی ابن ابی شیبہ ابن خزیمہ نے وَيَجِدُ حَوْلَهُ السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ
الصّٰلِحِيْنَ مو صس ÷ اور کہی یہی داخل ہوتے مسجد کے سلامتی ہووے ہمپر یعنی جو حاضر ہین اور اوپر بندون خدا کے
یعنی خواہ حاضر ہون یا غایب نقل کی یہہ موقوفا حاکم نے وَاِذَا خَرَجَ مِنْهُ فَلْيُسَلِّمْ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلْيَقُلْ اللّٰهُمَّ اعْصِمْنِيْ مِنَ الشَّيْطَانِ ÷ س ق حب مس ی ÷ لہ حصر

ق + پس جب نکلے مسجد سے پس چاہیے کہ سلام بھیجے اوپر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اور کہے یا اللہ بچا مجھکو

شیطان سے نقل کی یہہ نسائی ابن ماجہ ابن حبان حاکم ابن سنی نے اور ابن ماجہ نے اس دعا کے ساتھہ لفظ الرجیم

کا بھی زیادہ کیا ہے اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ + م د س + یا اللہ تحقیق مین مانگتا ہون

تجھسے برکت تیری نقل کی یہہ مسلم ابو داؤد نسائی نے ف احتمال ہے کہ مراد فضل سے رزق حلال ہو کہ بعد

نکلنے کے اوسکی طلب کو جاتا ہے یا مراد بہرآنا مسجد مین ہو کذا ذکرہ الفخر بِسْمِ اللّٰهِ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ

مص ت ق مسـ + یا کہے کہ نکلتا ہون مین ساتھہ نام اللہ کے اور سلام ہووے رسول خدا پر نقل کی

یہہ ابن ابی شیبہ ترمذی ابن ماجہ ابن خزیمہ نے اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ مـہ + یا اللہ رحمت خاص

بھیج حضرت محمد پر اور اوپر آل حضرت محمد پر نقل کی یہہ ابن خزیمہ نے اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِیْ ذُنُوْبِیْ وَافْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ

فَضْلِكَ + مص ت ق مـہ + یا اللہ بخش میرے لیے گناہ میرے اور کہول میرے لیے دروازے برکت اپنی کے

نقل کی یہہ ابن ابی شیبہ ترمذی ابن ماجہ ابن خزیمہ نے وَلَا یَجْلِسْ حَتّٰی یُصَلِّیَ رَکْعَتَیْنِ + خ م + اور نہ بیٹھے

یہانتک کہ پڑہے دو رکعت نقل کی یہہ بخاری مسلم نے ف اس نماز کو تحیۃ المسجد کہتے ہین اور اسی حدیث سے

امام شافعی رح نے واجب ہونا اس نماز کا ثابت کیا ہے اور ہمارے نزدیک مستحب ہے اور علما رحمہم اللہ نے لکہا ہے

کہ اگر مسجد مین آنکر قضا نماز پڑہے یا سنتین یا اور نماز تو بہی اسکا ثواب حاصل ہوگا اور اگر وقت کراہیت نماز نفل کا

ہو تو قضا نماز پڑہے اگر اسکے ذمہ ہو اور نہین تو پڑہے سبحان اللہ والحمد للہ ولا الٰہ الا اللہ واللہ اکبر اور اولیٰ

ہے کہ جب مسجد مین آوے نیت اعتکاف کی کرلے کہ اعتکاف کیا مینے جب تک مسجد مین ہون اور کعبے مین طواف

اوسکا قایم مقام تحیۃ المسجد کا ہو جاتا ہے کذا ذکرہ الفخر + وَعَلَی الدَّاخِلِ سَمِعَ مَنْ یَّنْشُدُ ضَالَّةً فِی الْمَسْجِدِ

فَلْیَقُلْ لَا رَدَّهَا اللّٰهُ عَلَیْكَ فَاِنَّ الْمَسَاجِدَ لَمْ تُبْنَ لِهٰذَا + م د ق + اور اگر سنے کوئی آواز اوسکے

کہ ڈہونڈہتا ہے گم ہوئی چیز کو مسجد مین پس چاہیے کہ کہے نہ پہیرے اوسکو اللہ تجہپر اسلیے کہ تحقیق مسجدین نہین بنائی گئی ہین

ہین اسلیے نقل کی یہہ مسلم ابو داؤد ابن ماجہ نے ف ظاہر یہہ ہے کہ دعا کے ساتھہ ان خرحمہ کو بہی ملالے اور زبان

سے دعا کرے نہ تہ دلسے اوسکی تنبیہ کی لیے کہ پہر مسجد مین ایسی حرکت نکرے اور اگر دلسے ہی اسلیے کرے کہ یہہ شخص

بیان اذان کا

شخص اپنی کام کی سزا کو پہونچی کچھہ بعید نہو واللہ اعلم اور داخل ہی اسمین وہ چیز کہ مسجد اوسکی لیی نہین بنائی گئی
ہی مانند بیچنی مول لینی کی اور کلام دنیا کی اور سینی اور لکھائی کی بیٹھنی کے اور لڑکے پڑھانی کے باجرت
اور ایسی ہی جو چیز نماز پڑھنی والے کا دھیان بٹاوی یہان تلک کہا ہی بعضی علما ہماری نی کہ آواز بلند
کرنی اگرچہ ساتھہ ذکر کی ہو حرام ہی مسجد مین اور اسی سبب سی بعضی اگلی عالم منع کرتے تھی اور حرام کہتی تھی تصدق
کرنا اوس سائل پر کہ مسجد مین پکار کر گڑگڑا کر مانگی کذا ذکرہ العینی والفخر نماء مَنْ یَبِیْعُ اَوْ یَبْتَاعُ فِی الْمَسْجِدِ
فَلْیَقُلْ لَا اَرْبَحَ اللّٰہُ تِجَارَتَکَ ؛ ت س مس حب ÷ اور اگر دیکھی اوس شخص کو کہ بیچتا ہی
یا خریدتا ہی مسجد مین پس چاہیی کہ کہی نہ فائدہ دیوی اللہ سوداگری تیری مین نقل کی یہہ ترمذی نسائی حاکم ابن حبان نی
وَکَلِمَاتُ الْاَذَانِ تِسْعَ عَشَرَۃَ کَلِمَۃً مَعْرُوْفَۃٌ ؛ عہ امہ ÷ اور اذان انیس [19] کلمہ مشہور ہی نقل کی یہہ چاروں نی
اور احمد اور ابن خزیمہ نی ف یہی مذہب امام شافعی اور مالک کا ہی کہ شہادتین دو دو بار آہستہ کہتی ہین
اور پہر دو دو بار پکار کر اسکو ترجیع کہتی ہین اور امام اعظم صاحب کی مذہب مین ہیدر دکلی ہین اور حدیثون مشہور
قوی سی ثابت کئی ہین اور اذان سنت موکدہ ہی پانچون نمازون اور جمعہ کی لیی کذا ذکرہ الفخر وَیُزَادُ فِیْ اَذَانِ
الصُّبْحِ اَلصَّلٰوۃُ خَیْرٌ مِّنَ النَّوْمِ مَرَّتَیْنِ ؛ د قط مہ ÷ اور زیادہ کیا جاوی اذان صبح مین کہ نماز بہتر ہی
نیند سی دو بار نقل کی یہہ ابوداود دارقطنی ابن خزیمہ نی وَاِذَا سَمِعَ الْمُؤَذِّنَ فَلْیَقُلْ کَمَا یَقُوْلُ ؛ ع
ی ÷ اور جب سنی کوئی موذن کو یعنی اذان اوسکی پس چاہیی کہ کہی جیسا کہ کہتا ہی نقل کی یہہ صحاح ستہ مین
اور ابن سنی نی ف یعنی جو کلمی کہ موذن کہی بعینہ سننی والا بہی بعد اوسکی کہی جواب دینا موذن کا ہر سننی والے
پر واجب ہی اگرچہ جنبی ہو اور اگر کئی موذن اذان کہین ضرور جواب دینا اول ہی کا ہی جو سننی والا مسجد مین ہو
جواب واجب نہین کذا فی فتاوی قاضی خان اور یہہ جواب دینی پڑھنی والی قرآن کی دو قول ہین مختار یہہ ہی
نہ جواب دے کذا ذکرہ الفخر اور اگر زبان سی جواب دیگا اور مسجد مین بلا عذر نہ حاضر ہوگا جواب نہین دا ہوویگا
پس چاہیی کہ زبان سی جواب دے اور پانو سی حاضر ہو تب جواب پورا ادا ہوگا کذا فی لطائف الخ وَلْیَقُلْ
فِی الْحَیْعَلَۃِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ ؛ خ م د س ÷ اور کہی جواب مین حی علی الصلوۃ اور حی

علی الفلاح کی لاحول ولا قوة الا باللہ نقل کی یہہ بخاری مسلم ابو داود نسائی نی ف مشہور جمہور علمار
مین یہی ہے کہ بعد حیعلتین کی لاحول پڑہی مگر پہلی حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ یہان بہی مثل کہنی موذن کے کہی یہ احتمال رکہتا ہے
کہ کبہی اوسطرح جواب کبہی اسطرح اور کتاب حصن حصین مین ہر جگہ کہ ماشاء اللہ کان وما لم یشا لم یکن نقل کیا ہے مگر اوسکی اصل صحیح ہونی
سے پایا نہین جاتا ہی مگر فتاوی عالمگیری مین غرائب سے نقل کیا ہے کہ ہو الصحیح واللہ اعلم کذا قال الفخر اور جب کہی موذن الصلوة خیر من
النوم کہی جواب مین صدقت وبررت وبالحق نطقت صدق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الصلوة خیر من النوم اللہم ثبتنی من نعم النعتا اور
تکبیر مین قد قامت الصلوة کہنی کی وقت کہی اقامہا اللہ وادامہا کذا فی وظایف النبی اذا قال ذلک من قلبہ دخل
الجنة م د س ہ جب کہی اسکو یعنی جواب اذان کو سچی دل سے یعنی ساتہہ اعتقاد اور اخلاص کے داخل ہوگا بہشت میں نقل کی یہہ مسلم ابو داود
نسائی نی من قال حین یسمع المؤذن اشہد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ وان محمدا
عبدہ ورسولہ رضیت باللہ ربا وبمحمد رسولا وبالاسلام دینا غفر لہ ذنبہ م عہ
جو کوئی کہی جب سنی موذن کو یعنی اوایل اذان مین شروع کی وقت یا بعد فراغت کی کہ گواہی دیتا ہون مین یہہ کہ نہین کوئی
معبود مگر اللہ اکیلا نہین شریک کوئی اوسکا اور تحقیق محمد بندی اوسکی ہین اور رسول اوسکی راضی ہوا مین ساتہہ
اللہ کی از روی رب ہونے کے اور ساتہہ محمد کی از روی رسول ہونی کی اور ساتہہ اسلام کی از روی دین
ہونی کے بخشی جاتی ہین اوسکی گناہ اوسکی نقل کی یہہ مسلم نی اور چارون نے اور ابن سنی نی من قال
مثل مقالہ یعنی المؤذن وشہد مثل شہادتہ فلہ الجنة ی ص جو کوئی کہی مانند کہنی اوسکی
مراد کہتی تہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم ساتہہ ضمیر متعالیکی موذن اور گواہی دے یعنی وحدانیت اور رسالت پر جواب
دینی شہادتین کی مانند گواہی دینی موذن کے پس اوسکی لئی بہشت ہی نقل کی یہہ ابو یعلی نی وکان اذا سمع
المؤذن یتشہد قال وانا وانا ط د حب ص ہ اور تہی پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم جب سنتی ہتی
موذن کو کہ شہادتین کہتا ہی فرماتی تہی اور مین بہی گواہی دیتا ہون اور مین بہی گواہی دیتا ہون نقل کی یہہ ابو داود
ابن حبان حاکم نی ف ظاہرا تکرار انا کی واسطی جواب شہادتین کی ہی یعنی جب موذن اشہد ان لا الہ الا اللہ
اور اشہد ان محمدا رسول اللہ کہتا تہا حضرت اوسکی بعد جواب مین انا انا فرماتی تہی کذا لکہ العلی شرح شمایل

عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ يَسْئَلُ اللّٰهَ لَهُ الْوَسِيلَةَ ؛ م د ت س ے + پہر درود
بہیجی یعنی بعد فراغت پانی کی جواب اذان کی حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر پہر مانگی خدا سی اسطی پیغمبر صلی اللہ
علیہ وسلم کی مقام وسیلہ نقل کی یہہ مسلم ابوداود ترمذی نسائی ابن سنی نی **ف** مراد وسیلہ سی اس حدیث
مین قرب درگاہ الہی کا ہی اور بلندی درجی کی نزدیک اللہ تعالی کی اور بعضی کہتی ہین مراد وسیلہ سے مقام شفاعت
ہی دن قیامت کی اور بعضون نی کہا ہی کہ وہ مکان ہی مکانون جنت سی جیسی کہ حدیث شریف مین آیا کہ پہر مانگو میری
لئی اللہ سی وسیلہ کہ وہ ایک مکان ہی جنت مین کہ نہین لایق ہی مگر واسطی ایک بندہ کی بندون اللہ کی سی اور مین امید
رکہتا ہون کہ وہ مین ہونگا پس جسنی سوال کیا میری لئی وسیلہ مانگا واجب ہوا واسکی لئی شفاعت میری کذا ذکرہ الفخر
والعلی اور وسیلہ یون مانگی یَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ رَبَّ هٰذِهِ الدَّعْوَةِ التَّامَّةِ وَالصَّلٰوةِ الْقَائِمَةِ
آتِ مُحَمَّدَنِ الْوَسِيلَةَ وَالْفَضِيلَةَ وَابْعَثْهُ مَقَامًا مَّحْمُوْدَنِ الَّذِيْ وَعَدْتَّهٗ ؛ خ عہ حب سنی
اِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِيْعَادَ ؛ سنی + کہی سننی والا یا اللہ پروردگار اس پکار پوری کی اور نماز حاضر کی دے
محمد کو وسیلہ او فضیلت اور اٹہا اوسکو مقام محمود مین وہ جو وعدہ کیا ہی تونی اوس سی نقل کی یہہ بخاری نی اور حاکم نے
اور ابن حبان اور بیہقی نی اور بیہقی نی یہہ جملہ بہی زیادہ نقل کیا ہی تحقیق تو نہین خلاف کرتا ہی وعدی مین **ف**
مراد دعوت تامہ سی بلانا طرف توحید کی ہی یعنی لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ یا کلمات اذان کی مراد ہین اوس سے
کہ نماز کی طرف بلاتی ہین اور فضیلت یعنی قدر و مرتبہ بلند سب خلایق پر اور ظاہر یہہ ہی کہ فضیلت عطف تفسیری
وسیلہ کا ہی یعنی فضیلت ہی وسیلہ کو کہتی ہین یا مرتبہ دوسرا ہی سوای وسیلہ کی مقام محمود یعنی وہ مقام
کہ تعریف کیا جاوی اوس مقام والا سب کی زبان پر اور رشک لیجاوین تمام خلق اور وہ مقام قرب اور
شفاعت کا ہی کہ حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم اوس مقام مین کہڑی ہو کر شفاعت کرینگی اور
اولین و آخرین حیران اور سرگردان ہونگی اور کوئی انبیا اور رسولون سی سی دہشت اوس مقام کی سی دم نہین مار
سکنی کا مشہور تر قول بیان مقام محمود کا یہہ ہی اور بہت سی قول علما نی لکہی ہین اور مہ جو وعدہ
[illegible] جب اللہ تعالی نی وعدہ فرمایا

اور کی دعا کی کیا احتیاج جواب یہہ کہ امت بہی ثواب پاوی یا تو اضعًا اور کسر نفسی سی حضرت نی فرمایا کہ باوجود
اس وعدی کی بہی احتیاج بی نیازی رکہتا ہون کذا ذکرہ العلی والفخر اور فرمایا انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی
کہ جسنی بعد سننی اذان کی یہہ دعا پڑہی لایق اور واجب ہوئی اوسکو شفاعت میری دن قیامت کی کذا فی
البخاری مَا مِنْ مُسْلِمٍ یَسْمَعُ النِّدَاءَ فَیُکَبِّرُ وَیُکَبِّرُ وَیَقُوْلُ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ
اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ ثُمَّ یَقُوْلُ اللّٰهُمَّ اَعْطِ مُحَمَّدَانِ الْوَسِیْلَةَ وَالْفَضِیْلَةَ وَاجْعَلْهُ فِی
الْاَعْلَیْنَ دَرَجَتَهٗ وَفِی الْمُصْطَفَیْنَ وَفِی الْمُقَرَّبِیْنَ ذِکْرَهٗ اِلَّا وَجَبَتْ لَهُ الشَّفَاعَةُ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ
طا ٭ نہین کوئی مسلمان کہ سنی اذان پس اللہ اکبر کہی موذن اور اللہ اکبر کہی سننی والا اور کہی سننی والا یعنی
جواب موذن کا دی جب کہ اشہد کہتا ہی سنی اسطرح اشہد ان لا الہ الا اللہ واشہد ان محمدا رسول اللہ
پہر کہی یعنی بعد فراغت اذان کی اور تمام کرنی جواب کی یا اللہ دی حضرت محمد کو وسیلہ اور فضیلت اور کر اونکو
بیچ بلند ترین مرتبہ والون کے مرتبہ اونکا یعنی ثابت رکہہ درجہ اونکا اعلی علیین درجہ رسولون مین اور کر بیچ ل
برگزیدون کی محبت اونکی اور کر بیچ زبان مقربون کی یعنی انبیا اور ملایکہ کی ذکر اونکا مگر واجب ہوئی
اوسکی لیی شفاعت دن قیامت کی یعنی نہ کریگا کوئی مسلمان جو کہ مذکور ہوا مگر کہ واجب ہو گئی اوسکی لیی شفاعت
حضرت کی نقل کی یہہ طبرانی نی مَنْ قَالَ حِیْنَ یُنَادِی الْمُنَادِیْ اَللّٰهُمَّ رَبَّ هٰذِهِ الدَّعْوَةِ الْقَائِمَةِ وَ
الصَّلٰوةِ النَّافِعَةِ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّارْضَ عَنِّیْ رِضًا لَّا سَخَطَ بَعْدَهٗ اِسْتَجَابَ اللّٰهُ دَعْوَتَهٗ ٭ آ
طس ی ٭ جو کوئی کہی جسوقت کہ اذان دی موذن یعنی وقت شروع اذان کی پڑہی یا بعد فراغت کی یا اللہ
پروردگار اس پکار ہمیشہ رہنی والی کی اور ای پروردگار اس نماز فایدہ دینی والی کی یعنی پڑہنی والا اوسکا عذاب سے
نجات پاتا ہی رحمت خاص بہیج اوپر محمد کی اور راضی ہو مجہسی یعنی ساتہہ تہوڑی عمل کی راضی ہونا کہ نہ غضب
ہووی تو بیچ اوسکی قبول کرتا ہی خدا دعا اوسکی یعنی جو کوئی وقت اذان کی ان کلمات کو پڑہ کر دعا کریگا
دعا اوسکی قبول ہوگی خواہ یہہ دعا ہو یا اور ہو نقل کی یہہ احمد اور طبرانی نی اوسط مین اور ابن سنی نے
مَنْ نَزَلَ بِهٖ کَرْبٌ اَوْ شِدَّةٌ فَلْیَتَحَیَّنِ الْمُنَادِیَ فَاِذَا کَبَّرَ کَبَّرَ وَاِذَا تَشَهَّدَ تَشَهَّدَ ثُمَّ قَالَ حَیَّ عَلٰی

عَلَى الصَّلٰوةِ قَالَ حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ وَإِذَا قَالَ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ قَالَ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ ثُمَّ يَقُوْ

اَللّٰهُمَّ رَبَّ هٰذِهِ الدَّعْوَةِ الصَّادِقَةِ الْمُسْتَجَابِ لَهَا دَعْوَةُ الْحَقِّ وَكَلِمَةُ التَّقْوٰى اَحْيِنَا عَلَيْهَا

وَاَمِتْنَا عَلَيْهَا وَابْعَثْنَا عَلَيْهَا وَاجْعَلْنَا مِنْ خِيَارِ اَهْلِهَا اَحْيَاءً وَاَمْوَاتًا ثُمَّ يَسْئَلُ اللّٰهَ حَاجَتَهٗ

مس ى ۞ جب ... براوتری عمر یا اخی پس چاہی کہ تلاش کری وقت سودینگا یعنی منتظر وقت ادا کا رہی پس جب اللہ اکبر کہی موذن اللہ اکبر کہی سننی والا اور جب شہادتین کہی موذن شہادتین کہی سننی والا اور جب کہی موذن حی علی الصلوٰۃ کہی سننی والا حی علی الصلوٰۃ اور جب کہی موذن حی علی الفلاح کہی سننی والا حی علی الفلاح پہر کہی سننی والا یعنی بعد جواب دینی سارا اذان کی پہر کہی یہہ دعا یا اللہ پروردگار اس دعا سچی مقبول کی کہ دعا حق ہی اور کلمہ تقوی کا ہی زندہ رکہہ ہمکو اسپر یعنی مستقیم رکہہ اسکی اعتقاد پر اور عمل پر مقتضای اسکی زندگی میں اور مار ہمکو اسپر اور اوٹہا ہمکو اسپر اور کر ہمکو بہترین اہل دعا مین سی یعنی کر ہمکو جملہ مومنین کامل سی حالت زندگی مین اور حالت موت مین پہر مانگی خدا تعالی سی حاجت اپنی کہ حسین مبتلا ہی نقل کی یہہ حاکم ابن سنی نی **ف** کلمہ تقوی کا ہی یعنی کلمہ تقوی والون کا ہی جو تقوی کرتی ہین شرک سی یا اضافت کلمی کی تقوی کی طرف اسلئے ہی کہ اسکی سبب سی آدمی آگ سی بچتا ہی اور مراد وہ توحید نسی کلمہ شہادت کا ہی کذا ذکر العلی وَالدُّعَاءُ بَيْنَ

الْاَذَانِ وَالْاِقَامَةِ لَا يُرَدُّ ۞ د ت س حب ص فَادْعُوْا ۞ ص ۞ فَاسْئَلُوا اللّٰهَ الْعَافِيَةَ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ۞ **ت** ۞ اور دعا درمیان اذان و تکبیر کی رد نہین کیجاتی نقل کی یہہ ابو داود ترمذی نسائی ابن حبان ابو یعلی نی اور ایک روایت مین ابو یعلی نی بعد اسکی یہہ بہی نقل کیا کہ پس دعا کرو پس مانگو اللہ تعالی سی عافیت دنیا اور آخرت مین نقل کی یہہ ترمذی نی یعنی بجای فادعوا کی **ف** ظاہر اس حدیث سی معلوم ہوتا ہی کہ دعا قبول ہوتی ہی درمیان اذان و تکبیر کی خواہ متصل اذان کی ہو یا فرق سی مگر متصل اولی ہی تا موافق ہو وے ساتہہ حدیث اَلدُّعَاءُ مُسْتَجَابٌ عِنْدَ النِّدَاءِ کی یعنی دعا قبول ہوتی ہی نزدیک اذان کی واللہ اعلم کذا ذکر العلی وَالْاِقَامَةُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اَشْهَدُ

اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوةُ قَدْ قَامَتِ

الصَّلٰوۃُ اللّٰہُ اَکْبَرُ اللّٰہُ اَکْبَرُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ ۔ ادقمہ ت ۔ اور تکبیر یہہ ہی اللہ بہت بڑا ہی
گواہی دیتا ہوں مین یہہ کہ نہین کوئی معبود مگر اللہ گواہی دیتا ہون مین یہہ کہ تحقیق محمد رسول اللہ کی ہین آؤ تم
نماز پر آؤ تم مراد ملنی پر تحقیق قایم ہوئی نماز اللہ بہت بڑا ہی اللہ بہت بڑا ہی نہین کوئی معبود مگر اللہ
نقل کی یہہ احمد ابو داؤد و ابن ماجہ ابن خزیمہ ترمذی نی ف یہہ موافق مذہب شافعی کی ہی اور مذہب امام
اعظم رحمہ اللہ مین تکبیر کے بہی کلمہ دو دو ہین جیسیکہ حدیث عبد اللہ سی ثابت ہوتی ہی اور امام طحاوی نی کہا ہی کہ متواتر آثار
سی ثابت ہی کہ بلال تکبیر دو دو بار کہتی تہی بعد رسول خدا صلعم تلک اور یہہ حدیث اگر صحیح ہی منسوخ ہی ساتہ حدیث آیندہ کی کہ ذکرا

ذکر اعلی وہی کالاذان الا الترجیع زیادۃ قد قامت الصلوۃ قد قامت الصلوۃ اعلی
مہ ۔ یا تکبیر مانند اذان کی ہی مگر بیچ ترجیع کی اور زیادتی قد قامت الصلوۃ قد قامت الصلوۃ کی نقل کی یہہ
احمد اور جارود نے اور ابن خزیمہ نی ف مگر بیچ ترجیع کی یعنی تکبیر مین ترجیع نہین یعنی شہادتین تکرار نہین کی
جاتی ہین تکبیر مین مثل اذان کی پس اس صورت مین اذان کی امس کلی ہوئی جیسیکہ مذہب شافعی میں ہے اور تکبیر کی سترا ن

کلی جیسیکہ مذہب حنفی مین ہے کنا ذکر علی و اِذَا قَامَ اِلَی الصَّلٰوۃِ الْمَکْتُوْبَۃِ حب ت قال ۔ ھ

عہ حب ۔ بَعْدَ التَّکْبِیْرِ ۔ مہ ت ۔ وَجَّہْتُ وَجْہِیَ لِلَّذِیْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ

حَنِیْفًا وَّمَا اَنَا مِنَ الْمُشْرِکِیْنَ اِنَّ صَلٰوتِیْ وَنُسُکِیْ وَمَحْیَایَ وَمَمَاتِیْ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ

لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَبِذٰلِکَ اُمِرْتُ وَاَنَا مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ اَللّٰہُمَّ اَنْتَ الْمَلِکُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ اَنْتَ رَبِّیْ

وَاَنَا عَبْدُکَ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ وَاعْتَرَفْتُ بِذَنْبِیْ فَاغْفِرْ لِیْ ذُنُوْبِیْ جَمِیْعًا اِنَّہٗ لَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ

اِلَّا اَنْتَ وَاہْدِنِیْ لِاَحْسَنِ الْاَخْلَاقِ لَا یَہْدِیْ لِاَحْسَنِہَا اِلَّا اَنْتَ وَاصْرِفْ عَنِّیْ سَیِّئَہَا

لَا یَصْرِفُ عَنِّیْ سَیِّئَہَا اِلَّا اَنْتَ لَبَّیْکَ وَسَعْدَیْکَ وَالْخَیْرُ کُلُّہٗ فِیْ یَدَیْکَ وَالشَّرُّ لَیْسَ

اِلَیْکَ اَنَا بِکَ وَاِلَیْکَ تَبَارَکْتَ وَتَعَالَیْتَ اَسْتَغْفِرُکَ وَاَتُوْبُ اِلَیْکَ ۔ م عہ حب

ط ۔ اور جب کہڑا ہوتے کوئی طرف نماز فرض کی نقل کی یہہ ابن حبان ترمذی نی ہی نقل کی یہہ مسلم و جارود نی
اور ابن حبان نی پیچہی تکبیر تحریمہ کی نقل کی یہہ مسلم ترمذی نی یعنی اس حدیث کا مضمون نسائی نے نقل کیا اور بعضون نے بعد تکبیر

بیان شروع کرنی نماز کا

کیا بعد اوسکے یہہ بہی متوجہ کیا مینی مونہہ اپنا طرف اوس ذات کی کہ پیدا کیا آسمانون اور زمین کو در حالیکہ توحید
کرنیوالا ہون اور نہین ہون مین مشرکون سی تحقیق نماز میری اور عبادتین میری اور زندہ رہنا میرا اور مرنا میرا واسطے
خدا پروردگار عالمونکی ہے یعنی جس چیز پر کہ حیات زندگی مین ہون اور جسپر کہ مرونگا یعنی طاعت اور ایمان
سب خالص خدا کی لئی ہی نہین کوئی شریک اوسکا اور ساتہہ اسکی یعنی ساتہہ توحید اور اخلاص کی حکم کیا گیا
ہون مین اور مین مسلمانون سی ہون یا اللہ تو بادشاہ ہی نہین کوئی معبود مگر تو تو پروردگار میرا ہے اور مین
بندہ تیرا ہون ستم کیا مینی جان اپنی پر یعنی بسبب قصور کرنیکے بندگی اور اطاعت مین اور اقرار کیا
مینی ساتہہ گناہون اپنی کی یعنی بسبب امید مغفرت کی کہ فرمایا ہی تونی کہ جو کوئی معترف گناہونکا ہو کر میری درگاہ
مین آتا ہی بسبب صدق اوسکے کی بخشتا ہون مین پس بخش میری لئی گناہ میرے سب یعنی صغیرہ ہون یا کبیرہ خطأ
ہون یا عمدا تحقیق نہین بخشتا گناہونکو کوئی مگر تو اور راہ دیکہا مجکو طرف اچہی خلقونکی نہین راہ دیکہاتا طرف اچہی
خلقونکی کوئی مگر تو اور دور کر مجسی برے اخلاق نہین دور کرتا مجسی برے اخلاق مگر تو حاضر ہون مین خدمت تیری مین اور بجالانی
حکم تیری مین اور تمام بہلائیان بیچ ہاتہہ تیرے کی ہین یعنی تیری قبضہ قدرت مین ہین اور برائی نہین نسبت کیجاتی طرف
تیری مین بسبب تیرے موجود ہون اور طرف تیرے رجوع کرتا ہون مین بابرکت ہی تو اور بلند ہی تو بخشش چاہتا ہون
مین تجہسی اور توبہ کرتا ہون مین طرف تیری نقل کی یہہ مسلم اور حاکم نے اور ابن حبان طبرانی نی **ف**
واسطی رحمہ اللہ نی لکہا ہی کہ ہونی مرتبہ حسن خلق کا یہہ ہی کہ جہگڑا ساتہہ خلق کی ترک کری اور راضی رکہی
اونکو رنج و راحت مین اور سہیل تستری رحمہ اللہ نی لکہا ہی کہ ادنی مرتبہ حسن خلق کا یہہ ہی کہ خلق سی
جفا کہینچی اور بدلا نہ لی اور رحمت اور شفقت کری ظالم پر اور بخشش چاہی اوسکی لئی اور برائی نہین نسبت کیجاتی
طرف تیری یعنی اگرچہ خالق شر کا بہی اللہ ہی ہی مگر بپاس ادب کی نہین کہا جاتا خالق الشر جیسکہ خالق
الکلاب یعنی پیدا کرنے والا کتون کا نہین کہا جاتا یا یہہ معنی ہین کہ شر تیری درگاہ مین مقبول نہین اور اوس
سی تقرب نہین حاصل کرسکتی بلکہ اچہی بات تو قبول کرتا ہی جیسکہ فرمایا ہی الیہ یصعد الکلم الطیب یعنی طرف
اوسکی چڑہتی ہین باتین اچہی اور تکبیر کی بعد جو دعا پڑہتی ہین اوسکو دعاء استفتاح کہتی ہین کتنی صحیح سی روایت

کی گئی ہی کہ ہر وقت مین حضرت مختلف پڑہتی تہی یعنی کبہی کوئی کبہی کوئی نہ یہہ کہ اسکو ہمیشہ پڑہتی تہی اور اگر کوئی
جمع بہی کری جایز ہوگی اور یہہ جو اختیار کیا ہی بعض مشایخ نی کہ پڑہتی ہین وجہت وجہی کو پہلی شروع
کرنی نیت کی پس وہ خلاف روایت اور درایت کی ہی اور لازم آتی ہی اسمین تاخیر تکبیر کے اقامت سے
نزدیک قایم ہونی جماعت کی کذا ذکر العلی والفخر اَللّٰهُمَّ بَاعِدْ بَيْنِيْ وَبَيْنَ خَطَايَايَ كَمَا بَاعَدْتَ
بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ اَللّٰهُمَّ اغْسِلْ خَطَايَايَ بِالْمَاءِ وَالثَّلْجِ وَالْبَرَدِ خ م د س ق
یا اللہ دوری ڈال درمیان میرے اور درمیان گناہون میری کی جیسی کہ دوری ڈالی تونی درمیان مشرق اور
مغرب کی یا اللہ دہو گناہ میرے ساتہہ پانی اور برف اور اولی کی نقل کی یہہ بخاری مسلم ابو داود نسائی
ابن ماجہ نی **ف** دونو جای مراد مبالغہ ہی مٹ جانی گناہون مین یعنی کہ مشرق مغرب مین بڑا فرق ہی
اسیطرح گناہ دور ہون اور جو کپڑا تین چیزون سی کئی بار دہویا جاتا ہی نہایت صاف ہوتا ہی اسیطرح مجکو پاک
کر اور طرح طرح کی بخششین نازل کر یہہ بطریق تمثیل کی فرمایا ہی حقیقت اسکی مراد نہین کذا ذکر العلی
سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالٰى جَدُّكَ وَلَا اِلٰهَ غَيْرُكَ ۴ د ت ق
مس ط مو مص پاک ہی تو یا اللہ اور پاکی بیان کرتا ہون ساتہہ تعریف تیری کی اور بابرکت ہی نام تیرا
اور بلند ہی بزرگی تیری اور نہین کوئی معبود سوا تیری نقل کی یہہ ابو داود ترمذی ابن ماجہ حاکم طبرانی نے
موقوفا مسلم نی **ف** مذہب امام اعظم اور محمد رحمہما اللہ کا اور ظاہر مذہب امام مالک اور امام احمد رحمہما اللہ کا
یہہ ہی کہ بعد تکبیر تحریمہ کی سبحانک اللہم آخر تلک پڑہی اور وجہت وجہی آخر تک نہ پڑہی اور نزدیک ابو یوسف کے
یہہ ہی کہ دونو پڑہی اور مختار طحاوی رح کا بہی یہی ہی مگر سبحانک پہلی پڑہنا اولی ہی اور ہر ایک سند حدیث کہتی ہی
بین طعن بکری اور شرح مین اس مقام کو دیکہی کذا ذکر الفخر اَللّٰهُ اَكْبَرُ كَبِيْرًا وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ كَثِيْرًا
وَسُبْحَانَ اللّٰهِ بُكْرَةً وَّاَصِيْلًا ۴ م ت س * اللہ بہت بڑا ہی اور تعریف ہی خدا کی بہت
اور ساتہہ پاکی کی یاد کرتا ہون مین اللہ کو صبح اور شام مین نقل کی یہہ مسلم ترمذی نسائی نی اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ حَمْدًا كَثِيْرًا
طَيِّبًا مُّبَارَكًا ۵ م د س ۴ فِيْهِ د س ۴ سب تعریف اللہ کی لئی ہی تعریف بہت

پاک یعنی آمیزش ریاسی بابرکت نقل کی یہہ مسلم ابوداود نسائی نی اور ایک روایت مین ابوداود نسائی نی

لفظ فیہ کا بہی زیادہ کیا ہی یعنی وہی مین اسلی کہ وہان فیہ مقدر ہی اور یہان مذکور ہی اَللّٰهُمَّ بَاعِدْ بَيْنِي وَبَيْنَ

ذُنُوبِي كَمَا بَاعَدْتَ بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ وَنَقِّنِي مِنْ خَطَايَايَ كَمَا نَقَّيْتَ الثَّوْبَ مِنَ الدَّنَسِ

یا اللہ دوری ڈال درمیان میری ور درمیان گناہون میری کی جیسی کہ دوری ڈالی تونی درمیان مشرق اور مغرب

کی اور پاک کر مجکو گناہون میری سی جیسی کہ پاک کیا تونی کپڑی کو میل سی نقل کی یہہ طبرانی نی وفی صلوۃ التطوع

وَاللّٰهُ أَكْبَرُ كَبِيرًا ثَلَاثًا الْحَمْدُ لِلّٰهِ كَثِيرًا ثَلَاثًا وَسُبْحَانَ اللّٰهِ بُكْرَةً وَأَصِيلًا ثَلَاثًا أَعُوذُ بِاللّٰهِ

مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ مِنْ نَفْخِهِ وَنَفْثِهِ وَهَمْزِهِ ؛ د ق حب مس مس سنی + اور پڑہی

نماز نفل مین نقل کی یہہ ابوداود نی یعنی مخصوص ہونا اس دعا کا نفل مین فقط روایت ابوداود مین آیا ہی اللہ

بہت بڑا ہی بڑا تین بار پڑہی سب تعریف اللہ کو ہی بہت پڑہی تین بار پاکی بیان کرتا ہون اللہ کی صبح اور شام

تین بار پڑہی پناہ مانگتا ہون مین ساتہہ اللہ کی شیطان راندی ہوی سی تکبر اوسکی سی اور سحر اوسکی سی اور وسوسی

اوسکی سی نقل کی یہہ ابوداود ابن ماجہ ابن حبان حاکم ابن ابی شیبہ بیہقی سنے **ف** اکثر استعمال تطوع کا

غیر مسنون رواتب یعنی غیر مقرری مین آتا ہی اور لفظ الرجیم کا فقط ابن ماجہ اور بیہقی نی نقل کیا ہی مراد پہلی

چاہئی آور مراد نفخ سی کبر شیطان کا ہی یعنی تکبر اور خود پسندی کہ شیطان آدمی کو اوسکی مین ڈالتا ہی پس وہ

اپنی کو اوروں سی بڑا جانتا ہی اور اورونکو حقیر گنتا ہی آور مراد نفث سی سحر ہی کہ شیطان آدمی پر سحر گزرانیا تا جلد

کرلیتا ہی یا باعث ہوتا ہی سحر پر کہ لوگون سی سحر کروا تا ہی کذا ذکرہ العلی والفخر سُبْحَانَ ذِي الْمَلَكُوتِ وَالْجَبَرُوتِ

وَالْكِبْرِيَاءِ وَالْعَظَمَةِ ؛ طس + پاک ہی صاحب پادشاہت کا اور صاحب غلبہ کا اور بزرگوار کا اور بزرگی کا

نقل کی یہہ طبرانی نی اوسط مین **ف** جبروت مبالغہ ہی جبر مین یعنی قہر کی آور کبریا بزرگی ذات کی اور عظمت

بزرگی صفت کی کذا ذکرہ العلی وَإِذَا قَالَ الْإِمَامُ غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ فَلْيَقُلِ الْمَأْمُومُ آمِينَ

يُحِبُّهُ اللّٰهُ مدس ق + اور جب کہی امام غیر المغضوب علیہم ولا الضالین پس چاہئی کہ کہی مقتدی آمین قبول کریگا اللہ تعالی دعا

اوسکی نقل کی یہہ مسلم ابوداود نسائی ابن ماجہ نی وَإِذَا أَمَّنَ الْإِمَامُ فَلْيُؤَمِّنِ الْمَأْمُومُ فَمَنْ وَافَقَ تَأْمِينُهُ تَأْمِينَ

الْمَلٰئِكَةِ غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ ؛ خ م ۔ اور جب آمین کہے امام پس چاہیے کہ آمین کہے مقتدی پس جو شخص
کہ موافق ہووے آمین کہنی اوسکی آمین کہنے فرشتوں کی بخشتا ہے اللہ واسطے اوسکی جو پہلے گذری گناہ اوسکی نقل کی یہہ بخاری
مسلم نے ف یعنی جب امام آمین کہتا ہے فرشتے بھی آمین کہتے ہیں پس اوس وقت مقتدیوں کو بھی موافقت اونکی کرنی
چاہیے کہ سبب ہے بخشش کی کذا ذکرہ العلی ۔ اَنَّهٗ قَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اٰمِيْنَ مَدَّ بِهَا صَوْتَهٗ ادت
مص رَفَعَ بِهَا صَوْتَهٗ ؛ د ھ اور جب کہتے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم آمین دراز کرتے تھے ساتھ اوسکی آواز اپنی نقل کی
یہہ احمد ابوداؤد و ترمذی ابن ابی شیبہ نے بلند کرتے تھے ساتھ آمین کی آواز اپنی نقل کی یہہ ابوداؤد نے ف مذہب امام
اعظم رح کا یہہ ہے کہ آمین چپکے کہے مقتدی ہو یا امام نماز سری ہو یا جہر اور سند اونکی یہہ ہے کہ حضرت عمر اور حضرت عبد اللہ ابن مسعود
رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ چار چیزیں ہیں کہ اخفا کرے ساتھ اونکی امام بسم اللہ اور اعوذ اور آمین اور تشہد اور ایک
روایت میں آیا ہے کہ حضرت عمر اور حضرت علی جہر نہیں کرتے تھے ساتھ بسم اللہ کی اور اعوذ کی اور آمین کی اور احمد اور ابو یعلی
اور طبرانی اور دارقطنی اور حاکم نے علقمہ سے اونہوں نے وائل سے روایت کی ہے کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ساتھ
نماز پڑہی جب ولا الضالین کہا آمین چپکے کہی اور ایک دلیل اونکی یہہ ہے کہ آمین دعا ہے کہ معنی اسکی یہہ ہیں یا اللہ قبول کر
اور دعا چپکے بہتر ہے جیسکہ فرمایا اللہ تعالی نے اُدْعُوْا رَبَّكُمْ تَضَرُّعًا وَّخُفْيَةً یعنی پکارو رب اپنے کو عاجزی اور پوشیدہ اور
مبسوط میں شیخ الاسلام نے لکہا ہے کہ مذہب ہمارا مذہب علی و عمر اور عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہم کا ہے اور
ابن مسعود نے فرمایا کہ صحابہ نے آمین پکار کر کہنی موقوف کی ہے اسلئے کہ جانتے تھے جہر آمین میں منسوخ ہوا اور حدیثیں جہر کی بھی ثابت
اور صحیح ہیں اور مذہب امام شافعی و احمد کا بھی یہی ہے پس ہو سکتا ہے کہ جہر اول تعلیم صحابہ کی لئے ہوا ہو جیسی کہ اور دعاؤں میں
تہا پس جب سیکہ لئے صحابہ نے اخفا کیا پس اسطرح جہر اور اخفا دونو ثابت ہوئے واللہ اعلم کذا ذکرہ الفخر وَكَانَ اِذَا
قَالَ اٰمِيْنَ يَسْمَعُ مَنْ يَّلِيْهِ مِنَ الصَّفِّ الْاَوَّلِ ؛ دق فَيَرْتَجُّ بِهَا الْمَسْجِدُ ؛ ق ھ اور تھے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم
جب آمین کہتے تھے سنتا تھا وہ شخص کہ قریب اونکی ہوتا تھا صف پہلی میں سے نقل کی یہہ ابوداؤد و ابن ماجہ نے پس
گونجتی تھی ساتھ اوسکی مسجد نقل کی یہہ ابن ماجہ نے فَقَالَ اٰمِيْنَ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ ؛ ط ھ اور کہتے تھے حضرت یعنی کہتے
آمین تین بار نقل کی یہہ طبرانی نے وَعَنْهُ قَالَ وَلَا الضَّالِّيْنَ قَالَ رَبِّ اغْفِرْلِيْ اٰمِيْنَ ؛ ط اور جب کہتے تہے

بیان صفۃ الصلوٰۃ

تبھی پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم ولا الضالین فرماتی تھی یعنی کہو اے رب میری بخش مجھکو قبول کر دعا میری نقل کی یہہ

طبرانی نی د اِذَا رَکَعَ سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْمِ ؛ م ع ہ حب س ر ثَلٰثًا ؛ ر د ذٰلِکَ

اَدْنَاہُ ؛ د ہ اور جب رکوع کری کہی پاک ہی پروردگار میرا بڑا نقل کی یہہ مسلم اور چارون نے اور ابن حبان

حاکم نے اور ایک روایت مین بزار نی تین بار پڑھنا اسکا نقل کیا ہی اور تین بار کہنا ادنی درجہ اسکا ہی نقل کی یہہ ابو

داود نے **ف** مراد ادنی سی ادنی درجہ کمال سنت کا ہی ادنی درجہ جواز کا اسلئی کہ اصل جواز ایکبار ہی اور تین بار

کہنا واجل کمال کی ہی لیکن ادنی کمال کا اور افضل پانچ بار ہی یا سات بار اور اعلی درجہ کمال کی حد نہین بعضون نے

دس تلک کہا ہی اور بعضون نے قریب بقدر قیام کی اور ملا علی قاری نے مظہر سی نقل کیا کہ نہایت کمال کی سات بار

ہی اور یہہ سب حالتین تنہائی مین ہین اور امام رعایت حال مقتدیون کی کری سفیان ثوری نی کہا ہے کہ امام

تسبیحات رکوع سجود کی پانچ بار کہی تا کہ ذکر الفخر اور ایک روایت مین رکوع کی یہہ تسبیح آئی ہی سُبْحَانَکَ اللّٰهُمَّ

رَبَّنَا وَبِحَمْدِکَ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِیْ ؛ خ م د س ق ؛ پاکی ہی تجھکو یا اللہ رب ہمارے اور پاکی بیان

کرتا ہون ساتھہ تعریف تیری کی یا اللہ بخش مجھکو نقل کی یہہ بخاری مسلم ابو داود نسائی ابن ماجہ نی سُبْحَانَ اللّٰهِ

وَبِحَمْدِہٖ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ ؛ ط ؛ یا پڑھی سبحان اللہ وبحمدہ تین بار نقل کی یہہ حدیث طبرانی نی اَللّٰهُمَّ لَکَ

رَکَعْتُ وَبِکَ اٰمَنْتُ وَلَکَ اَسْلَمْتُ خَشَعَ لَکَ سَمْعِیْ وَبَصَرِیْ وَمُخِّیْ وَعَظْمِیْ وَعَصَبِیْ ؛ م د س

یا اللہ تیری ہی لئی رکوع کیا مینی اور ساتھہ تیری ایمان لایا مین اور تیری ہی لئی اسلام لایا مین اور تابعداری

اور فروتنی کی واسطی تیری سماعت میری نے اور بینائی میری نے اور گودی میری نے اور ہڈی میری نے اور پٹھی میری نے نقل کی

یہہ مسلم ابو داود نسائی نے **ف** یہ کنایہ ہی کمال خضوع و خشوع سی کہ تمام اعضا طرف اوسکی فروتنی کرتی ہین

سُبُّوْحٌ قُدُّوْسٌ رَبُّ الْمَلٰٓئِکَةِ وَالرُّوْحِ ؛ م د س ؛ تو ہی پاک نہایت پاک پروردگار فرشتون اور جبریل کا نقل کی یہہ مسلم

ابو داود و نسائی نی رَکَعَ لَکَ سَوَادِیْ وَخَیَالِیْ وَاٰمَنَ بِکَ فُؤَادِیْ اَبُوْءُ بِنِعْمَتِکَ عَلَیَّ هٰذِہٖ یَدَایَ

مَا جَنَیْتُ عَلٰی نَفْسِیْ ؛ ر ؛ رکوع کیا تیری لئی ظاہر میری نے اور باطن میری نے اور ایمان لایا ساتھہ تیرے دل میرا اقرار کرتا

ہون مین ساتھہ نعمت تیری کی کہ مجھپر ہی یہہ ہین ہاتھہ میری اور جو کچھہ کہ گناہ کیا مینی اوپر جان اپنی کی نقل کی یہہ بزار نی

ف یعنی گناہ میری پاس سب موجود ہین اور مین اقرار کرتا ہون اوسکا مقصود ظاہر کرنا عجز کا ہی اور اقرار کرنا ساتہہ تقصیر کی طاعات مین اور نہ بجا لانی اوامر اور نواہی کی کذا ذکرہ العلی سُبْحَانَ ذِي الْجَبَرُوتِ وَالْمَلَكُوتِ وَالْكِبْرِيَاءِ وَالْعَظَمَةِ د ت س + پاک ہی صاحب غلبہ اور صاحب پادشاہت اور صاحب برائی اور بزرگی کا نقل کی یہہ ابوداود نسائی نی وَإِذَا قَامَ مِنَ الرُّكُوعِ قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ م ع ہ ط + اور جب کہڑا ہووی رکوع سی کہی قبول کیا اللہ نی واسطی اوسکی کہ تعریف کی اوسکی نقل کی یہہ مسلم اور چارون نے اور طبرانی نے

اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ خ م ت س د رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ خ م + رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ خ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ حَمْدًا كَثِيرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيهِ خ د س + یا اللہ پروردگار ہمارے تیری ہی لئی تعریف ہی نقل کی یہہ بخاری مسلم ترمذی نسائی ابوداود نی ای رب ہمارے تیری ہی لئی تعریف ہی نقل کی یہہ بخاری مسلم نی ای رب ہماری تیری ہی لئی تعریف ہی نقل کی یہہ بخاری نی ای پروردگار ہمارے اور تیری ہی لئے تعریف ہی تعریف بہت پاکیزہ یعنی خالی ریا اور شرک سی بابرکت یعنی ساتہہ زیادتی خلوص اور حضور کی نقل کی یہہ بخاری ابوداود نسائی نی **ف** نقل کیا شیخ فخر الدین نی کہ فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ جب امام سمع اللہ لمن حمدہ کہی کہو اللّٰہم ربنا لک الحمد کہ جس کسی کا قول موافق ہوا قول ملائکہ کی ساتہہ بخشی جاتی ہین گناہ اوسکی پہلی کی اور امام اعظم رح کی مذہب مین امام سمع اللہ لمن حمدہ کہی اور مقتدی ربنا اور اگر اکیلا نماز پڑہتا ہی تو دونو کہی اور صاحبین کے نزدیک امام بہی دونو کہی چنانچہ امام طحاوی نی بہی اختیار کیا ہی لیکن ربنا چپکی سی کہی کذا فی الہدایہ وشروحہ اور وظائف نبی مین بہی لکہا ہی کہ امام دونو کہی اور یہی صحیح ہی اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ مِلْءُ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمِلْءُ مَا شِئْتَ مِنْ شَيْءٍ بَعْدُ اَللّٰهُمَّ طَهِّرْنِي بِالثَّلْجِ وَالْبَرَدِ وَالْمَاءِ الْبَارِدِ اَللّٰهُمَّ طَهِّرْنِي مِنَ الذُّنُوبِ وَالْخَطَايَا كَمَا يُنَقَّى الثَّوْبُ الْأَبْيَضُ مِنَ الْوَسَخِ م د ت ق یا اللہ تیری ہی لئی سب تعریف ہی آسمانون بہر اور زمین بہر اور بقدر بہرنی اوس چیز کی کہ چاہی تو کسی چیز سی پیچہی آسمان و زمین کی یا اللہ پاک کر مجہکو ساتہہ برف اور اولی اور پانی ٹہنڈی کی یا اللہ پاک کر مجہکو گناہون سی اور چوکون سی جیسا کہ پاک کیا جاتا ہی کپڑا سفید میل سی نقل کی یہہ مسلم ابوداود ترمذی ابن ماجہ نی **ف**

کہ چاہی تو کسی چیزسی بہی آسمان و زمین کی یعنی مانند عرش کی اور اوپر و سیلکی اور تحت الثری کی یہ تمثیل ہی
اور مراد کثرت حمد کی ہی یعنی اگر حمد کا جسم فرض کیا جاوی تو اسقدر ہووی کہ یہہ چیزین بہر جاوین کذا
ذکرہ علی اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ مِلْءَ السَّمٰوَاتِ وَمِلْءَ الْاَرْضِ وَمِلْءَ مَا بَيْنَهُمَا وَمِلْءَ مَا شِئْتَ
مِنْ شَيْءٍ بَعْدُ اَهْلَ الثَّنَاءِ وَالْمَجْدِ اَحَقُّ مَا قَالَ الْعَبْدُ وَكُلُّنَا لَكَ عَبْدٌ لَا مَانِعَ لِمَا اَعْطَيْتَ
وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ م د س ❊ یا اللہ پروردگار ہمارے تیری ہی لئی سب تعریف
ہی آسمانون اور زمین بہر اور بقدر بہرنی اوس چیز کی کہ درمیان اونکی ہی اور بقدر بہرنی اوس چیز کی کہ چاہی تو
کسی چیزسی بعد اسکی ای صاحب تعریف اور بزرگی کی تو لایق تر ہی اوس چیزسی کہ کہی بندہ اور ہم سب واسطی
تیری بندی ہین نہین کوی روکنی والا اوس چیز کو کہ دی تونی اور نہین کوی دینی والا اوس چیز کو کہ روکی تونی
اور نہین فایدہ دیتی ہی دولتمند کو عذاب تیرسی دولتمندی نقل کی یہہ مسلم ابوداود و نسای نی اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا
لَكَ الْحَمْدُ مِلْءَ السَّمٰوَاتِ وَمِلْءَ الْاَرْضِ وَمِلْءَ مَا بَيْنَهُمَا وَمِلْءَ مَا شِئْتَ بَعْدُ اَهْلَ الثَّنَاءِ
وَاَهْلَ الْكِبْرِيَاءِ وَالْمَجْدِ لَا مَانِعَ لِمَا اَعْطَيْتَ وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ ط ❊ اور کبہی
حضرت بعد سراوٹہانی کی رکوع سی یہہ دعا پڑہتی تہی یا اللہ پروردگار ہمارے تیری ہی لئی تعریف ہی آسمانون
اور زمین بہر اور بقدر بہرنی اوس چیز کی کہ درمیان انکی ہی اور بقدر بہرنی اوس چیز کی کہ چاہی تو بعد اسکی ای
لایق تعریف کی اور ای صاحب بڑای اور بزرگی کی نہین کوی روکنی والا اوس چیز کو کہ دی تونی اور نہین نفع
دیتی ہی دولتمند کو عذاب تیری سی دولتمندی اوسکی نقل کی یہہ طبرانی نی وَاِذَا سَجَدَ سُبْحَانَ رَبِّيَ
الْاَعْلٰى ثَلٰثَ مَرَّاتٍ وَذٰلِكَ اَدْنَاهُ ❊ اور جب سجدہ کری
کہی پاک ہی پروردگار بلند میرا نقل کی یہہ مسلم نی اور چارون نی اور بزار ابن حبان حاکم نی اور ایک روایت مین
بزار نی تین بار پڑہنا اسکا نقل کیا ہی اور تین بار کہنا ادنی درجہ اوسکا ہی نقل کی یہہ ابوداود نی اَللّٰهُمَّ
اَعُوْذُ بِرِضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ وَبِمُعَافَاتِكَ مِنْ عُقُوْبَتِكَ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْكَ لَا اُحْصِيْ ثَنَاءً
عَلَيْكَ اَنْتَ كَمَا اَثْنَيْتَ عَلٰى نَفْسِكَ م عه ❊ اور کبہی سجدہ مین فرماتی آنحضرت یا اللہ پناہ مانگتا ہون ساتہہ

بیان تسبیح کا

خوشنودی تیری کی غضب تیری کی سی اور ساتہہ عافیت تیری کی یعنی نجات تیری کی عذاب تیری سی نہین
مانگتا ہون مین ساتہہ تیری عذاب تیری سی نہین گن سکتا مین تعریف تجہپر تو ویسا ہی ہی جیسکہ تعریف کی
تونی اوپر نفس اپنی کی نقل کی یہہ مسلم نی اور چارون نی اللّٰهُمَّ لَكَ سَجَدْتُ وَبِكَ آمَنْتُ وَلَكَ
أَسْلَمْتُ سَجَدَ وَجْهِيَ لِلَّذِي خَلَقَهُ وَصَوَّرَهُ فَأَحْسَنَ صُوَرَهُ وَشَقَّ سَمْعَهُ وَبَصَرَهُ فَتَبَارَكَ
اللّٰهُ أَحْسَنُ الْخَالِقِينَ ؛ م د س یا اللہ تیری ہی لئی سجدہ کیا مینی اور ساتہہ تیری ایمان لایا مین
اور واسطی تیری اسلام لایا مین یعنی اطاعت کی ظاہر مین سجدہ کیا مونہہ میری نی یعنی ذات میری نی اوس
ذات کو کہ پیدا کیا اوسکو اور صورت بنائی اوسکی پس اچھی بنائین صورتین اوسکی اور کہولی کان اوسکی اور
آنکہین اوسکی بہت برکت والا ہی خدا بہترین پیدا کرنی والونکا نقل کی یہہ مسلم ابوداود و نسائی نی ف
فاحسن صوره فقط ابوداود و نسائی نی روایت کیا ہی یعنی خاص کیا اوسکو سب مخلوقات مین سی ساتہہ
نصب کرنی قد کی اور دینی خوب صورتی کی اور معتدل کرنی مزاج کی وغیرہ ذلک بہترین پیدا کرنے والون کا
پیدا کرنی والا اللہ ہی ہی مگر مجازاً باعتبار ظاہر کی فرمایا گویا خالقین یعنی صانعین کی ہی کذا ذکرہ علی الفخر
خَشَعَ سَمْعِي وَبَصَرِي وَدَمِي وَلَحْمِي وَعَظْمِي وَعَصَبِي وَمَا اسْتَقَلَّتْ بِهِ قَدَمِي لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ
س حب عاجزی کی کان میری نی اور آنکہون میری نی اور لہو میری نی اور گوشت میری نی اور ہڈی میری نی
اور پٹہی میری نی اور اوس چیز نی کہ اوٹہایا اوسکو پانو میری نے یعنی تمام اعضائی واسطی خدا پروردگار عالمون کے
نقل کی یہہ نسائی ابن حبان نی ف لام للہ کا خشع سی لگتا ہی یعنی ان سب چیزون نی فروتنی کی واسطی
اللہ تعالی کی سُبُّوحٌ قُدُّوسٌ رَبُّ الْمَلَائِكَةِ وَالرُّوحِ ؛ م د س تو پاک ہی نہایت پاک پروردگار فرشتون اور
جبریل کا نقل کی یہہ مسلم ابوداود و نسائی نی سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَبِحَمْدِكَ ؛ خ م د س
پاک ہی تو ای اللہ پروردگار ہمارا اور پاکی بیان کرتا ہون مین ساتہہ تعریف تیری کی نقل کی یہہ بخاری مسلم ابوداود
نسائی ابن ماجہ نی اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي ذَنْبِي كُلَّهُ دِقَّهُ وَجِلَّهُ وَأَوَّلَهُ وَآخِرَهُ وَعَلَانِيَتَهُ وَسِرَّهُ
م د یا اللہ بخش واسطی میری گناہ میری سب چہوٹی اور بڑی اور اگلی اور پچہلی یعنی جو کر چکا ہون اور جو

اور جو مقدر ہین آیندہ کو اور ظاہر اور پوشیدہ نقل کی یہہ مسلم ابوداؤد نی ف جناب سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم پاک تہے گناہون سے کہ بخشی گئی تہی اگلی پچہلی گناہ لیکن یہہ دعا کرتی تہی فقط واسطی ظاہر کرنی بندگی کی اور احتیاج کی طرف اللہ تعالی کی باوجود اس رتبی کی اور واسطی ادا سے شکر نعمت مغفرت کی یا واسطی تعلیم امت کی کہ اذکر الفجر اللّٰھُمَّ سَجَدَ لَکَ سَوَادِی وَخَیَالِی وَبِکَ اٰمَنَ فُؤَادِی اَبُوْءُ بِنِعْمَتِکَ عَلَیَّ وَھٰذَا مَا جَنَیْتُ عَلٰی نَفْسِیْ یَا عَظِیْمُ یَا عَظِیْمُ اِغْفِرْ لِیْ فَاِنَّہٗ لَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ الْعَظِیْمَۃَ اِلَّا الرَّبُّ الْعَظِیْمُ ف یا اللہ سجدہ کیا واسطی تیری ظاہر میری نے اور باطن میری نے اور ساتہہ تیری ایمان لایا دل میرا اقرار کرتا ہون مین ساتہہ نعمت تیری کی کہ مجہہ پر ہی اور یہہ ہی جو کچہہ کہ گناہ کیا مینی اوپر نفس اپنی کی یعنی گناہ میری پاس موجود ہین اور مین معترف ہون اونکا ای بزرگ ای بزرگ بخش مجکو اسلئی کہ تحقیق نہین بخشتا بڑی گناہونکو کوئی مگر پروردگار بزرگ نقل کے یہہ حاکم نی سُبْحَانَ ذِی الْمُلْکِ وَالْمَلَکُوْتِ سُبْحَانَ ذِی الْعِزَّۃِ وَالْجَبَرُوْتِ سُبْحَانَ الْحَیِّ الَّذِیْ لَا یَمُوْتُ اَعُوْذُ بِعَفْوِکَ مِنْ عِقَابِکَ وَاَعُوْذُ بِرِضَاکَ مِنْ سَخَطِکَ وَاَعُوْذُ بِکَ مِنْکَ جَلَّ وَجْھُکَ ف پاک ہے صاحب سلطنت ظاہر کا اور باطن کا پاک ہی صاحب غلبہ اور قدرت کا پاک ہی وہ زندہ کہ نہ مری پناہ مانگتا ہون مین ساتہہ عفو تیری کی عذاب تیری سی اور پناہ مانگتا ہون ساتہہ خوشنودی تیری کے غضب تیرے سی اور پناہ مانگتا ہون ساتہہ تیری عذاب تیرے سی بزرگ ہی ذات تیری نقل کی یہہ حاکم نی اَعْطِ نَفْسِیْ تَقْوٰھَا زَکِّھَا اَنْتَ خَیْرُ مَنْ زَکّٰھَا اَنْتَ وَلِیُّھَا وَمَوْلَاھَا ف ای رب میری دے نفس میرے کو تقوی اوسکا پاک کر او سکو یعنی بری باتون ظاہر اور باطن کیسی تو بہترین اون شخصونکا ہی کہ پاک کرتی ہین نفس کو یعنی گناہون سے تو ہی کارساز اوسکا اور مالک اوسکا نقل کے یہہ احمد نی ف تقوی یعنی نیک کاری اور پرہیزگاری حرام چیزون سی اور احتراز زیادتی حرص و ہوا سی اور محقق لکہتی ہین کہ تزکیہ نفس کا سبب ہوتا ہی تصفیہ دل کا جسکہ نفس آمیزش ہوا اور ریا سے پاک ہوتا ہے فی الحال دل آلودگی ماسوا حق سی صاف ہو جاتا ہی **بیت** تا نفس مبرا نشود دل آئینہ نور الہی نشود ف مالک سے یہہ اشارہ ہی پاک اور صاف اوسکو جیسی کہ با ادب رکہتا ہے

مولی بندی اپنی کو گناہ کر اسلی اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي مَا أَسْرَرْتُ وَمَا أَعْلَنْتُ ✽ مص ✽ یا اللہ
بخش واسطی میری وہ گناہ کہ پوشیدہ کئی مینی اور جو ظاہر کئی مینی نقل کی یہہ ابن ابی شیبہ نی اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ فِي
قَلْبِي نُورًا وَاجْعَلْ فِي سَمْعِي نُورًا وَاجْعَلْ فِي بَصَرِي نُورًا وَاجْعَلْ أَمَامِي نُورًا وَاجْعَلْ خَلْفِي نُورًا
وَاجْعَلْ مِنْ تَحْتِي نُورًا وَأَعْظِمْ لِي نُورًا ✽ مص ✽ یا اللہ کر دل میرے مین روشنی اور کر سمع میری مین
روشنی اور کر بینائی میری مین روشنی اور کر آگی میری روشنی اور کر پیچھی میری روشنی اور کر نیچی میری روشنی اور
بڑی کر میری لئی روشنی نقل کی یہہ ابن ابی شیبہ نی آداب رکوع سجود کی یہہ ہین کہ اچھی طرح رکوع سجود مین اور رکوع کے
بعد اور درمیان دونون سجدونکی ٹہیری جلدی نکری کہ جلدی مین وعید شدید آئی ہی اور امام کی پہلی رکوع سجود
نکری کہ سر اوسکا گدہی کا ہوگا قیامت کو اور انی وظایف اپنی اور باقی آداب فقہ مین دیکہنی چاہئین ✽ ق ✽

سجدہ قرآن کا

سُجُودِ الْقُرْآنِ سَجَدَ وَجْهِي لِلَّذِي خَلَقَهُ وَصَوَّرَهُ وَشَقَّ سَمْعَهُ وَبَصَرَهُ بِحَوْلِهِ وَقُوَّتِهِ
س د ت مص مر ✽ د ✽ فَتَبَارَكَ اللّٰهُ أَحْسَنُ الْخَالِقِينَ ✽ مص ✽ اور پڑہی قرآن کی
سجدون مین یہہ دعا کہ سجدہ کیا مونہہ میری نی واسطی اوس ذات کی کہ پیدا کیا اوسکو اور صورت دی اوسکو اور
کہولی کان اوسکی اور آنکہین اوسکی ساتہہ قدرت اپنی کی اور قوت اپنی کی نقل کی یہہ نسائی ابوداود ترمذی
حاکم نی اور ایک روایت مین ابوداود نی کئی بار پڑہنا اسکا نقل کیا اور ایک روایت مین حاکم نی یہہ جملہ زیادہ
کیا پس بہت برکت والا ہی اللہ بہتر پیدا کرنی والونکا اَللّٰهُمَّ اكْتُبْ لِي عِنْدَكَ بِهَا أَجْرًا وَضَعْ عَنِّي
بِهَا وِزْرًا وَاجْعَلْهَا لِي عِنْدَكَ ذُخْرًا وَتَقَبَّلْهَا مِنِّي كَمَا تَقَبَّلْتَهَا مِنْ عَبْدِكَ دَاوُدَ ✽ د ت ق
حب مص ✽ یا اللہ لکہہ میری لئی نزدیک اپنی بسبب سجدہ کی ثواب اور دور کر مجہسی بسبب اوسکی بوجہہ گناہونکا
اور کر اوسکو میری لئی نزدیک اپنی ذخیرہ اور قبول کر اوسکو مجہسی جیسی کہ قبول کیا تونی اوسکو بندی اپنی داود سی
نقل کی یہہ ترمذی ابن ماجہ ابن حبان حاکم نی ف حدیث شریف مین آیا ہی کہ ایک شخص نے جناب رسالت
مآب علیہ الف الف صلوٰۃ کی پاس حاضر ہوکر عرض کیا کہ آجکی رات خواب مین دیکہا مینی کہ گویا ایک درخت کی پیچھی
نماز پڑہتا ہون مین اور جب سجدہ کیا مینی درخت نی بہی سجدہ کیا اور یہہ دعا پڑہی پس جناب سرور عالم نی

آیت سجدے کی قصداً پڑہی اور سجدہ کرے پھر دعا پڑہے کذا فی المشکوٰۃ وشرح الحصن ما وضع رجل جبهته

لله ساجدًا فقال یا رب اغفر لی الا رفع رأسه وقد غفر له: مو مص + نہ رکہی

کسی آدمی نے پیشانی اپنی واسطے اللہ کی حال یہہ کہ سجدہ کرنے والا ہے پس کہا اے رب میرے بخش مجکو تین بار

مگر کہ اوٹہایا سر اپنا اوس حال مین کہ تحقیق بخشی گئی واسطے اوسکے گناہ اوسکی نقل کی یہہ موقوفًا ابن ابی شیبہ نے

ف یعنی جو کوئی سجدے مین اس دعا کو تین بار پڑہے پہلے سر اوٹہانے کے گناہ اوسکے بخشے جاتے ہین آیۃ علما کو سجدہ

تلاوت مین اختلاف ہے امام اعظم اور صاحبین رحمہم اللہ کے نزدیک واجب ہے چودہ جگہہ مین سننے والون

اور پڑہنے والون پر اور اوروں کے نزدیک سنت ہے اور اگر تسبیحات نماز کی سجدے کی پڑہے تو کافی ہین مگر دعا ئین کہ حضرت سے

اس سجدے مین ثابت ہوئی ہین پڑہنی افضل ہین اور چودہ جگہہ سجدے وہ یہہ ہین آخر سورہ اعراف مین اور سورہ رعد مین اور

نحل مین اور بنی اسرائیل مین اور مریم مین اور پہلا سجدہ حج کا اور فرقان اور نمل اور الم تنزیل السجدۃ اور ص اور حم سجدہ

اور نجم اور اذا السماء انشقت اور اقرأ باسم ربک کا اسیطرح مصحف حضرت عثمان رض کے مین لکہی ہین اور امام شافعی

اور امام احمد کے نزدیک بہی چودہ ہین مگر فرق یہہ ہے کہ اونکے نزدیک بجاے سجدہ ص کے دوسرا سجدہ سورہ

حج کا ہے ص مین اونکے نزدیک موکد نہین ہے اور امام مالک کے ہان گیارہ ہین سورہ نجم اور اذا السماء

انشقت اور اقرأ مین اونکے نزدیک نہین کذا ذکرہ الفخر واذا جلس بین السجدتین اللهم اغفر لی

وارحمنی وعافنی واهدنی وارزقنی د ت ق مس سنی واجبرنی ت

سنی وارفعنی مس ق سنی + اور جب بیٹہے درمیان دونون سجدونکے پڑہے

یا اللہ بخش مجکو اور رحم کر مجپر اور چین دے مجکو اور راہ دکہا مجکو اور رزق دے مجکو نقل کی یہہ ابو داود

ترمذی ابن ماجہ حاکم بیہقی نے اور زیادہ کر مجکو نقل کی یہہ ترمذی بیہقی نے اور مرتبہ میرا بلند کر نقل کی

یہہ حاکم ابن ماجہ بیہقی نے یعنی ان کتابون نے یہہ الفاظ پہلی دعا مین زیادہ نقل کی ہین وتقنت

فی الفجر مس مو مص + اور دعاے قنوت پڑہے فجر کی نماز مین نقل کی یہہ بزار حاکم نے اور

موقوفًا ابن ابی شیبہ نے ف دعاے قنوت صبح کی نماز مین پڑہنی سنت موکدہ ہے مذہب شافعی مین اور

امام اعظم کی نزدیک بدعت ہی بہ اپنی سند ثبت سی حدیثین لائے ہین اور ان حدیثونکو محمول اسپر کیا ہی
کہ رعل اور ذکوان نی کہ قاریون کو شہید کیا تہا او نپر حضرت نی ایک مہینی تلک بد دعا کی قنوت مین پہر منع
کئی گئی اور چہوڑ دی چنانچہ حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ اور حضرت عثمانؓ اور حضرت علیؓ بہی نہین پڑہتی تہی

كذا ذكر الفخر وَفِي سَائِرِ الصَّلَوَاتِ اِنْ نَزَلَ نَازِلَةٌ اِذَا قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ فِي الرَّكْعَةِ

اُلْاَخِيْرَةِ وَيُدْعٰي مِنْ خَلْفَهٗ ؛ ۲ د + اور قنوت پڑہی تمام نمازون مین اگر اوتری کوئی حادثہ قوی
یعنی دعا کری اوسکے دفع کی لئی جب کہی امام سمع اللہ لمن حمدہ بیچ رکعت آخر کی اور آمین کہین وہ لوگ
کہ پیچہی اوسکے ہین یعنی مقتدی نقل کی یہہ احمد ابو داودنی وَاِذَا جَلَسَ لِلتَّشَهُّدِ اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوٰتُ تحیات

وَالطَّيِّبَاتُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ

اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ ع ستہ اور جب
بیٹہی واسطی التحیات کی پڑہی سب عبادتین زبان کی اور عبادتین بدنکی اور عبادتین مال کی ثابت ہین واسطی
خدا کے سلام ہووے تمپر ای نبی اور رحمت خدا کے اور برکتین اوسکی سلام ہے ہمپر یعنی جو حاضر ہین مسلمان اور اوپر بندون
نیکبخت خدا کی گواہی دیتا ہون مین یہہ کہ نہین کوئی معبود مگر اللہ اور گواہی دیتا ہون مین یہہ کہ تحقیق محمد بندی
اوسکی ہین اور رسول اوسکے نقل کی یہہ صحاح ستہ مین اور بیہقی نی **ف** مذہب حنفی مین یہی تشہد
پڑہتی ہین کہ روایت کی گئی ہی ابن مسعود سی اور اوپر بندون نیکبخت خدا کے یعنی خواہ حاضر ہون یا غایب اور
بندہ صالح وہ ہے کہ حق بندگی کا دیا اور کری جیسا حکم کیا گیا ہی ساتہ اوسکی اور استقامت کری کسیطرح خلل اور فساد ظاہر
اور باطن اوسکی مین راہ نپاوی اور حضرت غوث الثقلین رضی اللہ نے لکہا ہی کہ صلاح ایک حالت ہی کہ زوال اور فنا ارادہ اپنے کا ہووے قایم
ہوو مراد حق پر كذا ذكر الفخر اَلتَّحِيَّاتُ الْمُبَارَكَاتُ الصَّلَوَاتُ الطَّيِّبَاتُ لِلّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا

النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ

وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ مسلم عبادتین زبان کی بابرکت اور عبادتین بدنکی اور عبادتین مال واسطی خدا کے
ہین سلام ہووے تمپر ای نبی اور رحمت اللہ کی اور برکتین اوسکی سلام ہے ہمپر اور اوپر بندون نیکبخت خدا کے گواہی دیتا ہون مین یہہ کہ

نہین کوئی معبود مگر اللہ اور گواہی دیتا ہون مین یہہ کہ تحقیق محمد رسول اللہ کی ہین نقل کی یہہ مسلم اور چارون نے
اور ابن حبان نے **ف** مختار اکثر شافعیہ کی یہی تشہد ہی اَلتَّحِيَّاتُ الْمُبَارَكَاتُ الصَّلَوَاتُ الطَّيِّبَاتُ لِلّٰهِ
اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ
اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ م د س
ت عبادتین زبانی اور عبادتین مالی اور عبادتین بدنی واسطے خدا کی ہین سلام ہووے تیرے ای نبی اور رحمت اللہ کے
اور برکتین اوسکے سلام ہے ہمپر اور اوپر بندون نیکبخت خدا کے گواہی دیتا ہون مین یہہ کہ نہین کوئی معبود مگر اللہ
ایک ہے وہ نہین کوئی شریک اوسکا اور تحقیق محمد بندے اوسکے ہین اور رسول اوسکے نقل کی یہہ مسلم ابو داود نسائی
ابن ماجہ نے اَلتَّحِيَّاتُ وَالطَّيِّبَاتُ وَالصَّلَوَاتُ وَالْمُلْكُ لِلّٰهِ: د: عبادتین زبانی اور عبادتین
مالی اور عبادتین بدنی اور بادشاہت واسطے خدا کی ہی نقل کی یہہ ابو داود نے بِسْمِ اللّٰهِ وَبِاللّٰهِ اَلتَّحِيَّاتُ
لِلّٰهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ اَلسَّلَامُ
عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ
س ق مس **ت** شروع کرتا ہون مین ساتھ نام اللہ کی اور ساتھ توفیق اللہ کی عبادتین زبانی
واسطے خدا کی ہین اور عبادتین بدنی اور عبادتین مالی بھی سلام ہووے تیرے ای نبی اور رحمت خدا کے اور برکتین اوسکے
سلام ہی ہمپر اور اوپر بندون نیکبخت خدا کے گواہی دیتا ہون مین یہہ کہ نہین کوئی معبود مگر اللہ اور گواہی دیتا ہون
مین یہہ کہ محمد بندے اوسکے ہین اور رسول اوسکے نقل کی یہہ نسائی ابن ماجہ حاکم نے **ف** بیچ اذکار نووی کے
ہی کہ نسائی اور بخاری نے کہا ہی کہ زیادتی بسم اللہ کی اول تشہد مین صحیح نہین ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سی اور کسی محدث نے
یہہ تشہد اختیار بھی نہین کیا ہی کذا ذکرہ الفجر اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ الزَّاكِيَاتُ لِلّٰهِ الطَّيِّبَاتُ الصَّلَوَاتُ لِلّٰهِ
اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ
اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ: مو: ط عبادتین زبان سے
خدا کی لئے ہین اور عبادتین مال کی خدا کی لئے ہین اور عبادتین مالے خدا کی لئے ہین اور عبادتین بدنے خدا کی لئے ہین سلام ہووے

تپر اے نبی اور رحمت اللہ کی اور برکتیں اوسکی سلام ہی ہمپر اور اوپر نیک بندوں خدا کی گواہی دیتا ہوں میں یہہ کہ نہیں کوئی
معبود مگر خدا اور گواہی دیتا ہوں میں یہہ کہ تحقیق محمد بندے خدا کے ہیں اور رسول اوسکے نقل کی یہہ موقوفاً حاکم اور طبرانی نے
ف تشہد امام مالک نے اختیار کی ہی اور مراد بیچ عبادات مالی کے شاید وہ ہو کہ پاک ہو ریا اور ردّ سے اور ریاکے حلال واللہ اعلم بسم اللہ
وباللہ خیر الاسماء التحیات الطیبات الصلوات للہ اشہد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا
شریک لہ واشہد ان محمدا عبدہ ورسولہ ارسلہ بالحق بشیرا ونذیرا وان الساعۃ اٰتیۃ
لا ریب فیہا السلام علیک ایہا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ السلام علینا وعلی عباد اللہ
الصالحین اللہم اغفرلی واہدنی طس شروع کرتا ہوں میں ساتہہ نام خدا کے اور ساتہہ توفیق خدا کے بہترین ناموں کے
عبادتیں زبانکی اور عبادتیں مالکی اور عبادتیں بدنکی واسطے خدا کے ہیں گواہی دیتا ہوں میں یہہ کہ نہیں کوئی معبود مگر
خدا تنہا نہیں کوئی شریک اوسکا اور گواہی دیتا ہوں میں یہہ کہ تحقیق محمد بندے خدا کے ہیں اور رسول اوسکے بہیجا اونکو
ساتہہ دین حق کے حال یہہ کہ دے خوشخبری دینیوالے ہیں یعنی مومنوں کو ساتہہ بہشت کے اور ڈرانیوالے ہیں یعنی
کافرونکو ساتہہ دوزخ کے اور گواہی دیتا ہوں کہ تحقیق قیامت آنیوالی ہے نہیں شک اوسمیں سلام ہووے تمپر
اے نبی اور رحمت خدا کی اور برکتیں اوسکی سلام ہووے ہمپر اور اوپر بندوں نیکبخت خدا کے یا اللہ بخش مجکو
اور راہ دکہا مجکو نقل کی طبرانی نے کبیر میں اور اوسط میں ف ازبسکہ اس زمانے کے متعصبوں کے مزاج میں اونکے
اونگلی کیسے التحیات میں انحراف واقع ہوا ہے بلکہ بعضوں نے فتوی عدم جواز اور حرمت کا دیا ہی اسلیے ضرور
کہ بہائی مسلمانونکی خیرخواہی کی نیت ایک روایتیں حدیث اور فقہ کی کہ اسکی سنت ہونیں واقع ہوئے
ہیں بیان ہوویں تا راہ راست پر مستقیم ہوویں شیخ مجد الدین فیروز آبادی قاموس کے مصنف نے کہ سردار محدثین
کے ہیں سفر السعادت میں کہ اوسمیں عبادتیں اور عادتیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی جو کہ حدیثوں صحیح سے
ثابت ہوئی ہیں قطع نظر مذہب فقہا سے لکہکر لکہیں ہیں لکہا ہی کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم التحیات میں بیٹہتے
دہنا ہاتہہ داہنی ران پر رکہتے اور بطور گنتی ترپن کی تین اونگلیاں بند کرتے اور اونگلی شہادت کو کلمہ
شہادت میں اوٹہاتے اور حرکت دیتے شارح اس کتاب کے یعنی حضرت شیخ عبد الحق رح فرماتے ہیں عقد اونگلیوں

داہنی ہاتھ کیکا کیفیت مذکورہ پر اور اشارہ ساتھ اونگلی شہادت کی حدیثون صحیح مین واقع ہوا ہی اور جامع الاصول
مین صحاح ستہ سی اس باب مین حدیثین وارد ہوئی ہین اور یہی ہی مذہب اہل حدیث کا اور فقہای مجتہدین کا
اور بہت سی صحابیون اور تابعیون کا اور حق یہ ہی کہ مذہب امام اعظم صاحب اور صاحبین کا یہی ہی اور متقدمین
علماء حنفیہ نی تصریح کی ہی ساتھ اسکی مگر متاخرین مین ایک ذرہ خلاف واقع ہوا ہی تمام ہوا کلام شیخ کا
اور امام محمد نی موطا اور کتاب مشیخت مین صریح بیان کیا ہی اشارہ مسبحہ کا اور حدیث آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سی
روایت کی ہی کہ کرتی حضرت اشارہ بعد اوسکی کہا کہ جو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کرتی تھی ہم بھی کرتی ہین اور یہی ہی قول
ابو حنیفہ کا اور قول ہمارا اور ایسی طرح سغناقی شارح ہدایہ نی اور نہایہ مین مبسوط سی شیخ الاسلام نی بھی اسی طرح نقل
کیا ہی اور شیخ ابو المکارم نی شرح مختصر وقایہ مین مضمرات سی نقل کیا کہ یہ سنت ہی بموجب قول امام اعظم اور امام محمد رحمہما
اللہ کی اور علامہ نجم الدین زاہدی نی نقل کیا ہی کہ متفق ہین روایتین تینون امامون ہمارےکی کہ یہ سنت ہی اور یہی
طرح بہت مدینہ والی اور کوفہ والی اس عقیدہ پر ہین اور معدن شرح کنز مین محیط سی لکھا ہی کہ سنن نماز سی ہی اوٹھانا
سبابہ داہنی ہاتھ کیکا التحیات مین نزدیک ابو حنیفہ اور محمد اور شافعی رحمہم اللہ کی اور روایت کیا گیا ہی ابو یوسف
اور مالک اور احمد بن حنبل وغیرہم سی اور فتوی بھی یہ ہی کذا فی الدرر اور بعضی شروح نقایہ مین مذکور ہی کہ جمیع
اصحاب ہمارے سی روایت کی گئی ہی کہ اوٹھانا سبابہ کا سنت ہی اور تحفہ مین کہا ہی مستحب ہی وہو الاصح اور بہت
سی روایتین آئی ہین اختصار کی لئی اسی پر کفایت کیا + در خانہ اگر کس است یک حرف بس است + پس ضرور ہوا
عمل کرنا اسپر اللہ تعالی ہم سبکو اتباع رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی توفیق دی اور فعل رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو
خلاف وقار کی کہنا کمال نادانی ہی اسلئی کہ بسبب اس قول کی رکوع سجود مین بھی خلاف وقار وسکون کا لازم
آتا ہی عین ادب اور سکون محض اتباع سرور عالم مین ہی کمال نفسانیت ہی کہ اتنی روایتون پر کہ قریب تواتر کی ہین عمل
نکرنا اور دلیل عقل کو اسکی مقابلی مین لاکر اپنی سخن پروری کی لئی ایسی سنت کو ترک کرنا جسکی حق مین وارد ہوا ہی کہ اونگلی اوٹھانی شیطان
پر دشوار تر ہی لوہی سی یعنی نیزہ وغیرہ مارنی سی کذا ذکرہ الفخر وكيفية الصلوة على النبي صلى الله عليه وسلم اللهم صل
على محمد وعلى آل محمد كما صليت على ابراهيم وعلى آل ابراهيم انك حميد مجيد اللهم بارك على محمد وعلى آل محمد

کما بارکت علی ابراہیم وعلی آل ابراہیم انک حمید مجید اور طریق درود بہیجنی کا حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر یہ ہی یا اللہ رحمت
خاص بہیج حضرت محمد پر اور اوپر تابعدارون حضرت محمد کی جیسیکہ رحمت بہیجی تو نے اوپر ابراہیم اور اوپر تابعدارون
ابراہیم کے تحقیق تو تعریف کیا گیا بزرگ ہی یا اللہ برکت اوتار اوپر محمد کے اور اوپر تابعدارون محمد کی جیسی کہ
برکت اوتاری تو نی اوپر ابراہیم کے اور اوپر تابعدارون ابراہیم کے تحقیق تو تعریف کیا گیا بزرگ ہی یعنی درود بہیج
موافق کمال و بزرگی انہی کی نقل کی یہ صحاح ستہ مین ف صلوۃ اصل مین بمعنی استغفار اور دعا اور
رحمت اور درود بہیجنی کے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم پر ہی اور بعضون نے کہا ہی کہ صلوۃ اللہ تعالی کے طرف سی
بمعنی رحمت کی ہی اور بندون کی طرف سی مانگنا رحمت دنیا اور آخرت کا ہی جناب حق سبحانہ سی واسطی حبیب اپنی کی
صلی اللہ علیہ وسلم اور معنی اللہم صل علی محمد کی یہ ہین کہ ای اللہ تعظیم کر اونکی دنیا مین بسبب بلند کرنے ذکر اونکی
کے اور ظاہر کرنے دین اونکی کی اور باقی رکہنی شریعت اونکی کی اور آخرت مین بسبب بہت ثواب دینی کی اور
شفاعت کرنی امت کی اور قایم کرنیکے مقام محمود مین اور مختار نزدیک جمہور علماء محققین کے یہ ہے کہ صلوۃ
اور سلام خاص شعار انبیا علیہم الصلوۃ والسلام کا ہی غیر کی لئی درست نہین مگر انکی ساتھ درست ہی جیسیکہ
اللہم صل وسلم علی آل محمد واصحاب محمد درست نہین اور اللہم صل علی محمد وعلی آل محمد واصحاب محمد درست
ہی اور صحاح مین لکہا ہی کہ لغت مین آل سی مراد اہل و عیال اور تابعدار ہوتی ہین اور ظاہر یہ ہی کہ مراد حدیث مین
تابعدار ہون اور بعضون نے تفسیر کیا ہی اسکو ساتھ اہلبیت کی اور اہلبیت آنحضرت کی بنی ہاشم ہین جن پر صدقہ
حرام ہی اور فخر رازی نی کہا ہی کہ اولی یہ ہے کہ اہلبیت آنحضرت کی اولاد اور ازواج ہین صلی اللہ علیہ وسلم اور برکت
اوتار یعنی زیادہ کر خیر اور نعمت اپنی برکت کی معنی زیادتی کے ہین اور بعضون نے ہمیشگی اور لزوم کی لکہی ہین اور اس
درود کی پہلے لانی مین اشارہ ہی اسپر کہ یہ صحیح ترین کیفیت صلوۃ کا ہی پس لایق یہ ہی کہ طالب محافظت اور مداومت
اسپر کرکر حاصل کرنا ثواب اور اسرار کا کری کذا ذکرہ الفخر اللہم صل علی محمد وعلی آل محمد کما صلیت

علی ابراہیم انک حمید مجید اللہم بارک علی محمد وعلی آل محمد کما بارکت علی ابراہیم
انک حمید مجید خ مس + یا اللہ رحمت خاص بہیج اوپر محمد کی اور اوپر تابعدارون محمد کی جیسی کہ رحمت بہیجی

تونی ابراہیم پر بتحقیق تو تعریف کیا گیا بزرگ ہی یا اللہ برکت اوتار اوپر محمد کی اور اوپر تابعداروں محمد کی جیسی کہ
برکت اوتاری تونے ابراہیم پر بتحقیق تو تعریف کیا گیا بزرگ ہی نقل کی یہ بخاری مسلم نسائی نی اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی
مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ
عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ۞ یا اللہ رحمت خاص بھیج حضرت محمد پر اور تابعداروں محمد کی پر جیسی کہ رحمت بھیجی تونے ابراہیم
پر بتحقیق تو تعریف کیا گیا بزرگ ہی یا اللہ برکت اوتار حضرت محمد پر اور تابعداروں محمد کی پر جیسیکہ برکت اوتاری
تونی ابراہیم پر بتحقیق تو تعریف کیا گیا بزرگ ہی نقل کی یہ فقط نسائی نی **ف** آل ابراہیم میں لفظ آل کا زائد ہی
مراد حضرت ابراہیم علیہ السلام ہیں یا آل ابراہیم سی مراد ذات اونکی اور تابعدار اونکی ہیں جیسی کہ آیت وَنَجَّیْنَاکُمْ مِّنْ اٰلِ
فِرْعَوْنَ وَ اَغْرَقْنَا اٰلَ فِرْعَوْنَ میں ذات فرعون کی اور تابعدار اوسکی مراد ہیں کذا ذکرہ الفخر اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ
وَّعَلٰی اَزْوَاجِہٖ وَ ذُرِّیَّتِہٖ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ وَ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اَزْوَاجِہٖ
وَ ذُرِّیَّتِہٖ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ بخ م د س ق حب اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ۞ یا اللہ رحمت خاص بھیج اوپر
محمد کی اور اوپر بیبیوں اونکی کی اور اولاد اونکی کی جیسی کہ رحمت بھیجی تونی اوپر ابراہیم کی اور برکت اوتار اوپر محمد کی اور
اوپر بیبیوں اونکی کی اور اولاد اونکی کی جیسی کہ برکت اوتاری تونی ابراہیم پر نقل کی یہ بخاری مسلم ابوداود نسائی ابن ماجہ
ابن حبان نی اور ایک روایت مسلم کی میں انک حمید مجید بھی زیادہ آیا ہی اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ عَبْدِکَ
وَ رَسُوْلِکَ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ وَ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ خ س ق
یا اللہ رحمت خاص بھیج حضرت محمد پر کہ بندے تیری ہیں اور رسول تیری جیسیکہ رحمت بھیجی تونی ابراہیم پر
اور برکت اوتار محمد پر اور تابعداروں محمد کی پر جیسی کہ برکت اوتاری تونی ابراہیم پر نقل کی یہ بخاری نسائی ابن ماجہ نے
اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ
وَ اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ خ ۞ یا اللہ رحمت خاص بھیج حضرت محمد پر جیسی کہ رحمت بھیجی تونی حضرت ابراہیم پر اور
برکت اوتار محمد پر اور اوپر تابعداروں محمد کی جیسیکہ برکت اوتاری تونی ابراہیم اور تابعداروں ابراہیم کی یہ
نقل کی یہ بخاری نی اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ وَ بَارِکْ عَلٰی

وَعَلیٰ اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلیٰ اِبْرَاهِیْمَ فِی الْعَالَمِیْنَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ م دت س
یا اللہ رحمت خاص بہیج اوپر محمد کی اور تابعدارون محمد کی جیسی کہ رحمت بہیجی تونی ابراہیم پر اور برکت اوتار
اوپر محمد کی اور اوپر تابعدارون محمد کی جیسی کہ برکت اوتاری تونی ابراہیم پر کہ پیغمبر ہین بیچ عالمونکی تحقیق تو تعریف
کیا گیا بزرگ ہی نقل کی یہہ مسلم ابوداؤد ترمذی نسائی نی اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلیٰ مُحَمَّدِ نِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلیٰ ١
اٰلِ مُحَمَّدٍ د س + یا اللہ رحمت خاص بہیج محمد پر کہ نبی اُمّی ہین اور اوپر تابعدارون محمد کی نقل کی یہہ
ابوداؤد نسائی نی اور ایک روایت مین یہہ ہی اسمین زیادہ آیا ہی کَمَا صَلَّیْتَ عَلیٰ اِبْرَاهِیْمَ وَبَارِکْ عَلیٰ
مُحَمَّدِ نِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ کَمَا بَارَکْتَ عَلیٰ اِبْرَاهِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ د س + جیسکہ رحمت بہیجی تونی ابراہیم پر
اور برکت اوتار اوپر محمد نبی امی کی جیسکہ برکت اوتاری تونی ابراہیم پر تحقیق تو تعریف کیا گیا بزرگ ہی نقل کی
یہہ نسائی نی ف اُمّی اوسکو کہتی ہین جو لکہہ پڑہہ نجانی یہہ لقب خاص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ہی مذکور
ہوا توریت و انجیل مین اور تمام کتابون اللہ تعالی کی مین اور یہہ فضیلت ہی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی بغیر
سیکہی علم اولین و آخرین کی یاد تہی ندا ذکر النحو اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلیٰ مُحَمَّدٍ وَبَارِکْ عَلیٰ مُحَمَّدٍ وَعَلیٰ اٰلِ مُحَمَّدٍ
کَمَا صَلَّیْتَ وَبَارَکْتَ عَلیٰ اِبْرَاهِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ + یا اللہ رحمت خاص بہیج محمد پر اور برکت اوتار
اوپر محمد کی اور اوپر تابعدارون محمد کی جیسی کہ رحمت بہیجی تونی اور برکت اوتاری تونی ابراہیم پر تحقیق تو تعریف
کیا گیا بزرگ ہی نقل کی یہہ بزار نی اَقْبَلَ رَجُلٌ حَتّٰی جَلَسَ بَیْنَ یَدَیْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ
وَنَحْنُ عِنْدَهٗ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَمَّا السَّلَامُ عَلَیْكَ فَقَدْ عَرَفْنَاهُ فَکَیْفَ نُصَلِّیْ عَلَیْكَ اِذَا
نَحْنُ صَلَّیْنَا عَلَیْكَ فِیْ صَلٰوتِنَا صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْكَ قَالَ فَصَمَتَ حَتّٰی اَحْبَبْنَا اَنَّ الرَّجُلَ لَمْ یَسْئَلْهُ
ثُمَّ قَالَ اِذَا صَلَّیْتُمْ عَلَیَّ فَقُوْلُوْا اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلیٰ مُحَمَّدِ نِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلیٰ اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلیٰ اِبْرَاهِیْمَ
وَعَلیٰ اٰلِ اِبْرَاهِیْمَ وَبَارِكْ عَلیٰ مُحَمَّدِ نِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلیٰ اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلیٰ اِبْرَاهِیْمَ وَعَلیٰ اٰلِ اِبْرَاهِیْمَ
اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ حب مس ا + آیا ایک آدمی یہان تلک کہ بیٹہا آگی حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
کی اور ہم یعنی صحابہ نزدیک حضرت کی تہی پس عرض کیا اوسنی ای رسول خدا کی ہی پر سلام بہیجنا تم سی تحقیق پہچانا ہمنی

اوسکو یعنی کیفیت اور الفاظ اوسکی بسبب تسلیم ہمارے کی التحیات مین پس کیونکر درود بہیجین ہم تیر جب ہم درود بہیجین تیر
یعنی ارادہ درود بہیجنی کا کرین بیچ نماز اپنی کی رحمت خدا کی ہووے تیر کہا ابو سعید انصاری راوی نی پس چپکی رہی
حضرت یعنی بسبب انتظار وحی کی یہان تلک کہ دوست رکہا ہمنی کہ کاشکی یہہ آدمی پوچہتا پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم
سے پہر فرمایا حضرت نی جب درود بہیجو تم مجہپر یعنی نماز مین یا غیر نماز مین پس کہو یا اللہ رحمت خاص بہیج اوپر محمد نبی
اَن پڑہ کی اور اوپر تابعدارون محمد کی جیسیکہ رحمت بہیجی تونی اوپر ابراہیم کی اور اوپر تابعدارون ابراہیم کی اور
برکت اوتار اوپر محمد نبی اَن پڑہ کی اور اوپر تابعدارون محمد کی جیسیکہ برکت بہیجی تونی ابراہیم پر اور اوپر تابعدارون
ابراہیم کی تحقیق تو تعریف کیا گیا بزرگ ہی نقل کی یہہ ابن حبان حاکم احمد نی ف کیونکر درود بہیجین ہم تیر یعنی
کلام اللہ مین اللہ تعالی نی حکم فرمایا ہی یٰاَیُّہَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا یعنی ای ایمان والو درود بہیجو
محمد پر اور سلام بہیجو سلام بہیجنا اسپر عمل کرنا ضرور ہی پس سلام تو معلوم کیا ہمنی کہ التحیات مین آپ نی سکہایا
یعنی السلام علیک ایہا النبی اور درود کیونکر بہیجین ہم سکہای اوسکو حکم کی گئی ہین ہم ساتہہ اوسکی یہان تلک
کہ دوست رکہا ہمنی یعنی اسلیے کہ ڈری ہم کہ شاید سوال اس شخص کا حضرت کو ناخوش آیا کہ سکوت کیا کذا ذکرہ الفخر

مَنْ سَرَّهٗ اَنْ یَّکْتَالَ بِالْمِکْیَالِ الْاَوْفٰی اِذَا صَلّٰی عَلَیْنَا اَهْلَ الْبَیْتِ فَلْیَقُلِ اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی

مُحَمَّدِ نِ النَّبِیِّ وَاَزْوَاجِهٖ اُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِیْنَ وَذُرِّیَّتِهٖ وَاَهْلِ بَیْتِهٖ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اٰلِ
اِبْرَاهِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ۞ د جسکو خوش آوی یہہ کہ ماپی ثواب کو ساتہہ ماپی پوری کی یعنی جسکو بہت سا
ثواب لینا منظور ہو جب کہ درود بہیجی ہمپر کہ اہل بیت نبوت کی ہین پس چاہیئی کہ پڑہی یہہ درود یا اللہ رحمت خاص بہیج اوپر
محمد نبی کی اور اوپر بیبیون اونکی کی کہ مائین ہین ایمان والونکی اور اوپر اولاد اونکی کی اور اوپر اہل بیت اونکی کی جیسیکہ رحمت
بہیجی تونی اوپر ابراہیم کی تحقیق تو تعریف کیا گیا بزرگ ہی نقل کی یہہ ابو داود نی ف مائین ہین یعنی جیسی ماونکی
بزرگی اور عزت کرنی لازم ہی اور نکاح اونسی حرام ہی ویسی ہی اونکی توقیر اور عزت کرنی لازم تہی اور نکاح اونسے
کرنا حرام تہا اور اوپر اہل بیت اونکی کی یہہ خاص کی بعد عام کی ہے یا کہ غلام لونڈی تلک آمین [illegible]

مَنْ صَلّٰی عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّقَالَ اللّٰهُمَّ اَنْزِلْهُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَكَ یَوْمَ الْقِیَامَةِ وَجَبَتْ لَهٗ شَفَاعَتِیْ

س ط طس ✽ جو کوئی درود بہیجی اوپر محمد کی اور کہی بعد درود کی یا اللہ اوتار او نکو اس مقام مین کہ نزدیک کیا جاوے نزدیک تیرے یعنی مقام محمود مین دن قیامت کی واجب ہووے اوسکی لئی شفاعت میری نقل کی یہہ بزار نی اور طبرانی نی کبیر اور اوسط مین ثُمَّ لْيَتَخَيَّرْ مِنَ الدُّعَاءِ أَعْجَبَهُ إِلَيْهِ فَيَدْعُوا بِهِ پہر چاہیئی کہ اختیار کری دعا سی جو کہ پسند ہیوی تیرا طرف اوسکی پس دعا کری نقل کی یہہ بخاری نی ف یعنی قعدہ نماز مین بعد درود کی جو دعا چاہی معلوم ہووے پڑہی مگر مشابہ کلام لوگونکی نہو یعنی ایسی دعا نہو کہ ایک آدمی دوسری سی کچہہ مانگ سکتا ہی جیسے کہ کہی اَللّٰهُمَّ أَعْطِنِيْ مَالًا أَوْ جَزَاءً یعنی یا اللہ دی مجکو مال یا روٹی پس اسسی نماز فاسد ہوتی ہی امام اعظم صاحب کی مذہب مین اور اولی یہہ ہی کہ وہ دعا پڑہی جو حضرت سی نقل کی گئی ہی کذا ذکرہ القمر ۔ فَلْيَسْتَعِذْ اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ جَهَنَّمَ وَمِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَمِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ وَمِنْ شَرِّ فِتْنَةِ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ معنہ چاہیئی کہ پناہ مانگی اسطرح یا اللہ تحقیق مین پناہ مانگتا ہون ساتہہ تیری عذاب دوزخ کیسی اور عذاب قبر کی سی اور فتنہ زندگانی کیسی اور فتنہ موت کیسی اور برائی فتنہ کانی دجال کیسی نقل کی یہہ مسلم ابو داود نی اور ابن حبان نی ف فتنہ زندگانی کا یہہ ہی کہ راہ حق سی اور نہ ہونا صبر کا اور رضا ہونا اوپر قضا کی اور افتون دنیا مین گرفتار ہونا اور سبسی بڑا فتنہ خاتمہ بخیر نہونا ہی اور فتنہ موت کا وسوسہ شیطان کا وقت مرنیکی ہی اور عذاب قبر اور سوال منکر نکیر کا اور دہشت عذاب کی چیزون سی اور دجال یعنی جہوٹا بڑا شام مین پیدا ہوگا بیچ نزدیک قیامت کی نکلیگا دعوی خدائے کا کریگا اور بہتون کا ایمان بگاڑیگا اتنیمیں مسلمانون مین تبڑی گا قصہ اوسکا بڑا ہی آخر کو حضرت عیسی علیہ السلام مار ینگی نعوذ باللہ منہ کذا ذکرہ القمر اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَأَعُوْذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ وَأَعُوْذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْمَأْثَمِ وَالْمَغْرَمِ معنہ یا اللہ تحقیق مین پناہ مانگتا ہون ساتہہ تیری عذاب قبر کیسی اور پناہ مانگتا ہون ساتہہ تیری فتنہ کانی دجال کیسی اور پناہ مانگتا ہون ساتہہ تیری فتنہ زندگانی اور موت کیسی یا اللہ تحقیق مین پناہ مانگتا ہون ساتہہ تیری گناہ سی اور قرض سی نقل کی یہہ بخاری مسلم ابو داود و نسائی نی ف قرض سی کہ خلاف رضامندی اللہ تعالی کی مین ہووے جیسی ناچ رنگ اور مخلاف شرع کی چیزون کی لئی قرض کرتی ہین یا اوس

دعاہائی مسنون

قرض سی پناہ ہی کہ طاقت اوسکی ادا کی نہ رکہی اور جو قرض ضرورت کی لیی کیا ہی وہ ادا کی طاقت رکہتا ہی پر ادا نہیں
ہی نہ اوس سی پناہ مانگنی مراد ہے کذا ذکرہ الفخر اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ مَا قَدَّمْتُ وَمَا أَخَّرْتُ وَمَا أَسْرَرْتُ
وَمَا أَعْلَنْتُ وَمَا أَسْرَفْتُ وَمَا أَنْتَ أَعْلَمُ بِهِ مِنِّيْ أَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَأَنْتَ الْمُؤَخِّرُ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ ۔
م د ت س ہ یا اللہ بخش میری لیی وہ گناہ کہ پہلی کئی ہین مینی اور وہ کہ پیچہی کئی ہین مینی اور وہ کہ پوشیدہ کئی مینی
اور وہ کہ ظاہر کئی مینی اور جو کچہہ کہ فضول خرچی کی مینی اور وہ گناہ کہ تو بہت جاننی والا ہی انکو مجہسی تو ہی ہی آگی کرنیوالا
یعنی جسکو چاہی ساتہہ توفیق اور مدد اور قرب درگاہ کی اور تو ہی پیچہی ڈالنی والا یعنی جسکو چاہی لطف ہی سی نہین کوئی
معبود مگر تو نقل کی یہہ مسلم ابوداؤد ترمذی نسائی نے ف پہلی پیچہی کی گناہ یعنی پرانی یا پچہلی سی مراد ہین کہ منوز
واقع نہین ہوئی جب واقع ہووین تو بخش کذا ذکرہ الفخر اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ ظَلَمْتُ نَفْسِيْ ظُلْمًا كَثِيْرًا وَلَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ
إِلَّا أَنْتَ فَاغْفِرْ لِيْ مَغْفِرَةً مِّنْ عِنْدِكَ وَارْحَمْنِيْ إِنَّكَ أَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ خ م
ت س ق ۔ یا اللہ تحقیق مینی ظلم کیا جان اپنی پر ظلم کرنا بہت اور نہین بخشتا گناہونکو کوئی سوا تیری پس بخش
مجکو بخشنا خاص نزدیک اپنی سی یعنی محض اپنی رحمت سی بخشدی بغیر مداخلت کسی چیز کی اور رحم کر مجپر تحقیق تو بخشنی والا
مہربان ہے نقل کی یہہ بخاری مسلم ترمذی نسائی ابن ماجہ نی ف کہا نووی نی کہ بعضی روایت مسلم کی مین کبیرا بہی
آیا ہی پس اولی یہہ ہی کہ دعا کرنی والا دونو کو جمع کرلی یعنی ظلمًا کثیرًا کبیرًا کہی اور ملا علی قاری نی کہا ہی کہ ظاہر تر یہہ ہی
کہ کبہی کبیرًا کہی لی ہی اور کبہی کثیرًا تا کہ ہی کذا ذکرہ الفخر حضرت ابوبکر نی عرض کی کہ یا رسول اللہ سکہاو مجکو ایک دعا کہ
پڑہوں مین نماز اپنی مین پس حضرت نی یہی دعا اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ ظَلَمْتُ نَفْسِيْ آخر تک سکہائی کذا فی المشکوۃ اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ
أَسْئَلُكَ يَا أَللّٰهُ الْأَحَدُ الصَّمَدُ الَّذِيْ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا أَحَدٌ أَنْ تَغْفِرَ لِيْ ذُنُوْبِيْ إِنَّكَ
أَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ د ت مس ۔ یا اللہ تحقیق مین مانگتا ہون تجہسی اے خدای یگانہ بی نیاز وہ جو نہین جنتا اور نہ جنا گیا اور
نہین ہی اسکی لیی کوئی ہمسر یہہ کہ بخشی میری لیی گناہ میری تحقیق تو بخشنی والا مہربان ہے نقل کی یہہ ابوداؤد نسائی حاکم نی
اَللّٰهُمَّ حَاسِبْنِيْ حِسَابًا يَّسِيْرًا ۔ مس ۔ یا اللہ حساب کر مجسی حساب آسان یعنی قیامت کو نقل کی یہہ
حاکم نی ف حدیث شریف مین آیا کہ حساب آسان یہہ ہے کہ نامہ اعمال بندی کو دکہا دین گے تا دیکہہ لی عمل اپنی

بہ در گذری گا اللہ تعالی اور مطالبہ کریگا کذا ذکر الفخر اللھم انی اعوذ بک من عذاب جھنم و اعوذ بک
من عذاب القبر و اعوذ بک من فتنۃ المسیح الدجال و اعوذ بک من فتنۃ المحیا و الممات
ہ + یا اللہ تحقیق مین پناہ مانگتا ہون ساتھ تیری عذاب دوزخ کیسی اور پناہ مانگتا ہون ساتھ تیری عذاب قبر کی
اور پناہ مانگتا ہون ساتھ تیری فتنہ کانی کیسی اور پناہ مانگتا ہون ساتھ تیری فتنہ زندگانی اور مرنی کیسی نقل کی
مسلم نے و لیقل اللھم انی اسئلک من الخیر کلہ ما علمت منہ و ما لم اعلم اللھم انی اسئلک من خیر
ما سئلک بہ عبادک الصالحون و اعوذ بک من شر ما عاذ منہ عبادک الصالحون ربنا اتنا فی الدنیا
حسنۃ و فی الاخرۃ حسنۃ وقنا عذاب النار ربنا اننا امنا فاغفر لنا ذنوبنا وقنا عذاب النار ربنا واتنا ما وعدتنا علی رسلک و
لا تخزنا یوم القیامۃ انک لا تخلف المیعاد ۔ مو مص + اور چاہی کی یا اللہ تحقیق مین مانگتا ہون
تجھسی تمام بھلائیان جو کچھ کہ جانتا ہون مین انمیسی اور جو کچھ کہ نہین جانتا ہون مین یا اللہ تحقیق مین مانگتا ہون
تجھسی بھلائی اوس چیز کی کہ مانگا تجھسی اوسکو بندون نیکبخت تیری نی یعنی انبیا اور اولیا اور پناہ مانگتا ہون ساتھ
تیری برائی اوس چیز کیسی کہ پناہ پکڑی اوس سی اچھی بندون تیری نی ای پروردگار ہمارے دی ہمکو دنیا مین بھلائی
اور آخرت مین بھلائی اور بچا ہمکو عذاب آگ کیسی ای رب ہمارے تحقیق ہم ایمان لائے پس بخش واسطی ہمارے گناہ
ہمارے اور بچا ہمکو عذاب آگ کیسی ای رب ہمارے اور دی ہمکو وہ چیز کہ وعدہ کیا ہی تونی ہمسی اوپر زبان پیغمبرون
اپنی کی اور نہ خوار کر ہمکو دن قیامت کی تحقیق تو نہین خلاف کرتا ہی عہد کو نقل کی یہہ موقوفا ابن ابی شیبہ نے
یعنی قول ابن مسعود کا ہی ف بھلائی دنیا کی توفیق ہی طاعت اور عبادت کی اور استقامت اوسپر اور
صحت اور عافیت اور بھلائی آخرت کی ثواب اور خشنودی اللہ تعالی کی اور تخفیف حساب کی اور دخول جنت کا
اور دیدار باری تعالی کا اس آیت کی تفسیر مین تین سو قول مین علما کی اختصار کی لیی اسپر کفایت کیا اور بچا عذاب
آگ کیسی گناہونسی کہ سبب داخل ہونی دوزخ کی ہین یہہ دعا یعنی ربنا اتنا جامع ہی سب مطالب دین و دنیا کو اکثر اوقات
دعا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی یہی آیت تہی اور حضرت انس رض کا قول ہی کہ کسی نی آپسی طلب دعا کی کی ہی تو
برتی بہر طلب کی یہی آیت پڑہی بہر مبالغہ کیا لوگون نی طلب دعا مین کہا اور کیا چاہتی ہو بھلائی دنیا و آخرت

آخرت کی تو مانگ چکا اور خوار کریگا مکو یعنی بموجب آیہ کریمہ کے یوم لا یخزی اللہ النبی والذین آمنوا معہ یعنی جس دن کہ نہ خوار کریگا اللہ تعالی نبی کو اور اون لوگون کو کہ ایمان لائی ساتہ اوسکی کذا ذکر انغز **سید الاستغفار**

ان یقول الرجل اذا جلس فی صلوتہ اللہم انت ربی لا الہ الا انت خلقتنی وانا عبدک

وانا علی عہدک ووعدک ما استطعت اعوذ بک من شر ما صنعت ابوء بنعمتک علی

وابوء بذنبی فاغفرلی انہ لا یغفر الذنوب الا انت ؛ مس + سردار استغفار کا یہ ہی کہ کہی آدمی جسوقت کہ بیٹہی نماز اپنی مین یعنی بعد التحیات درود کی یا اللہ تو پروردگار میرا ہی نہین کوئی معبود سوائے تیرے پیدا کیا تونی مجکو اور مین بندہ تیرا ہون اور مین اوپر عہد تیرے کی ہون اور وعدے تیرے کی ہون بقدر طاقت اپنی کی پناہ پکڑتا ہون مین ساتہ تیری برائی کرتوت اپنی کی سی اقرار کرتا ہون مین ساتہ نعمت تیری کی کہ مجہ پر ہی اور اقرار کرتا ہون ساتہ گناہ اپنی کی پس بخش مجکو تحقیق نہین بخشتا گناہونکو کوئی مگر تو نقل کی یہہ بزار نی ف تہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کہ پڑہتی تہی قعدہ نماز مین اللہم انی اسئلک الثبات فی الامر والعزیمۃ علی الرشد واسئلک شکر نعمتک وحسن عبادتک واسئلک قلبا سلیما ولسانا صادقا واسئلک من خیر ما تعلم واعوذ بک من شر ما تعلم واستغفرک لما تعلم کذا فی المشکوۃ یعنی یا اللہ مانگتا ہون مین تجہسی ثابت رہنا امر دین مین اور قصد بہلائی پر اور مانگتا ہون مین تجہسی شکر نعمت تیری کا اور خوبی عبادت تیری کی اور مانگتا ہون تجہسی دل سالم یعنی پاک عقاید باطلہ اور خواہشون نفسانیہ سی اور زبان سچی اور مانگتا ہون تجہسی بہلائی اوس چیز کی کہ جانتا ہی تو اور پناہ مانگتا ہون ساتہ تیری برائے اوس چیز کی کہ جانتا ہی تو اور بخشش چاہتا ہون تجہسی واسطی اوس چیز کی کہ جانتا ہی تو

فضیلت بعد سلام

وکان اذا سلم لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد یحیی ویمیت بیدہ الخیر وہو علی کل شیء قدیر اللہم لا مانع لما اعطیت ولا معطی لما منعت ولا ینفع ذا الجد منک الجد **خ مدس طی** + اور جب سلام پہیری پڑہتی نہین کوئی معبود مگر اللہ کہ ایک ہی وہ نہین کوئی شریک اوسکا اوسیکی لئی بادشاہت ہی اور اوسیکی لئی سب تعریف ہی جلاتا ہی اور مارتا ہی بیچ ہاتہ اوسکی بہلائی ہی اور وہ ہر چیز پر قادر ہی یا اللہ نہین ہی کوئی روکنی والا اوس چیز کو کہ دی تونی اور نہین کوئی دینی والا اوس چیز کو کہ روکی تونی اور نہین فایدہ دیتی ہی تمند کو عذاب تیری سی

و ترمذی نقل کی یہ بخاری مسلم ابو داؤد نسائی بزار طبرانی ابن سنی نی **ف** بزار اور طبرانی کی روایت مین
جملہ یحیی و یمیت کا زاید ہی اور ابن سنی کی روایت مین یہہ بہی ہی اور بیدہ الخیر بہی ہی رموز انکی اوپر لکہنی چاہیے
اور ایک روایت مین بغیر لامانع آخر تک کے فقط یونہی آیا ہے اَو لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ
الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ ؛ خ س ٭ یا پڑہی لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک
لہ الملک ولہ الحمد وہو علی کل شی قدیر تین بار نقل کی یہ بخاری نسائی نی اَوْ مَرَّةً وَبَعْدَهٗ لَا حَوْلَ وَلَا
قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَلَا نَعْبُدُ اِلَّآ اِيَّاهُ لَهُ النِّعْمَةُ وَلَهُ الْفَضْلُ وَلَهُ الثَّنَاءُ الْحَسَنُ
لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ وَلَوْ كَرِهَ الْكَافِرُوْنَ ؛ م د س ٭ یا ایکبار یہی کلمہ پڑہے
اور بعد اوسکے پڑہی نہین ہی پہر ما نگنا ہو سی اور نہ قوت عبادت پر مگر ساتہہ مدد اللہ کی نہین کوئی معبود مگر اللہ
اور نہین عبادت کرتی ہین ہم مگر اسیکو اوسیکی لئی انعام ہی یعنی انعام و احسان اوسیکی درگاہ سی ہی اور اوسیکی
لئی ہی فضل یعنی زیادتی احسان کی نعمت دینی مین اوسی کو لایق ہی اور اوسیکی لئی ہی تعریف اچہی کہتی ہین ہم نہین
کوئی معبود مگر اللہ درحالیکہ خالص کرنی والی ہین ہم واسطی اوسکی دین کو یعنی طاعت اپنی کو شرک و ریا سی اور
اگرچہ برا جانین کافر یعنی اخلاص کی کہنی کو نقل کی یہ مسلم ابو داؤد نسائی ابن ابی شیبہ نی اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ ثَلٰثَ
مَرَّاتٍ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ تَبَارَكْتَ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ ؛ م عه
ت ٭ استغفر اللہ تین بار پڑہی اور پہر کہی یا اللہ تو سالم ہی سب عیبون سی اور تجہہ ہی سی سلامتی ہمارے ہی یعنی آفتون اور
بلیات ظاہری و باطنی سی بہت برکت والا ہی تو اے صاحب بزرگی اور بخشش کے نقل کی یہ مسلم اور چارون نی اور طبرانی
اور ابن سنی نی **ف** بعضی روایتون مین آیا ہی کہ تین بار پڑہتی تہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم استغفر اللہ
الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ اور یا ذا الجلال مین لفظ یا کا مسلم اور طبرانی اور ابن سنی
کی روایت مین آیا ہی اور اوروں کی روایت مین نہین اور بعضی شخص جو ایک یہ جمع السلام و حینا ربنا
بالسلام و ادخلنا ربنا دار السلام زیادہ پڑہتی ہین کچہہ اصل صحیح نہین پائی جاتی ہے کہ اوذکر العلی والفخر
سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ يَكُوْنُ مِنْهُنَّ كُلِّهِنَّ ثَلٰثًا وَّثَلٰثِيْنَ مَرَّةً ؛ خ ٭ پڑہی سبحان اللہ

والحمد لله والله اکبر تو کہون ان کلمات سی تمام اونکی تنتیس بار نقل کی یہہ بخاری مسلم نسائی نی **ف**
یعنی پڑہی ان تینون تسبیحات کو کہ سب تنتیس فقط ہووین ظاہر یہہ ہی کہ تینون کو اکہٹا تنتیس بار پڑہی کہ ہر ایک
تنتیس تنتیس بار ہووینگی جیسی کہ اور تمام روایتون مین علحدہ علحدہ پڑہنا منقول ہی اور یہی افضل ہی اور یہی عمل مشایخ کا
بہی اسی پڑہی یا ہر ایک کو تنتیس تنتیس بار پڑہی اور احتمال رکہتا ہی کہ معنی یہہ ہون کہ ہر ایک کو گیاران گیاران بار
پڑہی کہ سب مل کر تنتیس بار ہووین کذا ذکرہ الفخر حدیث شریف مین آیا ہی کہ فقراء مہاجرین گئی ای رسول الله صلی
الله علیہ وسلم کی پاس اور عرض کیا کہ پہونچ گئی مالدار لوگ اونچی درجون کو اور نعیم مقیم کو یعنی عیش جنت کو پس فرمایا
حضرت نی کس سبب سی عرض کیا فقراء نی کہ وہ نماز پڑہتی ہین جیسی کہ ہم پڑہتی ہین اور روزی رکہتی ہین جیسی کہ
روزی رکہتی ہین ہم اور خیرات کرتی ہین وہ اور ہمسی نہین ہو سکتی پس فرمایا کہ کیا پس نہ سکہاؤن مین تمکو کچہہ
کہ پاؤ تم بسبب اوسکی درجہ اوسکا کہ سبقت کی ہی تمپر یعنی اسلام لائی ہین اور سبقت لیجاؤ اونپر کہ بعد تمہاری
ہین اور نہ ہووی کوئی افضل تمسی مگر وہ کہ کری مثل اوس چیز کی کہ کرو تم عرض کیا اونہون نی ہان یا رسول
الله فرمایا کہ سبحان الله اور الله اکبر اور الحمد لله پیچہی ہر نماز فرض کی تنتیس تنتیس بار پڑہو پس پہر آئی فقرا اور
عرض کیا کہ ہمارے بہائی مالدارون نی بہی سنا جو کچہہ پڑہتی تہی ہم پس اونہون نی بہی یون ہی پڑہا پس فرمایا حضرت
نی کہ یہہ فضل الله کا ہی دیتا ہی جسکو چاہتا ہی کذا فی المشکوة إِحْدَى عَشَرَةَ وَإِحْدَى عَشَرَةَ
وَإِحْدَى عَشَرَةَ فَذَلِكَ كُلُّهُ ثَلٰثٌ وَثَلٰثُونَ + اس روایت مین یون آیا ہی کہ پڑہے گیاران بار سبحان الله
اور گیاران بار الحمد لله اور گیاران بار الله اکبر پس یہہ سب تنتیس ہوئی نقل کی یہہ مسلم نی أَوْ عَشْرًا
عَشْرًا عَشْرًا خ یا دس بار سبحان الله پڑہی دس بار الحمد لله دس بار الله اکبر نقل کی یہہ بخاری نی مَنْ سَبَّحَ
اللهَ دُبُرَ كُلِّ صَلٰوةٍ ثَلٰثًا وَثَلٰثِينَ وَحَمِدَ اللهَ ثَلٰثًا وَثَلٰثِينَ وَكَبَّرَ اللهَ ثَلٰثًا وَثَلٰثِينَ ثُمَّ قَالَ
تَمَامَ الْمِائَةِ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ
غُفِرَتْ خَطَايَاهُ وَإِنْ كَانَتْ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ م دس + جو کوئی سبحان الله پڑہی پیچہی ہر نماز فرض کے
تنتیس بار اور الحمد لله تنتیس بار پڑہی اور الله اکبر تنتیس بار پہر کہی پورا کرنی سینکڑی کی لئی لا اله الا الله آخر

تلک کے معنی یہہ ہین نہین کوئی معبود مگر اللہ تنہا نہین کوئی شریک واسکا اوسیکی لئی پادشاہت ہے اور
اوسیکے لئی تعریف ہی اور وہ ہر چیز پر قادر ہی بخشی جاتی ہین گناہ اوسکی اور اگرچہ ہوئن مانند جہاگ دریا کی یعنی
بہت نقل کی یہہ مسلم ابوداود نسائی نی مُعَقِّبَاتٌ لَا يَخِيبُ قَائِلُهُنَّ أَوْ فَاعِلُهُنَّ دُبُرَ كُلِّ
صَلٰوةٍ مَكْتُوبَةٍ ثَلٰثٌ وَثَلٰثُونَ تَسْبِيحَةً وَثَلٰثٌ وَثَلٰثُونَ تَحْمِيدَةً وَأَرْبَعٌ وَثَلٰثُونَ تَكْبِيرَةً
م ت س ÷ کتنی کلمی پیچھی آنی والی یعنی نماز کی بعد پڑہی جاتی ہین نہین محروم ہوتا ہی پانی
ثواب انکی کہنی والا اونکا یا فرمایا کرنی والا اونکا پیچھی ہر نماز فرض کی کہ وہ معقبات تینتیس بار سبحان اللہ
پڑہتا ہی اور تینتیس بار الحمد للہ اور چونتیس بار اللہ اکبر نقل کی یہہ مسلم ترمذی نسائی نی مَنْ سَبَّحَ دُبُرَ كُلِّ صَلٰوةٍ
مَكْتُوبَةٍ مِائَةً وَكَبَّرَ مِائَةً وَهَلَّلَ مِائَةً وَحَمِدَ مِائَةً غُفِرَ لَهُ ذُنُوبُهُ وَإِنْ كَانَتْ
أَكْثَرَ مِنْ زَبَدِ الْبَحْرِ ÷ س ÷ جو کوئی سبحان اللہ پڑہی پیچھی ہر نماز فرض کی سو بار اور اللہ اکبر پڑہی
سو بار اور لا اله الا الله پڑہی سو بار اور الحمد للہ سو بار بخشی جاتی ہین اوسکی لئی گناہ اوسکی اور اگرچہ ہوویں
گناہ بہت جہاگ دریا کی نقل کی یہہ نسائی نی أَوْ مِنْ كُلٍّ خَمْسًا وَعِشْرِينَ ÷ س حب مس
یا ہر ایک چارون تسبیح سی پڑہی پچیس پچیس بار نقل کی یہہ نسائی ابن حبان حاکم نی ف یعنی ایک روایت
مین یون آیا ہی کہ پچیس بار سبحان اللہ پڑہی پچیس بار الحمد للہ پچیس بار لا اله الا الله پچیس بار اللہ اکبر یہہ سب
ملکر سو ہوویں أَوْ مِنْ كُلٍّ مِنَ التَّسْبِيحِ وَالتَّحْمِيدِ ثَلٰثًا وَثَلٰثِينَ وَالتَّكْبِيرِ أَرْبَعًا وَثَلٰثِينَ وَ
لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ عَشْرَ مَرَّاتٍ ÷ ت س ÷ یا ہر ایک سبحان اللہ اور الحمد للہ تینتیس تینتیس بار اور
اللہ اکبر چونتیس بار پڑہی اور لا اله الا الله دس بار نقل کی یہہ ترمذی نسائی نی أَوْ كَذٰلِكَ وَالتَّكْبِيرِ
ثَلٰثًا وَثَلٰثِينَ ÷ س ÷ یا پڑہی اسطرح اور تکبیر بھی تینتیس بار نقل کی یہہ نسائی نی ف یعنی اس
روایت مین تسبیح اور تحمید اور تکبیر تینتیس تینتیس بار اور لا اله الا الله دس بار پڑہنا آیا ہی أَوْ مِنْ كُلٍّ مِنَ
التَّسْبِيحِ وَالتَّحْمِيدِ وَالتَّكْبِيرِ مِائَةً مِائَةً مَعَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَلَا حَوْلَ
وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ لَوْ كَانَتْ ذُنُوبُهُ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ لَمَحَتْهُ ÷ [illegible] ÷ یا ہر ایک تسبیح اور

اور تحمید اور تکبیر سی سو بار پڑہی ساتہ لا اله الا الله وحده لا شریک له ولا حول ولا قوة الا بالله کی اگر
ہووین گناہ پڑہنی والی ان کلمات کی مانند جہاگ دریا کی البتہ مٹا دین یہہ کلمی انکو نقل کی یہہ حدیث ف
مع لا اله الا الله یعنی حاصل ہونی سی ان کلمات معدودہ کی یعنی تین سو کی ہمراہ لا اله الا الله آخر تک کے بس کلمہ ایکبار
ہوگا اور تسبیحات تین سو بار یا ہر سینکڑے کی ساتہ کلمہ ملانا چاہیے اس صورت مین کلمہ تین بار ہوگا کذا ذکرہ الفخر

وَآیَةُ الْکُرْسِیِّ دُبُرَ کُلِّ صَلٰوةٍ مَکْتُوْبَةٍ لَمْ یَمْنَعْهُ مِنْ دُخُوْلِ الْجَنَّةِ اِلَّا اَنْ یَّمُوْتَ س

حب ی کَانَ فِیْ ذِمَّةِ اللهِ اِلَی الصَّلٰوةِ الْاُخْرٰی ط ÷ اور جو کوئی پڑہی آیت الکرسی پیچہی ہر نماز
فرض کی نہین منع کرتی ہی اسکو داخل ہونی بہشت کسی کوئی چیز مگر موت نقل کی یہہ نسائی ابن حبان ابن
سنی نی اور ایک روایت مین بدلی لم یمنعه آخر تک کے یون آیا ہی کہ ہوویگا بیچ امان اور محافظت خدا کے
نماز دوسری تلک نقل کی یہہ طبرانی نی ف نہین منع کرتی ہی اسکو مگر موت یعنی جب وہ شخص مرا اور موت درمیان
سی اوٹہ گئی فی الحال بہشت مین داخل ہوگا کہ قبر اوسکی باغ ہی باغون جنت سی یا معنی یہہ ہین کہ اگر موت درمیان نہین
ہوتی فی الحال داخل ہوتا ازبسکہ موت حائل ہی بعد موت کی داخل ہوگا کذا ذکرہ الفخر وَاقْرَءِ الْمُعَوِّذَتَیْنِ
دُبُرَ کُلِّ صَلٰوةٍ ÷ ت د س حب مس ÷ اور چاہی کہ پڑہی قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب
الناس پیچہی ہر نماز کی نقل کی یہہ ترمذی ابو داود نسائی ابن حبان حاکم ابن سنی نی اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ

مِنَ الْجُبْنِ وَاَعُوْذُ بِکَ اَنْ اُرَدَّ اِلٰی اَرْذَلِ الْعُمُرِ وَاَعُوْذُ بِکَ مِنْ فِتْنَةِ الدُّنْیَا وَاَعُوْذُ بِکَ

مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ ÷ خ ت س ÷ یا الله تحقیق مین پناہ مانگتا ہون ساتہ تیری نامردی سی اور پناہ
مانگتا ہون ساتہ تیری اس سی کہ پہیرا جاؤن طرف خوار ترعمر کی اور پناہ مانگتا ہون ساتہ تیری فتنہ دنیا کسی
اور پناہ مانگتا ہون ساتہ تیری عذاب قبر کسی نقل کی یہہ بخاری ترمذی نسائی نی ف نامردی کہ باز
رکہی لڑائی دشمن کیسی خواہ دشمن ظاہر کا ہو یا باطن کا مانند کافر اور نفس اور شیطان کی اور نامردی امر بالمعروف
اور نہی عن المنکر اور توکل کی بہی اسی قبیل کی ہی اور خواری عمر کی یہہ ہی کہ حواس باقی نرہین نور اعضا مضمحل

ہوجاوین کذا ذکرہ الفخر رَبِّ قِنِیْ عَذَابَکَ یَوْمَ تَبْعَثُ عِبَادَکَ ÷ عو م عل ÷ ای رب

میری بچا مجکو عذاب اپنی سی اوس دن کہ اوٹھاوی تو یا فرمایا جمع کری تو بندون اپنی کو یعنی قیامت کی دن نقل
کی یہ ابو عوانہ مسلم اور حاکم نے اللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِیْ وَارْحَمْنِیْ وَاهْدِنِیْ وَارْزُقْنِیْ د عو
یا اللہ بخش مجکو اور رحم کر مجہپر اور دکہا مجکو راہ سیدہی اور مستقیم رکہہ اوسپر اور رزق دی مجکو نقل کی یہ ابو عوانہ

اللّٰھُمَّ رَبَّ جِبْرَئِیْلَ وَمِیْکَائِیْلَ وَاِسْرَافِیْلَ اَعِذْنِیْ مِنْ حَرِّ النَّارِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ
طس یا اللہ پروردگار جبرئیل اور میکائیل اور اسرافیل کی بچا مجکو گرمی آگ کی سی اور عذاب قبر کسی نقل کی

یہ طبرانی نے اوسط مین اللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِیْ مَا قَدَّمْتُ وَمَا اَخَّرْتُ وَمَا اَسْرَرْتُ وَمَا اَعْلَنْتُ وَمَا

اَسْرَفْتُ وَمَا اَنْتَ اَعْلَمُ بِهٖ مِنِّیْ اَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَاَنْتَ الْمُؤَخِّرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ بدوم حب
یا اللہ بخش میرے لئی وہ گناہ پہلی کئی مینی اور جو پیچھی کی مینی یعنی اگلی پچھلی اور جو پوشیدہ کئی مینی اور جو ظاہر کئی
مینی اور جو فضول خرچی کی مینی اور وہ گناہ کہ تو بہت جانتی والا ہی اوسکو مجہسی تو ہی آگے کرنے والا ہے
بندی مومنون کو رتبی مین اور تو ہی پیچھی ڈالنی والا ہی یعنی کافرون کو رتبی مین نہین کوئی معبود مگر تو نقل کی یہ

ابوداود مسلم ترمذی ابن حبان نے اللّٰھُمَّ اَعِنِّیْ عَلٰی ذِکْرِكَ وَشُکْرِكَ وَحُسْنِ عِبَادَتِكَ د س
حب مس ق یا اللہ مدد کر میری اوپر ذکر اپنی کی یعنی ذکر تیرا ثابت کیا کرون اور اوپر شکر اپنی کے اور
خوبی عبادت اپنی کی نقل کی یہ ابوداود و نسائی ابن حبان حاکم ابن السنی نے ف حسن عبادت مراد ہے
اس سی کہ احکام ارکان عبادت کی پوری ادا ہون اور خضوع و خشوع حاصل ہو معاذ نقل کرتے ہین کہ
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پکڑا ہاتھ میرا پس فرمایا کہ مین دوست رکہتا ہون تجکو ای معاذ پس عرض کیا مینی
کہ مین بہی دوست رکہتا ہون آپکو ای رسول اللہ کی فرمایا کہ مت چھوڑ یہ دعا کہ پڑہنی کو بیچ ہر نماز کے بعد

پڑہی رب اعنی علی ذکرک آخر تک نقل کی مشکوۃ اللّٰھُمَّ رَبَّنَا وَرَبَّ کُلِّ شَیْءٍ اَنَا شَهِیْدٌ

اَنَّكَ الرَّبُّ وَحْدَكَ لَا شَرِیْكَ لَكَ اللّٰھُمَّ رَبَّنَا وَرَبَّ کُلِّ شَیْءٍ اَنَا شَهِیْدٌ اَنَّ مُحَمَّدًا

صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَبْدُكَ وَرَسُوْلُكَ اللّٰھُمَّ رَبَّنَا وَرَبَّ کُلِّ شَیْءٍ اَنَا شَهِیْدٌ اَنَّ

الْعِبَادَ کُلَّهُمْ اِخْوَةٌ اللّٰھُمَّ رَبَّنَا وَرَبَّ کُلِّ شَیْءٍ اِجْعَلْنِیْ مُخْلِصًا لَكَ وَاَهْلِیْ فِیْ کُلِّ

سَاعَةٍ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ اِسْمَعْ وَاسْتَجِبْ اَللّٰهُ الْأَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ
حَسْبِيَ اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ اَللّٰهُ الْأَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ ؛ س د ق یا اللہ پروردگار ہماری
اور پروردگار ہر چیز کی مین گواہی دینی والا ہوں کہ تحقیق تو پروردگار ہی یگانہ نہیں کوئی شریک تیرا یا اللہ
پروردگار ہمارے اور پروردگار ہر چیز کی مین گواہی دینی والا ہون کہ تحقیق محمد صلی اللہ علیہ وسلم بندی تیری ہین
اور رسول تیری یا اللہ پروردگار ہماری اور پروردگار ہر چیز کی مین گواہی دینی والا ہون کہ تحقیق بندی مسلمان
سب بہائی ہین آپسمین یعنی شریک ہین دین مین نسبون کا اعتبار نہین جیسا کہ جاہلیت مین تہا یا اللہ پروردگار
ہماری اور پروردگار ہر چیز کی کر مجہکو مخلص واسطی اپنی اور اہل میری کو ہر ساعت مین امور دنیا مین اور آخرت
مین اے صاحب بزرگی اور بخشش کی سن یعنی سنا میری بخوشی اور رضامندی اور قبول کر دعا میری خدا تعالے
بہت بڑا ہی بڑا کفایت ہی مجہکو اللہ اور اچہا ہی کارساز یعنی جو کوئی اوسکے کرم پر اعتماد کرے
مہمات اوسکی کو کفایت کری خدا تعالی بہت بڑا ہی بڑا نقل کی یہہ نسائی ابوداود ابن سنی نے **ف**
ہر ساعت مین کہ کوئی ساعت تیری عطا سی خالی نہو برابر ہے کہ یہہ ساعت مشغول ہو ساتہ اہتمام دنیا کے یا عقبی کی
بہر حال خلاص ہی اور تیری عطا سی مین اور میرے اہل خالی نہون کذا ذکر الفخر اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ
مِنَ الْكُفْرِ وَالْفَقْرِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ ؛ س مس مص ق یا اللہ تحقیق مین پناہ پکڑتا ہون
ساتہ تیری کفر سی اور محتاج ہونیسی اور عذاب قبر سی نقل کی یہہ نسائی حاکم ابن ابی شیبہ ابن سنی نے
اَللّٰهُمَّ اَصْلِحْ لِيْ دِيْنِيَ الَّذِيْ جَعَلْتَهٗ عِصْمَةَ اَمْرِيْ وَاَصْلِحْ لِيْ دُنْيَايَ الَّتِيْ جَعَلْتَ فِيْهَا
مَعَاشِيْ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ بِرِضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ وَاَعُوْذُ بِعَفْوِكَ مِنْ نِقْمَتِكَ
وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْكَ لَا مَانِعَ لِمَا اَعْطَيْتَ وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا رَادَّ لِمَا قَضَيْتَ
وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ س حب یا اللہ سنوار میری لئی دین میرا وہ کہ کیا ہی تو نی اوسکو
سبب بچاؤ کام میری کا اور سنوار میری لئی دنیا میری وہ کہ کی ہی تو نی اوسمین معیشت اور زندگانی
میری یا اللہ تحقیق مین پناہ پکڑتا ہون ساتہ تیری ساتہ خوشنودی تیری کی غضب تیری سی اور پناہ

پکڑتا ہوں ساتھ عفو تیری کی عذاب تیری سی اور پناہ پکڑتا ہوں ساتھ تیری یعنی ساتھ رحمت تیری کی عذاب
تیری سی نہیں کوئی منع کرنی والا اوس چیز کو کہ دی تونی اور نہیں کوئی دینی والا اوس چیز کو کہ منع کی تونی اور
نہیں کوئی پھیرنی والا اوس چیز کو کہ حکم کیا تونی اور نہیں فائدہ دیتی ہی دولتمند کو عذاب تیری سی دولتمندی
نقل کی یہ نسائی ابن حبان نی **ف** سبب بجا لانا کام میری کا کہ دین نگہبان ہی چیزونکا ہی جیسا کہ فرمایا ہی
انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی حاصل اوسکا یہ ہی کہ حکم کیا گیا ہوں میں کہ کافرونسی لڑون یہان تلک کہ گواہی دین
وحدانیت اللہ تعالی کی اور رسالت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی اور قائم کرین نماز اور دین زکوۃ جب یہ سب
باتین کرینگی بچینگی خون اور مال مجھسی بجز اوسکی کہ ساتھ حق اسلام کی یعنی بسبب تقصیر کی حد پہنچانی انکا اور
حساب اونکا اللہ پر موقوف ہی پس اس سی معلوم ہوا کہ دین کی سبب سی ہر چیز آدمی کی محفوظ رہتی ہی اور
صلاح دنیا کی ساتھ حاصل ہونی وجہ معیشت حلال کی ہوتی ہی کہ قوت دیتی ہی اوپر طاعت پر اور سلامت رکھتی ہی
آفات سی کہ وجہ حصول قوت کی ہی من کذا ذکر الفخر اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي خَطَائِي وَعَمْدِي اللّٰهُمَّ اهْدِنِي لِصَالِحِ
الْأَعْمَالِ وَالْأَخْلَاقِ لَا يَهْدِي لِصَالِحِهَا وَلَا يَصْرِفُ سَيِّئَهَا إِلَّا أَنْتَ یا اللہ بخش میری لئی وہ گناہ کہ چوک سی کیا میں نی
اور قصد سی کیا میں نی یا اللہ راہ دکھا مجھکو طرف اچھی عملونکی اور اچھی خلقونکی نہیں راہ دکھاتا کوئی طرف اچھی عملونکی اور
نہیں پھیرتا کوئی بری عملونکو مگر تو نقل کی یہ بزار نی اللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ النَّارِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ
وَمِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ وَمِنْ شَرِّ الْمَسِيحِ الدَّجَّالِ **عو مس** یا اللہ تحقیق میں پناہ مانگتا ہوں
ساتھ تیری عذاب دوزخ کیسی اور عذاب قبر کیسی اور فتنہ زندگانی کیسی اور فتنہ موت کیسی اور برائی کانی
دجال کیسی نقل کی یہ ابو عوانہ حاکم نی اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي خَطَايَايَ وَذُنُوبِي كُلَّهَا اللّٰهُمَّ انْعَشْنِي
وَأَحْيِنِي وَارْزُقْنِي وَاهْدِنِي لِصَالِحِ الْأَعْمَالِ وَالْأَخْلَاقِ إِنَّهُ لَا يَهْدِي لِصَالِحِهَا وَلَا يَصْرِفُ
سَيِّئَهَا إِلَّا أَنْتَ **مس ط ی** یا اللہ بخش میری لئی گناہ صغیرہ میری اور گناہ کبیرہ میری تمام
گناہ یا اللہ بلند کر مرتبہ میرا اور زندہ رکھ مجھکو اور رزق دی مجھکو اور راہ دکھا مجھکو طرف نیک عملون کی
اور نیک خلقون کی تحقیق نہیں راہ دکھاتا ہی طرف نیک عملونکی اور نہیں پھیرتا ہی بری عملونکو کوئی مگر تو نقل کی

[illegible] حاشیہ پر لکھا ہی ۱۲ علی

نقل کی یہہ حاکم طبرانی ابن سنی نی اَللّٰهُمَّ اَصْلِحْ لِیْ دِیْنِیْ وَوَسِّعْ لِیْ فِیْ دَارِیْ وَبَارِكْ
لِیْ فِیْ رِزْقِیْ اطس + یا اللہ سنوار میری لیٔ دین میرا اور فراخ کر میری لیٔ معیشت میری گہر میری مین
اور برکت دی میری لیٔ بیچ رزق میری کی نقل کی یہہ احمد طبرانی ابو یعلی نی ف فراخ کر معیشت میری
گہر میری مین کہ بدون محنت اور رنگلی کی حاصل ہووی یا مراد یہہ ہی کہ میری قبر مین کشادگی کر لند اوکرا لقبر سُبْحَانَ
رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُوْنَ وَسَلَامٌ عَلَى الْمُرْسَلِيْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ + مى
ى + پاک ہی پروردگار تیرا صاحب غلبہ کا اوس چیز سی کہ بیان کرتی ہین کافر اور سلام ہو اوپر رسولون پر اور سب
تعریف ثابت ہی واسطی اللہ پروردگار عالمون کی نقل کی یہہ ابو یعلی ابن سنی نی ف ست این تسبیح ہی
اور حمد اور سلام ہی ۔ وَكَانَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا صَلّٰى وَفَرَغَ مِنْ صَلَاتِهٖ مَسَحَ بِيَمِيْنِهٖ
عَلٰى رَأْسِهٖ وَقَالَ بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ اَللّٰهُمَّ اَذْهِبْ عَنِّي الْهَمَّ وَالْحُزْنَ
طس مے + اور تہی پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز پڑہتی اور فراغت پاتی نماز اپنی سی پہیرتی داہنا ہاتہہ اپنا
سر مبارک اپنی پر یعنی آگی کی جانب سر کی پر اور کہتی شروع کرتا ہون مین ساتہہ نام خدا کی وہ جو نہین کوئی معبود مگر وہ
بخشنی والا مہربان یا اللہ دور کر مجہہ سی فکر اور غم نقل کی یہہ بزار نی اور طبرانی نی وسط مین اور ابن سنی نی ف
معلوم کیا چاہئی کہ ان حدیثون مین بہت سی چیزین نماز کی بعد کی پڑہنی مذکور ہوئین پس یہی لازم نہین ہی کہ سب ہمیشہ
پڑہا کری بلکہ جس قدر سب یا بعض اون مین سی پڑہی گا موجب حاصل کرنی فضیلت اور اتباع سنت کا ہوگا اور ظاہر
یہہ ہی کہ فعل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہی اسطرح پر تہا نہ یہہ کہ سب دعاؤن پر تمام اوقات مین مواظبت
کرتی تہی پس امام محی الدین نووی نی لکہا ہی کہ استغفار کو سب ذکرون پر نماز کی پیچہی مقدم رکہی اور بعضون نی
کہا ہی بعد اوسکی اللهم انت السلام بعد اوسکی لا الہ الا اللہ قدیر تلک پڑہی کذا ذکرہ الشیخ ابن الحجر المکی
اور جاننا چاہئی کہ مراد بعد نماز سی متصل نماز سی پڑہنا بغیر فرق کی مراد نہین ہی کہ یہہ محال ہی بلکہ مراد یہہ ہی
کہ ایسی چیز درمیان نماز اور ذکر کی نہ واقع ہو کہ توابع نماز سی نہو اور ایسی چیزین نہ مشغول ہو کہ عرف مین
اوس مشغول ہونی کو قبیلہ اعراض اور نسیان ذکر کی گنین اور اگر تہنا سکوت کری کہ عرف مین اوسکو بہت

نہ جانین تو بہی ضرر نہین رکہتا ہی پس بعد فراغ نماز سی جو کچہہ کہ وجہ مذکور پر پڑہیگا بہی ہی نماز کی لیکن اگر سنتون
معمولی کی بعد یہہ اذکار پڑہیگا تو نماز کی بعد ہی پڑہنا کہلاویگا مگر جہان آیا ہی کہ اوسی ہیئت نماز پر پڑہی وہان اوسی
ہیئت پر پڑہنا چاہی واللہ اعلم کذا اذکار الفجر دُبُرَ صَلوٰةِ الصُّبْحِ وَهُوَ ثَانٍ رِجْلَيْهِ ت س طب عن
قَبْلَ اَنْ يَتَكَلَّمَ ت س : لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِيْ
بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ عَشْرَ مَرَّاتٍ ت س مِائَةَ مَرَّةٍ طس پڑہی بیچ نماز صبح کی حال
یہہ کہ وہ موڑی ہوئی ہو دونو پانو اپنی یعنی جسطرح التحیات کی لیے پانو موڑ کر بیٹہتا ہی اوسیطرح بیٹہی ہوئی ہو جیسے
نقل کی یہہ ترمذی نسائی نی اور طبرانی نی اوسط مین اور ابن سنی نی اور ایک روایت مین ترمذی نسائی نی زیادہ
کیا ہی کہ پہلی کلام کرنی کی پڑہی یہہ کلمہ نہین کوئی معبود مگر اللہ تنہا نہین کوئی شریک اوسکا اوسیکی لیے بادشاہت
ہی اور اوسیکی لیے سب تعریف ہی جلاتا ہی اور مارتا ہی بیچ ہاتہہ اوسکی کی بہلائی ہی اور وہ ہر چیز پر قادر ہی پڑہی
یہہ دس بار نقل کی ترمذی نسائی نی اور طبرانی اوسط مین اور ابن سنی نی سو بار پڑہنا نقل کیا ف لفظ
بیدہ الخیر فقط نسائی نی اور طبرانی نی اوسط مین روایت کیا ہی پس اونکی دیر نکلنی چاہی حدیث شریف مین آیا ہی
حاصل اوسکا یہہ ہی کہ جسنی یہہ کلمہ بعد نماز صبح کی اور مغرب کی ہیئت نماز پر بیٹہی ہوئی پہلی کلام کرنیکی اوسنی پڑہیکیا
نماز سی دس دس بار پڑہا لکہی جاتی ہین اوسکی لیے بدلی ہر کلمہ کی دس نیکیان اور مٹای جاتی ہین دس برائیان
اور بلند کی جاتی ہین اوسکی لیے دس درجہ اور اوس دن رات مین پناہ مین رہتا ہی ہر امر بری سی اور وسوسہ
شیطان کی سی اور نہین پہنچتا ہی کسی گناہ کو کہ لاحق ہووی اور گہیر لی اور ہلاک کر دی اوسکو اوس دن رات مین
یعنی سبب توفیق استغفار کی یا عفو پروردگار کی سوای شرک کی یعنی اگر شرک کیا تو ہلاک کر دیگا اور ہوتا ہی لوگون مین
بہتر عمل مین مگر جو کوئی زیادہ اوس سی پڑہی اور نسائی کی روایت مین یہہ بہی آیا ہی کہ عوض ہر کلمہ کی ثواب ایک غلام
آزاد کرنیکا حاصل ہوگا اور ایک روایت مین لفظ بیدہ الخیر کا بہی ہی وہ بیت پر مقدم آیا ہی کذا فی المشکوۃ و شرح حصن
اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ رِزْقًا طَيِّبًا وَعِلْمًا نَافِعًا وَعَمَلًا مُتَقَبَّلًا ط ص ی یا اللہ تحقیق مین مانگتا ہون تجہسی رزق
حلال اور علم نفع دینی والا اور عمل مقبول نقل کی یہہ طبرانی نی صغیر مین اور ابن سنی نی دُبُرَ الْمَغْرِبِ و

دعا بعد نماز صبح و مغرب

دعا بعد فرض فجر سلام پہیرنے کے بعد

الصبح جميعا لا اله الا الله وحده لا شريك له له الملك وله الحمد يحيي ويميت بيده الخير

الخير وهو على كل شيء قدير عشر مرات من حب ا ط قبل ان ينصرف ويثني رجليه

منهما ؟ ت ا ت اور جو پڑھے پیچھے مغرب اور صبح کی دونوں کی لا اله الا الله وحده لا شريك له الملك

وله الحمد يحيي ويميت بيده الخير وهو على كل شيء قدير دس بار نقل کی یہ نسائی ابن حبان احمد طبرانی نے اور

ایک روایت احمد کی میں آیا ہے کہ پڑھے پہلے اس سے کہ پھرے اور کھولے دونوں پانوں اپنے وقت نماز دن سے

ف یحیی ویمیت ترمذی کی روایت میں زیادہ آیا ہے اور بیده الخیر احمد اور طبرانی کی روایت میں بعض میں انکی میں کمی

جاہیں اور لفظ منہما کا متعلق ینصرف کا ہے مقصود یہ ہے کہ جسطرح التحیات کی بیٹھا ہے اسی ہیئت پر بیٹھے ہوئے

پڑھے اذا صليت الصبح والمغرب فقل قبل ان تكلم اللهم اجرني من النار سبع مرات

حب اور پڑھے پیچھے نماز صبح اور مغرب کے پیچھے پہلے کلام کرنے کے یا الله بچا مجھکو آگ سے سات بار نقل کی یہ ابو داود

نسائی ابن حبان نے ف حدیث شریف میں آیا ہے حاصل اسکا یہ ہے کہ جب صبح کو یا شام کو تو نے یہ پڑھے

اور مر گیا اوس دن میں یا رات میں تو لکھی تجھکو خلاصی آگ دوزخ سے کسی نے مشکوة دعد صلوة الضحى

اللهم بك احاول وبك اصاول وبك اقاتل ت ع اور پڑھے پیچھے نماز چاشت کی یا الله ساتھ تیری

کی مانگتا ہوں میں مقاصد اپنے اور ساتھ مدد تیری کی حملہ کرتا ہوں اور جنگ کرتا ہوں دشمنوں دین سے اور ساتھ

مدد تیری کی جہاد کرتا ہوں میں نقل کی یہ ابن سنی نے واذا دعي احدكم فليجب م حت

م اور جب بلایا جاوے کوئی طرف کھانے کی پس چاہیئے کہ قبول کرے اور حاضر ہووے نقل کے

یہ مسلم ابو داود ترمذی نسائی نے ف حاضر ہووے واسطے خاطر بھائی مسلمان کی ظاہر امر کا یہ ہے جانتا ہے

کہ واجب ہو اس صورت میں اگر قبول نکریگا گنہگار ہوگا جیسیکہ ابو داود نے آنحضرت صلی الله علیه وسلم سے روایت

کی ہے کہ جب کوئی بلایا جاوے اور قبول نکرے پس تحقیق نافرمانی کی خدا اور رسول اوسکی کی اور یہ اوس تقدیر

میں ہے کہ اوس مجلس دعوت میں یا راہ میں مثلا ساتھ برات کی خلاف شرع کی کوئی چیز مثل مزامیر وغیرہ کے

ہو الا قبول نکرنا جایز ہے بلکہ مستحب ہے اور بعضوں نے قبول کرنا دعوت کا سنت کہا ہے اور بعد حاضر ہونے

کی کہانا کہانی کا اختیار رکہتا ہی سنت یا وجب حاضر ہوتا ہی اور کہانا مستحب ہی اگر روزہ دار نہین ہی اور
اگر نفل روزہ ہو اور دعوت کرنی والا نہ کہانی سی رنجیدہ ہو تو افطار کری اور کہا دی پہر روزہ قضا کر لی کذا ذکرہ
کذا ذکر الفخر وکذا فی شرح ولیمۃ العرس + دق عو + خصوصا قبول کری کہانی شادی کی کو
نقل کی یہہ ابو داود و ابن ماجہ جو انہ نی ف ولیمہ اوس کہانا کو کہتی ہین کہ دولہن یا دولہا ضیافت
کری نزدیک عقد نکاح کی یا زفاف کی اور اکثر علما کہتی ہین کہ ولیمہ کرنا سنت ہی اور بعضی کہتی ہین مستحب صحیح
یہی ہی اور کہانا موافق حال خاوند کی ہو جیسا کہ ہو اور قبول کرنی اوسکی کو بعضون نے واجب کہا ہی اور بعضون نے
فرض کہا ہی اور واجب ہونا قبول کا کئی چیزون سی ساقط ہو جاتا ہی کہانا شبہہ کا ہو یا تخصیص تونگرون کی ہو یا بہت
بری ہون یا دعوت کری بسبب جاہ اپنی کی یا مدد کرنا معصیت پر ہو یا وہان خلاف شرع شریف کی چیزین ہون
ان صورتون مین قبول کرنا واجب نہین ہوتا اور روزہ دار کو زیادہ کرنی مین اختلاف کیا ہی علمانی بعضون نے
مکروہ کہا ہی اور امام مالک نے ایک ہفتہ تک تونگر کو مستحب کہا ہی کذا ذکر الفخر فان کان صائما صلی
دت لس + پس اگر ہو وی مہمان روزہ دار دعا کری نقل کی یہہ مسلم ابو داود و ترمذی نسائی نے
ف دعا کری دعوت کرنی والی کی لی ساتھہ مغفرت اور برکت کی اور احتمال رکہتا ہی یہہ معنی ہون کہ نماز پڑہی کذا ذکرہ الفخر
ودعا بالبرکۃ + دق عو + اور دعا کری اور برکت مانگی یعنی بارک اللہ فیکم کی نقل کی یہہ ابو داود و ابن
ماجہ ابو عوانہ نی و اذا افطر قال ذهب الظمأ وابتلت العروق وثبت الاجر ان شاء اللہ
مد س سی + اور جب افطار کری یہ پڑہی کی پیاس یعنی بسبب پانی پینی کی اور تر ہو مین رگین اور ثابت ہوا
ثواب اگر چاہی اللہ تعالی نقل کی یہہ مسلم ابو داود و نسائی حاکم نی اللهم انی اسئلك برحمتك التی
وسعت کل شیء ان تغفر لی ذنوبی مو مس ق ی + یا اللہ تحقیق مین مانگتا ہون تجہسی ساتھہ وسیلہ رحمت
تیری کی وہ جو فراخ ہوئی ہی یعنی گہیر لیا ہی ہر چیز کو یہہ کہ بخشی تو میری گناہ میری نقل کی یہہ موقوفا حاکم نے ابن
ماجہ ابن سنی نی و ان افطر عند قوم قال افطر عندکم الصائمون واکل طعامکم الابرار
وصلت علیکم الملئکۃ + ق مح د + پس اگر افطار کری نزدیک کسی قوم کی یعنی ضیافت مین

بیان افطار روزی کا

کہی فطار کرین نزدیک تمہاری روزی دار اور کہاوین کہانا تمہارا نیک کار اور بخشش چاہین اوپر تمہاری
فرشتی نقل کی یہہ ابن ماجہ ابن حبان ابو داؤد نی **ف** آداب روزی کی یہہ ہین کہ محفوظ رکہی زبان اور آنکہہ
اور کان کو بری باتون سی اور لایعنی سی بس جسنی چہوڑا جہوٹہہ اور گناہ کی باتین اور غیبت اور فحش غیرہ نہین
ہی اللہ کو حاجت یہہ کہ چہوڑی وہ کہانا او رپینا اپنا پس اکثر روزہ دارین کہ نہین ہی اونکی لئی روزہ ونکی سی
مگر پیاس اور بہوک یہہ مضمون حدیثون صحیح سی ثابت ہوتا ہی پس اگر کری روزہ دار سی کوئی پس کہی بیشک
مانگتا ہون ساتہہ اللہ کی تجہسی مین روزہ دار ہون اگر فرض روزہ ہووے کہی یہہ زبان سی والا دل سی فرض کے
چہپانی کی لئی اور کم کہاوی کہانا بہ نسبت اور دنونکی اور افطار کری پہلی سنت اونکی جلدی کرنا ہے اور پیچہی نماز
مغرب کے اور افطار کری خرمای تر پر اگر وہ نپاوی خشک پر یا میوہ سی یا شیرینی سی اگر کچہہ نپاوی پانی سی اور
سحر دیر کر کہاوی اگرچہ ساتہہ تمری یا گہونٹ پانی کی ہووے کہ فرمایا ہی حضرت نی فرق ہمارے روزی مین اور
یہود کی روزی مین کہانا سحر کا ہی او رموجب برکت کا ہی او رفرض روزے رمضان کی ہین اور سنت پندروین شعبان کا
اور نوین دسوین محرم کا کہ اوس سی کفارہ ایک برس کی گناہونکا ہوتا ہی اور نوین بقرعید کا کہ کفارہ دو برس کے
گناہونکا اوس سی ہوتا ہی اور تین روزی ہر مہینی مین کہ کئی طرح سی ہی مگر اکثر حضرت تیروین چودوین پندروین کو
رکہتی تہی کہ جنکو ایام بیض کہتی ہین سفر اور حضر مین انکو ترک نہین کرتی تہی اور حضرت پیر اور جمعرات کو بہی روزہ
رکہتی تہی اور فرماتی تہی کہ ان دو دنون مین بخشتا ہی اللہ تعالی مسلمانونکو اور اعمال بندونکی اوسپر عرض ہوتی ہین
پس دوست رکہتا ہون مین کہ عرض کئی جاوین عمل میری اور مین روزی سی ہون اور چہہ روزی شوال مین جنکو
ششش عید کہتی ہین فرمایا اونکی حق مین کہ جو کوئی رمضان کی روزے رکہی اور چہہ شوال کی تو ہوتا ہی گویا تمام سال
روزی رکہی کذا فی المشکوۃ و طایف ابنی او راور بہی روزی حضرت سی ثابت ہوے ہین بخوف درازگی ہی پر
کفایت کیا بڑی کتابونمین دیکہا چاہئی وَاِذَا حَضَرَ الطَّعَامُ فَلْيُسَمِّ اللّٰهَ وَلْيَأْكُلْ مِمَّا يَلِيْهِ بِيَمِيْنِهٖ
خ م ت س اِنَّ الشَّيْطَانَ يَسْتَحِلُّ الطَّعَامَ الَّذِيْ لَا يُذْكَرُ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ **م**
د س اور جب آوے کہانا پس چاہئی کہ بسم اللہ کہی اور کہاوی وسط سی کہ قریب اوسکی ہی یعنی آگے اپنی

سی ساتہہ داہنی ہاتہہ اپنی کی نقل کی یہہ بخاری مسلم ترمذی نسائی نی تحقیق شیطان حلال کرتا ہی اپنی ویر اوس
کہانی کو کہ ذکر کیا جاوی نام خدا کا اوسپر یعنی بسم اللہ نہ پڑہی جاوی نقل کی یہہ مسلم ابو داؤد نسائی نی
ف یعنی قادر ہوتا ہی اوس کہانی پر اور اپنا حصہ کرلیتا ہی اوسمین اور موجب سنگدلی اور فساد اور
کرنی گناہون کا ہوتا ہی اوسکو بسبب نام نلینی اللہ تعالی کی پس جو نام اللہ تعالی کا اول مین یا درمیان
مین یا آخر مین لیلیا پہر حلال نہین کر سکتا اس حدیث مین اشارہ ہی اسپر کہ فقط بسم اللہ کہنا کفایت کرتا ہی
مگر اولی یہہ ہے کہ بسم اللہ الرحمن الرحیم کہی اور احیاء العلوم مین امام غزالی رحمہ اللہ نی لکہا ہی کہ پہلی نوالہ پر
بسم اللہ کہی اور دوسری پر بسم اللہ الرحمن اور تیسری پر بسم اللہ الرحمن الرحیم اور مستحب ہی کہ پکار کر بسم اللہ کہی تو
اوروں کو بہی یاد آجاوی اور جو ہر نوالہ پر بسم اللہ کہی بہت ہی خوب ہی اور علما نی اختلاف کیا ہی بسم اللہ
کہنی مین مستحب ہے یا واجب شیخ الاسلام دہلوی نی کہا ہی کہ محققین اہل حدیث کی نزدیک واجب ہے اور اکثر فقہا کے
نزدیک مستحب اور داہنی ہاتہہ سی کہانا ہی سب علما کی نزدیک سنت موکدہ ہے اور قہستانی نی لکہا ہے
کہ اپنی ہاتہہ کی جگہہ سی کہانا واجب ہے اور دوسری ہاتہہ کی جگہہ سی کہانا حرام اور یہہ اوس صورت مین ہے
جو کہانا ایک طرح کا ہو اور جو مختلف قسمون کا ہو مثل میووں کی درست ہی جدہر سی چاہی چن کر کہاوی لیکن اکثر
اور مستحب ہی کہ کہانی کی پہلی اور پیچہی ہاتہہ دہووی اور چلتی ہاتہہ رانہ کہاوی کہ مغربی اور تین انگلیون
سی کہاوی ساتہہ اعانت چوتہی کی اور بغل درکار اگر درکار ہی سی کہاوی نہ ایک اونگلی سی اور اوسط
اونگلی سی اور چہری سی گوشت گلا ہوا اور روٹی نہ کاٹی اور بعد فراغ کی اونگلیان اور برتن چاٹ لی
اور دستر خوان پر جو کچہہ گرا ہی اوس کی مٹی وغیرہ چہڑا کر کہا جاوی اوسی پر شیطان کی لئی پڑا ہوا نہ چہوڑ
اور کہاوی دو زانو یا اوکڑو یا دایان پاون کہڑا کر اور نہ کہاوی چار زانو اور نہ لیٹ کر اور نہ تکیہ لگا
کر اور نہ مسند وغیرہ پر بیٹہہ کر بطور متکبرین کی اور نہ خوان پایہ دار پر اور نہ تشتری پیالی مین اور نہ عیب
کری کہانی کو اور نہ سونگہی اوسکو اور نہ پہونکی اوسمین اور بہت گرم نہ کہاوے اور عین العلم مین
لکہا ہی کہ پرہیز کری برتن پیتل تانبی کی سی مثل لکڑی اور مٹی کی برتن مین بہی اصلی کہ قرب ہی تواضع

تواضع کی لیکن وضو کرنا پیتل تانبی کی برتن مین حضرت سی ثابت بهی هوا هی پس یه آداب اگرچه سنن زوائد مین
لیکن طالب کو چاهیی که هر قول اور فعل مین اپنا خالی نیت صالحه سی نرکهی یعنی بجا لانی ان آداب وغیره مین
رضامندی الله تعالی کی اور اتباع آنحضرت صلی الله علیه وسلم کا ملحوظ رکهی تا عادات عبادات هو جاوین اور
ثواب پاوی اور ضروری هی که طلب حلال کی کری کهانی اور پینی وغیرها مین اور بهت پرهیز کری حرام اور مشتبه سی کیونکه
کهانا اور پینا اور لباس حرام کا هوتا هی نهین قبول کیجاتی دعا اوسکی اور نماز اوسکی اور جو گوشت اوس سی بنتا هی
لایق تر ساته آگ کی هوتا هی اور اصل کلی اور مقصود اصلی یه هی که کفایت کری اوپر قدر ضرورت کے یعنی
چند لقمی کهاوی که قایم رکهین پیٹه اوسکی گویا تهائی پیٹ کهاوی اور تهائی پانی اور تهائی دم کی لیی خالی
رکهی اوپر هرگز زیاده نکری که بهت کهانا برائی دل مرده هوتا هی اور سنگدلی هوتی هی اور علوم غیبه کی دروازی
بند هوتی هین اور رات دن مین ایکبار کهاوی لیکن اگر خوف ضعف کا هووی تو دونون وقت کچهه کهاوی
اور بهت پرهیز کری منهمک هونی سی لذیذ کهانی اور پینی مین عین العلم مین ایک حدیث روایت کی هی که بری امت
میری کی وه لوگ هین که غذا دی جاتی هین ساته نعمتونکی پرورش پاتا هی اوس سی گوشت اونکا اور همت اونکی کهانی
اور لباس طرح طرح کی هین پس یاد رکهه ان اصول کو اور نه غافل هو اس سی پس تحقیق ال محمد صلی الله علیه وسلم
نهین سیر هوئی جو کی روٹی سی دو دن پی درپی کبهی اور نهین کهائی حضرت نی چپاتی اور نه بکری بریان اور نهین
حق هی واسطی انسان کی مگر یه که روٹی خشک کی اور کپڑی کی که دفع کری گرمی سردی کو اور گهر که رهی
اوسمین واسطی دفع سردی گرمی کے اور زیاده اسپر حساب هی که حساب لیا جاویگا آینده دن قیامت کے

پس عاقل کو پرهیز چاهیی اسمین مگر واسطی ضرورت دینی اور بدنی کی کذا فی وظایف النبی قالوا یا رسول

الله انا نأكل ولا نشبع قال فلعلكم تأكلون متفرقين قالوا نعم قال فاجتمعوا
علی طعامكم واذكروا اسم الله يبارك لكم فيه ق د س + عرض کیا صحابه نی ای رسول خدا
کی تحقیق هم کهاتی هین اور سیر نهین هوتی فرمایا آنحضرت صلی الله علیه وسلم نی پس شاید که کهاتی هو جدا جدا
عرض کیا اونهون نی هان اسیطرح هی فرمایا حضرت نی پس جمع هو تم اوپر کهانی اپنی کی اور یاد کرو نام خدا تعالی کا

برکت کیجاوی کی تہاری لیئی اوسمین نقل کی یہہ ابن ماجہ ابو داود نسائی نی ف جمع ہونا اور ذکر کرنا
نام خدا تعالی کا ہر ایک موجب برکت کا ہی در جو دونو چیزین جمع ہون برکت زیادہ ہووی کذا ذکر المختصر

وَ اَمَرَ الصَّحَابَةَ فِي الشَّاةِ الْمَسْمُومَةِ الَّتِي اَهْدَتْهَا اِلَيْهِ الْيَهُودِيَّةُ اَنْ اذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ
وَكُلُوا فَاَكَلُوا فَلَمْ يُصِبْ اَحَدًا مِنْهُمْ شَيْءٌ مِّنْهُ اور حکم کیا صحابہ کو بیچ وقت حاضر ہونی گوشت
بکری زہر ملائی کی کی وہ بہیجا تہا اوسکو طرف پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک یہودیہ نی یعنی زینب بیٹی حارث
کی نی یہہ کہ یاد کرو نام خدا تعالی کا اور کہاو پس کہایا صحابہ نی یعنی بسم اللہ کہکر پس نہ پہنچا کسی کو اونمین
سی کچہہ یعنی ضرر زہر کا نقل کی یہہ حاکم نی ف حکم کیا صحابہ کو یعنی بعد اطلاع اسکی کہ زہر آلودہ ہی کہ اوس
گوشت نی از راہ معجزہ سرور عالم کی خبر دی تہی کذا ذکر المختصر وَ فِي حَدِيثِ مَسِيرِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبِي
بَكْرٍ وَعُمَرَ اِلَى بَيْتِ اَبِي الْهَيْثَمِ وَاَكْلِهِمُ الرُّطَبَ وَاللَّحْمَ وَشُرْبِهِمُ الْمَاءَ قَوْلُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
هُوَ النَّعِيمُ الَّذِي تُسْاَلُونَ عَنْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَلَمَّا كَبُرَ عَلَى اَصْحَابِهِ قَالَ اِذَا اَصَبْتُمْ مِثْلَ هٰذَا
وَضَرَبْتُمْ بِاَيْدِيكُمْ فَقُولُوا بِسْمِ اللّٰهِ وَعَلٰى بَرَكَةِ اللّٰهِ فَاِذَا شَبِعْتُمْ فَقُولُوا الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي
هُوَ اَشْبَعَنَا وَاَرْوَانَا وَاَنْعَمَ عَلَيْنَا وَاَفْضَلَ فَاِنَّ هٰذَا كَفَافٌ هٰذَا مس + اور بیچ حدیث قصہ جانی
پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی ساتہہ ابوبکر اور عمر رض کی طرف گہر ابی ہیثم صحابی کی اور کہانی انکی کہجورین اور
گوشت کو اور پینی انکی پانیکو قول پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کا ہی کہ تحقیق یہہ کہانا اور پینا وہ نعمت ہی کہ پوچہی
جاوگی تم اوس سی یعنی ادای شکر اسکی بیچ دن قیامت کی پس جب کہ دشوار ہوئی یہہ بات اصحاب پیغمبر صلی اللہ علیہ
وسلم کی پر فرمایا حضرت نی جسوقت کہ پہونچو تم اور پاؤ تم مانند اسکو اور ڈالو ہاتہہ اپنی یعنی کہانا شروع کرو
پس یوں کہا کہ بیچ ساتہہ نام خدا کی اور اوپر برکت خدا کی پس جب سیر ہو چکو تم پس کہو سب تعریف ثابت ہی واسطی خدا کی
جسنی سیر کیا ہمکو اور سیراب کیا ہمکو اور نعمت دی ہمپر اور بہت دی یعنی زیادہ حاجت سی پس تحقیق یہہ کہنا کہ ہی
اس نعمت کا اور عہدہ ادای شکر اس نعمت کیسی بر لانا ہی نقل کی یہہ حاکم نی ف قائل اور مختصر قصہ حدیث کا
یہہ ہی کہ ابو ہیثم ایک صحابی تہی درخت کہجور کی اور بکریان بہت سی رکہتی تہی حضرت سرور عالم مع ان صحابہ کرام کی

کی اونکی ہان رونق افزا ہوئی وہ باہر گئی ہوئی تہی اونکی بی بی نے بہت خوشی سی بٹہایا جب ابو ہیثم آئی نہایت
خوشی سی عرض کیا کہ فدا ہوویں تمپر میری ما باپ اور بہت سی باتین خاطرداری کی کرکر باغ مین اوس زینده
باغ کو بیٹہاکر ہر قسم کی کہجورین حاضر کین اور آپ ابو ہیثم تیاری کہانی مین مشغول ہوئی بعد اوسکی گوشت بکری کا
تیار کرکر حاضر کیا جب تناول فرما چکی اور پانی نوش کرچکی یہہ حدیث ان ہذا ہو النعیم آخر تک فرمائی جب صحابہ کو
دشوار ہوا کہ اگر ایسی چیزون پر مواخذہ ہوا کیا ہنگا نہ ہای تو تدارک اوس ال قیامت کا تعلیم کردیا کذا ذکر الفخر

وَاِنْ نَسِيَ التَّسْمِيَةَ اَوَّلَ الطَّعَامِ فَلْيَقُلْ بِسْمِ اللّٰهِ اَوَّلَهٗ وَاٰخِرَهٗ : د ت س حب مس

اور اگر بہول جاوے کوئی بسم اللہ کہنی پہلی کہانی کی پس کہی بسم اللہ کہتا ہون اول کہانی مین او آخر کہانی مین نقل کی
یہہ ابو داود ترمذی نسائی ابن حبان حاکم نی ف کہی بسم اللہ یعنی وقت یاد آنی کی درمیان کہانیکی او بعضون
نی کہا کہ بہی اگرچہ بعد کہانیکی یاد آوی کذا ذکر الفخر وَاِنْ اَكَلَ مَعَ مَجْذُوْمٍ اَوْ ذِيْ عَاهَةٍ قَالَ بِسْمِ اللّٰهِ
ثِقَةً بِاللّٰهِ وَتَوَكُّلًا عَلَيْهِ ت دق حب مس ی اور اگر کہاوی ساتہ جذامی کی یا ساتہ
آفت والی کی کہی کہاتا ہون مین ساتہ نام خدا کی اوسحال مین کہ اعتماد کرتا ہون خدا پر او توکل کرتا ہون اوسپر
نقل کی یہہ ترمذی ابو داود ابن ماجہ ابن حبان حاکم ابن سنی نی ش ساتہ آفت والی کی مبتلا ہووی کسی او بیمار
مین بیماریون لگجانی والیون سے کہ لوگ انکو باعتبار دنیوی لگجانی والی کہتی ہین والا شرع مین کوئی مرض ایک کا
دوسریکو لگتا نہین اور اس حدیث سی معلوم ہوا کہ ہر بیمار کی ساتہ کہانا درست ہی اور ایک او حدیث مین
آیا ہی کہ جذامی سی بہاگ جیساکہ بہاگتا ہی شیر سی تطبیق دونو حدیثون مین یہہ ہی کہ پرہیز کرنا اوس سی جائز ہی
اور ساتہ کہانا فضیلہ توکل کی ہی پس اگر توکل حاصل ہی کہاوی ورنہ تو بچی کذا ذکر الفخر فَاِذَا فَرَغَ مِنَ
الْاَكْلِ وَالشُّرْبِ قَالَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ حَمْدًا كَثِيْرًا طَيِّبًا مُّبَارَكًا فِيْهِ غَيْرَ مَكْفِيٍّ وَّلَا مُوَدَّعٍ وَّلَا
مُسْتَغْنًى عَنْهُ رَبَّنَا خ عه پس جب فارغ ہووی کہانا کہانی سی او پانی پینی سی یعنی دونون سی یا ایک سی
اور تہا جاوی دسترخوان کہی سب تعریف ثابت ہی واسطی خدا کی تعریف بہت پاکیزہ بابرکت کفایت کی گئی
اور نہ چہوڑی گئی اور نہ بی پرواہ کی گئی اوس سی ای رب ہمارے قبول کر حمد ہمارے نقل کی یہہ بخاری او چارون نی ف

نہ کفایت کی گئی یعنی وہ تعریف کہ کفایت نہیں کی گئی اوس سے یعنی پوری نہیں ہے سبب ناتوانی حق ادا کرنے کی اوسکی سبب
حاضر ہونے قدرت انسانکی نہ چھوڑی گئی بلکہ ہمیشہ مشغول ہی رہتا ہے ہوسکی باوجود نقصان بندگی کی اور نہ بے پروا ہوئے
گئی اوس سے بلکہ ہمیشہ لازم ہی سبب بیحد ہونے نعمتونکی ہر لحظہ ہر لمحہ کذا ذکرہ الفخر اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ کَفَانَا
وَآوَانَا غَیْرَ مَکْفِیٍّ وَلَا مَکْفُوْرٍ ترجمہ سب تعریف ہی اوس اللہ کی لئے کہ کفایت کیا ہمکو یعنی سب ضرورتون
ہماری کو قسم کہانے وغیرہ سے کفایت کیا اور سیراب کیا ہمکو درحالیکہ اللہ تعالی نہ کفایت کیا گیا ہی نہ ناشکری
کیا گیا نقل کی یہ بخاری نے ف نہ کفایت کیا گیا ہی یعنی کوئی بندہ اوسکو کفایت نہیں کر سکتا بلکہ وہ سبہونکا
کافی ہی کذا ذکرہ الفخر اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَطْعَمَنَا وَسَقَانَا وَجَعَلَنَا مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ ع ھ سب تعریف ہے
واسطی اوس خدا کی کہ کہلایا ہمکو اور پلایا ہمکو اور کیا ہمکو مسلمانونسی نقل کی یہ چارون نے اور ابن سنی نے اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ
الَّذِیْ اَطْعَمَ وَسَقٰی وَسَوَّغَهٗ وَجَعَلَ لَهٗ مَخْرَجًا د س حب + سب تعریف ہی واسطی اوس خدا کی
کہ کہلایا اور پلایا اور آسان کیا نگلنا کہانے پانی کا حلق مین اور اوسکی لئے جگہہ نکلنے کی نقل کی یہ ابو داود نسائی
ابن حبان نے ف آسان کیا یعنی سبب پیدا کرنے دانتونکی چبانے کی لئے اور لعاب کی نرم کرنے کی واسطے اور زبان
پہیرنے کی لئے منہہ مین اور نگلنے کی لئے کذا ذکرہ الفخر اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَطْعَمَنِیْ هٰذَا الطَّعَامَ وَرَزَقَنِیْهِ
مِنْ غَیْرِ حَوْلٍ مِّنِّیْ وَلَا قُوَّةٍ د ت ق مس ی + سب تعریف ہی واسطی اوس خدا کی کہ کہلایا
مجکو یہ کہانا اور نصیب کیا مجکو یہ بغیر حیلہ اور حرکت اور قوت کی میری طرف سے نقل کی یہ ابو داود ترمذی ابن ماجہ
حاکم ابن سنی نے وَاِذَا اَکَلَ الطَّعَامَ فَلْیَقُلِ اللّٰهُمَّ بَارِکْ لَنَا فِیْهِ وَاَطْعِمْنَا خَیْرًا مِّنْهُ د
ت ق + اور جب کہاوے کہانا پس چاہئے کہ کہے یا اللہ برکت کر ہمارے لئے اسمین اور کہلا ہمکو بہتر اس سے نقل کی
یہ ابو داود ترمذی ابن ماجہ نے فَاِنْ کَانَ لَبَنًا فَلْیَقُلِ اللّٰهُمَّ بَارِکْ لَنَا فِیْهِ وَزِدْنَا مِنْهُ د
ت ق + پس اگر ہووے کہانا دودہ پس چاہئے کہ کہے یا اللہ برکت دے ہمارے لئے اسمین اور زیادہ کر ہمکو اس سے نقل
کی یہ ابو داود ترمذی ابن ماجہ نے ف معلوم ہوا کہ دودہ سب کہانون سے بہتر ہی کہ اور کہانون کی طرح اسمین
یہ نہ فرمایا کہ اس سے بہتر ہمکو دے کذا ذکرہ الفخر اِنَّ اللّٰهَ لَیَرْضٰی عَنِ الْعَبْدِ اَنْ یَّاْکُلَ الْاَکْلَةَ فَیَحْمَدَهٗ

عَلَيْهَا اَوْ يَشْرَبَ الشَّرْبَةَ فَيَحْمَدَهُ عَلَيْهَا ٭ م د ت س ع ش یعنی اللہ تعالیٰ البتہ راضی ہوتا ہی
بندہ سی اور دوست رکہتا ہی یہہ کہ کہاوی ایکبار کہانا پس تعریف کری خدا کی اوسپر یا پیوی ایکبار پینا پس تعریف
کری اوسکی اوسپر نقل کی یہہ مسلم ترمذی نسائی ابن سنی نی ف اکلہ جو زبر سی پڑہی معنی اوسکی بیان ہوئی
اور جو پیش سی پڑہے معنی اوسکے نوالہ کی ہونگی لقمہ اور کہلی وَاِذَا غَسَلَ يَدَهُ قَالَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ يُطْعِمُ
وَلَا يُطْعَمُ مَنَّ عَلَيْنَا فَهَدَانَا وَاَطْعَمَنَا وَسَقَانَا وَكُلَّ بَلَاءٍ حَسَنٍ اَبْلَانَا اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ
غَيْرَ مُوَدَّعٍ وَلَا مُكَافًى وَلَا مَكْفُوْرٍ وَلَا مُسْتَغْنًى عَنْهُ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ مِنَ الطَّعَامِ اَطْعَمَ
وَسَقٰى مِنَ الشَّرَابِ وَكَسٰى مِنَ الْعُرْیِ وَهَدٰى مِنَ الضَّلَالَةِ وَبَصَّرَ مِنَ الْعَمٰى وَفَضَّلَ عَلٰى كَثِيْرٍ مِمَّنْ
خَلَقَ تَفْضِيْلًا اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ س حب ٭ اور جب دہووی ہاتہ اپنی کہی سب تعریف ثابت ہی
اوس خدا کی لیٔ کہ کہلاتا ہی اور نہیں کہلایا جاتا یعنی سب اوسکی محتاج اور وہ کسیکا محتاج نہیں احسان کیا ہمپر
پس سیدہی راہ دکہائی ہمکو یعنی طرف ہور دین و دنیا کی اور کہانا کہلایا ہمکو اور پانی پلایا ہمکو اور ہر نعمت خوب
انعام کی ہمکو سب تعریف ہی واسطی خدا کی درحالیکہ وہ نعمت نہیں ترک کی گئی ہی اور نہ بدلہ کی گئی ہی اور نہ ناشکری
کی گئی ہی اور نہ بی پروائی کی گئی اوس سی یعنی بلکہ ہمیشہ محتاج اوسکی ہیں سب تعریف ہی اوس خدا کی لیٔ کہ کہلایا ہمکو کہانا
اور پلائی ہمکو پینی کی چیز یعنی پانی اور دودہ وغیرہما اور پہنایا ہمکو ننگی پن سی اور راہ بتائی ہمکو گمراہی سی اور بینا کیا
ہمکو اندہی پن سی یعنی ننگا اور گمراہ اور اندہا نہ کیا ان سب سی محفوظ رکہا اور بزرگی دی اوپر بہتون کے
اون لوگون سی کہ پیدا کیا بزرگی دینی سب تعریف ہی واسطی اللہ پروردگار عالمون کی نقل کی یہہ نسائی ابن
حبان حاکم نی ف نہ بدلہ کی گئی یعنی ساتہہ اداے شکر کی اوسکی مقابلہ میں اوسکی کہ اللہ تعالیٰ کی انعام احسان کا
کون بدلہ اوتار سکتا ہی نہ ناشکری کی گئی بلکہ ساتہہ مقدور بشری کی شکر اوسکا ادا کرتے ہیں کذا ذکرہ الفخر

اَللّٰهُمَّ اَشْبَعْتَ وَاَرْوَيْتَ فَهَنِّئْنَا وَرَزَقْتَنَا فَاَكْثَرْتَ وَاَطَبْتَ فَزِدْنَا ٭ مو مص
یا اللہ سیر کیا تونی اور سیراب کیا تونی پس گوارا کر کہانی پینی ہمارے کو یعنی انجام بخیر ہو اور رزق دیا تونی ہمکو
پس بہت دیا تونی اور اچہا کیا حال ہمارا پس زیادہ کر ہمکو نعمتیں اور برکت دی نقل کی یہہ موقوفا ابن ابی شیبہ

نی دَیَدْعُوْا لِاَھْلِ الطَّعَامِ اَللّٰھُمَّ بَارِکْ لَھُمْ فِیْمَا رَزَقْتَھُمْ فَاغْفِرْ لَھُمْ وَارْحَمْھُمْ ہ

ت س مص ۔ اور دعا کری کہلانی والی کی لئی یا اللہ برکت دی اونکی لئی بیچ اوس چیز کی کہ روزی دے تونی اونکو بخش اونکو اور مہربانی کر اونپر نقل کی ہے مسلم ترمذی نسای ابن ابی شیبہ نی اَللّٰھُمَّ

اَطْعِمْ مَنْ اَطْعَمَنِیْ وَاسْقِ مَنْ سَقَانِیْ ہ یا اللہ کہلا میوی بہشت کی اوسکو کہ کہلایا مجکو اور پلا اوسکو کہ پینے یا مجکو نقل کی ہے مسلم نی ف پلا یعنی پانی حوض کوثر کا اور شراب طہور یا مراد کہانا پانی دنیا کا ہو کہ دنیا مین محتاج نہو اور اگر دونو مراد ہین اولی ہو کذا ذکرہ الفخر وَاِذَا لَبِسَ شَیْئًا قَالَ اَللّٰھُمَّ

نیا کپڑا پہنی کا

اِنِّیْ اَسْئَلُکَ مِنْ خَیْرِہٖ وَخَیْرِ مَا ھُوَ لَہٗ وَاَعُوْذُبِکَ مِنْ شَرِّہٖ وَشَرِّ مَا ھُوَ لَہٗ ہ ی ۔ اور جب پہنی کچھہ کپڑا تو کہی یا اللہ تحقیق مین مانگتا ہون تجسی بہلائی اسکی اور بہلائی اوس چیز کی کہ یہہ کپڑا بنایا گیا ہی اوسکی لئی اور پناہ پکڑتا ہون مین ساتہہ تیری برائی اسکی سی اور برائی اوس چیز کی سی کہ بنایا گیا ہی یہہ واسطی اوسکی یعنی واسطے تکبر اور فخر کی نقل کی ہے ابن سنی نی ف بہلائی اوسکی یہہ کہ خیریت سی بدن پر رہی اور کوئی آفت اور ضرر اوسکی سبب سے نہ پہونچی اور بہلائی اوس چیز کی کہ بنایا گیا ہی یہہ اوسکی لئی یعنی کپڑا بنایا گیا ہی ستر ڈہکنی کی لئی اور سردی گرمی دور کرنی کی لئی پس یہی قصد سی پہنون مین نہ واسطی تکبر اور فخر کی یا استعمال اوسکا طاعت مین ہووی کذا ذکر

الفخر وَاِنْ کَانَ جَدِیْدًا سَمَّاہُ بِاسْمِہٖ عِمَامَۃً اَوْ قَمِیْصًا اَوْ غَیْرَہٗ ثُمَّ یَقُوْلُ اَللّٰھُمَّ لَکَ الْحَمْدُ

اَنْتَ کَسَوْتَنِیْہِ اَسْئَلُکَ خَیْرَہٗ وَخَیْرَ مَا صُنِعَ لَہٗ وَاَعُوْذُبِکَ مِنْ شَرِّہٖ وَشَرِّ مَا صُنِعَ لَہٗ

د ت س حب مس ۔ اور جو ہووی لباس نیا ذکر کری اوسکو ساتہہ نام اوسکی کی پگڑی ہو یا کرتہ یا سوا اوسکی پہر کہی یا اللہ تیری ہی لئی تعریف ہی تونی پہنایا مجکو یہہ یعنی بغیر منت میری کی مانگتا ہون مین تجسی بہلائی اسکی اور بہلائی اوس چیز کی کہ بنایا گیا ہی یہہ واسطی اوسکی اور پناہ مانگتا ہون مین تجسی برائی اسکی سی اور برائی اوس چیز کی سی کہ بنایا گیا ہی یہہ واسطی اوسکی نقل کی ہے ابو داؤد ترمذی نسائی ابن حبان حاکم نی ف ذکر کری ساتہہ نام اوسکی کی یعنی کہی مثلاً رَزَقَنِیَ اللّٰہُ ھٰذِہِ الْعِمَامَۃَ اَوْ کَسَانِیْ ھٰذَا الْقَمِیْصَ اسیطرح اور کپڑون کا نام لیا کری اوسکی

بعد اللہم آخر تلک پڑہی کذا ذکرہ علی اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ کَسَانِیْ مَا اُوَارِیْ بِہٖ عَوْرَتِیْ وَاَتَجَمَّلُ بِہٖ فِیْ حَیٰوتِیْ

ت ق مس مص + سب تعریف ہی اللہ کی لئی جسنی پہنایا مجکو وہ چیز کہ ڈہانپتا ہون ساتہہ اوسکی ستر
اپنا اور زینت کرتا ہون ساتہہ اوسکی بیچ زندگانی اپنی کی نقل کی یہہ ترمذی ابن ماجہ حاکم ابن ابی شیبہ نی وَمَنْ
لَبِسَ ثَوْبًا فَقَالَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي كَسَانِي هٰذَا وَرَزَقَنِيهِ مِنْ غَيْرِ حَوْلٍ مِنِّي وَلَا قُوَّةٍ غُفِرَ لَهُ
مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ + د ت ق مس + اور جو کوئی پہنی کپڑا یعنی نیا ہو یا پرانا پس کہی سب تعریف
ہی خدا کی لئی جسنی پہنایا مجکو یہہ لباس اور دیا مجکو یہہ بغیر حیلہ کی مجہسی اور بغیر قوت کی بخشا جاتا ہی واسکی لئی جو کچہہ
کہ پہلی گذرا ہی گناہ اوسکی ہی نقل کی یہہ ابو داود ترمذی ابن ماجہ حاکم نی اور ابو داود کی ایک روایت مین
یہہ بہی آیا ہی اور وہ گناہ کہ پچہلی کئی ہین یعنی اگلی پچہلی گناہ بخشی جاتی ہین وَاِذَا رَاٰى عَلٰى صَاحِبِهِ ثَوْبًا
جَدِيدًا قَالَ لَهُ تُبْلِي وَيُخْلِفُ اللّٰهُ د مص + اور جب دیکہی یار اپنی پر کپڑا نیا کہی اوسکی لئی پرانا کری تو
اور بدلی اسکی دی اللہ کپڑا اور نقل کی یہہ ابو داود ابن ابی شیبہ نی ف یہہ دعا ہی اسکی درازی عمر اور
فراخی رزق کی اَبْلِ وَاَخْلِقْ ثُمَّ اَبْلِ وَاَخْلِقْ ثُمَّ اَبْلِ وَاَخْلِقْ خ د + پرانا کر اور پرانا کر پہر پرانا
کر اور پرانا کر پہر پرانا کر اور پرانا کر نقل کی یہہ بخاری ابو داود نی ف یعنی عمر تیری دراز ہو تو بہت
سی کپڑی پہنی اور پرانی کری کذا ذکرہ علی ق وَاِذَا خَلَعَ ثِيَابَهُ فَسَتْرُ مَا بَيْنَ اَعْيُنِ الْجِنِّ وَعَوْرَتِهِ
اَنْ يَقُولَ بِسْمِ اللّٰهِ مص ف + پس جب اوتاری کپڑا اپنا پس پردہ درمیان آنکہون جن کی
اور ستر اوسکی کی کہنا بسم اللہ کا ہی نقل کی یہہ ابن ابی شیبہ ابن سنی نی ف یعنی جو کپڑی اوتارنی کی وقت
بسم اللہ کہی گا جن نہین دیکہہ سکینگی ستر اوسکا وَاِذَا هَمَّ بِاَمْرٍ فَلْيَرْكَعْ رَكْعَتَيْنِ مِنْ غَيْرِ الْفَرِيضَةِ ثُمَّ لْيَقُلْ
اِنِّي اَسْتَخِيرُكَ بِعِلْمِكَ وَاَسْتَقْدِرُكَ بِقُدْرَتِكَ وَاَسْاَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ الْعَظِيمِ فَاِنَّكَ تَقْدِرُ
وَلَا اَقْدِرُ وَتَعْلَمُ وَلَا اَعْلَمُ وَاَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوبِ اَللّٰهُمَّ اِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ هٰذَا الْاَمْرَ خَيْرٌ
لِي فِي دِينِي وَمَعَاشِي وَعَاقِبَةِ اَمْرِي اَوْ عَاجِلِ اَمْرِي وَاٰجِلِهِ فَاقْدُرْهُ لِي وَيَسِّرْهُ لِي ثُمَّ
بَارِكْ لِي فِيهِ وَاِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ هٰذَا الْاَمْرَ شَرٌّ لِي فِي دِينِي وَمَعَاشِي وَعَاقِبَةِ اَمْرِي اَوْ عَاجِلِ
اَمْرِي وَاٰجِلِهِ فَاصْرِفْهُ عَنِّي وَاصْرِفْنِي عَنْهُ وَاقْدُرْ لِيَ الْخَيْرَ حَيْثُ كَانَ ثُمَّ اَرْضِنِي

پہو + خ ع ھ + اور جب قصد کری کسی کام کا بس چاہئی کہ پڑہی دو رکعتین سوا فرض کی پہر کہی یا اللہ تحقیق
مین بہتری مانگتا ہون تجسی اس کام مین ساتہہ مدد علم تیری کی اور قدرت مانگتا ہون تجسی اوپر پانی خیر کے ساتہہ وسیلہ
قدرت تیری کی اور مانگتا ہون تجسی مطلب پانی فضل بڑی تیری کا سی پس تحقیق تو قدرت رکہتا ہی ہر چیز پر اور
نہین قدرت رکہتا مین کسی چیز پر اور جانتا ہی تو اور نہین جانتا مین اور تو بہت جاننی والا ہی پوشیدہ
باتون کا یا اللہ جو جانتا ہی تو کہ تحقیق یہہ کام بہتر ہی میری لئی دین میری مین اور زندگانی میری مین اور
انجام کار میری مین یا اس جہان مین اور اوس جہان مین پس حکم کر اور مہیا کر اوسکو میری لئی اور آسان کر
اوسکو میری لئی پہر برکت دی میری لئی اوسمین اور جو جانتا ہی تو کہ تحقیق یہہ کام برا ہی میری لئی دین میری مین
اور زندگانی میری مین اور انجام کار میری مین یا اس جہان مین اور اوس جہان مین پس پہیر اوسکو مجسی اور پہیر
مجکو اوس سی اور حکم کر اور مہیا کر میری لئی بہلائی جہان کہین ہووی پہر راضی کر مجکو ساتہہ اوسکی نقل کیا یہہ
بخاری اور چارون نی **ف** جب قصد کری کسی کام کا کہ مباح ہو اور تردد رکہتا ہو اوسکی کرنی نکرنی
مین مثل سفر اور عمارت اور نکاح اور مانند انکی نہ مانند کہانی اور پینی متعارفی کی کہ اسمین استخارہ نہین چاہئی
اور اسیطرح استخارہ نکیا جاوی کرنی واجب اور مستحب مین اور چھوڑنی حرام اور مکروہ کی مین پس استخارہ سی پہر کام
سی جو بات اسکی حق مین مناسب ہووی اوسپر دل قرار پکڑتا ہی پڑہی دو رکعت اگر دو رکعت سنتون معمولی
اور تحیۃ المسجد اور شکر الوضو مین سی بہی پڑہ کر یہہ دعا پڑہی جایز ہی لیکن اولی ہی اسکی جدی دو رکعت
پڑہی اور جسوقت چاہی پڑہی سوا وقتون مکروہ کی اور سورت جونسی چاہی پڑہی اور بعض روایتین قل یا اور قل
ہو اللہ آئی ہی اسیطرح احیاء العلوم مین ہی اور اگلی علما سی بہی یہی منقول ہی اور دعا عاجل امری مین لفظ او کا حافظ
ابن حجر نی شک راوی کا لکہا یعنی فی دینی و معاشی و عاقبۃ امری فرمایا ان تینون لفظون کی عوض عاجل امری
و آجلہ فرمایا یہہ کام یعنی جو کہ پیش رکہتا ہون اور متردد ہون کرنی نکرنی اوسکی مین مثل سفر وغیرہ کی اور جایز ہی
کہ ہذا الامر کیجگہ حاجت اپنی ذکر کری دل یا زبان سی واللہ اعلم کذا ذکرہ الفخر اور ایک روایت مین بعد ذکر کرنی ابتداء
دعا کی یہہ لی اللہم ان کنت تعلم آخر تک یہ یون آیا ہی ان کان خیرا فی دینی و معادی و معاشی

وَعَاقِبَةِ اَمْرِیْ فَاقْدُرْهُ لِیْ وَيَسِّرْهُ لِیْ ثُمَّ بَارِكْ لِیْ فِيْهِ وَاِنْ كَانَ شَرًّا لِّیْ فِیْ دِيْنِیْ وَمَعَاشِیْ

وَمَعَاشِیْ وَعَاقِبَةِ اَمْرِیْ فَاصْرِفْهُ عَنِّیْ وَاصْرِفْنِیْ عَنْهُ وَقَدِّرْ لِیَ الْخَيْرَ وَرَضِّنِیْ بِهٖ ۔ حب

مص ۔ اگر ہووی یہہ کام بہتر دین میری مین اور آخرت میری مین اور زندگانی میری مین اور انجام کار میری مین پس حکم کر اور مہیا کر اوسکو میری لئی اور آسان کر اوسکو میری لئی اور برکت دی میری لئی اوسمین اور اگر ہووے یہہ کام برا دین میری مین اور آخرت میری مین اور زندگانی میری مین اور انجام کار میری مین پس پہیر اوسکو مجہسی اور پہیر مجکو اوس سی اور حکم کر اور مہیا کر میرے لئی بہلائی اور راضی کر مجہکو ساتہہ اوسکی نقل کی یہہ ابن حبان ابن ابی شیبہ نے اور ایک روایت مین بعد انکان کے یون آیا ہی خیرًا

لِّیْ فِیْ دِيْنِیْ وَخَيْرًا لِّیْ فِیْ مَعِيْشَتِیْ وَخَيْرًا لِّیْ فِیْ عَاقِبَةِ اَمْرِیْ فَاقْدُرْهُ لِیْ وَبَارِكْ لِیْ

فِيْهِ وَاِنْ كَانَ غَيْرُ ذٰلِكَ خَيْرًا لِّیْ فَاقْدُرْ لِیَ الْخَيْرَ حَيْثُ مَا كَانَ وَرَضِّنِیْ بِقَدَرِكَ

اگر ہووی یہہ کام اچہا میرے لئی دین میرے مین اور اچہا میری لئی زندگانی میری مین اور اچہا میری لئی انجام کار میری مین پس حکم کر اور مہیا کر اوسکو میری لئی اور برکت دی میری لئی اوسمین اور جو ہووے سوا اسکی بہتر میری لئی پس حکم کر میرے لئی بہلائی کو جہان کہین کہ ہو اور راضی کر مجکو ساتہہ تقدیر اپنی کے نقل کی یہہ ابن حبان نی اور اور ایک روایت مین یون ہی خَيْرًا لِّیْ فِیْ دِيْنِیْ وَمَعِيْشَتِیْ وَعَاقِبَةِ

اَمْرِیْ فَاقْدُرْهُ لِیْ وَيَسِّرْهُ لِیْ وَاِنْ كَانَ كَذَا وَكَذَا لِلْاَمْرِ الَّذِیْ يُرِيْدُ شَرًّا لِّیْ فِیْ دِيْنِیْ

وَمَعِيْشَتِیْ وَعَاقِبَةِ اَمْرِیْ فَاصْرِفْهُ عَنِّیْ ثُمَّ اقْدُرْ لِیَ الْخَيْرَ اَيْنَمَا كَانَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ

اِلَّا بِاللّٰهِ : حب ۔ اگر ہووی یہہ کام بہتر میری لئی دین میری مین اور زندگانی میری مین اور انجام کار میری مین پس حکم کر اوسکو میری لئی اور آسان کر اوسکو میری لئی اور اگر ہووی ایسا اور ایسا اشارہ کرے یعنی ساتہہ لفظ کذا او کذا کی واسطی اوس کام کی کہ ارادہ رکہتا ہی برا میری لئی دین میں میری اور زندگانی میری مین اور انجام کار میری مین پس پہیر اوسکو مجہسی پہر حکم کر میری لئی بہلائی کو جہان ہووے نہین ہی بچنا گناہون سی اور نہ قوت عبادت پر مگر ساتہہ مدد اللہ کی نقل کی یہہ ابن حبان نی اور ایک

روایت مین بیہ ہے استقدرک بقدرتک یون آیا ہی واسئلک من فضلک ورحمتک فانہما
بیدک لا یملکہما احد سواک بانک تعلم ولا اعلم وتقدر ولا اقدر وانت علام
الغیوب اللہم ان کان ہذا الامر الذی یریدہ خیرا لی فی دینی وفی دنیای وعاقبة
امری فوفقہ وسہلہ وان کان غیر ذلک خیرا لی فوفقنی للخیر حدث
کان بہم ٭ اور مانگتا ہون مین تجہسی بہی فضل تیری سی اور رحمت تیری سی پس
تحقیق فضل اور رحمت بیچ ہاتہہ قدرت تیری کی ہین کہ نہین مالک ہے اون دونونکا کوئی سوا تیری پس تحقیق
تو جانتا ہی اور نہین جانتا ہون مین اور قدرت رکہتا ہی تو اور نہین قدرت رکہتا مین اور تو بہت جاننی
والا ہی غیب کے باتون کا یا اللہ اگر ہووے یہہ کام ایسا کام کہ ارادہ رکہتا ہی اوسکا استخارہ کرنی والا
بہتر میری لئی دین میری مین اور دنیا میری مین اور انجام کار میری مین پس توفیق دی اوسکی اور آسان کر
اوسکو اور جو ہووی سوا اسکی بہتر میری لئی پس توفیق دی مجہکو واسطی خیر کی جہان ہووی نقل کی یہہ
بزاری فان کان زواجا فلیکتم الخطبة ثم لیتوضأ فیحسن وضوءہ ثم لیصل
ما کتب اللہ لہ ثم لیحمد اللہ ویمجدہ ثم لیقل اللہم انک تقدر ولا اقدر وتعلم
ولا اعلم وانت علام الغیوب فان رایت ان فی فلانة وسمیہا باسمہا خیرا لی فی
دینی ودنیای وآخرتی فاقدرہا لی وان کان غیرہا خیرا منہا لی فی دینی وآخرتی
فاقدرہا لی ٭ مح ٭ پس جو ہووی وہ کام یعنی جسکی لئی استخارہ کرتا ہی نکاح پس چاہئی کہ پوشیدہ
کری منگنی پہر وضو کری پس اچہا کری وضو اپنا پہر نماز پڑہی جس قدر مقدر کی ہی خدا نی اوسکی لئی پہر چاہئے
کہ تعریف کری خدا تعالی کی اور بزرگی سی یاد کری اوسکو پہر کہی یا اللہ تحقیق تو قادر ہی اور نہین قادر ہون
مین اور جانتا ہی تو اور نہین جانتا مین اور تو بہت جاننی والا ہی غیب کے باتون کا پس جو جانتا ہی
تو کہ تحقیق بیچ فلانی عورت کی اور ذکر کری اوسکو ساتہہ نام اوسکی کی یعنی بجائے فلانة کی نام
اوس عورت کا لی کہ جس سی نکاح کا ارادہ رکہتا ہی بہلائی ہی میری لئی دین میری مین اور دنیا

نکاح کا استخارہ

دنیا میری مین اور آخرت میری مین پس نصیب کر اور مہیا کر اوسکو میری لئی اور جو ہو وی سوا اس عورت کی
بہتر اس سی میری لئی دین میری مین اور آخرت میری مین پس نصیب کر اوسکو میری لئی نقل کی یہہ ابن حبان
حاکم نی ف جسقدر مقدر کی ہی یعنی جسقدر ہو سکی پڑہی کہ اونی اوسکی دو رکعت مین پہلی رکعت مین بعد
الحمد کی قل یا پڑہی اور دوسری مین قل ہو اللہ اور بعضون نی کہا پہلی رکعت مین پڑہی وما کان لمؤمن ولا مؤمنة
اذا قضی اللہ ورسولہ امرا ان یکون لہم الخیرة من امرہم ومن یعص اللہ ورسولہ فقد ضل ضلالا
مبینا اور دوسری مین وربک یخلق ما یشاء ویختار ما کان لہم الخیرة سبحان اللہ وتعالی
عما یشرکون وربک یعلم ما تکن صدورہم وما یعلنون وہو اللہ لا الہ الا ہو لہ الحمد فی الاولی
والآخرة ولہ الحکم والیہ ترجعون اور اس حدیث مین دوسری جا جو لفظ دنیا کا نقل فرمایا تو شاید
اشارہ ہی اسپر کہ دین والی دنیا والی پر بہتر ہی یعنی جو عورت تقوی والی اور باعث ہو مو دین پر
افضل ہی اوسپر کہ خوبصورت ہو اور تقوی نرکہتی ہو کذا ذکرہ العلی والفخر من سعادة ابن آدم
استخارتہ اللہ ومن شقوتہ ترکہ استخارة اللہ ف نیکبختی بنی آدم کی اسی ہی خیریت
چاہنی اوسکی خدا تعالی سی اور بدبختی بنی آدم کی اسی ہی چہوڑنا اوسکا استخارہ کو خدا تعالی سی
نقل کی یہہ حاکم ترمذی نی ف معنی استخارہ کی طلب خیریت کی ہین اللہ تعالی سی جسطرح کہ حدیثون
مین گذری اور حدیث شریف مین آیا ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کرام کو دعاء استخارہ کی
تعلیم کرتی جیسی کہ تعلیم کرتی سورة قرآن کی اور روایت ہی جامع الاصول مین کہ ہرگز زیانکار نہوا وہ شخص
کہ جسنی استخارہ کیا خدا تعالی سی اور ندامت نہ اوٹہائی جسنی کہ مشورہ کیا اور فقیر نہوا جسنی کہ
میانہ روی کی معیشت مین اور حضرت انس سی روایت ہی کہ فرمایا اونکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ
وسلم نی کہ ای انس جو قصد کری تو کسی کام کا پس استخارہ کر اللہ تعالی سی اوسکی بیچ سات بار پہر دیکہہ جو کچہہ
کہ تیری دل مین القا ہو اوسپر حرکت کر کہ وہی بہتری اور استخارہ مختصر ایک روایت مین یہہ ہی اللہم خر لی واختر لی
ولا تکلنی الی اختیاری یعنی ای اللہ پسند کر میری لئی اور اختیار کر میری لئے یعنی جو مناسب

خطبۂ نکاح

جانی تو اور نہ سونپ مجکو طرف اختیار میری کے کذا ذکرہ الفخر وان تولی عقد فخطبته ان الحمد لله نحمده
ونستعینه ونستغفره ونعوذ بالله من شرور انفسنا ومن سیئات اعمالنا من یهد
الله فلا مضل له ومن یضلل فلا هادی له واشهد ان لا اله الا الله وحده یضلل
لا شریک له واشهد ان محمدا عبده ورسوله یا ایها الناس اتقوا ربکم
الذی خلقکم من نفس واحدة وخلق منها زوجها وبث منهما رجالا کثیرا ونساء و
اتقوا الله الذی تساءلون به والارحام ان الله کان علیکم رقیبا یا ایها الذین امنوا
اتقوا الله حق تقاته ولا تموتن الا وانتم مسلمون یا ایها الذین امنوا اتقوا الله وقولوا
قولا سدیدا یصلح لکم اعمالکم الآیة ب ع م ع + اور جو متولی ہووے نکاح باندہنی کا یعنی جو نکاح ا حاکم
اسکا باندہی پس خطبہ اوسکا یہہ ہی کہ سب تعریف اللہ کی لئی ہی تعریف کرتے ہین ہم اوسکی اور مدد چاہتے
ہین ہم اوس سی اور بخشش چاہتی ہین ہم اوس سی اور پناہ پکڑتی ہین ہم ساتہہ خدا کی برائیون نفسون اپنی کی سی
اور برائیون عملون اپنی کی سی جسکو راہ دکہاوی خدا پس نہین کوئی گمراہ کرنی والا اوسکو اور گمراہ کری جسکو وہ پس
نہین کوئی راہ دکہانی والا اوسکو اور گواہی دیتا ہون مین یہہ کہ نہین کوئی معبود مگر اللہ تنہا نہین کوئی شریک
اوسکا اور گواہی دیتا ہون مین یہہ کہ تحقیق محمد بندی اوسکی ہین اور رسول اوسکی ای لوگو ڈرو پروردگار اپنی سی
جسنی پیدا کیا تمکو ایک جان سی یعنی حضرت آدم علیہ السلام سی اور پیدا کیا اوس سی جوڑا اوسکا یعنی حضرت حوا
اور پہیلائی دونو سی مرد بہت اور عورتین اور ڈرو خدا سی جسکی نام سی مانگتی ہو آپس مین اور ڈرو قرابت سی یعنی
ناتا کاٹنی سی پرہیز کرو اور آپس مین محبت رکہو تحقیق اللہ ہی تمپر نگہبان یعنی تمہاری سب باتون اور احوال پر مطلع ہی
ای لوگو جو ایمان لائی ہو ڈرو خدا سی حق ڈرنی اوسکی کا اور ہرگز نہ مرو تم مگر اور تم مسلمان ہو یعنی ہمیشہ اسلام پر قائم
رہو ای وہ لوگو جو ایمان لائی ہو ڈرو اللہ سی اور کہو بات استوار یعنی جہوٹہہ نہ بولا کرو استوار ویگا خدا واسطی
تمہاری عمل تمہاری بری سی آیت نقل کی یہہ چارون نی اور حاکم اور ابو عوانہ نی **ف** باقی آیت
اخیر کی یون ہی ویغفر لکم ذنوبکم ومن یطع اللہ ورسولہ فقد فاز فوزا عظیما یعنی اور بخشیگا اللہ تمہاری لئی

گناہ تمہاری اور جو کوئی کہا مانیگا اللہ تعالی کا اور رسول اوسکا پس تحقیق وہ مراد کو پہونچا مراد کو پہنچا
بڑا پس یہہ آیتین پڑھکر ایجاب و قبول کری یعنی دولہا سی یون کہی کہ فلانی عورت نی بدلے اتنی روپیون کے نفس
اپنا تیری زنی اور زوجیت مین دیا تو نی قبول کیا وہ کہی قبول کیا مینی پس اس ایجاب و قبول کو سنا دو گواہون
کا یعنی شرط ہی بغیر گواہون کی نکاح درست نہین ہونیکا اور آیت مین جو فرمایا جسکے نام سی مانگتی ہو آپس مین یعنی
ایک دوسری سی اوسکی نام پاک کا وسیلہ کر مانگتا ہی اور ایک دوسری کو قسم دیتا ہی اوسکی نام بزرگ کی اور
ایک روایت مین بعد لفظ ورسولہ کی کہ شہادتین مین ہی اسقدر زیادہ پایا ہی ارسلہ بالحق بشیرا
ونذیرا بین یدی الساعۃ من یطع اللہ ورسولہ فقد رشد ومن یعصہما فانہ
لا یضر الا نفسہ ولا یضر اللہ شیئا ؛ د ✦ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم بندہ خدا کی ہین اور رسول
اوسکی بہیجا اونکو ساتھہ حق کی حال یہہ کہ خوشخبری دینی والی ہین اور ڈرانی والی بہیجا اونکو آگی قیامت کے یعنی متصل
اوس سی جو شخص پیروی کری خدا تعالی کی اور رسول اوسکی کی پس تحقیق اونی راہ سیدہی پائی اور جو کوئی
نافرمانی کری اللہ اور رسول کی پس تحقیق وہ نہین نقصان پہنچاتا ہی مگر جان اپنی کو اور نہین نقصان پہنچاتا ہے
خدا تعالی کو کچھہ نقل کی یہہ ابوداود نی اور ایک روایت مین بعد پہلی دعا کی یہہ دعا آئی ہی نسئل
اللہ ان یجعلنا ممن یطیعہ ویطیع رسولہ ویتبع رضوانہ ویجتنب سخطہ
فانما نحن بہ ولہ ؛ مو د ✦ اور مانگتی ہین ہم اللہ سی یہہ کہ کری ہمکو اون لوگون مین سی کہ اطاعت کرتی
ہین اللہ کی اور اطاعت کرتی ہین رسول اوسکی کی اور پیروی کرتی ہین خوشنودی کو اوسکی اور بچتی ہین غضب
اوسکی سی یعنی اون چیزون سی کہ سبب غصہ کی ہین پس سوا اسکی نہین کہ ہم ساتھہ اوسکی ایمان لائی اور واسطی اوسکی
مطیع ہین نقل کی یہہ موقوفا ابوداود نی ویقول لمن تزوج بارک اللہ لک ؛ خ ؛ ب ؛ ت ؛
✦ اور کہی واسطی اوس شخص کے کہ نکاح کری برکت دی اللہ تعالی تیری لئی یعنی ولاد پیدا ہو نقل کی یہہ بخاری
مسلم نی وبارک اللہ علیک وجمع بینکما فی خیر ؛ عہ حب مس ؛ اور برکت اوتاری
اللہ اوپر تیری اور جمع کری اور اتفاق دی درمیان تمہاری بیچ بھلائی کی نقل یہہ چارون سنن والون اور ابن حبان

بیچ بیان دعا کے واسطے نکاح دنیا اور خطبہ نکاح کا

حاکم نی اور بَارَكَ اللهُ عَلَيْكَ وَجَمَعَ بَيْنَكُمَا فِي خَيْرٍ یعنی برکت اوتاری الله او پر تیری نقل سے

بیہ بخاری مسلم ترمذی نسائی نی وَلَمَّا تَزَوَّجَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِيًّا فَاطِمَةَ دَخَلَ الْبَيْتَ

فَقَالَ لِفَاطِمَةَ ائْتِينِي بِمَاءٍ فَقَامَتْ إِلَى قَعْبٍ فِي الْبَيْتِ فَأَتَتْ فِيهِ بِمَاءٍ فَأَخَذَهُ وَ

مَجَّ فِيهِ ثُمَّ قَالَ لَهَا تَقَدَّمِي فَتَقَدَّمَتْ فَنَضَحَ بَيْنَ ثَدْيَيْهَا وَعَلَى رَأْسِهَا وَقَالَ

اللَّهُمَّ إِنِّي أُعِيذُهَا بِكَ وَذُرِّيَّتَهَا مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ ثُمَّ قَالَ لَهَا أَدْبِرِي فَأَدْبَرَتْ

فَصَبَّ بَيْنَ كَتِفَيْهَا فَقَالَ اللَّهُمَّ إِنِّي أُعِيذُهَا بِكَ وَذُرِّيَّتَهَا مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ

ثُمَّ قَالَ ائْتُونِي بِمَاءٍ قَالَ عَلِيٌّ رض فَعَلِمْتُ الَّذِي يُرِيدُ فَقُمْتُ فَمَلَأْتُ الْقَعْبَ مَاءً

وَأَتَيْتُهُ بِهِ فَأَخَذَهُ وَمَجَّ فِيهِ ثُمَّ قَالَ تَقَدَّمْ فَصَبَّ عَلَى رَأْسِي وَبَيْنَ يَدَيَّ ثُمَّ قَالَ

اللَّهُمَّ إِنِّي أُعِيذُهُ بِكَ وَذُرِّيَّتَهُ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ ثُمَّ قَالَ أَدْبِرْ فَأَدْبَرْتُ فَصَبَّ

بَيْنَ كَتِفَيَّ وَقَالَ اللَّهُمَّ إِنِّي أُعِيذُهُ بِكَ وَذُرِّيَّتَهُ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ ثُمَّ قَالَ ادْخُلْ

بِأَهْلِكَ بِسْمِ اللهِ وَالْبَرَكَةِ **مجب** اور جب نکاح باندہا پیغمبر صلے الله علیہ وسلم نی

حضرت علی کا ساتہہ حضرت فاطمہ رض کے داخل ہوئے حضرت علی کے

گہر مین پس فرمایا حضرت فاطمہ کو لا میرے پاس کہرے ہوئین حضرت فاطمہ طرف

پیالہ کی کہ گہر مین تہا پس لائین وہ اوسمین پانی پس لیا پیالہ حضرت صلی الله علیہ وسلم نی ورکلی

ڈالی اوسمین پہر فرمایا حضرت فاطمہ کو آگی آئیں آگے آئین پس چہڑکا پانی درمیان سینہ اونکی اور سر اونکی پر

اور کہا یا الله تحقیق مین تیری پناہ مین دیتا ہون فاطمہ کو اور اولاد اوسکی کو شیطان راندی ہوئی سی فرمایا

پیغمبر صلی الله علیہ وسلم نی حضرت فاطمہ کو پیٹ پہیر پس پیٹ پہیری دونون نے پس ڈالا پانی درمیان

دونو مونڈہون اونکی کی اور کہا یا الله تحقیق مین تیری پناہ مین دیتا ہون فاطمہ کو اور اولاد اوسکی کو شیطان

راندی ہوئی سی پہر فرمایا لاؤ تم میری پاس پانی کہا حضرت علی نی پس جانا مینی جو کچہہ ارادہ رکہتی ہین

حضرت یعنی سمجہا کہ میری ساتہہ بہی یہی کرینگی جو اونکی ساتہہ کیا پس کہڑا ہوا مین پس پہرا مینی پیالہ پانی

پانی سے اور لایا ایک پیالہ حضرت کے پاس پس لیا اوسکو اور کلی ڈالی اوسمین پھر فرمایا آگے آپس ڈالا پانی
سر میری پر اور آگے میری یعنی سینہ پر پھر کہا یا اللہ تحقیق مین پناہ دیتا ہون اسکو اور اولاد
اسکیکو شیطان راندے ہوئے سے پھر فرمایا پیٹ پھیر پس پیٹ پھیری میں پس ڈالا پانی درمیان
دونون مونڈہون میری کے اور فرمایا یا اللہ تحقیق مین پناہ تیری مین دیتا ہون اسکو اور اولاد اسکی کو شیطان
راندے ہوئے سے پھر فرمایا حضرت علی کو داخل ہو ساتھ اہل اپنی کے ساتھ نام خدا کے اور برکت کی نقل کی یہہ
ابن حبان نے **ف** خطبہ نکاح حضرت فاطمہ رض کا خود حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑہا اور ایجاب و
قبول کیا اور مہر حضرت فاطمہ رض کا چار سو مثقال چاندی کا ہوا کہا کی حساب سے انکو جابجا روپی ہوتے ہین اور
ہر حضرت کی بیبیون کا سوا ام حبیبہ کے اور ہر حضرت کی اور بیٹیون کا بہی قریب اسی مقدار کے ہوتا ہے یعنی یہہ کم
ایک سو چالیس اور مہر ام حبیبہ کا چار سو دینار سونے کا تہا کذا ذکرہ الفخر الشیخ رفیع الدین رح واذا اخذ
باھلہ اذا اشتری رقیقا فلیاخذ بناصیتہا **د س ص** اور جب لے کوئی بی بی
اپنی کے پاس یعنی پہلی مرتبہ ہر دو عورت اکٹھا جمع ہوین یا خریدی بردہ پس چاہیے کہ پکڑے بال پیشانی
اسکی نقل کی یہہ ابو داود نسائی ابو یعلی نے **ف** گویا یہہ اشارہ ہے اپنے قبضہ و تصرف مین داخل
کرنے کا اور ایک روایت مین ہے کہ بعد پکڑنے کی یہہ دعا پڑہے تیقول اللہم انی اسئلک
من خیرہا وخیر ما جبلتہا علیہ واعوذبک من شرہا وشر ما جبلتہا علیہ
د ق س ص مس یہہ کہے یا اللہ تحقیق مین مانگتا ہون تجہسے بہلائے اسکی اور بہلائی اوس چیز
کہ پیدا کیا تونے اسکو اوس پر یعنی اعمال اور افعال اور پناہ مانگتا ہون ساتھ تیرے برائے اسکی سے اور برائے
اوس چیز کی سے کہ پیدا کیا تونے اسکو اوپر اوسکی نقل کی یہہ ابو داود ابن ماجہ نسائی ابو یعلی حاکم نے و کذلک
فی الدابۃ ویاخذ بذروۃ سنام البعیر **د س ص** اور اسیطرح کرے بیچ چارپائے
اگر گہوڑا وغیرہ خریدے بال پیشانی کے پکڑ کر یہی دعا پڑہے اور پکڑے بلندی کوہان اونٹ کی نقل کی یہہ
ابو داود نسائی ابو یعلی نے **ف** یعنی جو اونٹ خریدے بجائے بال پیشانی کے بلندی کوہان کی پکڑ کر دہ

اور علامہ مہر یہ بیان مین کہ حضرت نے جابجا تعلیم دیا نہ جبریلکا

دعا پڑہی وَكَانَ إِذَا اشْتَرٰى مَمْلُوكًا قَالَ اللّٰهُمَّ بَارِكْ فِيهِ وَاجْعَلْهُ طَوِيلَ الْعُمُرِ كَثِيرًا

الرِّزْقِ: صٓ مص + اور تہی ابن مسعود جسوقت کہ خریدتی تہی غلام کہتی تہی یا اللہ برکت

دی اسمین اورکر اسکو بڑی عمر والا بہت رزق والا نقل کی یہہ موقوفا ابن ابی شیبہ نے ف

اورکثیر الرزق کی دوسرے معنی یہہ ہین کہ اوسکو سبب زیادتی رزق کا کر خوب کما دی کذا ذکر الفخر فَإِذَا

أَرَادَ الْجِمَاعَ قَالَ بِسْمِ اللهِ اللّٰهُمَّ جَنِّبْنَا الشَّيْطَانَ وَجَنِّبِ الشَّيْطَانَ مَا رَزَقْتَنَا

ع + اور جب ارادہ کری کوئی جماع کا کہی ساتہہ نام خدا کی یہہ کام کرتا ہون مین یا اللہ دور رکہہ

ہمکو شیطان سی اور دور رکہہ شیطان کو اوس چیز سی کہ نصیب کری تو ہمکو یعنی اولاد نقل کے یہہ صحاح ستہ مین

ف حدیث شریف مین آیا ہی کہ جو کوئی وقت صحبت کی یہہ دعا پڑہی پہر اگر لڑکا پیدا ہوگا تو شیطان

اوسکو نہین ضرر کرنے کا کبہی یعنی نہین مسلط ہونی کا اوسکے دین پر اور نہین ظاہر ہونگی مضرت اوسکی اوسکی

حق مین کذا ذکر العلے فَإِذَا أَنْزَلَ قَالَ اللّٰهُمَّ لَا تَجْعَلْ لِلشَّيْطَانِ فِيمَا رَزَقْتَنِي نَصِيبًا

مو مص + پس جب منزل ہووے کہی یا اللہ نکر واسطی شیطان کی بیچ اوس چیز کی کہ نصیب کے تو نے

مجکو حصہ نقل کی یہہ موقوفا ابن ابی شیبہ نی وَإِنْ أُتِيَ بِمَوْلُودٍ أَذَّنَ فِي أُذُنِهِ الْيُمْنٰى وَأَقَامَ

دت + اور اگر پیدا ہووے بچہ اذان دی کان اوسکی مین وقت پیدا ہونی اوسکی کی نقل کے یہہ ابو داؤد

ترمذی نی ف مستحب ہے کہ داہنی کان مین اذان کہی اور بائین مین تکبیر چنانچہ حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ

نی روایت کی ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ جسکے ہان بچہ پیدا ہووے پس اذان کہی داہنی کان مین

اور تکبیر بائین کان مین کہ اوسکو ضرر نہین کرنی کی ام الصبیان یعنی مرگی اور ہوا انکہی سنت ہے وقت پیدا

ہونے کی اور جامع الاصول مین رزین کی کتاب سی نقل کیا پڑہی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی سورۂ اخلاص

بیچ کان حضرت حسن ابن علی کی جب پیدا ہوئے اور تحنیک کی اور علمانی کہا ہی مستحب ہے کہ بچی کی کان مین کہی

إِنِّي أُعِيذُهَا بِكَ وَذُرِّيَّتَهَا مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ کذا قال الفخر وَيَضَعُهُ فِي حِجْرِهِ وَحَنَّكَهُ بِتَمْرَةٍ وَدَعَا

لَهُ وَبَرَّكَ عَلَيْهِ: خ م + اور رکہی اوسکو گود اپنی مین اور تحنیک کری اوسکو ساتہہ کہجور کی اور دعا کری

شروع جماع کا

بیان انزال کا

اذان

کری اوسکی لئی اور دعا برکت کی کری اوسپر یعنی بارک اللہ علیک یا علیہ کہی نقل کی یہہ بخاری مسلم نی **ف**
تحنیک اسکو کہتی ہین کہ کہجور یا اور مٹہاس چباکر لڑکی کی تالو مین لگادی پس تحنیک ساتہہ کہجور کی سنت ہی
وقت پیدا ہونی کی اور اگر کہجور نہ ملی اور کچہہ میٹہی چیز لگادی اور مستحب ہی کہ لگانی والا نیکبخت ہو کذا ذکرہ الفخر

وَاَمَرَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِتَسْمِيَةِ الْمَوْلُوْدِ يَوْمَ سَابِعِهٖ وَوَضْعِ الْاَذٰى عَنْهُ وَالْعَقِّ
اور حکم کیا پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نی ساتہہ نام رکہنی بچی کی ساتوین دن یعنی پیدا ہونی اوسکی سی اور ساتہہ دور کرنی
ایذا دینی والی چیز کی اوس سی اور حکم کیا ساتہہ عقیقہ کی نقل کی یہہ حدیث ترمذی نی **ف** ساتہہ دور کرنے چیز
ایذا دینی والی کی یعنی سر مونڈادی اور نہلادی کہ میل وغیرہ جو وقت پیدا ہونی کی لگ رہے ہی ساتوین دن
اوس سے دور ہوجاے اور عقیقہ بہی کری ساتوین دن کہ سنت ہی امام مالک اور امام شافعی کے نزدیک اور
نزدیک امام اعظم کے مستحب یا مباح ہی اور شرط عقیقہ کی قربانی کیسی ہی اور مستحب ہی کہ لڑکے کی لئی
دو بکری کرے اور لڑکی کی لئی ایک اور بہتر یہہ ہی کہ ہڈی نہ توڑی بندی کی جگہہ سی کاٹ کر پکادی اور
مستحب ہے کہ تہوڑا گوشت شیرین بہی پکادی اور مختار ہی کہ تقسیم کری اوسکو یا گہر مین پکا کر اہل کو کہلاوے
کذا ذکرہ الفخر و اعلی وَتَعْوِيْذُ الطِّفْلِ اُعِيْذُكَ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّةِ مِنْ شَرِّ كُلِّ شَيْطَانٍ وَهَامَّةٍ وَمِنْ شَرِّ

كُلِّ عَيْنٍ لَامَّةٍ مح عدس ✤ اور تعویذ لڑکی کا یہہ ہے پناہ پکڑتا ہون ساتہہ کلمون پورے خدا کی برائی ہر شیطان کیسی
اور کاٹنی والے زہریلی کیسی یعنی جسکی کاٹنی سی آدمی مرجاوے اور برائی ہر نظر لگانی والی کیسی نقل کی یہہ بخاری اور حصن اور
بزار نی **ف** پڑہ کر دم کرین یا گلی مین لٹکادین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حضرت حسنین کو ان کلمات سے رقیہ یعنی منتر
کرتی تہی اور فرماتی تہی کہ باپ تمہارے یعنی حضرت ابراہیم علیہ السلام تعویذ کرتی تہی ساتہہ ان کلمات کی حضرت اسمعیل

اور حضرت اسحق علیہما السلام کو کذا ذکرہ الفخر وَاِذَا اَفْصَحَ الْوَلَدُ فَلْيُعَلِّمْهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ سنی ✤
اور جب بولنی لگی لڑکا پس چاہیی کہ سکہادی اوسکو لا الہ الا اللہ نقل کی یہہ ابن سنی نی **ف**
شرعۃ الاسلام مین لکہا ہی کہ جب بولنی لگی لڑکا اول اوسکو کلمہ توحید سکہاوے بعد اوسکی یہہ
آیت سکہاوی فَتَعَالَى اللّٰهُ الْمَلِكُ الْحَقُّ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيْمِ کذا ذکرہ الفخر وَاٰنَ كَانَتْ اِذَا اَفْصَحَ الْوَلَدُ

بیان تعلیم سکہانیکا جب بولنی لگی

مِنْ بَنِيْ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ عَلَّمَهُ وَقُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ لَمْ يَتَّخِذْ وَلَدًا الْآيَةَ + ى + اور تھی نبی
صلے اللہ علیہ وسلم کی جب بولنے لگتا کوئی لڑکا اولاد عبد المطلب کے سے سکھاتی تھی اوسکو یہہ آیت اور کہہ کہ سب
تعریف واسطے خدا کے ہے جسنے نہین پکڑا بیٹا ساری آیت نقل کی یہہ ابن سنی نے **ف** باقی آیت
یہہ ہے وَلَمْ يَكُنْ لَّهُ شَرِيْكٌ فِي الْمُلْكِ وَلَمْ يَكُنْ لَّهُ وَلِيٌّ مِّنَ الذُّلِّ وَكَبِّرْهُ تَكْبِيْرًا یعنی اور نہین ہے واسطے اوسکے کوئی شریک بادشاہت
مین اور نہین ہے اوسکی کوئی دوست بچانے والا ذلت سے اور بڑائی بیان کر اوسکی بڑائی بیان کرنا اِضْرِبُوْهُمْ عَلَى
الصَّلٰوةِ لِسَبْعٍ وَاعْزِلُوْا فِرَاشَهُ لِتِسْعٍ وَزَوِّجُوْهُ لِسَبْعَ عَشَرَةَ فَاِذَا فَعَلَ ذٰلِكَ فَلْيُجْلِسْهُ
بَيْنَ يَدَيْهِ ثُمَّ لِيَقُلْ لَا جَعَلَكَ اللّٰهُ عَلَيَّ فِتْنَةً ى + مارو تم فرزند کو اوپر چھوڑنے نماز کے وقت پہنچنے کے
سات برس کی عمر کو پہنچے تو عادت ہووے نماز کی اور جدا کرو بچھونا اوسکا اپنے ماں اور ہمشیرہ سے اور اور قرابتوں
سے کہ ایک بچھونے پر نہ سویا کرین وقت پہنچنے کے نو برس کی عمر کو اور نکاح کرو اوسکا وقت پہنچنے ستر ان
برس کی عمر کو پس جب کرے یہہ یعنی جب یہہ طریق مذکور بجالاوے پس چاہیے کہ بٹھاوے فرزند کو آگے اپنے پھر کہے
نہ گردانے تجھکو اللہ مجھپر فتنہ اور موجب آزمایش اور گمراہی کا نقل کی یہہ ابن سنی نے **ف** یہہ اشارہ ہے آیہ
کریمہ پر اِنَّمَا اَمْوَالُكُمْ وَاَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ یعنی مال اور اولاد تمہاری فتنہ ہین پس اسی لیے دعا کی کہ باعث فتنہ کا
نکر بلکہ نیکبخت اور مطیع اپنا کر اور اوسکے سبب ہم گنہگار نہ ہووین وَاِنْ كَانَ سَفَرًا صَافَحَ وَقَالَ
اَسْتَوْدِعُ اللّٰهَ دِيْنَكَ وَاَمَانَتَكَ وَخَوَاتِيْمَ عَمَلِكَ + **س د ت مس حب**
اور اگر ہووے کوئی سفر کرنیوالا مصافحہ کرے مقیم اور کہے سونپتا ہون مین اللہ کو دین تیرا اور امانت تیری اور
آخر عمل تیری یعنی خاتمہ بخیر ہو نقل کی یہہ نسائی ابو داؤد ترمذی حاکم ابن حبان نے **ف** مراد امانت
سے مال ہے یا اہل اور اولاد یا تمام امور دنیوی کذا ذکر الفخر اور ایک روایت مین یہہ زیادہ آیا ہے وَاَقْرَءُ
عَلَيْكَ السَّلَامَ + **س** + اور کہتا ہون مین تجھپر سلام یعنی دعا کرتا ہون سلامتی دنیا و آخرت کی نقل کی
یہہ نسائی نے وَيَقُوْلُ الْمُوَدِّعُ اَسْتَوْدِعُكَ اَوْ اَسْتَوْدِعُكُمُ اللّٰهَ الَّذِيْ لَا
تَخِيْبُ وَلَا يَضِيْعُ وَدَائِعُهُ **سى طب** + اور کہے مسافر اوس شخص کو کہ رخصت کرتا ہے سونپتا ہون مین

بیان سفر کی رخصت کا

نہین بھجی یا کبھی ہو نہ سکا ہو نہین سکو یعنی اگر ایک ہو پہلا لفظ کہی اور اگر کئی ہون دوسرا لفظ کہی اوس خدا کو کہ سلامت
رکھتے ہین یا نہین ضایع ہوتی ہین امانتین پاس اوسکی یعنی ایک روایت مین بجای لا تخیب کی لا تضیع
آیا ہے نقل کی یہہ ابن سنی و طبرانی نے کتاب الدعا مین وَمَنْ قَالَ لَهُ أُرِيدُ السَّفَرَ
فَأَوْصِنِي قَالَ لَهُ عَلَيْكَ بِتَقْوَى اللهِ وَالتَّكْبِيرِ عَلَى كُلِّ شَرَفٍ فَإِذَا وَلَّى قَالَ اللّٰهُمَّ اطْوِلَهُ
الْبُعْدَ وَهَوِّنْ عَلَيْهِ السَّفَرَ ت س ق + اور جو کوئی کہی مقیم کو کہ ارادہ رکھتا ہون مین سفر کا
پس نصیحت کر مجکو کہی مقیم اوسکو لازم کر اپنی پر تقوی خدا کا یعنی شرک اور گناہ نکرنا کہ عذاب خدا کا نہ آوی تجھی تو اور
لازم الله اکبر کہنا ہر بلندی پر پس جب پیٹہ پہیری مسافر کہی مقیم یا الله لپیٹ اسکی لئی درازی راہ کی یعنی قریب کر راہ
اور آسان کر اسپر مشقت سفر کی نقل کی یہہ ترمذی نسائی ابن ماجہ نی زَوَّدَكَ اللهُ التَّقْوَى وَغَفَرَ ذَنْبَكَ
وَيَسَّرَ لَكَ الْخَيْرَ حَيْثُمَا كُنْتَ ت مس جَعَلَ اللهُ التَّقْوَى زَادَكَ وَغَفَرَ ذَنْبَكَ وَ
وَجَّهَ لَكَ الْخَيْرَ حَيْثُمَا تَوَجَّهْتَ بز ط + توشہ دی تجکو الله پرہیزگاری اور بخشی گناہ تیری اور آسان
کری تیرے لئی بہلائی یعنی توفیق دنیا اور آخرت کی بہلائی کی دی جہان کہ ہووے تو نقل کی یہہ ترمذی حاکم نی
اور ایک روایت مین دعا یون آئی ہی کری الله تقوی کو توشہ تیرا اور بخشی گناہ تیرے اور بہیس لاوے تیری لئی
بہلائی جہان کہ متوجہ ہووی تو نقل کی یہہ بزار و طبرانی نی ف ایک شخص آنحضرت صلی الله علیہ وسلم
کی پاس حاضر ہوا اور عرض کی کہ یا رسول الله مین سفر کیا چاہتا ہون پس توشہ دو مجکو یعنی دعا کرو کہ
برکت اوسکے بجای توشہ سفر کی ہو یا مراد توشہ متعارف ہو یعنی خرچ راہ پس آنحضرت ؐ نی فرمایا زَوَّدَكَ اللهُ
التَّقْوَى یعنی تقوی خرچ راہ آخرت کا ہی نصیب کری تجکو الله تقوی اونی عرض کیا زیادہ کیجی پہر فرمایا
غَفَرَ ذَنْبَكَ پہر عرض کیا اونی زیادہ کیجی ماں باپ میری فدا تیری ہو دین فرمایا وَيَسَّرَ لَكَ الْخَيْرَ حَيْثُمَا
كُنْتَ كذا ذكره الفخر وَإِذَا أَمَّرَ أَمِيرًا عَلَى جَيْشٍ أَوْ سَرِيَّةٍ أَوْصَاهُ فِي خَاصَّتِهِ بِتَقْوَى اللهِ
وَمَنْ مَعَهُ مِنَ الْمُسْلِمِينَ خَيْرًا ثُمَّ قَالَ اغْزُوا بِسْمِ اللهِ وَلَا تَغُلُّوا وَلَا تَغْدِرُوا وَلَا
تُمَثِّلُوا وَلَا تَقْتُلُوا وَلِيدًا م عه + اور جب امیر کرتی تہی آنحضرت صلی الله علیہ وسلم کسی کو بڑی

لشکر پر یا چھوٹی لشکر پر نصیحت کرتی تہی اوسکو بیچ حق نفس اوسکی کی ساتہہ تقوی خدا کی اور نصیحت کرتی اوسکو
بیچ حق ہمراہیون اوسکیکی مسلمانون سی ساتہہ بہلائی کرنیکی یعنی شفقت اور مہربانی ان پر رکہنا پہر فرماتے
تہی قصد کرو جہاد کا ساتہہ نام خدا کی اور نہ خیانت کرنا تم غنیمت مین اور نہ عہد توڑنا تم اور نہ مثلہ کرنا تم یعنی ناک
کان وغیرہ کافرونکی نہ کاٹنا اور نہ مارنا تم لڑکون کو نقل کی یہہ مسلم اور چارون نے اور ایک روایت مین یون آیا ہے

انطلقوا بسم الله وبالله وعلى ملة رسول الله ولا تقتلوا شيخا فانيا ولا طفلا
ولا صغيرا ولا امرأة ولا تغلوا وضموا غنائمكم واصلحوا واحسنوا ان الله
يحب المحسنين د + جاؤ تم برکت ڈہونڈتی ہوی ساتہہ نام خدا کی اور مدد چاہتی ہوے ساتہہ خدا کی اور ثابت
رہتی ہوے اوپر دین رسول خدا کی اور نہ مارنا تم شیخ فانی کو اور نہ دودہہ پیتی لڑکی کو اور نہ عورت کو اور نہ خیانت
کرنا تم غنیمت مین اور جمع کرنا تم لوٹون اپنی کو اور درست کرو معاملت اپنی اور احسان کرنا تم تحقیق خدا تعالی
دوست رکہتا ہی نیک کارون کو نقل کی یہہ ابوداؤد نی ف نہ مارنا شیخ فانی کو کہ قوت لڑنے کی
نہ رکہتا ہو اور صلاح و تدبیر بتانی والا نہو اور جو تدبیر وغیرہ مین شریک ہو مار ڈالی اور نہ عورت کو مگر جو عورت
لڑنے والی یا فتنہ انگیز ہو جایز ہی مارنا اوسکا ایسا ہی حال ہی چہوٹی لڑکی کا چراو لادوسرا ادسی ہو اور
احسان کرنا یعنی نیکی کرنا تم ہر شخص سے اگرچہ کافر ہو کہ نیکی اوس سی لایق اوسکی کری جیسا کہ حدیث شریف مین آیا ہے
کہ جب قتل کرو اچہی طرح قتل کرو پس اوسکی حق مین یہی احسان ہوگا اور جمع کرنا لوٹون کو اور تصرف نکرنا اونمین
مگر جو چیز کہانی پینی کی قسم سے ہو کہ رہنی سی بگڑ جائیگی لو حاجت اوسکی رکہتا ہو مضایقہ نہین شرح مین

لاوے کہ ذکر الفخر فاذا مشى معهم قال انطلقوا على اسم الله اللهم اعنهم ، ص
پس جب چلتی تہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ساتہہ لشکر کی یعنی رخصت کی لیی فرماتی تہی چلو تم اعتماد کی ہوے

اوپر ذات خدا کی یا اللہ مدد کر انکی نقل کی یہہ حاکم نی واذا اراد سفرا قال اللهم بك اصول
وبك اجول وبك اسير ، ی ۲ + اور جب ارادہ کرتی کوئی سفر کا کہتی یا اللہ ساتہہ قوت تیری
حملہ کرتا ہون اور ساتہہ مدد تیری کی حیلہ کرتا ہون یعنی دشمن کی مکر دفع کرنے کی لیی اور ساتہہ مدد تیری کی

چلتا ہو نہین نقل کی بزار احمد نی و اِن شَاءَ بِہِ عَلَّقَ اَوْ غَیْرِہٖ فَقَرَأَ ثُمَّ یُرِیْدُ فِیْ قُرَیْشٍ
اَمَانٌ مِّنْ کُلِّ سُوْءٍ ✦ مع ✦ اور جو ڈری کوئی دشمن سی کہ آدمی ہو یا سوا اوسکا یعنی مثل زہر جانور
کی اور بیماری کی اور قرض کی اور جلنی ڈوبنی سے اور سوا اونکی سی پس پڑہنا سورہ لایلاف کا سبب
امن کا ہی ہر برائی سی کہ پیش آئے بسبب دشمن وغیرہ کی یہہ موقوف ہی ف یعنی آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم سی نہین منقول ہی بلکہ قول ابو الحسن قزوینی رحمہ اللہ کا ہی کہ وہ اولیا کبار سی ہین ابو طاہر سے
روایت ہی کہتی ہین کہ مین ارادہ سفر کا رکہتا تہا اور ڈرتا تہا اوس سی پس ابو الحسن پاس حاضر ہوکر مینی طلب
دعا کی کی اس غمسی نجات پاؤن پس زخود فرمایا کہ جو کوئی ارادہ سفر کا کرتا ہی ڈر اور وحشت دشمن کے
طرف سی رکہتا ہی پس چاہی کہ لایلاف پڑہی کہ وہ امان ہی ہر برائی سی پس ابو طاہر کہتے ہین کہ مینی پڑہا اوسکو
کوئی چیز ایذا دینی والی اب تلک مجھی پیش نہین آئی کذا ذکرہ الفخر مجرب کہا مصنف نے یہہ عمل
لایلاف کا مجرب ہی فَاِذَا وَضَعَ رِجْلَهٗ فِی الرِّکَابِ قَالَ بِسْمِ اللّٰهِ فَاِذَا اسْتَوٰی عَلٰی ظَهْرِهَا
قَالَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ سُبْحَانَ الَّذِیْ سَخَّرَ لَنَا هٰذَا وَمَا کُنَّا لَهٗ مُقْرِنِیْنَ وَاِنَّا اِلٰی رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ
اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ اَللّٰهُ اَکْبَرُ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مَرَّةً سُبْحَانَكَ اِنِّیْ ظَلَمْتُ
نَفْسِیْ فَاغْفِرْ لِیْ فَاِنَّهٗ لَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ دت س حب ۱ مس ✦ پس جب ارادہ
کری سوار جانور کہنی کا رکاب مین یا دسین کہ قایم مقام رکاب کی ہو کہی بسم اللہ پس جب بیٹہہ چکی جانور
کی پیٹ پر کہی سب تعریف ہی واسطی خدا کی پاکی ہی اوس خدا کو کہ تابعدار کیا ہماری لئے اوسکو اور نہین
تہی ہم اسکی طاقت پانی والے اور تحقیق ہم طرف پروردگار اپنی کی البتہ رجوع کرنی والے ہین پہر الحمد
کہی تین بار اور اللہ اکبر کہے تین بار اور لا الہ الا اللہ کہی ایکبار پہر کہی بپاکی یاد کرتا ہون تجکو اے اللہ
تحقیق مینی ظلم کیا نفس اپنی پر یعنی بسبب گناہ کرنی کی پس بخش مجکو پس تحقیق نہین بخشتا گناہون کو سوائے
تیرے نقل کے یہہ ابوداود ترمذی نسائی ابن حبان احمد حاکم نے ف حدیث شریف مین آیا خلاصہ اسکا
یہہ ہی کہ آنحضرت صلعم نے سوار ہوکر یہہ آیت وغیرہ پڑہی اور پہر ہنسی حضرت علی رض نے سبب اسکا پوچہا فرمایا

سفر
یاد رکھنا
مجرب

کہ خوش ہوتا ہی رب تیرا اپنی بندی سی اور بڑا ثواب دیتا ہی جب کہتا ہی بندہ رب اغفر لی ذنوبی فرماتا ہی
اللہ تعالی کہ جانتا ہی بندہ میرا اگر کوئی گناہ اسکی نہین بخشنیکا سوا میرا ایسی حضرت علی بھی اسیطرح پڑہا کرتی
سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کی ہی کذا فی المشکوۃ اور جملہ وانا الی ربنا لمنقلبون کو یعنی عبارت
سی یہ لگاوہی کہ سوار ہونے مین انتقال ایک جگہہ سی طرف دوسری جگہہ کی ہی اور بڑا انتقال پروردگار جلشانہ
کی طرف جانا ہی اور سواری جگہہ خطر اور ہلاکت کی ہی پس گویا اشارہ ہی کہ سوار کو چاہئی اوس سی
غافل نہووی اور مستعد واسطی ملنی خدا تعالی کی ہوکر ہشیار اور باگ کہینچ کر چلی کہ آخر کار سواری چوبی
یعنی جنازہ پر اس جہان فانی سی جاویگا اوس وقت کو نہ بھولی اور چاہئی کہ اسیطرح ایک روز اوس سواری پر
جانا ہی ایسی کام نکرون کہ اوس روز رسوا ہی ہو پس اسمین اشارہ ہی کہ ہر حال مین موت کو نہ بہولا
کری کہ یاد کرنا موت کا نعمت عظمی ہی اور بڑا ثواب پاتا ہی یا اللہ ہم سبہون کو یہ حالت نصیب کر آمین

آمین رب العالمین کذا ذکرہ الفخر فَاِذَا اسْتَوٰی کَبَّرَ ثَلٰثًا وَقَرَءَ سُبْحَانَ الَّذِیْ سَخَّرَ لَنَا
هٰذَا الْاٰیَةَ وَقَالَ اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْئَلُكَ فِیْ سَفَرِنَا هٰذَا الْبِرَّ وَالتَّقْوٰی وَمِنَ الْعَمَلِ
مَا تَرْضٰی اَللّٰهُمَّ هَوِّنْ عَلَیْنَا سَفَرَنَا هٰذَا وَاطْوِ عَنَّا بُعْدَهٗ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ الصَّاحِبُ
فِی السَّفَرِ وَالْخَلِیْفَةُ فِی الْاَهْلِ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ وَعْثَاءِ السَّفَرِ وَكَاٰبَةِ
الْمَنْظَرِ وَسُوْءِ الْمُنْقَلَبِ فِی الْمَالِ وَالْاَهْلِ وَالْوَلَدِ وَاِذَا رَجَعَ قَالَهُنَّ وَزَادَ
فِیْهِنَّ اٰیِبُوْنَ تَائِبُوْنَ عَابِدُوْنَ لِرَبِّنَا حَامِدُوْنَ ٭ مدرس ٭ پس جب

سوار ہو جسکی جانور پر تکبیر کہی تین بار اور پڑہی سبحان اللہ الذی سخر لنا ہذا ساری آیت اور کہی یا اللہ ہم
مانگتی ہین تجہسی بیچ اس سفر اپنی کی نیکی اور پرہیزگاری اور عمل ہی وہ جو خوش ہووی تو اوس سی یعنی قبول
کری اوسکو یا اللہ آسان کر ہمپر اس سفر ہمارے کو اور لپیٹ یعنی دفع کر ہمسی درازی اوسکی یا اللہ تو
یار یعنی نگہبان سب بلاؤن سی سفر مین اور تو خلیفہ ہی بیچ اہل کی یعنی کارساز اور نگہبان اہل و عیال میرا
بہی میری یا اللہ تحقیق مین پناہ مانگتا ہون ساتہ تیری مشقت سفر کیسی اور بری حالت دیکہنی کیسی یعنی نقصان

نقصان وکمی کی اہل و مال مین غمگین ہون اور حالت بری ہو اور برائے پہرنی کیسی مال مین اور اہل مین اور اولاد مین یعنی اس سے پناہ ہی کہ سفر سے پہر کر اہل و مال مین نقصان وغیرہ دیکہون اور رنج اوٹہاؤن اور جب ارادہ پہرنے کا کری سفر سی پڑہی یہی کلمات اور زیادہ کری آخر اونکی مین ہم رجوع کرنی والے ہین توبہ کرنیوالی عبادت کرنیوالی ہین پروردگار اپنی کی لئی تعریف کرنیوالی ہین نقل کی یہہ مسلم ابو داؤد نسائی ترمذی نے

وَإِذَا رَكِبَ مَدَّ إِصْبَعَهُ وَقَالَ اللّٰهُمَّ أَنْتَ الصَّاحِبُ فِي السَّفَرِ وَالْخَلِيفَةُ فِي الْأَهْلِ

اللّٰهُمَّ اصْحَبْنَا بِصُحْبَتِكَ وَاقْلِبْنَا بِذِمَّةٍ اللّٰهُمَّ ازْوِ لَنَا الْأَرْضَ وَهَوِّنْ عَلَيْنَا السَّفَرَ

اللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ وَعْثَاءِ السَّفَرِ وَكَآبَةِ الْمُنْقَلَبِ ت س • اور جب سوار ہو اوٹہاوی انگلی اپنی یعنی اشارہ توحید کی لئی اور کہی یا اللہ تو یاری سفر مین اور خلیفہ ہی اہل مین یا اللہ محفوظ رکہہ ہمکو ساتہہ حفاظت اپنی کے اور پہیر ہمکو یعنی وطن کے طرف ساتہہ سلامتی کے یا اللہ لپیٹ ہمارے لئی زمین اور آسان کر ہمپر سفر یا اللہ تحقیق مین پناہ پکڑتا ہون ساتہہ تیری مشقت سفر کیسی اور بری حالت پہرنی کیسی نقل کی یہہ ترمذی نسائی نی

مَا مِنْ بَعِيرٍ إِلَّا فِي ذِرْوَتِهِ شَيْطَانٌ فَاذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ إِذَا رَكِبْتُمُوهُ كَمَا أَمَرَكُمُ

اللّٰهُ ثُمَّ امْتَهِنُوهَا لِأَنْفُسِكُمْ فَإِنَّمَا يَحْمِلُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ أ ط • نہین کوئی اونٹ مگر کہ بیچ بلندی کوہان اوسکی کی شیطان ہے پس یاد کرو نام خدا غالب و بزرگ کا جب کہ سوار ہو تم اوسپر جیسی کہ حکم کیا ہے تمکو خدا تعالی نی یعنی آیت سبحان الذی سخر لنا پڑہو تا شیطان دور ہو پہر خدمت مین لاؤ اوسکو واسطی نفسون اپنی کی پس تحقیق نہین سوار کرتا ہی تمکو کوئی سوائے اللہ غالب اور بزرگ کے نقل کی یہہ احمد طبرانی نی ف جیسی کہ حکم کیا تمکو خدا نی یعنی ساتہہ یاد کرنی نعمت کے اور تسبیح کے بیچ وَجَعَلَ لَكُمْ مِنَ الْفُلْكِ وَالْأَنْعَامِ مَا تَرْكَبُونَ سارے آیت کی مضمون اوسکا یہہ ہی کہ اللہ تعالی نی کی تمہاری لئی کشتیوں اور چارپایون سے وہ چیز کہ سوار ہوتی ہو تو کہ بیٹہو اون کی پیٹہون پر پہر یاد کرو نعمت رب اپنی کی جب بیٹہو اوسپر اور کہو تم پاکی ہی اوس خدا کو جسنی تابعدار کیا واسطی ہمارے اسکو اور نہین تہی ہم اسکی طاقت رکہنے والے اور تحقیق ہم طرف رب اپنی کی پہرنی والے ہین کہ ذکر الفجر

وَيَتَعَوَّذُ فِي السَّفَرِ مِنْ وَعْثَاءِ السَّفَرِ وَكَآبَةِ الْمُنْقَلَبِ وَالْحَوْرِ

بعد اکوی یعنی دعوۃ المظلوم وسوء المنظر فی الاھل والمال مت س ق + اور پناہ
پکڑی بیچ سفر کے مشقت سفر کیسی اور بری حالت پہرنی کیسی و نقصان کسی بیچہ زیادتی کے یعنی اعمال صالح مین
اور مال اور اولاد مین اور دعا مظلوم کیسی اور برای دیکہنی کیسی بیچ اہل کے اور مال کے یعنی یون پڑہے
اللّٰهم انی اعوذ بک من وعثاء السفر آخر تلک نقل کی یہہ مسلم ترمذی نسای ابن ماجہ نی اللّٰهم بلاغا
یبلغ خیرا ومغفرۃ منک ورضوانا بیدک الخیر انک علی کل شیء قدیر اللّٰهم انت الصاحب
فی السفر والخلیفۃ فی الاھل اللّٰهم ہون علینا السفر واطو لنا الارض اللّٰهم انی اعوذ
بک من وعثاء السفر وکآبۃ المنقلب + ص ی + یا اللہ مانگتا ہون مین تجہسی وسیلہ کہ پہونچاوی
مجہکو یعنی دنیا اور آخرت کی بہلائی کو اور مانگتا ہون بخشش تجہسی اور خوشنودی تیری بیچ ہاتہ تیری ہی کے
بہلائی ہی تحقیق تو ہر چیز پر قادر ہی یا اللہ تو یار ہی سفر مین اور خلیفہ ہی اہل مین یا اللہ آسان کر ہم پر سفر اور لپیٹ
ہمارے لئی زمین یا اللہ تحقیق مین پناہ پکڑتا ہون ساتہ تیری مشقت سفر کیسی اور بری حالت پہرنی کیسی نقل کی یہہ ابو
یعلی ابن سنی نے ف بلاغ لغۃ وسیلہ کو کہتی ہین کہ جسکی کرنی سی آدمی مطلوب اور قرب الہی کو پہونچے
بندگی خدا کی ہی کہ اوسکی سبب سی آدمی نجات پاتا ہی اور اللہ تعالی کا قرب حاصل کرتا ہی کذا ذکرہ سلی اللّٰهم
انت الصاحب فی السفر والخلیفۃ فی الاھل اللّٰهم اصحبنا فی سفرنا واخلفنا فی
اھلنا ت مس + یا اللہ تو یار ہی سفر مین اور خلیفہ ہی اہل مین یا اللہ یار ہو تو ہمارا بیچ سفر ہماری کے
اور خلیفہ رہ ہمارا بیچ اہل ہمارے کی نقل کی یہہ ترمذی نسای نی واذا علا ثنیۃ کبر واذا ھبطا
سبح + خ دمس + اور جب چڑہی پہاڑ پر اللہ اکبر کہی اور جب اترے اوس سی سبحان اللہ کہی نقل کی
یہہ بخاری ابو داود نسای نی واذا اشرف علی واد ھلل وکبر ع + اور جب گذری جنگل پر لا الہ الا اللہ
اور اللہ اکبر کہی نقل کی یہہ صحاح ستہ مین عثرت بہ دابۃ تعس بسم اللہ + س مس
ط + اور جو گر لوی کسیکو جانور اوسکا پس چاہئے کہ کہی بسم اللہ نقل کی یہہ نسای حاکم طبرانی
نی ف حیوۃ الحیوان مین لکہا ہی کہ طبرانی نی اوسط مین حضرت انس رضی روایت کی ہے کہ جو ملام

غلام یا لڑکا یا جانور بدخوی رکہتا ہو اوسکی کان مین یہہ آیت پڑہی افغیر دین اللہ یبغون ولہ اسلم من فی السموات

والارض طوعا وکرہا والیہ یرجعون کذا فی فتح المبین واذا رکب البحر امان من الغرق ان یقول

بیان کشتی میں بیٹھنے کا

بسم اللہ مجریہا الآیۃ وما قدروا اللہ حق قدرہ الآیۃ التی فی الزمر بعنی اور جب

سوار ہوے کوئی دریا مین یعنی کشتی مین امان ہی ڈوبنی سی پڑہنا بسم اللہ مجریہا آخر آیت تلک کا اور وما

قدروا اللہ حق قدرہ آخر آیت تلک کا وہ جو سورہ زمر مین ہی نقل کی یہہ طبرانی ابن سنی ابو یعلی نی **ف**

پہلے ساری آیت یون ہی بسم اللہ مجریہا ومرسہا ان ربی لغفور رحیم یعنی ساتہہ نام خدا کے ہی چلنا

کشتی کا اور ٹہیرنا اوسکا تحقیق پروردگار میرا البتہ بخشنے والا مہربان ہی یہہ بیان حضرت نوح کی کشتی کا ہے

منقول ہی کہ جب وہ چلنا کشتی کا چاہتی تہی بسم اللہ کہتی تہی چلتی تہی اور جب ٹہیرنا چاہتی بسم اللہ کہکے

ٹہیر جاتی پس اسی لیے حضرت نے اس آیت کی پڑہنی کا حکم فرمایا اور دوسری آیت ساری یون ہی وما قدروا

اللہ حق قدرہ والارض جمیعا قبضتہ یوم القیامۃ والسموات مطویات بیمینہ سبحانہ وتعالی عما یشرکون

یعنی اور نہ پہچانا کافرون نے خدا کو حق پہچاننی اوسکے کا اور زمین تمام قبضہ اوسکی مین ہوگی دن قیامت

کے اور آسمان لپیٹی جاوینگے داہنی ہاتہہ اوسکے مین پاکی ہی اوسکو اور برتر ہی اوس چیز سی کہ شریک

کرتی ہین کافر کندا وکر الفحر واذا انفلتت دابتہ فلینادا عینونی عباد اللہ رحمکم

بیان جانور کے بھاگ جانیکا

اللہ مو مص + اور جب بہاگ جاوے جانور کسیکا پس چاہی کہ پکاری مدد کرو میری ای بندون خدا کی

نقل کی یہہ بزار نے ابن عباس سی اور ابن ابی شیبہ نے اسکی ساتہہ لفظ رحمکم اللہ کا بہی زیادہ نقل کیا ہے

لیکن موقوفا یعنی یہہ قول ابن عباس کا ہی **ف** مراد بندون خدا سی رجال الغیب ہین یعنی ابدال یا ملائکہ

یا مسلمان جنات ابن مسعود نی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سی روایت کی ہی کہ جب بہاگ جاوے جانور کسیکی جنگل

مین پس چاہیی کہ کہی یا عباد اللہ احبسوا یا عباد اللہ احبسوا یا عباد اللہ احبسوا یعنی اسے بندگان

خدا روکو اسکو پس تحقیق اللہ کی بندی زمین مین ہین کہ روکتی ہین اوسکو پس ایکبزرگ سی منقول ہی کہ جانور

ونکا بہاگ گیا اور وہ یہہ حدیث جانتی تہی تو انہون نے یہہ کلمے کہی سنتے الحال اللہ تعالی جانور اوسکا پہیر لایا

كذا ذكره العلي والفخر وإن أراد عونا فليقل يا عباد الله أعينوني يا عباد الله أعينوني يا عباد الله أعينوني

ط ÷ اور جو چاہی مدد یعنی اللہ تعالی کی جانب سی کسی امر مین پس چاہیئے کہ کہی ای بندو خدا کی مدد کرو میری ای بندو خدا کی مدد کرو میری

ای بندو خدا کی مدد کرو میری نقل کی یہہ طبرانی نی **ف** فرمایا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ جب کوئی

کچھہ چیز گم کری یا چاہی مدد اور حال یہہ کہ وہ ایسی زمین مین ہو کہ کوئی انیس نہین اوسکا نہین ہی پس چاہیئے کہ

کہی یا عباد اللہ أعينوني پس اللہ تعالی کی بندی ہین کہ تم نہین دیکہتی کذا ذکرہ العلی والفخر وقد جرب

ذلك ÷ **ط** ÷ اور تحقیق آزمایا گیا ہی یہہ نقل کی یہہ طبرانی نی **ف** یہہ قول راویکا ہی مرک شاہ نی

بعض علما ثقات سی نقل کیا ہی کہ یہہ حدیث حسن ہے اور محتاج ہین طرف اسکی تمام مسافر اور مشایخ سی روایت کی

گئی ہی کہ یہہ مجرب ہے اس مقدمہ مین اور نزدیک ہی تہا کہ اسکی فتح مقصود ہو کذا ذکرہ الفخر والعلی وإذا أشرف

على مكان مرتفع قال اللهم لك الشرف على كل شرف ولك الحمد على كل حال **اصی**

اور جب چڑہی کوئی جگہہ بلند پر کہی یا اللہ واسطی تیری بزرگی ہی ہر بلندی پر یعنی قدر اور مرتبہ تیرا بلند ہی ہر بلندی

سی اور تیری لئی سب تعریف ہی ہر حال نقل کی یہہ احمد ابو علی حسنی نی وإذا رأى بلدة يريد دخولها

قال حين يراها اللهم رب السموات السبع وما أظللن ورب الأرضين السبع

وما أقللن ورب الشياطين وما أضللن ورب الرياح وما ذرين فإنا نسئلك

خير هذه القرية وخير أهلها ونعوذ بك من شرها وشر أهلها وشر ما فيها **س**

حب مس ÷ اور جب دیکہی اوس شہر کو کہ چاہتا ہی داخل ہونا اوس مین کہی جب کہ دیکہی اوسکو

یا اللہ پروردگار ساتون آسمانون کی اور اس چیز کی کہ سایہ ڈالا ہی اونہون نی اور ای رب ساتون زمینون کے

اور اس چیز کی کہ اوٹہایا ہی انہون نی اور ای رب شیطانون کی اور اوس کی کہ گمراہ کیا ہی شیطانون نی اونکو

اور ای رب ہواؤن کی اور اوس چیز کی کہ پراگندہ کرتی ہین ہوائین پس تحقیق ہم مانگتی ہین بہلائی اس شہر کی

اور بہلائی شہر والون کی اور پناہ پکڑتی ہین ساتہہ تیری برائی اسکی سی اور برائی رہنی والون اسکی کے سی اور

برائی اوس چیز کی سی کہ اسمین ہی نقل کی یہہ نسائی ابن حبان حاکم نی **ف** بہلائی شہر کی یہہ ہی کہ داخل

داخل ہونا مبارک ہو یعنی سبب طاعت اور عبادت اور عافیت کا ہو اور برائی شہر والونکی یہہ کہ تکلیف دین
اور صحبت اونکی باعث بیمزگی کی ہو اَسْئَلُکَ خَیْرَھَا وَخَیْرَ مَا فِیْھَا وَاَعُوْذُبِکَ مِنْ شَرِّھَا وَشَرِّ مَا فِیْھَا
مانگتا ہون مین تجہسی بہلائی شہر کی اور بہلائی اوسچیز کی کہ اسمین ہی اور پناہ مانگتا ہون مین ساتہہ تیری برائی اوسکی
اور برائی اوسچیز کی کہ اسمین ہی نقل کی طبرانی نی دعا میں یرید ان یدخلھا اَللّٰھُمَّ بَارِکْ لَنَا فِیْھَا ثلث مرات اَللّٰھُمَّ
ارْزُقْنَا جَنَاھَا وَحَبِّبْنَا اِلٰی اَھْلِھَا وَحَبِّبْ صَالِحِیْ اَھْلِھَا اِلَیْنَا ط ع اور پڑہی وقت ارادہ داخل ہونی شہر کے
یا اللہ برکت دی واسطی ہمارے شہر مین پڑہی یہہ تین بار یا اللہ نصیب کر ہمکو میوی اسکی اور دوست کر ہمکو
طرف شہر والون کی اور دوست کر نیکبخت شہر والونکو طرف ہمارے نقل کی یہہ طبرانی نی اوسط مین
وَاِذَا نَزَلَ مَنْزِلًا اَعُوْذُ بِکَلِمَاتِ اللّٰہِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ فَاِنَّہٗ لَمْ یَضُرَّہٗ شَیْءٌ حَتّٰی
یَرْتَحِلَ م ت س ق ا ط مص اور جب اوتری مسافر منزل مین پڑہی پناہ پکڑتا ہون مین
ساتہہ کلمون پورے خدا کی برائی اوس چیز کیسی پیدا کی پس تحقیق نہین ضرر کریگی پڑہنی والی کو کوئی چیز
یہان تلک کہ کوچ کری نقل کی یہہ مسلم ترمذی نسائی ابن ماجہ احمد طبرانی ابن ابی شیبہ نی وَاِذَا اَمْسٰی
وَاَقْبَلَ اللَّیْلُ یَا اَرْضُ رَبِّیْ وَرَبُّکِ اللّٰہُ اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ شَرِّکِ وَشَرِّ مَا خُلِقَ فِیْکِ
وَشَرِّ مَا یَدِبُّ عَلَیْکِ وَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ اَسَدٍ وَّاَسْوَدَ وَمِنَ الْحَیَّۃِ وَالْعَقْرَبِ وَمِنْ
شَرِّ سَاکِنِ الْبَلَدِ وَمِنْ وَّالِدٍ وَّمَا وَلَدَ د س مس اور جب شام کری مسافر اور آوی رات
پڑہی ای زمین رب میرا اور رب تیرا اللہ ہی پناہ پکڑتا ہون مین ساتہہ اللہ کی برائی تیری سی یعنی خسف وغیرہ کی
اور برائی اوس چیز کیسی پیدا کی گئی تجہمین یعنی سانپ وغیرہ اور برائی اوسچیز کیسی چلتی ہی تجہپر یعنی حیوانات
اور جن وانس اور پناہ پکڑتا ہون ساتہہ اللہ کی برائی شیر کیسی اور اژدہای کالی کیسی اور ہر طرح کی سانپ کیسی اور
بچہو کیسی اور برائی رہنی والون شہر کیسی یعنی جنات یا آدمی اور برائی جنی والی کیسی یعنی آدمی یا ابلیس اور
بیٹی کیسی یعنی اولاد آدمی یا اولاد ابلیس نقل کی یہہ ابو داود نسائی حاکم نی وَقْتَ السَّحَرِ یقول
سَمِعَ سَامِعٌ بِحَمْدِ اللّٰہِ وَنِعْمَتِہٖ وَحُسْنِ بَلَائِہٖ عَلَیْنَا رَبَّنَا صَاحِبْنَا وَاَفْضِلْ عَلَیْنَا عَائِذًا

[illegible]

بِاللّٰهِ مِنَ النَّارِ ٭ م ٭ دتن عن ٭ اور پچھلی رات کو کہی مسلمونسی سنتی والی ہی تعریف کرنی میری خدا کو اور اقرار میرا ساتھہ نعمت اوسکی کی اور خوبی نعمت اوسکی ہمپر اے رب ہمارے یا رہو یعنی مددگار ہمارا اور فضل ہم پر کہتا ہون یہہ کلام پناہ چاہتا ہو ساتھہ خدا کی آگ سی نقل کی یہہ مسلم ابوداؤد نسائی ابوعوانہ سنے

وَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتُحِبُّ يَا جُبَيْرُ اِذَا خَرَجْتَ فِي سَفَرٍ اَنْ تَكُوْنَ اَمْثَلَ اَصْحَابِكَ هَيْئَةً وَاَكْثَرَهُمْ زَادًا ٭ ب ٭ اور فرمایا پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے چاہتا ہی تو ای جبیر کہ جب نکلی تو سفر مین یہہ کہ ہووے تو بہتر یاروں اپنی سی ہیئت مین یعنی صورت وحالمین اور بہت زیادہ ملو نکالا زروی توشہ سکے

ف یعنی بہت مال والا اور بہت فراخی اور کمال وجمال والا ہوجاوے تو فقلت نعم بابی انت وامی

قَالَ فَاقْرَأْ هٰذِهِ السُّوَرَ الْخَمْسَ قُلْ يَا اَيُّهَا الْكَافِرُوْنَ وَاِذَا جَاءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَقُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ وَقُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ وَقُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ وَافْتَتِحْ كُلَّ سُوْرَةٍ بِبِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ وَاخْتِمْ قِرَاءَتَكَ بِهَا وَالْجُبَيْرُ وَكُنْتُ غَنِيًّا كَثِيْرَ الْمَالِ فَكُنْتُ اَخْرُجُ فِي سَفَرٍ فَاَكُوْنُ اَبَذَّهُمْ هَيْئَةً وَاَقَلَّهُمْ زَادًا ٭ پس عرض کیا مینی ہان فدا ہوون تمپر باپ میرے فرمایا پس پڑھہ یہہ پانچ سورتین قل یا اور اذا جاء اور قل ہو اللہ اور قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس اور شروع کر ہر سورت کو ساتھہ بسم اللہ کی اور ختم کر قرارت اپنی ساتھہ بسم اللہ کی یعنی سب چھہ ہونگی کہا جبیرنی اور تہا مین غنی بہت مال والا پس تہا مین کہ نکلتا تہا سفر مین پس ہوجاتا تہا بہت تباہ حال یاروں سی ہیئت مین اور کمتر انسی توشہ مین

ف یعنی باوجود کثرت مال کی بہ ہیئت لو مفلس ہوجاتا مین سبب ضایع ہونی مال کی اور بے برکتی سکے

فَمَا زِلْتُ مُنْذُ عَلَّمَنِيْهِنَّ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَرَأْتُ بِهِنَّ اَكُوْنُ مِنْ اَحْسَنِهِمْ هَيْئَةً وَاَكْثَرِهِمْ زَادًا حَتّٰى اَرْجِعَ مِنْ سَفَرِيْ ٭ ص ٭ پس ہمیشہ رہا مین جبسے کہ سیکہین مینی یہہ صورتین رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم سی اور پڑھا اونکو تہا مین بہتر ہیئت مین اور زیادہ ترین اونکی توشہ مین یہان تک کہ پہرتا مین سفر اپنی سی نقل کی یہہ ابویعلی سنے مَا مِنْ رَاكِبٍ يَخْلُوْ فِيْ مَسِيْرِهِ بِاللّٰهِ وَذِكْرِهِ اِلَّا رَدِفَهُ اللّٰهُ مَلَكٌ وَلَا يَخْلُوْ بِشِعْرٍ وَنَحْوِهِ اِلَّا رَدِفَهُ شَيْطَانٌ

ط + نہیں کوئی سوار کہ خالی ہو امور دنیا سی دل اپنی سی اور مشغول ہو ملا اوسکا ساتھ اللہ کی اور زبان ساتھ
ذکر اوسیکی مگر یہ بھیجی اوسکی سواری کرتا ہی اللہ تعالی فرشتہ کو اور نہیں خالی ہوتا ذکر اوسکی سی اور مشغول ہوتا ہے
ساتھ شعر کی یعنی شعر بیہودہ کی اور مانند اوسکے کی یعنی ساتھ کلام دنیا اور بیہودہ کی مگر یہ بھیجی سوار کرتا ہی اللہ
اوسکے شیطان کو نقل کے یہہ طبرانی نی ف یعنی جو کوئی سواری کی وقت یاد خدا کی کرتا ہی اوسکی بھی
اللہ تعالی فرشتہ متعین کرتا ہی کہ نگہبان اور مددگار رہتا ہی اور تعلیم نیکی کی کرتا ہی اور بدی سی باز رکھتا ہی و الا شیطان
متعین ہوتا ہی اور بدی کی راہ بتاتا ہی کذا ذکرہ الفخر وَاِنْ كَانَ فِيْ حَجٍّ فَاِذَا اسْتَوَتْ بِهٖ رَاحِلَتُهٗ عَلَى

بیان حج کا

الْبَيْدَاءِ حَمِدَ اللّٰهَ وَسَبَّحَ وَكَبَّرَ بخ + اور جو ہووے مسافر سفر حج میں پس جب ٹہیری ساتھ اوسکے
سواری اوسکی بیدا پر الحمد للہ کہی اور سبحان اللہ اور اللہ اکبر کہی نقل کے یہہ بخاری نی ف بیدا نام
ایک جگہہ بلند کا ہی درمیان مکہ اور مدینہ کی آگی ذو الحلیفہ کی جانب مکہ کی فَاِذَا اَحْرَمَ لَبّٰى لَبَّيْكَ اللّٰهُمَّ
لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ لَبَّيْكَ اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ ع

ع + پس جب احرام باندہی لبیک کہی اسطرح حاضر ہوں میں خدمت تیری میں یا اللہ حاضر ہوں خدمت تیری میں
حاضر ہوں خدمت تیری میں نہیں کوئی شریک تیرا حاضر ہوں خدمت تیری میں تحقیق تعریف اور نعمت تیری ہی
لئی ہی یعنی انعام و احسان بندوں پر تیری ہی جانب سی ہی اور ملک تیری ہی لئی ہی نہیں کوئی شریک تیرا یہہ صحاح ستہ میں ہی
ف احرام میں کتنی چیزوں کو حرام کرتا ہوتا ہی خواہ احرام حج کا ہو یا عمرہ کا تفصیل اوسکی فقہ میں دیکہی اور قصد کرنیوالی
حج کیکو چاہی کہ اول طہارت و غسل کری اور کپڑی پہناوی یعنی جو ہوتی بہت پہنی اور خوشبو بدن کو لگاوی اور دو رکعت پڑہی
پہلی میں الحمد بعد قل یا ایہا الکافرون دوسری میں الحمد قل ہو اللہ پڑہی کہ یہہ سنت ہی بہ نیت احرام کی کرتی اور اگر بعد نماز کی بہی احرام باندہی
جائز ہی لیکن مکروہ اور بعد نماز کی لبیک کہے اور بعد اوسکی بہید کائنات پر درود بہیجی اور لبیک کہنی بعد نماز کی ہمارے
نزدیک سنت ہی اور فرض احرام کی دو ہیں نیت اور مطلق ذکر لبیک ہو یا سوا اوسکی لعد ہو اور سوا انکی اور چیزیں سنت ہیں
یا مستحب اور لبیک کہنی سارے حج میں ایکبار فرض ہی اور بار بار سنت اور مستحب ہی کہ جب لبیک کہے تین بار کہے
کلم نہ کہی اور زبان کی کہی دسی کہنا مفید نہیں کذا ذکر الفخر لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ وَالْخَيْرُ

بَیۡنَ یَدَیۡکَ لَبَّیۡکَ وَالرَّغۡبَاءُ اِلَیۡکَ وَالۡعَمَلُ لَبَّیۡکَ * موعد * حاضر ہون مین خدمت تیرے مین حاضر ہون مین خدمت تیرے مین اور مستعد ہون طاعت پر اور بہلائی ہاتہون تیرے مین ہی یعنی قبضہ قدرت و تصرف تیرے مین حاضر ہون خدمت تیرے مین اور رغبت طرف تیرے ہی اور عمل طرف تیرے جڑہتی مین حاضر ہون خدمت تیرے مین نقل کی یہہ موقوفاً مسلم اور چارون نے لَبَّیۡکَ اِلٰہَ الۡحَقِّ لَبَّیۡکَ * س ق حب مس * لبیک کہتا ہون اے معبود برحق لبیک نقل کی یہہ نسائی ابن ماجہ ابن حبان حاکم نے وَاِذَا فَرَغَ مِنۡ تَلۡبِیَتِہٖ سَاَلَ اللّٰہَ مَغۡفِرَتَہٗ وَرِضۡوَانَہٗ وَاسۡتَعۡفَاہُ مِنَ النَّارِ * ط * اور جب فراغت پاوے لبیک کہنی سے مانگی خدا تعالی سے بخشش اوسکی اور خوشنودی اوسکی اور مانگی اوس سے آزادگی آگ سے نقل کی یہہ طبرانی نے * ف * چنانچہ حدیث شریف مین یہہ دعا آئی ہے پڑہے بلکہ بعد ہر لبیک کے پڑہنا اسکا سنت ہے اَللّٰہُمَّ اِنِّیۡ اَسۡئَلُکَ مَغۡفِرَتَکَ وَرِضَاکَ عَنِّیۡ فِیۡ دَارِ الۡقَرَارِ وَاَنۡ تُعۡتِقَنِیۡ مِنَ النَّارِ کذا ذکر الفخر وَاِذَا حَاذَی کُلَّمَا اَتَی الرُّکۡنَ کَبَّرَ * خ * پس جب طرف کرے جب کہ آوے رکن اسود کی پاس تکبیر کہے نقل کی یہہ بخاری نے * ف * جہان فقط رکن مذکور ہوا ہے اوس سے مراد رکن اسود ہوتا ہے یعنی حجر اسود ہے پس جب روبرو آوے اوسکے بسم اللہ الحمد للہ لا الہ الا اللہ اور درود اور اللہ اکبر کہکر طواف شروع کرے پہر جب ایک دورہ کر چکے آوے اوسکو شوط کہتے ہین اسیطرح کرے پس ساتہ شوط یونہی ادا کرے اور جب تکبیر کہے دونو ہاتہ کندہے تلک اوٹہاکر ہتیلیان سامنے حجر اسود کی کرے پہر بوسہ دے اور طریق بوسہ کا یہہ ہے کہ دونو ہاتہ حجر اسود پر رکہکر درمیان اونکی موہنہ رکہکر بوسہ دے مگر اسطرح کہ آواز نہ آوے اور جو موہنہ سے نہین دیسکتا ہے ہاتہ لگاکر چومے جو یہہ بہی نہ ہوسکے تو لکڑی وغیرہ لگاکر اوسی چومے یہہ موافق تصریح حداد کی ہے اور جو یہہ بہی نہ ہوسکے دونو ہاتہون سے اوسکی طرف اشارہ کرے اور مستحب ہے کہ حجر اسود پر سجدہ کرے اور بوسہ دے تین بار لو ہے نہ کرے کذا ذکر الفخر

وَیَقُوۡلُ بَیۡنَ الرُّکۡنَیۡنِ رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنۡیَا حَسَنَۃً وَّفِی الۡاٰخِرَۃِ حَسَنَۃً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ * د س حب مس * اور کہے درمیان دونو رکنون کے اے رب ہمارے دے ہمکو دنیا مین نیکی اور آخرت مین نیکی اور بچا ہمکو عذاب آگ کی نقل کی یہہ ابوداؤد نسائی ابن حبان حاکم نے * ف *

کعبہ کی چار کونی ہیں دو کو عراقی اور شامی کہتی ہیں اور دو کو رکن اسود اور رکن یمانی اور کبھی ان دونوں کو بھی رکنین یمانیین کہتی ہیں یہان یہی مراد ہیں یعنی رکن اسود اور رکن یمانی کہ جانب جنوب کی ہیں کذا ذکرہ الفخر

وَ کَذٰلِكَ بَيْنَ الرُّكْنِ وَالْحِجْرِ ٭ مو مص ٭ اور اسیطرح یعنی ربنا پڑہی درمیان رکن اسود کی اور حجر کے نقل کی یہہ موقوفا ابن ابی شیبہ نی ف حجر کہتی ہین کعبہ کی دیوار کو کہ جانب شمال کعبہ کے ہی اسکے یہہ دیوار کعبی کی تہی اب اسکو پڑہی چہوڑ کر اسی دیوار کعبی کی بنائی ہی حجر بطور آدہی دایرہ کے ہی بقدر انیس گز کی کذا ذکر الفخر

وَفِي الطَّوَافِ مس اَوْ بَيْنَ الرُّكْنِ وَالْمَقَامِ ٭ مو مص اور پڑہی طواف مین نقل کی یہہ حاکم نی یا درمیان رکن اور مقام ابراہیم کی نقل کے یہہ موقوفا ابن ابی شیبہ نے ف یعنی حاکم نی مطلق طوف مین آگی کی دعا پڑہنی روایت کی ہی اور ابن ابی شیبہ نے خاص درمیان رکن اسود اور مقام ابراہیم کی

اَللّٰهُمَّ قَنِّعْنِي بِمَا رَزَقْتَنِي وَبَارِكْ لِي فِيهِ وَاخْلُفْ عَلٰى كُلِّ غَائِبَةٍ لِي بِخَيْرٍ مس مو مص ٭ یا اللہ قناعت دی مجکو ساتہہ اوس چیز کی کہ نصیب کی تو نی مجکو اور برکت دی میرلی اوسین اور خلیفہ ہو یعنی نگہبان اور پرہر چیز میری کی کہ غایب ہے ساتہہ بہلائی کی نقل کی یہہ حاکم نی اور موقوفا ابن ابی شیبہ نے

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ مو مص نہین کوئی معبود مگر خدا ایک ہے وہ نہین کوئی شریک اوسکا واسطی اوسکی بادشاہت ہی اور اوسکی لئے تعریف ہی اور وہ ہر چیز پر قادر ہی نقل کی یہہ موقوفا ابن ابی شیبہ نی ف یعنی ایک روایت ابن ابی شیبہ کی ہین یہہ کلمہ پہلی دعا کی ساتہہ زیادہ ہی

فَاِذَا فَرَغَ مِنَ الطَّوَافِ تَقَدَّمَ اِلَى الْمَقَامِ ابْرَاهِيْمَ فَقَرَأَ وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ اِبْرَاهِيْمَ مُصَلًّى فَجَعَلَ الْمَقَامَ بَيْنَهٗ وَبَيْنَ الْبَيْتِ وَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ فِي الْاُوْلٰى قُلْ يَا اَيُّهَا الْكَافِرُوْنَ وَفِي الثَّانِيَةِ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ٭ پس جب فراغت پاوی طوف سی آوی طرف مقام ابراہیم کی پس پڑہی یہہ آیت اور پکڑو مقام ابراہیم کو جای نماز اور کری مقام ابراہیم کو درمیان اپنی اور درمیان کعبی کے اور پڑہی دو رکعت پڑہی پہلی رکعت مین قل یا اور دوسرے مین قل ہو اللہ ف مقام ابراہیم ایک پتہر ہی کہ حضرت ابراہیم ع نی اوس پر

کہڑی ہوکر لوگونکو بحسب حکم الہی کی حج کی لئی پکارا تہا چنانچہ وہ حکم بیچ آیت وَاَذِّنْ فِی النَّاسِ بِالْحَجِّ کی
مذکور ہی یعنی اعلام کر لوگون مین ساتہ حج کے اوسپر نشان قدمون حضرت ابراہیم علیہ السلام کا ہی اب تمنی
کبہی کے ایک پتہری مین ہی پس اوسکی پیچہی کہڑا ہوکر دوگانہ پڑہی کہ وہ اسکی اور کعبی کی بیچ مین ہو جاوی دو رکعت
ہر طواف کی بعد واجب ہین خواہ طواف نفل ہو یا فرض یا واجب اور یہہ جگہہ کہ اس نماز کی لئے بیان ہوئی
فضل ہی اگر اور جا بہی پڑہی جایز ہی کذا ذکرہ الفخر ثُمَّ یَرْجِعُ اِلَی الرُّکْنِ فَیَسْتَلِمُہٗ ثُمَّ یَخْرُجُ
مِنَ الْبَابِ اِلَی الصَّفَا ت: پہر پہری طرف رکن کی یعنی حجر اسود کے پس چومی اوسکو یعنی بوسہ ہاتہہ وغیرہ
سی چہوی پہر نکلی دروازہ مسجد کی سی یعنی باب الصفا سی طرف صفا کی ف سنت یہی کہ نکلی بقصد سعی
کی صفا کی طرف نکلی بلا عذر تاخیر کرنی بری ہی اور عذر سی یا استراحت کی لئی واسطی دہو کرنی ماندگی کی اگر تاخیر
کری مضایقہ نہین کذا ذکرہ الفخر فَاِذَا دَنَا مِنْہُ قَرَأَ اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَۃَ مِنْ شَعَائِرِ اللّٰہِ اَبْدَأُ
بِمَا بَدَأَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجَلَّ بِہٖ فَیَرْقٰی الصَّفَا حَتّٰی یَرَی الْبَیْتَ پس جب قریب ہووی صفا سی پڑہی یہہ آیت تحقیق
صفا اور مروہ نشانیون خدا کی سی ہی پہر کہی ابتدا کرتا ہون مین یعنی سعی مین ساتہہ اوس چیز کی کہ ابتدا کی اللہ عزوجل
نے ساتہہ اوسکی یعنی ساتہہ ذکر صفا کی پہر چڑہی صفا پر یہان تلک کہ دیکہی خانہ کعبی کو ف اگلی زمانہ مین کوٹہہ
کعبی کا صفا پر سی معلوم ہوتا تہا اب بناء حرم سی چہپ گیا ہی مگر بعض جگہہ صفا پر سی اگر دروازہ حرم کا
کہلا ہو تو بعض حجر کعبہ کا معلوم ہوتا ہی کذا ذکرہ الفخر فَیَسْتَقْبِلُ الْقِبْلَۃَ فَیَحْمَدُ اللّٰہَ وَیُکَبِّرُہٗ پس مونہہ
کری قبلہ کی طرف پس کہی وحدانیت خدا کی اور بڑائی اوسکی ف یعنی لا الہ الا اللہ اللہ اکبر کہی اور دونو
ہاتہہ کہنڈہی تلک بطور دعا کی اوٹہاوی کذا ذکرہ الفخر وَیَقُوْلُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ
لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ یُحْیِیْ وَیُمِیْتُ وَہُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ اَنْجَزَ وَعْدَہٗ
وَنَصَرَ عَبْدَہٗ وَہَزَمَ الْاَحْزَابَ وَحْدَہٗ ت اور کہی نہین کوئی معبود مگر اللہ تنہا نہین کوئی شریک اوسکا
اوسیکی لئی بادشاہت ہی اور اوسیکی لئی سب تعریف ہی وہی جلاتا ہی اور مارتا ہی اور وہ ہر چیز پر قادر ہی
نہین کوئی معبود مگر اللہ تنہا پورا کیا وعدہ اپنا یعنی مکہ فتح ہوا اور تقویت دین کی ہوئی اور مدد کی بندہ اپنی کی

اپنی کی یعنی رسول خدا کی اور شکست دی کفار کی گروہوں کو تنہا ف یعنی غزوہ خندق مین کہ قریب بارہ
ہزار کے کفار سوائے یہود قریظہ اور نضیر کی جمع ہو کر مدینہ پر آ چڑہی تہی اور ارادہ لڑائی کا سو عالم ہی کہتی تہی
اللہ تعالی نے ہوا کو اور لشکر ملائکہ کو اونپر متعین کیا کہ ہلاک اور خراب کیا اور یہہ کلمہ احتمال ہی کہ سوائے توحید
و تکبیر کے فرماتی ہوں یا ہی بیان اوس توحید و تکبیر کا ہو کذا ذکرہ العلی ثُمَّ یَدْعُو بَیْنَ ذٰلِکَ وَیَقُوْلُ
مِثْلَ هٰذَا ثَلٰثَ مَرَّاتٍ پہر دعا کری درمیان مین اسکی اور کہی مانند اسکی تین بار ف
یعنی کلمہ وغیرہ پڑہی اور دعا کری تین بار ثُمَّ نَزَلَ اِلَی الْمَرْوَةِ حَتّٰی اِذَا انْصَبَّتْ قَدَمَاهُ فِیْ بَطْنِ الْوَادِیْ
سَعٰی حَتّٰی اِذَا صَعِدَتَا مَشٰی پہر اوتری صفا سی اور قصد کری مروہ کا یہانتک کہ جب اوترین دونو پانو
اوسکے بیچ نشیب نالی کی دوڑے یہانتک کہ جب چڑہی چلی اپنی چال ف یعنی جب پستی نالی کی بلندی پر پہنچی
چڑہتی لگی سعی موقوف کری اور آہستہ چلے اور یہہ پستی بلندی اگلی زمانی مین تہی اب برابر ہو گئی ہی سعی کرنیکی
نشانی بنادی ہی اوسکو میلین اخضرین کہتی ہین پس اوس جگہہ سی سعی کری اور سنت کی ہی کذا ذکرہ الفخر
حَتّٰی اَتَی الْمَرْوَةَ فَفَعَلَ عَلَی الْمَرْوَةِ کَمَا فَعَلَ عَلَی الصَّفَا ۔ م د س ق حب ۔ یہانتک کہ
جب آوی مروہ پر کری مروہ پر جیسیکہ کیا تہا صفا پر نقل کی یہہ مسلم ابو داود نسائی ابن ماجہ ابو عوانہ نے
ف یعنی متوجہ قبلہ کو ہو کر تکبیرات وغیرہا کہی پہر مروہ سی اوترکر صفا کو جاوے اور اسیطرح سعی کرے
سات بار یعنی نہین کری کہ صفا سی مروہ تلک ایک شوط ہوتا ہی اور مروہ سی صفا تلک دو شوط یہہ سات بار
سعی کرتی و جیسے ہی کذا ذکرہ الفخر اور ایک روایت مین یون آیا ہے کَانَ اِذَا وَقَفَ عَلَی الصَّفَا یُکَبِّرُ ثَلٰثًا وَیَقُوْلُ
لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْکَ لَهٗ لَهُ الْمُلْکُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ یَصْنَعُ
ذٰلِکَ سَبْعَ مَرَّاتٍ فَیَصِیْرُ مِنَ التَّکْبِیْرِ اِحْدٰی وَعِشْرِیْنَ وَمِنَ التَّهْلِیْلِ سَبْعًا وَیَدْعُوْ فِیْمَا
بَیْنَ ذٰلِکَ وَیَسْئَلُ اللّٰهَ ثُمَّ یَهْبِطُ فَاِذَا رَقِیَ عَلَی الْمَرْوَةِ صَنَعَ کَمَا صَنَعَ عَلَی الصَّفَا حَتّٰی یَفْرُغَ
مِنْ سَعْیِهٖ ۔ مو ط ص ۔ اور جب چڑہی صفا پر تکبیر کہی تین بار اور کہی نہین کوئی معبود مگر اللہ تنہا نہین
کوئی شریک اسکا اوسیکی ہی بادشاہت ہی اور اوسیکی ہی تعریف ہی اور وہ ہر چیز پر قادر ہے کری یہہ

یعنی تین بار تکبیر کہتی اور ایکبار کلمہ پڑہتا ساتہ بار یہی ہونگی تکبیریں اکیس بار اور کلمہ سات بار اور دعا کرتی درمیان اُسکی یعنی درمیان اُسکی کہ ندکور ہوا سات بار پڑہتی ہی اور مانگتی خدا تعالی سی پہر اوترتی صفا سی جب چڑہتی مروہ پر کرتی جیسا کہ کیا تہا صفا پر یہان تلک کہ فراغت پاوی سعی اپنی سی نقل کی یہہ موقوفا موطا نی اور ابن ابی شیبہ نی

وَیَدْعُوْا عَلَی الصَّفَا اَللّٰھُمَّ اِنَّکَ قُلْتَ اُدْعُوْنِیْ اَسْتَجِبْ لَکُمْ وَاِنَّکَ لَا تُخْلِفُ الْمِیْعَادَ وَاِنِّیْ اَسْئَلُکَ کَمَا ھَدَیْتَنِیْ لِلْاِسْلَامِ اَنْ لَا تَنْزِعَہٗ مِنِّیْ حَتّٰی تَتَوَفَّانِیْ وَاَنَا مُسْلِمٌ موطا

اور دعا کرتی صفا پر یا اللہ تحقیق تو نی فرمایا ہی دعا کرو مجہسی قبول کرونگا دعا تمہاری اور تحقیق تو نہین خلاف کرتا ہی وعدی کو اور تحقیق مین مانگتا ہون تجہسی کہ جیسی کہ ہدایت کیا تو نی مجکو دین اسلام کی نہ نکالیو اسکو مجہسی یہان تلک ماری تو مجکو اس حالمین کہ مین مسلمان ہون یہہ موقوف موطا مین ہی

وَبَیْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَۃِ رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ اَنْتَ الْاَعَزُّ الْاَکْرَمُ موصلی اور پڑہتی درمیان صفا اور مروہ کی ای رب میری بخش اور رحم کر تو ہی غالب تر بزرگتر نقل کی یہہ موقوفا ابن ابی شیبہ نی

وَاِذَا سَارَ اِلٰی عَرَفَاتٍ لَبّٰی وَکَبَّرَ مد٭ اور جب چلی طرف عرفات کی لبیک کہی اور تکبیر نقل کے مسلم ابو داود نی **ف** یعنی کبہی لبیک کہی راہ مین اور کبہی تکبیر کہی علمانی لکہا ہی کہ لبیک کہنی سنت ہی اور تکبیر کہنی جایز کذا ذکر الفخر

وَخَیْرُ الدُّعَاءِ دُعَاءُ یَوْمِ عَرَفَۃَ وَخَیْرُ مَا قُلْتُ اَنَا وَالنَّبِیُّوْنَ مِنْ قَبْلِیْ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ت

اور بہتر سب دعاؤن سی دعا ہی دن عرفہ کی ہی اور بہتر اُس چیز کا کہ کہا مینی اور سب نبیانی کہ پہلی مجہسی تہی یہہ ہی لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد وھو علی کل شیء قدیر نقل کی یہہ ترمذی نی

اَکْثَرُ دُعَائِیْ وَدُعَاءِ الْاَنْبِیَاءِ قَبْلِیْ بِعَرَفَۃَ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ فِیْ قَلْبِیْ نُوْرًا وَفِیْ سَمْعِیْ نُوْرًا وَفِیْ بَصَرِیْ نُوْرًا اَللّٰھُمَّ اشْرَحْ لِیْ صَدْرِیْ وَیَسِّرْ لِیْ اَمْرِیْ وَاَعُوْذُ بِکَ مِنْ وَسَاوِسِ الصَّدْرِ وَشَتَاتِ الْاَمْرِ وَفِتْنَۃِ الْقَبْرِ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنْ شَرِّ مَا یَلِجُ فِی اللَّیْلِ وَشَرِّ مَا یَلِجُ فِیْ

النّهار و فتنۃ القبر و شرّ ما تهبّ به الرّیاح ۞ مس ۞ بهت دعا کی اور دعا انبیا کی که پهلی مجهسی سب تهی دن عرفه کی یه هی لا اله الا الله وحده لا شریک له الملک و له الحمد و هو علی کلّ شیء قدیر یا الله کر دل میری مین روشنی اور سماعت میری مین روشنی اور بینائی میری مین روشنی یا الله کهول میری لئی سینه میرا اور آسان کر میری لئی سب کام میری اور پناه پکڑتا هون ساته تیری وسوسون سینه کیسی اور پراگنده گی کام کیسی اور فتنۂ قبر کیسی یا الله تحقیق مین پناه پکڑتا هون ساته تیری برائی اوس چیز کیسی که داخل هوتی هی رات مین اور برائی اوس چیز کیسی که داخل هوتی هی دن مین یعنی قسم موذیات سی اور برائی اوس چیز کیسی که چلاوین اوسکو هوائین یعنی شیاطین و جنّات نقل کی یه ابن ابی شیبه نی ف کلمه کو دعا اسلئی فرمایا که تعریف کرنی کریم کی حقیقت مین دعا هوتی هی کنایۃً اور علامت شرح صدر کی حدیث شریف مین یه آئی هی که بیزاری هو دنیا سی اور رجوع هو طرف دار الخلود کی اور مستعد هو واسطی موت کی پهلی آنی اوسکی سی اور مراد پناه وسوسون سینه کیسی پناه اون چیزون کی هی که باعث وسواس کی هون یعنی نفس و شیطان اور پراگنده گی کام سے یعنی پراگنده گی امر دین کی بسبب مشغول هونیکی ساته امور دنیا کی اس سی پناه هی اور فتنه قبر کا یعنی حیرانی جواب منکر و نکیر سی کذا ذکر الفخر والتّلبية بعرفات سنّة ۞ مو مس ۞ اور لبّیک کهنی عرفات مین سنّت هی نقل کی یه نسائی اور حاکم نی ف یعنی پهلی وقوف کی اور بعد وقوف کی رمی جمار تلک لبیک کهنی سنّت مؤکده هی والا هر جا مین بعد احرام کی مستحب هی لیکن شروع احرام مین واجب هی کذا ذکر بعض العلماء وقف بعرفات و قال لبّیک اللّهمّ لبّیک قال انّما الخیر خیر الآخرة ۞ مس ۞ اور جب وقوف کری عرفات مین اور کهی حاضر هون خدمت تیری مین یا الله حاضر هون خدمت تیری مین کهی بعد اسکی سوا اسکی نهین که بهلائی بهلائی آخرت کی هی نقل کی طبرانی نی اوسط مین فاذا صلّی العصر وقف بعرفة یدفع یدیه ۞ پس جب نماز پڑهی عصر کی اور وقوف کری عرفات مین اوٹهائی هاته اپنی ف عرفات مین عصر کی نماز ظهر کی ساته پڑه لیتی هین اور اسکی بعد عرفات مین وقوف کرتی هین یعنی ٹهرتی هین کیونکه یه وقوف فرائض حج سی هی بعد دوپهر ڈهلنی تاریخ نوین کی تمام شب سوا تک هی وقت

وقوف کا ہی اگر ایک ساعت بہی اسمین وقوف کریگا فرض ہو جاویگا اور سنت یہہ ہی کہ بعد غروب کے

وہان سی پہری کذا فی ذکر الفجر ویقول اللہ اکبر وللہ الحمد اللہ اکبر اللہ اکبر وللہ الحمد اللہ اکبر وللہ

الحمد لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد اللہم اہدنی بالہدی

ونقنی بالتقوی واغفر لی فی الآخرۃ والاولی ثم یرد یدیہ فیسکت قدر ما یقرأ

انسان فاتحۃ الکتاب ثم یعود فیرفع یدیہ ویقول مثل ذالک مصنف + اور کہی اللہ بہت بڑا ہی

اور اللہ کی لئی سب تعریف ہی اللہ بہت بڑا ہی اور اللہ کی لئی سب تعریف ہی اللہ بہت بڑا ہی اور اللہ کی لئی سب

تعریف ہی نہین کوئی معبود مگر اللہ تنہا نہین کوئی شریک اوسکا اوسیکی لئی بادشاہت ہی اور اوسیکی لئی تعریف ہے

یا اللہ دیکہا مجکو راہ سیدہی اور پاک کر مجکو یعنی عیبون ظاہر اور باطن کیسی بسبب تقوی کی اور بخش مجکو آخرت

مین اور دنیا مین یعنی جو گناہ امر دین و دنیا مین سرزد ہوی ہین بخشدی پہر چہوڑ دی ہاتہ اپنی پہر چپکا رہے

دعا پڑہنی سے مقدار پڑہنی آدمی کی الحمد کو پہر عود کری یعنی پہر دعا پڑہی پس اوٹہا دی ہاتہ اپنی اور کہی مانند

اوسکے یعنی دعا وغیرہ پڑہی نقل کی یہہ موقوفاً ابن ابی شیبہ نی واذا ہجع واتی المشعر الحرام

استقبل القبلۃ فدعاہ وکبرہ وہللہ ووحدہ فلم یزل واقفا حتی اسفر جدا ۱۲ م

دس ق ع ۲ + اور جب پہرے عرفات سی اور آوی مشعر الحرام پر منہ کری قبلہ کیطرف پس دعا کری

خدا تعالی سی اور ساتہہ تکبیر اور تہلیل اور توحید کی یاد کری اوسکو یعنی اللہ اکبر لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ

کہی پس ہمیشہ کہڑا رہی بیان تک کہ روشن ہووے صبح خوب نقل کی یہہ مسلم ابو داود نسائی ابن ماجہ ابو عوانہ نے

ف عرفات سی پہر کر رات کو مزدلفہ مین رہتی ہین کہ سنت مؤکدہ ہی وہان کا رہنا پہر صبح کی نماز اول

وقت پڑہ کر مشعر حرام پر کہ نام پہاڑ مزدلفہ کا ہی وقوف کرتی ہین مطلق وقوف کرنا وہان کا واجب ہے اگرچہ

ایک ساعت ہی ہو اور اسقدر کہ مذکور ہوا وقوف کرنا سنت ہی اور وقت وقوف کا طلوع صبح صادق

سی طلوع آفتاب تک ہے اگر اسکی پہلی یا پیچہی کریگا معتبر نہین کذا ذکر الفجر وکم یزل یلبی حتی یرمی

الجمرۃ ای جمرۃ العقبۃ ع + اور ہمیشہ لبیک کہتا رہی یعنی احرام کی دن سی جکہون مقرر پر بیان

یہان تلک کہ رمی کری جمرہ کو یعنی جمرۃ العقبہ کو یہ صحاح ستہ مین ہے ف جمرہ اصل مین سنگریزہ کو کہتی ہین
مگر اب نام اون منارونکا ہوگیا ہی جنپر کنکر مارتی ہین وہ تین ہین ایک جمرہ اولی جسکو جمرہ دنیا بہی کہتی ہین اور
دوسرے جمرۃ الوسطی اور تیسرے جمرۃ العقبہ رمی کرنی انکی واجب ہے دسوین تاریخ جمرۃ العقبہ پر فقط رمی کرتی ہین
یعنی کنکر مارتی ہین اور اول کنکر مارنی مین لبیک کہنی موقوف کرتی ہین اور گیارہوین بارہوین تینونکو رمی کرتی ہین
اور تیرہوین کو بہی رمی کرتی ہین اگر وہان رہین کذا ذکر الفخر وَاِذَا رَمَی الْجِمَارَ جَاءَ اِلَی الْجَمْرَۃِ
الدُّنْیَا فَرَمَاهَا بِسَبْعِ حَصَیَاتٍ یُکَبِّرُ عَلٰی اِثْرِ کُلِّ حَصَاۃٍ + اور جب جاوی سنگریزہ مارنی یعنی تینون
منارون پر گیارہوین بارہوین تاریخ پس جب آوی جمرہ دنیا پر پہینکی اوس پر سات کنکر یعنی بقدر دانہ باقلا کی
تکبیر کہتا جاوی پیچھی ہر کنکر کی نقل کی یہ بخاری نسائی نی اَوْ مَعَ کُلِّ حَصَاۃٍ د مد من ق حص
یا تکبیر کہی ساتھ ہر کنکر کی نقل کی یہ مسلم ابوداود نسائی ابن ماجہ ابن ابی شیبہ نی ثُمَّ یَتَقَدَّمُ فَیُسْهِلُ
فَیَقُوْمُ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَۃِ قِیَامًا طَوِیْلًا فَیَدْعُوْ وَیَرْفَعُ یَدَیْهِ ثُمَّ یَرْمِی الْجَمْرَۃَ الْوُسْطٰی
کَذٰلِکَ فَیَاْخُذُ ذَاتَ الشِّمَالِ فَیُسْهِلُ وَیَقُوْمُ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَۃِ قِیَامًا طَوِیْلًا فَیَدْعُوْ
وَیَرْفَعُ یَدَیْهِ ثُمَّ یَرْمِی الْجَمْرَۃَ ذَاتَ الْعَقَبَۃِ مِنْ بَطْنِ الْوَادِیْ وَلَا یَقِفُ عِنْدَهَا خ ـ پہر آگی
بڑہی تہوڑا سا یعنی بعد رمی جمرۃ الدنیا کی پس اتری زمین نرم مین پس کہڑا ہووی مقابل قبلہ کی کہڑا ہونا دراز
پس دعا کری اور اوٹہاوی ہاتہ اپنی پہر رمی کری جمرۃ الوسطی پر اسیطرح یعنی مثل جمرۃ الدنیا کی پس چلے
بائین طرف پس داخل ہووے زمین نرم مین اور کہڑا ہووے سامنی قبلہ کی کہڑا ہونا دراز پس دعا کری اور اوٹہاوی
ہاتہ اپنی پہر پہینکی سنگریزی جمرۃ العقبہ پر نشیب نالہ کی مین سی اور نہ ٹہیری نزدیک اوسکی نقل کی یہ بخاری
نسائی نی ف جمرہ دنیا کی آگی دیر تک ٹہیرنا مستحب ہے چنانچہ بعضی روایت مین اتقدر ٹہیرنی سورہ
بقرہ کی آیا ہی پس کہڑی ہوکر اللہ تعالی کی حمد اور تکبیر و تہلیل و تسبیح کری اور درود پڑہی اور کمال حضور اور
خشوع سی دعا اپنی لئی اور والدین کی لئی کری کہ گناہ بخشش جاوے اور بعد جمرۃ العقبہ کی نہ ٹہیری پہلی دن
اور نہ دوسری تیسری دن اور دعا کرنی مین اختلاف ہی بعضی کہتی ہین ٹہیر کر ہے نہین چلتی ہین دعا

مگر تا جاوی اور بعضی مطلق دعا کرنی منع کرتی ہین کذا ذکر الفخر تو یستبطن الوادی حتی اذا فرغ
قال اللھم اجعلہ حجا مبرورا وذنبا مغفورا ط ص ع ش + اور داخل ہووی شیب نالی مین
یعنی رمی جمرۃ العقبہ کی پی بیابان تلک جب فراغت پاوی پڑہی یا اللہ کر حج ہماری کو حج مقبول اور گناہ
ہماری کو گناہ بخشا گیا نقل کی یہہ ابن ابی شیبہ نی موقوف ہی اور سنی **ف** حج مبرور اسکو کہتی ہین جسمین
گناہ اور خیانت نہ ہو کذا ذکر الفخر ویدعو علی الجمرات کلھا ولیس فیہا وقت شا صو + اور دعا کری پاس
ہر جمرات کی اور نہ مقرر کری کوئی دعا یعنی جو چاہی مانگی نقل کی یہہ موقوفا ابن ابی شیبہ نی **ف** اس حدیث
سی معلوم ہوتا ہی کہ جمرۃ العقبہ کی پاس بہی دعا کری اگرچہ بغیر ٹہرنی کی ہو واذا ذبح سمی وکبر و
وضع رجلہ علی صفاحہا ای عرض صفحۃ ع + اور جب ذبح کری قربانی بسم اللہ اور اللہ اکبر کہی اور رکہی
پانو اپنا اوپر صفاح اوسکی یعنی جوڑ او کلہ قربانی کی یہہ صحاح ستہ مین ہی ویقول فی الاضحیۃ
بسم اللہ اللھم تقبل منی ومن امۃ محمد صلی اللہ علیہ وسلم م د + اور کہی وقت
ذبح قربانی بکے ذبح کرتا ہون مین ساتہہ نام خدا کی یا اللہ قبول کر مجہسی یعنی قربانی میری اور امت محمد صلی اللہ
علیہ وسلم کیسی یعنی قربانیان اونکی نقل کی یہہ مسلم ابو داود نی **ف** اگر نام اللہ تعالی کا ذبح کی وقت
قصدا ترک کری وہ جانور کہانا حرام ہوگا پس لفظ بسم اللہ کا کہنا ضروری اور بسم اللہ اللہ اکبر کہنا مستحب اسیطرح
اور دعائین کہ مذکور ہوتی ہین اونکی پڑہنا اولی کذا ذکر الفخر انی وجھت وجھی للذی فطر
السموات والارض علی ملۃ ابراھیم حنیفا وما انا من المشرکین ان صلاتی و
نسکی ومحیای ومماتی للہ رب العالمین لا شریک لہ وبذلک امرت وانا من المسلمین
اللھم منک ولک بسم اللہ واللہ اکبر ثم یذبح د ق مس + تحقیق مینی متوجہ کیا منہہ اپنا واسطی اوس
ذات کی کہ پیدا کیا آسمانون کو اور زمین کو حال یہہ کہ مین دین ابراہیم پر ہون توحید کرنے والا اور
نہین ہون مشرکون سی تحقیق نماز میری اور عبادتین میری اور زندگی میری اور موت میری واسطی خدا
پروردگار عالمون کی ہی نہین کوئی شریک اوسکا اور ساتہہ اسیکے حکم کیا گیا ہون مین اور مین مسلمانون سی

ذبح قربانی کا

سی ہون یا اللہ یہہ قربانی تجہسی ہے یعنی تیری عطاسی ہی و تیری ہی لئی ہے یعنی تیری رضامندی کے لئی
کرتا ہون ساتہہ نام خدا کی ذبح کرتا ہون اور اللہ بہت بڑا ہی یہہ پڑہی پہر ذبح کری نقل کی یہہ ابوداود ابن ماجہ

حاکم نی وقال صلی اللہ علیہ وسلم بفاطمۃ قومی الی اضحیتک فاشہدیہا فانہ یغفر
لک عند اول قطرۃ من دمہا کل ذنب عملتہ وقولی ان صلاتی ونسکی الی اخرہ قال
عمران قلت یا رسول اللہ ہذا لک ولاہل بیتک خاصۃ قال بل للمسلمین عامۃ حص

اور فرمایا پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نی حضرت فاطمہ کو کہ اوٹہہ طرف قربانی اپنی کی پس حاضر ہو اوس پاس پس تحقیق
بخشا جاویگا واسطی تیری نزدیک اول قطری کی گرنی خون اوسکی سی ہر گناہ کہ کیا ہی تونی اور پڑہ یہہ آیت وقت
ذبح کی ان صلاتی ونسکی آخر آیت تلک کہا عمران صحابی نی کہ عرض کیا مینی ای رسول خدا کی یہہ ثواب تمہاری ہی
اور اہل بیت تمہاری ہی کی لئی ہی خاص کر یعنی یا امت اپکی بہی اسمین شریک ہی فرمایا حضرت نی بلکہ سب مسلمانونکی
لئی ہی یعنی جو کریگا یہی ثواب پاویگا نقل کی یہہ حاکم نی **ف** اس سی معلوم ہوا کہ عورتکی لئی بہی سنت ہی
اپنی قربانی پر حاضر ہونا فان کانت بدنۃ فلیقمہا ثم لیقل اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر

اللہم منک ولک ثم یسم اللہ ثم لینحر وان کانت عقیقۃ فعل کالاضحیۃ
صو حص ٭ پس جو ہووی قربانی اونٹ پس چاہئی کہ کہڑا کری اوسکو پہر کہی اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر یا اللہ
یہہ تجہسی ہے اور تیری ہی لئی ہی پہر بسم اللہ کہی پہر نحر کری اور جو ہووی جانور ذبح کا عقیقہ کری مانند قربانی کے
یعنی بسم اللہ اللہ اکبر وغیرہ اوسیطرح پڑہی نقل کی یہہ موقوفا حاکم نی **ف** نحر یعنی اونٹ کا سینہ چاک
کرنا اور گائین وغیرہ کا ذبح کرنا یعنی گلا کاٹنا مستحب ہے اور خلاف اسکا مکروہ ہی اور عقیقہ وہ بکری وغیرہ کو
کہتی ہین جو ذبح کی جاتی ہی ساتوین دن پیدایش لڑکی کی سر موندتی وقت کذا ذکرہ المصطفی ویسمی علی

العقیقۃ کما یسمی علی الاضحیۃ بسم اللہ عقیقۃ فلان موصی ٭ اور بسم اللہ کہی عقیقہ پر
جیسیکہ بسم اللہ کہی قربانی پر اسطرح کہی بسم اللہ یہہ عقیقہ فلانی لڑکیکا ہی نقل کی یہہ موقوفا ابن ابی شیبہ نی

واذا دخل البیت کبر فی نواحیہ ٭ خ د ٭ وفی زوایاہ د ٭ اور جب داخل ہووے خانہ کعبہ مین

تکبیر کہی بیچ چارون کونون اوسکی کی نقل کے یہہ بخاری ابو داؤد نی اور بیچ کونون کعبی سکے روایت ہے کے
یہہ ابو داؤد نی وَكَبَّرَ وَدَعَا فِي نَوَاحِيهِ فَإِذَا خَرَجَ رَكَعَ فِي قُبُلِ الْبَيْتِ رَكْعَتَيْنِ ؛ ہدس اور
دعا کری بیچ سب کونون کعبی کی پس جب نکلی پڑہی سامنی کعبی کی دو رکعتین نقل کے یہہ مسلم نسائے سنے
وَدَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْكَعْبَةَ هُوَ وَأُسَامَةُ وَعُثْمَانُ بْنُ طَلْحَةَ الْحَجَبِيُّ وَبِلَالُ
بْنُ رَبَاحٍ فَأَغْلَقَهَا عَلَيْهِ وَمَكَثَ فِيهَا فَسَأَلْتُ بِلَالًا حِينَ خَرَجَ مَاذَا صَنَعَ رَسُولُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ جَعَلَ عَمُودًا عَنْ يَسَارِهِ وَعَمُودَيْنِ عَنْ يَمِينِهِ وَثَلَاثَةَ أَعْمِدَةٍ وَرَاءَهُ
وَكَانَ الْبَيْتُ يَوْمَئِذٍ عَلَى سِتَّةِ أَعْمِدَةٍ ثُمَّ صَلَّى متفق علیہ اور داخل ہوئی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کعبی مین
اور اسامہ اور عثمان بن طلحہ حجبی اور بلال بن رباح پس بند کیا دروازہ اوسکا عثمان نے اوپر آنحضرت کی یعنی
تا لوگ بہیڑ نہ کرین اور ٹہیری پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم اوسمین پس پوچہا مینی یعنی ابن عمر نی بلال سی جسوقت کہ
نکلی پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کہ کیا کیا رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نی بیچ کعبہ مین ٹہیر کر پس کہا بلال نی کہ کیا پیغمبر صلی اللہ
علیہ وسلم نی ایک ستون بائین طرف اپنی اور دو ستون داہنی طرف اپنی اور تین ستون پیچہی اپنی اور تہا کعبہ اوسدن
اوپر چہہ ستونون کی یعنی اب تین ستون مین پہر نماز پڑہی نقل کی یہہ بخاری مسلم نی وَلَمَّا دَخَلَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ الْبَيْتَ أَمَرَ بِلَالًا فَأَجَافَ الْبَابَ وَالْبَيْتُ إِذْ ذَاكَ عَلَى سِتَّةِ أَعْمِدَةٍ فَمَضَى
حَتَّى إِذَا كَانَ بَيْنَ الْأُسْطُوَانَتَيْنِ اللَّتَيْنِ تَلِيَانِ بَابَ الْكَعْبَةِ جَلَسَ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ
وَسَأَلَهُ وَاسْتَغْفَرَهُ ثُمَّ قَامَ حَتَّى أَتَى مَا اسْتَقْبَلَ مِنْ دُبُرِ الْكَعْبَةِ نسا اور جب داخل ہوئی پیغمبر خدا صلی اللہ
علیہ وسلم کعبہ مین حکم کیا بلال کو پس بند کیا دروازہ کعبہ اوسوقت مین اوپر چہہ ستونونکی تہا پس گئی آنحضرت یعنی طرف دیوار
کعبہ کی کہ سامنی دروازی کی ہی یہان تلک کہ جسوقت ہوئی درمیان اون دونون ستونونکی کہ قریب تہی دروازہ
کعبہ سے یعنی سامنی دروازی کی تہی بیٹہی پس تعریف کی خدا تعالی سے اور ثنا کی اوسپر اور حاجتین مانگین اوس سی
اور بخشش چاہی اوس سی پہر کہڑی ہوئی یہان تلک کہ جسوقت آئی اوس چیز کو کہ سامنی تہی پشت کعبی کی طرف یعنی دیوار
پشت کعبی کی سامنی دروازہ کعبی کی ہی اوسکی طرف گئی اور دروازہ کعبہ کو اپنی پشت پر کیا فَوَضَعَ وَجْهَهُ

وَمَخَدَّهُ عَلَيْهِ وَحَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰى عَلَيْهِ وَسَئَلَهُ وَاسْتَغْفَرَهُ ثُمَّ انْصَرَفَ اِلَى الرُّكْنِ مِنْ اَرْكَانِ

الْكَعْبَةِ فَاسْتَقْبَلَهُ بِالتَّكْبِيْرِ وَالتَّهْلِيْلِ وَالتَّسْبِيْحِ وَالثَّنَاءِ عَلَى اللّٰهِ تَعَالٰى وَالْمَسْئَلَةِ وَالْاِسْتِغْفَارِ

ثُمَّ خَرَجَ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ مُسْتَقْبِلَ وَجْهِ الْكَعْبَةِ ثُمَّ انْصَرَفَ ن س * پس رکہا مونہہ اپنا اور رخسارہ

مبارک اپنا اوسپر اور حمد کی خدا تعالی کی اور ثنا کی اوسپر اور حاجتیں مانگیں اوس سی اور بخشش چاہی اوس سی

پہر پہری طرف ہر کونی کی کونوں کعبی کیسی پس متوجہ ہوی طرف ہر کونی کی ساتہہ تکبیر کہنی سکے اور لا اله الا الله

پڑہنی کی اور سبحان الله پڑہنی سکے اور ثنا کرنی سکے الله تعالی پر اور مانگنی حاجتوں کی اور بخشش چاہنی کی پہر باہر

نکلی پس پڑہیں دو رکعتیں سامنی دروازے کعبی کی پہر پہری طرف مکانکی نقل کی یہہ نسائی نی فَاِذَا شَرِبَ

مَاءَ زَمْزَمَ فَلْيَسْتَقْبِلِ الْكَعْبَةَ وَلْيَذْكُرِ اسْمَ اللّٰهِ تَعَالٰى وَلْيَتَنَفَّسْ ثَلٰثًا وَلْيَتَضَلَّعْ مِنْهَا

فَاِذَا فَرَغَ فَلْيَحْمَدِ اللّٰهَ اِنَّ اٰيَةَ مَا بَيْنَنَا وَبَيْنَ الْمُنَافِقِيْنَ لَا يَتَضَلَّعُوْنَ مِنْ زَمْزَمَ ق ص

اور جب پیوی کوئی پانی زمزم کا پس مونہہ کری کعبی کی طرف اور بسم الله کہی اور تین دم لی یعنی تین دم میں پیوے

اور ہر دم میں برتن مونہہ سی جدا کری اور سیراب ہووے اوس سی یعنی بہت پیٹ بہر کر پیئی کہ کوکہیں تن جائیں پس

جب فراغت پاوے پس تعریف کری خدا تعالی کی تحقیق نشانی فرق کی درمیان ہمارے اور درمیان منافقوں کے

یہہ ہی کہ سیراب نہیں ہوتے ہیں وہ زمزم سی نقل کے یہہ ابن ماجہ حاکم سنے ف یعنی علامت مومنین کی یہہ ہے

کہ یہہ پانی پیٹ بہر کر پیتی ہیں اور علامت منافقین کی یہہ ہی کہ نہیں پیٹ بہر کر پیتی اوسکو اور زمزم نام کوئیں

کا ہی اڑتیس گز کا فرق کعبی سی رکہتا ہی ل حضرت جبرئیل علیہ السلام نی پانی اوسکا نکالا حضرت اسمعیل علیہ السلام کے

لئی پہر حضرت ابراہیم علیہ السلام نی کہود کر کوان بنایا پہر اٹ گیا تہا عبد المطلب نے صاف کیا پس پانی اوسکا سب

پانیوں پر افضل ہے بلکہ بعضوں نے آب کوثر پر افضل کہا ہی کذا ذکرہ الفخر وَمَاءُ زَمْزَمَ لِمَا شُرِبَ لَهُ

فَاِنْ شَرِبْتَهُ تَسْتَشْفِيْ بِهِ شَفَاكَ اللّٰهُ وَاِنْ شَرِبْتَهُ مُسْتَعِيْذًا اَعَاذَكَ اللّٰهُ وَاِنْ شَرِبْتَهُ

لِيَقْطَعَ ظَمَاءَكَ قَطَعَهُ وَكَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ اِذَا شَرِبَ مَاءَ زَمْزَمَ قَالَ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ عِلْمًا

نَافِعًا وَرِزْقًا وَاسِعًا وَشِفَاءً مِنْ كُلِّ دَاءٍ ط ص * اور پانی زمزم کا واسطی اوس چیز کی ہی پیا جاوے واسطی

بیان آب زمزم

اوسکے یعنی حسن نیت سی ہووی حاصل ہو پس جو ہووی تو اوسکو حال یہہ کہ شفا چاہتا ہوسا تہہ اوسکی شفا دی
تجکو اللہ اور جو ہووی تو اوسکو حال یہہ کہ پناہ چاہنی والا ہووی پناہ دی تجکو خدا اور جو ہووی تو اوسکو
کہ بجہاوی تو پیاس اپنی بجہاویگا خدا پیاس کو اور تہی ابن عباس جب پیتی پانی زمزم کا کہتی یا اللہ تحقیق مین
مانگتا ہون تجسی علم نفع دینی والا یعنی مجکو اور اورونکو وہ علم معرفت اور علم کتاب وسنت کا ہی کہ باعمل
ہو اور رزق فراخ اور شفا ہر بیماری سی یعنی ظاہری ہو یا باطنی نقل کی یہہ حاکم نی وَمِمَّا اَتَی الْاِمَامُ
الْحُجَّةُ عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ الْمُبَارَكِ زَمْزَمَ وَاسْتَسْقَى مِنْهُ شَرْبَةً ثُمَّ اسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ قَالَ اللّٰهُمَّ
اِنَّ ابْنَ اَبِي الْمَوَالِ حَدَّثَنَا عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ مَاءُ زَمْزَمَ لِمَا شُرِبَ لَهُ وَهٰذَا اَشْرَبُهُ لِعَطَشِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ ثُمَّ شَرِبَ قُلْتُ هٰذَا
سَنَدٌ صَحِيْحٌ وَالرَّاوِيْ عَنِ ابْنِ الْمُبَارَكِ هٰذَا ذٰلِكَ سُوَيْدُ بْنُ سَعِيْدٍ ثِقَةٌ رَوٰى لَهُ مُسْلِمٌ
فِيْ صَحِيْحِهٖ وَابْنُ اَبِي الْمَوَالِ ثِقَةٌ رَوٰى لَهُ الْبُخَارِيُّ فِيْ صَحِيْحِهٖ فَصَحَّ الْحَدِيْثُ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ
اور جب کہ آئی پیشوا اہل اسلام کی کہ نام اونکا عبد اللہ بن مبارک ہی کوئین زمزم پر اور چاہا اوس پانی
پینا پہر متوجہ ہوئی قبلہ کی طرف کہا یا اللہ تحقیق ابن ابی الموال نی یعنی انکی استاد نی روایت کی ہمکو محمد بن
منکدر سی کہ روایت کی جابر سی یہہ حدیث کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ پانی زمزم کا
واسطی اوس چیز کی ہی کہ پیا جاوی واسطی اوسکی اور یہہ پانی پیتا ہون مین اسکو واسطی پیاس بجہنی دن قیامت کے
پہر پیا کہا مصنف نی کہتا ہون مین کہ یہہ یعنی سند نقل کی ہوئی عبد اللہ بن مبارک کی سند صحیح ہی اور راوی ابن
مبارک مذکور سی سوید بن سعید ہی کہ ثقہ ہی روایت کی ہی حدیث اوسکی مسلم نی بیچ صحیح مسلم کی یعنی اگر وہ ثقہ نہوتا تو مسلم
حدیث اوسکی نہ لاتا اور ابن ابی الموال بہی ثقہ ہی روایت کی حدیث اوسکی بخاری نے بیچ صحیح بخاری کے
پس صحیح ہوئے یہہ حدیث یعنی بسبب صحیح ہونے سند کی شکر اللہ تعالی کا **ف** عبد اللہ بن مبارک ہی عابد
زاہد بزرگ محدث شاگرد امام اعظم رحمۃ اللہ کی ہیں وَاِنْ كَانَ سَفَرَ غَزَاةٍ اَوْ لَقِيَ الْعَدُوَّ اللّٰهُمَّ اَنْتَ
عَضُدِيْ وَنَصِيْرِيْ بِكَ اَحُوْلُ وَبِكَ اَصُوْلُ وَبِكَ اُقَاتِلُ د ت س حب صحیح عو اور جو سفر ہووے

ہووی سفر جہاد کا یا نئی دشمن سی کہی یا اللہ تو ہی مددگرنی والا اور مددگار میرا ساتھ مدد تیری کی حیلہ کرتا ہوں میں
یعنی دشمنوں کی مکر کی دفع کرنی کا اور ساتھ قوت تیری کی حملہ کرتا ہوں میں اور ساتھ مدد تیری کی لڑتا ہوں میں نقل کے
یہ ابوداود و ترمذی و نسائی و ابن حبان و ابن ابی شیبہ و ابو عوانہ نی رَبِّ بِكَ اُقَاتِلُ وَبِكَ اُصَاوِلُ وَلَا حَوْلَ
وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِكَ مس اے پروردگار میری ساتھ مدد تیری کی لڑتا ہوں میں اور ساتھ قوت تیری کے
حملہ کرتا ہوں میں اور نہیں ہے بچنا کفار سے اور نہ قوت لڑنے کی مگر ساتھ قوت تیری کی نقل کی یہ نسائی نے
اَللّٰهُمَّ اَنْتَ عَضُدِيْ وَاَنْتَ نَاصِرِيْ وَبِكَ اُقَاتِلُ صحص یا اللہ تو مددگرنیوالا میرا اور مددگار میرا
اور ساتھ مدد تیری کی لڑتا ہوں میں نقل کی یہ ابو عوانہ نی وَاِذَا اَرَادُوْا لِقَاءَ الْعَدُوِّ وَانْتَظَرَ الْاِمَامُ
حَتّٰى مَالَتِ الشَّمْسُ ثُمَّ قَامَ فَقَالَ يَا اَيُّهَا النَّاسُ لَا تَتَمَنَّوْا لِقَاءَ الْعَدُوِّ اور جب ارادہ کریں لوگ
ملنی دشمن کا یعنی جنگ کفار کا انتظار کری سردار یہاں تلک کہ ڈھلی آفتاب پہر کھڑا ہووے امام یعنی خطبہ کی یعنی
اور رغبت دلانے کی لئی لڑائی پر پس کہے اے لوگو نہ آرزو کرو ملنی دشمن کی یعنی آرزو لڑائی کفار کی مت کرو یہ بلا مانگنی
ہی اور وہ منع ہی وَسَلُوا اللّٰهَ الْعَافِيَةَ فَاِذَا لَقِيْتُمُوْهُمْ فَاصْبِرُوْا اور مانگو اللہ سی عافیت پس جب
ملو تم ان سی پس صبر کرو ف یعنی اپنا یا اگر لڑائی واقع ہو جاوے تو صبر کرو اور نہ بہاگو سلئے کہ یوں چاہیے کہ اللہ تعالی
سی بلا نہ مانگے اور جو بلا نازل ہووے تو صبر کرے وَاعْلَمُوْا اَنَّ الْجَنَّةَ تَحْتَ ظِلَالِ السُّيُوْفِ اور جانو تحقیق
بہشت نیچے سایہ تلواروں کی ہی ف مراد یہ ہے کہ بہشت حاصل ہوتی ہے سبب مارنے تلواروں کی لڑائی کفار کی میں
خواہ شہید ہووے یا غازی ہو ثُمَّ قَالَ اَللّٰهُمَّ مُنْزِلَ الْكِتَابِ وَمُجْرِيَ السَّحَابِ وَهَازِمَ الْاَحْزَابِ
اهْزِمْهُمْ وَانْصُرْنَا عَلَيْهِمْ خ پہر پڑہی یہ دعا یا اللہ اوتارنی والی کتاب کے اور چلانے والے ابر کے
اور شکست دینی والے کفار کی گروہوں کی شکست دی انکو اور مدد دے ہمکو اونپر نقل کی یہ بخاری مسلم ابوداود نے
اور ایک روایت میں دعا یوں آئی ہے اَللّٰهُمَّ مُنْزِلَ الْكِتَابِ سَرِيْعَ الْحِسَابِ اهْزِمِ الْاَحْزَابَ اَللّٰهُمَّ
اهْزِمْهُمْ وَزَلْزِلْهُمْ خ م یا اللہ اوتارنی والی کتاب کی جلدی لینی والے حساب کی شکست دے کفار کی گروہوں کو
یا اللہ شکست دے انکو اور ہلا انکو یعنی ثابت مقابلہ میں نہ رکھ انکو نقل کی یہ بخاری مسلم نی وَاِذَا

اشرف على بلدهم الله اكبر خربت اى يسمى البلد التى قصدها انا اذا نزلنا بساحة قوم

فساء صباح المنذرين ثلثا خ م ت س ق ✽ اور جب آوے اوپر شہر کافرون کی یعنی جنسی لڑائیکا

ارادہ رکہتا ہی کہی الله بہت بڑا ہی خراب ہووے یہہ شہر یعنی نام لیوی اوس شہر کا کہ ارادہ رکہتا ہی اوسکا تحقیق ہم

جسوقت کہ اوترین بیچ میدان کسی قوم کی پس بری ہووی ہی صبح ڈرائی گیون کی نقل کی یہہ بخاری مسلم ترمذی

نسائی ابن ماجہ نی ف بری ہووے صبح یعنی غارت اونکی بری ہووے ازبسکہ غارت صبح کو اکثر واقع ہوتی ہے

اسلئی اوسکا نام صبح رکہا کذا ذکرہ الفخر ثلث مرات ✽ ص ✽ یہہ تین بار پڑہی نقل کی یہہ مسلم نی واذا

خاف قوما اللهم انا نجعلك فى نحورهم ونعوذ بك من شرورهم د س حب مس ✽ اور جب

ڈری کسی قوم سی کہی یا الله تحقیق ہم کرتی ہین تجہکو بیچ مقابلہ لوگونکی کی یعنی تو دفع کری تو اونکو اور پناہ پکڑتی ہین ساتہ تیری

برائیون اونکی سی نقل کی یہہ ابوداود نسائی ابن حبان حاکم نی فان حصرهم عدو قال اللهم استر عوراتنا

عوراتنا وامن روعاتنا ✽ ز ✽ پس اگر گہیری مسلمانون کو دشمن کہی یا الله ڈہانپ عیب ہمارے اور امن میں

کر ڈرتین ہماری نقل کی یہہ بزار احمد نی فان اصابته جراحة قال بسم الله ✽ س ✽ پس جو من فان عدو اذ

پہونچی اوسکو زخم کہی بسم الله نقل کی یہہ نسائی نی ف جب حضرت طلحہ کی انگلی جنگ احد مین کٹی تو اونہون نے

کہا خوب ہوا فرمایا حضرت سرور کائنات نی اگر تو بسم الله کہتا تو ملائکہ تجہکو اوٹہا لیتی اوس حال مین کہ لوگ

دیکہتی کذا ذکرہ الفخر فاذا انهزم العدو استوى الامام المجتبى صفوفا خلفه ثم قال اللهم

لك الحمد كله لا قابض لما بسطت ولا باسط لما قبضت ولا هادى لمن اضللت ولا

مضل لمن هديت ولا معطى لما منعت ولا مانع لما اعطيت ولا مقرب لما باعدت

ولا مباعد لما قربت اللهم ابسط علينا من بركاتك ورحمتك وفضلك ورزقك اللهم

انى اسئلك النعيم المقيم الذى لا يحول ولا يزول اللهم انى اسئلك الامن يوم الخوف

اللهم عائذا بك من شر ما اعطيتنا ومن شر ما منعتنا اللهم حبب الينا الايمان وزينه

فى قلوبنا وكره الينا الكفر والفسوق والعصيان واجعلنا من الراشدين اللهم توفنا مسلمين

وَأَلْحِقْنَا بِالصَّالِحِينَ غَيْرَ خَزَايَا وَلَا مَفْتُونِينَ اللّٰهُمَّ قَاتِلِ الْكَفَرَةَ الَّذِينَ يُكَذِّبُونَ رُسُلَكَ

وَيَصُدُّونَ عَنْ سَبِيلِكَ وَاجْعَلْ عَلَيْهِمْ رِجْزَكَ وَعَذَابَكَ إِلٰهَ الْحَقِّ آمِين حص مص ** پس جب شکست پاوی

دشمن برابر کری سردار لشکر کو صفین باندہ کر یعنی پیچہے پہر کی یا اللہ تیری ہی لئی سب تعریف ہی نہین کوئی تنگ کرنی والا

اوس چیز کو کہ فراخ کی تونی یعنی تیری عطا کوئی نہین روک سکتا اور نہین کوئی فراخ کرنیوالا اوس چیز کو کہ تنگ کی تونی

اور نہین کوئی راہ دکہانی والا اوس شخص کو کہ گمراہ کیا تونی اور نہین کوئی گمراہ کرنی والا اوسکو کہ راہ دکہاے

تونی اور نہین کوئی روزی دینی والا اوسکو کہ منع کی تونی روزی اوسکی اور نہین کوئی منع کرنی والا اوسکو

کہ روزی دے تونے اوسکو اور نہین کوئی نزدیک کرنیوالا اوسکو کہ دور کیا تونی یعنی رحمت سی اور نہین کوئی

دور کرنی والا اوسکو کہ نزدیک کیا تونی یا اللہ فراخ کر ہمپر برکتین اپنی اور رحمت اپنی اور فضل اپنا اور رزق اپنا

یا اللہ تحقیق مین مانگتا ہون تجہسی نعمت ہمیشہ رہنی والی جو کہ نہ بگڑی اور نہ جاتی رہی یعنی نعمتین بہشت کی خداوندا

تحقیق مین مانگتا ہون تجہسی امن بیچ دن خوف کی یعنی دن قیامت کی یا اللہ ہم پناہ پکڑتی ہین ساتہہ تیری برائی

اوس چیز کیسی کہ دی تونی ہمکو یعنی مال وغیرہ باعث تکبر کا ہو اور برائی اوس چیز کیسی کہ باز رکہی تونی یعنی نہو ہا اوسکا

باعث غم کا نہ ہو یا اللہ دوست کر طرف ہماری ایمان کو اور آراستہ کر ایمان بیچ دلون ہماری کے اور ناخوش کر

طرف ہماری کفر اور فسق کو یعنی طاعت سی نکلجانی کو ساتہہ چہوڑنی عبادت کی اور نافرمانی کرنی کو اور کر ہمکو

ہدایت والون مین سی یا اللہ مار ہمکو مسلمان اور ملا ہمکو ساتہہ نیک کارونکی یعنی انبیا اولیا کی درحالیکہ

نہ خوار ہووین ہم اور نہ فتنہ زدہ خداوندا مار کافرون کو جو کہ جہٹلاتی ہین رسولون تیری کو اور روکتی ہین لوگونکو راہ

تیری سی یعنی بہکاتی ہین اور کر اوپر عذاب ایذا دینی والا اپنا اور عذاب اپنا ای معبود برحق قبول کر نقل کی یہ دعا ای

ابن حبان حاکم نی وَيُعَلِّمُ مَنْ أَسْلَمَ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي وَارْحَمْنِي وَاهْدِنِي وَارْزُقْنِي عو ** اور سکہاوی

اوسکو کہ اسلام لاوی یہہ دعا یا اللہ بخش مجہکو اور مہربانی کر مجہپر اور راہ دکہا مجہکو اور رزق دی مجہکو نقل کی یہہ

ابو عوانہ نے فَإِذَا رَجَعَ مِنْ سَفَرِهِ يُكَبِّرُ عَلَى كُلِّ شَرَفٍ مِنَ الْأَرْضِ ثَلَاثَ تَكْبِيرَاتٍ ثُمَّ يَقُولُ

لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ آيِبُونَ تَائِبُونَ عَابِدُونَ

بیان تعلیم پیغمبر صلعم

بیان سفر سی حضر تک

ساجدون لربنا حامدون صدق الله وعده ونصر عبده وهزم الاحزاب
وحده خ م د ت س ﴿ پس جب پہرے سفر اپنے سے تکبیر کہے اوپر ہر بلندی زمین کی تین تکبیریں پہر کہے
نہیں کوئی معبود مگر اللہ ایک ہے وہ نہیں کوئی شریک واسطے اوسکے اوسیکی ہی بادشاہت ہے اور اوسیکی ہی تعریف ہے
اور وہ ہر چیز پر قادر ہے ہم پہرنے والے ہیں توبہ کرنیوالے ہیں بندگی کرنیوالے ہیں سجدہ کرنے والے ہیں چلنے والے
ہیں یعنی جہاد کی ہی واسطے پروردگار اپنے کی تعریف کرنے والے ہیں سچ کیا اللہ نے وعدہ اپنا اور مدد کی
بندے اپنے کی یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اور شکست دی کفار کی گروہوں کو اکیلے نقل کی یہ بخاری
مسلم ابوداود ترمذی نسائی نے فاذا اشرف علی بلدۃ آئبون تائبون عابدون لربنا
حامدون ولا یزال یقولها حتی یدخل بلدۃ خ م س ﴿ پس جب آوے نزدیک شہر اپنے کے
کہے ہم پہرنے والے ہیں توبہ کرنے والے ہیں بندگی کرنیوالے ہیں واسطے پروردگار اپنے کی حمد کرنیوالے ہیں اور ہمیشہ
کہتا رہے ان کلمات کو یہاں تلک کہ داخل ہووے شہر اپنے میں نقل کی یہ بخاری مسلم نسائی نے واذا دخل
علی اهله قال توبا توبا لربنا اوبا لا یغادر علینا حوبا ط حی ﴿ اوبا اوبا لربنا توبا
لا یغادر علینا حوبا د حب ﴿ اور جب داخل ہووے اہل پر کہے توبہ کرتا ہوں توبہ توبہ طرف پروردگار اپنے
کے درحالیکہ پہرنے والا ہوں سفر سے وہ توبہ کہ نہ چھوڑے ہمپر کوئی گناہ نقل کی یہ احمد طبرانی ابن سنی نے
پہرتا ہوں پہرنا درحالیکہ توبہ کرنے والا ہوں پروردگار اپنے سے ایسی توبہ کہ نہ چھوڑے ہمپر کوئی گناہ نقل کی یہ بزار
ابو یعلی نے ومن نزل به غم او کرب او امر مهم فلیقل لا اله الا الله العظیم الحلیم لا بیان دفع غم کا
اله الا الله رب العرش العظیم لا اله الا الله رب السموات ورب الارض رب العرش الکریم
خ م د ت س ق ﴿ اور جسپر اوترے غم یا سختی یا کام دشوار پس چاہیے کہ کہے نہیں کوئی معبود مگر اللہ بزرگ
بردبار نہیں کوئی معبود مگر خدا جو پروردگار عرش بڑے کا ہے نہیں کوئی معبود مگر خدا جو پروردگار آسمانوں کا اور
پروردگار زمین کا اور پروردگار عرش بزرگ کا نقل کی یہ بخاری مسلم ترمذی نسائی ابن ماجہ نے لا اله الا الله الحلیم
الکریم لا اله الا الله رب العرش العظیم لا اله الا الله رب السموات ورب الارض ورب

الْعَرْشِ الْكَرِيمِ ۔ خ ÷ نہیں کوئی معبود مگر اللہ بردبار بزرگ نہیں کوئی معبود مگر اللہ پروردگار عرش بڑے کا نہیں
کوئی معبود مگر اللہ پروردگار آسمانوں اور پروردگار زمین کا اور پروردگار عرش بزرگ کا نقل کی بخاری نے

لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ الْحَلِيمُ الْعَظِيمُ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ ثُمَّ يَدْعُو بَعْدَ ذٰلِكَ عو
نہیں کوئی معبود مگر خدا بردبار بزرگ نہیں کوئی معبود مگر اللہ پروردگار عرش بڑے کا پھر دعا کرے جو اسکی نیت ہو جائے

نقل کی یہ ابو عوانہ نے لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ الْحَلِيمُ الْكَرِيمُ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَتَبَارَكَ اللّٰهُ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ

وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ س حب مص ÷ نہیں کوئی معبود مگر اللہ بردبار بزرگ پاک ہے اللہ
اور بہت برکت والا ہے اللہ پروردگار عرش بڑے کا نقل کی یہ ابن ابی شیبہ نسائی ابن حبان حاکم نے اور بعضی روایتوں میں جملہ
اسمیں زیادہ آیا ہے اور سب تعریف ہے واسطے خدا کے جو پروردگار عالموں کا ہے نقل کی یہ نسائی ابن حبان حاکم نے لَا إِلٰهَ

إِلَّا اللّٰهُ الْحَلِيمُ الْكَرِيمُ سُبْحَانَ اللّٰهِ رَبِّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَرَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ
رَبِّ الْعَالَمِينَ اللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ عِبَادِكَ صَحِيحُ السَّنَدِ لِابْنِ أَبِي عَاصِمٍ فِي كِتَابِهِ الدُّعَاءِ

نہیں کوئی معبود مگر اللہ بردبار بزرگ پاک ہے خدا کہ پروردگار ہے ساتوں آسمانوں کا اور پروردگار عرش بڑے کا
سب تعریف ہے واسطے خدا کے پروردگار ہے عالموں کا یا اللہ تحقیق میں پناہ پکڑتا ہوں ساتھ تیرے برائی سے بندوں
تیرے کی کہا مصنف نے کہ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے روایت کی ابن ابی عاصم نے بیچ کتاب اپنے کی کہ نام
اسکا دعا ہے حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ ۔ خ ÷ کفایت ہے مجکو اللہ اور اچھا کارساز ہے ف
روایت ہے ابن عباس سے کہ حضرت ابراہیم علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کو جب آگ میں ڈالا یہی کلمہ پڑھا اور آنحضرت
صلے اللہ علیہ وسلم نے بھی اسکو پڑھا جب کہ کہا لوگوں نے إِنَّ النَّاسَ قَدْ جَمَعُوا لَكُمْ فَاخْشَوْهُمْ یعنی کفار تمسے لڑنے
کے لئے جمع ہوئے ہیں ڈرو انسے اور ایک روایت میں آیا ہے کہ جب حضرت ابراہیم علیہ السلام کو آگمیں ڈالنے لگے تو قول آخری
حَسْبِيَ اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ تھا کذا ذکرہ الفخر ادریس المغلطین میں روایت کی ہے عبد اللہ بن بریدہ نے رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم سے کہ جو کوئی پڑھے دس کلمے پیچھے نماز صبح کے پاویگا اللہ کو نزدیک اونکے کفایت کرنے والا اونہیں کی
پانچ دنیا کے لئے ہیں اور پانچ آخرت کے لئے حَسْبِيَ اللّٰهُ لِدِينِي حَسْبِيَ اللّٰهُ لِمَا أَهَمَّنِي حَسْبِيَ اللّٰهُ لِمَنْ بَغَى عَلَيَّ حَسْبِيَ اللّٰهُ لِمَنْ

حَسْبِیَ اللّٰهُ لِمَنْ کَادَنِیْ بِسُوْءٍ حَسْبِیَ اللّٰهُ عِنْدَ الْمَوْتِ حَسْبِیَ اللّٰهُ عِنْدَ الْمَسْئَلَةِ فِی الْقَبْرِ حَسْبِیَ اللّٰهُ عِنْدَ الْمِیْزَانِ
حَسْبِیَ اللّٰهُ عِنْدَ الصِّرَاطِ حَسْبِیَ اللّٰهُ عِنْدَ الْحَوْضِ حَسْبِیَ اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ عَلَیْهِ تَوَکَّلْتُ وَاِلَیْهِ اُنِیْبُ اَللّٰهُ اَللّٰهُ رَبِّیْ
لَا اُشْرِكُ بِهٖ شَیْئًا ؛ د س ق ع ص ط س ؛ اللہ تعالی پروردگار میرا ہی نہیں شریک کرتا ہوں میں ساتھ اسکے کسی چیز
کو نقل کیا اسکو ابو داؤد و نسائی ابن ماجہ ابن ابی شیبہ نے اور طبرانی نے اوسط میں اَللّٰهُ اَللّٰهُ رَبِّیْ لَا اُشْرِكُ بِهٖ
شَیْئًا ثَلٰثَ مَرَّاتٍ ؛ طب ؛ اللہ پروردگار میرا ہی نہیں شریک کرتا ہوں میں ساتھ اسکے کسی چیز کو
پڑہی یہہ تین بار نقل کیا اسکو طبرانی نے دعا میں ف آخری کلام عمر بن عبد العزیز کا موت کی وقت یہی تہا کذا
ذکرہ الفخر اَللّٰهُ اَللّٰهُ رَبِّیْ لَا اُشْرِكُ بِهٖ شَیْئًا اَللّٰهُ اَللّٰهُ رَبِّیْ لَا اُشْرِكُ بِهٖ شَیْئًا ؛ حب ؛ معنی
اسکے وہی ہیں جو گذری نقل کیا اسکو ابن حبان نے تَوَکَّلْتُ عَلَی الْحَیِّ الَّذِیْ لَا یَمُوْتُ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ
لَمْ یَتَّخِذْ وَلَدًا وَّلَمْ یَکُنْ لَّهٗ شَرِیْكٌ فِی الْمُلْكِ وَلَمْ یَکُنْ لَّهٗ وَلِیٌّ مِّنَ الذُّلِّ وَکَبِّرْهُ تَکْبِیْرًا ؛
ص س ؛ بہروسا کیا میں نے اوپر زندہ کی جو نہ مریگا اور سب تعریف ہی واسطے خدا کی جسنے نہیں پکڑا ہے اولاد
اور نہیں ہی اوسکا شریک کوئی بادشاہت میں اور نہیں ہی اوسکی لئی دوست بچانی والا ذلت سے اور بڑائی
کر اوسکی بڑائی کرنا نقل کیا اسکو حاکم نے اَللّٰهُمَّ رَحْمَتَكَ اَرْجُوْ فَلَا تَکِلْنِیْ اِلٰی نَفْسِیْ طَرْفَةَ عَیْنٍ وَّ
اَصْلِحْ لِیْ شَأْنِیْ کُلَّهٗ ؛ د حب ط ص ؛ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ ؛ د حب مص ی ؛ یا اللہ مہربانی
تیری کی امید رکہتا ہوں میں پس نہ سونپ مجکو طرف نفس میری کی ایک پلک مارنی اور سنوار میری لئی سب کام میری
یعنی دین و دنیا کی نقل کیا اسکو ابو داؤد ابن حبان طبرانی ابن ابی شیبہ نے اور ایک روایت میں یہہ زیادہ آیا ہے
نہیں کوئی معبود مگر تو نقل کیا اسکو ابو داؤد ابن حبان ابن ابی شیبہ ابن سنی نے ف یہہ جو فرمایا کہ نہ سونپ
مجکو میری نفس کی طرف اس لئی کہ میں عاجز ہوں قدرت حاجت روائی کی نہیں رکہتا اور نہ اچہا برا اپنی حق کا
جانتا ہوں پس تو ہی اپنی فضل سے متکفل میری کاموں کا ہو کذا ذکرہ الفخر یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ بِرَحْمَتِكَ اَسْتَغِیْثُ
مس ی ؛ ای زندہ ای خبرگیری کرنیوالی بسبب رحمت تیری کی فریاد کرتا ہوں میں نقل کیا اسکو حاکم ابن سنی
وَیُکَرِّرُهٗ وَهُوَ سَاجِدٌ یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ ؛ س مس ؛ عادہ بار بار کہی یا حی یا قیوم اور وہی الٹا سجدہ میں ہو

لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَکَ اِنِّیْ کُنْتُ مِنَ الظَّالِمِیْنَ ؛ یعنی نہین کوئی معبود مگر تو پاک ہے تو تحقیق مین ہون

ظالمون سی نقل کی یہہ ابن سنی نے لَمْ یَدْعُ بِھَا رَجُلٌ مُسْلِمٌ فِیْ شَیْءٍ قَطُّ اِلَّا اسْتَجَابَ اللّٰہُ لَہٗ ؛ ت

س مس (۱ ہ ص) + نہ دعا کے ساتہہ اس آیت کی کسی آدمی مسلمان نے بیچ کسی چیز کے

یعنی روا، حاجت اور دفع بلیات کے مگر قبول کے خدا تعالی نے دعا اوسکی نقل کی یہہ

ترمذی نسائی حاکم احمد بزار ابو یعلے نے **ف** بستان ابو اللیث نقل کیا ہے حضرت امام جعفر صادق

سی کہ کہا مین نے تعجب کرتا ہون مین اوس شخص سے کہ مبتلا ہو ساتہہ چار چیزون کے پس کیونکر

غافل ہوتا ہے چار چیز سی تعجب کرتا ہون مین اوس سی کہ مبتلا ہو غم مین پس کیون نہین کہتا ہے

لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَکَ اِنِّیْ کُنْتُ مِنَ الظَّالِمِیْنَ اس لیے کہ اللہ تعالی اپنے کتاب مین فرماتا ہے فَاسْتَجَبْنَا

لَہٗ وَنَجَّیْنَاہُ مِنَ الْغَمِّ وَکَذٰلِکَ نُنْجِی الْمُؤْمِنِیْنَ یعنی یونس نے یہہ آیت پڑہی پس قبول کی ہمنی دعا اوسکی اور نجات

دی ہمنی اوسکو غمسی اور اسیطرح نجات دیتی ہین ہم مومنون کو یعنی جب فریاد و دعا کرتے ہین غمسی نجات دیتی ہین

اور تعجب کرتا ہون مین اوس سی کہ ڈرتا ہو کسی چیز سی کیون نہین کہتا حَسْبِیَ اللّٰہُ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ کیونکہ اللہ تعالی فرماتا ہی قَالُوا

حَسْبُنَا اللّٰہُ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ فَانْقَلَبُوْا بِنِعْمَۃٍ مِّنَ اللّٰہِ وَفَضْلٍ لَّمْ یَمْسَسْھُمْ سُوْءٌ یعنی کہا صحابہ نی کافی ہی ہمکو اللہ اور اچہا ہے

کارساز پس پہری مدینہ ساتہہ نعمت کی خدا کی طرفسی اور ساتہہ فضل کی یعنی ساتہہ سلامتی اور فائدہ تجارت کے

اور نہ پہونچی اونکو برائی یعنی زخم وغیرہ اور تعجب کرتا ہون مین اوس سی کہ ڈرتا ہو مکر لوگون سی کیون نہین کہتا وَاُفَوِّضُ

اَمْرِیْ اِلَی اللّٰہِ اِنَّ اللّٰہَ بَصِیْرٌ بِالْعِبَادِ کیونکہ اللہ تعالی فرماتا ہی وَاُفَوِّضُ اَمْرِیْ اِلَی اللّٰہِ اِنَّ اللّٰہَ بَصِیْرٌ بِالْعِبَادِ فَوَ

قٰہُ اللّٰہُ سَیِّئَاتِ مَا مَکَرُوْا یعنی فرعون کے چچا کا بیٹا بہائی سمعان نامی ایمان پوشیدہ رکہتا تہا جب اوسکی

قوم نی تنبیہ کی کہا اوسنی وافوض آخر تک یعنی سونپتا ہون مین امر اپنا طرف اللہ تعالی کے تحقیق اللہ دیکہتا ہی ساتہہ حال

بندون کی پس بچایا اسکو اللہ تعالی نی برائی مکر اونکی ہی اور تعجب کرتا ہون اوس سی کہ رغبت کرتا ہی جنت مین

کیون نہین کہتا مَا شَاءَ اللّٰہُ لَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ کیونکہ اللہ تعالی فرماتا ہی وَلَوْلَا اِذْ دَخَلْتَ جَنَّتَکَ قُلْتَ مَا شَاءَ اللّٰہُ

لَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ اِنْ تَرَنِ اَنَا اَقَلَّ مِنْکَ مَالًا وَّوَلَدًا فَعَسٰی رَبِّیْ اَنْ یُّؤْتِیَنِ خَیْرًا مِّنْ جَنَّتِکَ یعنی ایک مومن نے

کافر کو کہا اور کیون نہ جب آیا تو باغ اپنی مین کہا ہوتا جو اللہ چاہی ہونی والا ہی نہین قوت مجکو فقط
مال اپنی کی مگر ساتہہ اللہ کی اگر دیکہتا ہی تو مجکو کہ مین کم ہون تجہسی مال اور اولاد مین تو امید ہی کہ رب میرا دیوے
مجکو بہتر باغ تیری سی یہہ قصہ سورۂ کہف مین مفصل مذکور ہی اوسکی تفسیر مین دیکہا چاہی یہان بخوف درازی
کتاب کے اسی پر اکتفا کیا وَمَا قَالَ عَبْدٌ اَصَابَهُ هَمٌّ وَحُزْنٌ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ عَبْدُكَ وَابْنُ عَبْدِكَ
وَابْنُ اَمَتِكَ نَاصِيَتِیْ بِيَدِكَ مَاضٍ فِیَّ حُكْمُكَ عَدْلٌ فِیَّ قَضَاؤُكَ اَسْئَلُكَ بِكُلِّ اسْمٍ هُوَ
لَكَ سَمَّيْتَ بِهٖ نَفْسَكَ اَوْ اَنْزَلْتَهٗ فِیْ كِتَابِكَ اَوْ عَلَّمْتَهٗ اَحَدًا مِّنْ خَلْقِكَ اَوِ اسْتَاْثَرْتَ بِهٖ
فِیْ عِلْمِ الْغَيْبِ عِنْدَكَ اَنْ تَجْعَلَ الْقُرْاٰنَ الْعَظِيْمَ رَبِيْعَ قَلْبِیْ وَنُوْرَ بَصَرِیْ وَجَلَاءَ هَمِّیْ وَذَهَابَ
غَمِّیْ اِلَّا اَذْهَبَ اللّٰهُ هَمَّهٗ وَاَبْدَلَهٗ مَكَانَ حُزْنِهٖ فَرَحًا حب مس اص ہ مص ط
اور نہ کہا کسی بندی نی کہ پہونچی ہو اوسکو غم یا غم اللہم انی عبدک کو ذہاب ہمی تلک مگر کہ لیجاتا ہی اللہ تعالی غم اوسکا
اور بدل دیتا ہی جگہہ غم اوسکی خوشی کو معنی ان کلمات کی یہہ ہین یا اللہ تحقیق مین بندہ تیرا ہون اور بیٹا بندی
تیری کا اور بیٹا لونڈی تیری کا ہون پیشانی میری بیچ ہاتہہ تیری کی ہی یعنی مین قبضہ قدرت تیری مین ہون جاری ہی بیچ حق
میری کی حکم تیرا یعنی تیری حکم کو توقف نہین ہی جو چاہی سو کری عدل ہی بیچ امر میری کی تقدیر تیری مانگتا ہون مین تجہسے
ساتہہ ہر نام کی کہ ثابت ہی تیری لئی اور نام رکہا تو نی ساتہہ اوسکی ذات اپنی کا یا اوتارا تو نی اوسکو کتاب
اپنی مین یا سکہایا تو نی اوسکو کسیکو خلق اپنی سی یعنی ساتہہ وحی یا الہام بغیر ذکر کرنیکی کتاب مین یا اختیار
کیا تو نی اوسکو بیچ علم غیب کی نزدیک اپنی یعنی کسیکو اوسکی اطلاع نہین سوای تیری یہہ کہ کری تو قرآن بزرگ کو
بہار دل میری کی اور روشنی آنکہون میری کی اور دور کرنیوالا غم میری کا اور لیجانیوالا فکر میری کا نقل کی یہہ ابن
حبان حاکم احمد ابو یعلی بزار ابن ابی شیبہ طبرانی نی وَمَنْ قَالَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ كَانَتْ دَوَاءً
مِنْ تِسْعَةٍ وَّتِسْعِيْنَ دَاءً اَيْسَرُهَا الْهَمُّ ص ط ۔ جو کوئی کہی نہین بچنا گناہون سی اور نہ قوت
عبادت پر مگر ساتہہ مدد اللہ کی ہوتا ہی یہہ کلمہ دوا ننانوین بیماریون سی کہ ادنی اون مین سی غم ہی روایت کی
یہہ حاکم طبرانی نی ف فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ ثابت ہوا حول ولا قوة الا باللہ سی کہ تحقیق

تحقیق یہ خزانہ جنت کا ہے اور جو کوئی بہت کہتا ہے یہ نظر رحمت کی کرتا ہے اللہ تعالیٰ طرف اوسکی اور جس پر نظر کی
اللہ نے پس تحقیق پہنچا وہ خیر دنیا اور آخرت کی کو اور فرمایا کہ بہت کہو اسکو کیونکہ یہ دفع کرتا ہے ایک کم سو
دروازے ضرر کی ادنیٰ اونکا غم ہے اور مکحول سے روایت ہے کہ جو کوئی کہے لا حول ولا قوۃ الا باللہ ولا منجا من اللہ
الا الیہ تو دور کرتا ہے اللہ تعالیٰ ستر دروازے ضرر کے کہ ادنی اونکا فقر ہے کذا فی وظائف النبی عن لزم الاستغفار
دق حب: من اکثر من الاستغفار د س + جعل اللہ لہ من کل ضیق مخرجا ومن کل ھم
فرجا ورزقہ من حیث لا یحتسب د س ق حب + جو کوئی لازم کرے استغفار کو نقل کی
یہ ابو داود ابن ماجہ ابن حبان نے جو کوئی بہت پڑھے استغفار یعنی مداومت کرے اوسکی نقل کی یہ نسائی نے کرتا ہے اللہ تعالیٰ
واسطے اوسکے ہر تنگی سے نکلنا اور ہر غم سے رہائی یعنی بسبب کثرت استغفار کے غم سے رہائی دیکر خوشی کو پہنچاتا ہے اور
رزق پہنچاتا ہے اسکو اوس جگہ سے کہ نہیں گمان رکھتا ہے نقل کی یہ ابو داود نسائی ابن ماجہ ابن حبان نے وتقدم
ما یقول من نزل بہ کرب او شدۃ عند سماعہ المؤذن مس + اور پہلے گذرے یعنی اذان کے
دعاؤں میں وہ چیز کہ کہے وہ شخص کہ اوترا ہو اوس پر غم یا سختی نزدیک سننے اوسکے اذان موذن کو نقل کی یہ حاکم نے
وان توقع بلاء او امرا مھولا او وقع فی امر عظیم قال حسبنا اللہ ونعم الوکیل علی اللہ
توکلنا: ت مص + اور جو توقع رکھے کوئی کسی بلا کی یا کسی کام دہشتناک کی یا پڑے کام بڑے میں کہے کافی ہے
ہمکو اللہ اور اچھا ہے کارساز اللہ ہی پر بھروسا کیا ہم نے نقل کی یہ ترمذی ابن ابی شیبہ نے وان اصابتہ
مصیبۃ فلیقل انا للہ وانا الیہ راجعون اللہم عندک احتسب مصیبتی فاجرنی فیہا
وابدلنی منہا خیرا د ت س ق + اور جو پہنچے اسکو مصیبت پس چاہیے کہ کہے تحقیق ہم ملک میں واسطے
خدا کے اور تحقیق ہم طرف اوسی پھرنے والے ہیں یا اللہ تیرے پاس سے مانگتا ہوں میں ثواب مصیبت اپنی کا پس ثواب دے
مجھکو اوسمیں اور بدلہ دے مجھکو بہتر اوس سے یعنی اوس چیز سے کہ فوت ہو اور بسبب مصیبت کے ہوئی نقل کی یہ
ترمذی نسائی ابن ماجہ نے انا للہ وانا الیہ راجعون اللہم اجرنی فی مصیبتی واخلف لی
خیرا منہا م + تحقیق ہم ملک میں واسطے اللہ کے اور تحقیق ہم طرف اوسکی پھرنے والے ہیں یا اللہ ثواب

دی مجکو مصیبت میری مین اور عوض دی واسطی میری بہتر اوس سی نقل کی یہہ مسلم نی **ف** الیہ راجعون مین اشارہ
ہی اسپر کہ اگر اوسکی تقدیر پر راضی ہونگی ثواب پاوینگی و الا مستحق عذاب ہونگی یہہ اقرار ہی ساتہہ عجز کی
او تسلیم و رضا کے فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ جو کوئی مصیبت مین ان کلمات کو پڑہتا ہے
تو اللہ تعالی دیتا ہی عوض فوت ہوئی چیز کی بہتر اوس سی چنانچہ جب حضرت ام سلمہ کا خاوند مرا تو اونہون
نے اس آیت کی پڑہنی کا ارادہ کیا پہر خیال کیا کہ مجہی اس خاوند سی کونسا بہتر خاوند ملیگا مگر باتباع سرور عالم
کی یہہ کلمات پڑہی پہر حضرت کی نکاح مین آئین کہ افضل البشر ہین کذا ذکرا الفخر فاذا خاف احد اللّٰہم
اکفنا ہ بما شئت صحیح رواہ ابو نعیم فی المستخرج علی مسلم ÷ ٭ اور جب ڈری کسی سی یعنی کسی
ظالم کا ڈر رکہتا ہو کہی یا اللہ کفایت کر ہمکو اوس سی یعنی ڈر اوسکا ہم سی دفع کر ساتہہ جسطرح کی کہ چاہی تو یہہ حدیث
صحیح ہی روایت کیا اسکو ابو نعیم نی بیچ کتاب اپنی کی کہ نام اوسکا مستخرج علی مسلم ہی **ف** جب سرور عالم نے
ہمراہ ابو بکر رض کی ہجرت مکہ سی کی تو ایک کافر سراقہ نامی نی پیچہا کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہی
دعا پڑہی گہوڑا اوسکا پیٹ تک زمین مین دہس گیا کذا ذکر العلی اللّٰہم انا نعوذ بک من شرورہم
ونَدرأ بک فی نحورہم ؛ ع ٭ یا اللہ تحقیق ہم پناہ پکڑتی ہین ساتہہ تیری برائی دشمنون کی سی اور دفع کرتی
ہین ہم شر انکی ساتہہ مدد تیری کی حال یہہ کہ کرتی ہین ہم تجکو مقابلہ اونکی بیچ تا کہ دفع کری تو اونکو سی نقل
کی ابو عوانہ نے اللّٰہم انی اجعلک فی نحورہم واعوذ بک من شرورہم ؛ عو ٭ یا اللہ تحقیق
مین کرتا ہون تجکو مقابلہ اونکی بیچ اور پناہ پکڑتا ہون ساتہہ تیری برائی اونکی سی نقل کے یہہ ابو عوانہ نے فان
خاف سلطانا او ظالما فلیقل اللہ اکبر اللہ اعز من خلقہ جمیعا اللہ اعز مما اخاف و
احذر اعوذ باللہ الذی لا الہ الا ہو الممسک السماء ان تقع علی الارض الا باذنہ
من شر عبدک فلان وجنودہ واتباعہ واشیاعہ من الجن والانس اللّٰہم کن لی جارا
من شرہم جل ثناؤک وعز جارک ولا الہ غیرک ثلث مرات ؛ ط ص مص ص
ط ٭ اور جو ڈری بادشاہ سی یا کسی ظالم سی پس کہے اللہ اکبر عزت ملک تیرا ہی تو ہی سب کے ساتہ ہی مسلط

سلطان کی ڈرانی کا

غالب تر ہی سب خلق اپنی سی اللہ غالب تر ہی اوس چیز سی کہ ڈرتا ہون مین اور بر حذر کرتا ہون مین پناہ پکڑتا ہون مین ساتھ اوس اللہ کی کہ نہین کوئی معبود مگر وہ جو تھامنی والا ہی آسمان کو تا نہ گر پڑی زمین پر مگر ساتھ حکم اوسکی کی برائی بندی تیری کیسی کہ فلانا ہی یعنی نام اوسکا لیوی اور برائی لشکر اوسکی اور تابعدارون اوسکی سی اور گروہون اوسکی سی کہ جن سی ہون یا انسان سی یا اللہ ہو تو واسطی میری نگہبان برائی اونکی سی بڑی ہی تعریف تیری اور غالب ہے پناہ پکڑنے والا تیرا اور نہین کوئی معبود سوا تیرے نقل کی یہہ طبرانی نی مرفوعًا اور موقوفًا ابن ابی شیبہ اور ابن مردویہ اور طبرانی نی اور اور روایتون مین ذکر کی ہی یہہ دعا مین بہی ایک مین جو کوئی چاہی انہین سی پڑہے

اللّٰهُمَّ اِنَّا نَعُوذُبِكَ اَنْ يَفْرُطَ عَلَيْنَا اَحَدٌ مِّنْهُمْ اَوْ اَنْ يَطْغٰى ؛ مص حی ؛ یا اللہ تحقیق ہم پناہ پکڑتی ہین ساتھ تیری اس سی کہ زیادتی کرے ہم پر کوئی اونمین سی یا یہہ کہ ظلم کری نقل کی یہہ موقوفًا دارمی نی اللّٰهُمَّ اِلٰهَ جِبْرِيْلَ وَمِيْكَائِيْلَ وَاِسْرَافِيْلَ وَاِلٰهَ اِبْرَاهِيْمَ وَاِسْمٰعِيْلَ وَاِسْحٰقَ عَافِنِيْ وَلَا تُسَلِّطَنَّ اَحَدًا مِّنْ خَلْقِكَ عَلَيَّ بِشَيْءٍ لَا طَاقَةَ لِيْ بِهٖ ؛ مص ؛ یا اللہ معبود جبرئیل اور میکائیل اور اسرافیل کی اور ای معبود ابراہیم اور اسمعیل اور اسحق کی عافیت دی مجکو یعنی سب بلیات ظاہری وباطنی سی اور نہ غالب کر کسی مخلوق اپنی سی مجپر ساتھ اوس چیز کی کہ نہین طاقت ہی مجکو اوسکی نقل کی یہہ موقوفًا ابن ابی شیبہ نی رَضِيْتُ بِاللّٰهِ رَبًّا وَّبِالْاِسْلَامِ دِيْنًا وَّبِمُحَمَّدٍ نَبِيًّا وَّبِالْقُرْاٰنِ حَكَمًا وَّاِمَامًا ؛ مو مص ؛ راضی ہوا مین ساتھ اللہ کی ازروی رب ہونی کی اور ساتھ اسلام کی ازروی دین ہونیکی اور ساتھ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ازروے نبی ہونی کی اور ساتھ قران کی ازروی حاکم ہونی کی اور امام ہونی کی یعنی اوسکی حکم ماننا ہون اور عمل کرتا ہون نقل کی یہہ موقوفًا ابن ابی شیبہ نی ف تفسیر در منثور مین آیا ہے کہ عوف بن مالک اشجعی کی بیٹی کو مشرکون نے قید کیا اور باندہا اور ہو کا رکہا پس لکہا اونہون نے باپ اپنی کو کہ حضرت صلعم کی پاس حاضر ہو کر حال ضیق اور سختی میرا عرض کر پس جب اونہون نے عرض کیا حضرت سی فرمایا کہ لکہدو حکم کرو اوسکو ساتھ تقوی کی اور توکل کی اللہ پر اور یہہ کہ پڑہی صبح شام لَقَدْ جَاۗءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ عَزِيْزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيْصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُلْ حَسْبِيَ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۭ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ پس جب یہہ خط اوسکو گیا اور

یہ آیت پڑہی قید سی رہائی دی اللہ تعالی اونکو پھر اونکی جنگل مین جا کر اونٹ اور بکریان اونکی ہانک لائی
اور حضرت سی پوچھا کہ یہ حلال ہین یا حرام فرمایا حلال ہین پس اوتاری اللہ تعالی نی آیت وَمَن یَتَّقِ اللّٰہَ یَجعَل
لَہٗ مَخرَجًا آخر تلک یعنی اور جو کوئی ڈرتا ہی اللہ سی کرتا ہی اوسکی لئی جگہہ نکلنی کی اور رزق دیتا ہی اوسکو اوس جگہہ سی کہ گمان
نہین رکہتا اور کہا ابن عباس نی کہ جو کوئی یہ آیت پڑہی نزدیک بادشاہ کی کہ خوف رکہتا ہی ظلم اوسکا یا نزدیک
موج کی کہ خوف رکہتا ہی غرق کا یا نزدیک درندی جانور کی تو نہین ضرر کرینگی اوسکو کوئی چیز انہین سی اور ایک
روایت مین آیا ہی کہ عوف بن مالک نے حال قید ہونی بیٹی اپنی کا جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم سی عرض کیا
اور عرض کیا کہ ماں اوسکی بیقرار ہی کیا حکم فرماتی ہو مجکو فرمایا کہ حکم کرتا ہون تجکو اور اوسکی ماکو کثرت پڑہو لا حول ولا قوۃ
الا باللہ پس کہا اوسکی بی بی نی کہ خوب فرمایا اور دونون نی اوسکی پڑہنی کی کثرت کی پس غافل ہوئی دشمن
اور ہانکہ لایا یہ ریوڑ اونکا پس اوتری آیت وَمَن یَتَّقِ اللّٰہَ آخر تلک اور حیوۃ الحیوان مین لکہا ہی کہ جو کوئی اپنی
قتل کا یا عذاب وغیرہ کا ڈر رکہتا ہو تو بکرا یا مینڈہا فربہ قابل قربانی کی لا کر ایک مکان خالی مین قبلہ کی رخ
کر کر ذبح کری اور وقت ذبح کی پڑہی اَللّٰھُمَّ ھٰذَا لَکَ فِدَائِی فَتَقَبَّل مِنِّی اور ایک گڑہا کہودی کہ خون اوسی مین جمع
ہو دی پھر خون کو خاک سی بند کری کہ پانو کی نیچی نہ آوی اور اوس جانور کی چہہ ٹکڑی کر کر فقیرون مسکینون کو
دی اور آپ نہ کہاوی اور نہ وہ لوگ کہاوین کہ جنکا نفقہ اوسپر واجب ہے پس انشاء اللہ تعالی جسسے کہ ڈرتا ہی
ذبح ہو جائیگی اور وہ جانور بدلہ اوسکا ہو جائیگا یہ مجرب ہی کذا فی فتح المبین وَاِن خَافَ شَیطَانًا
اَو غَیرَہٗ فَلیَقُل اَعُوذُ بِوَجہِ اللّٰہِ الکَرِیمِ وَبِکَلِمَاتِ اللّٰہِ التَّامَّاتِ الَّتِی لَا یُجَاوِزُھُنَّ بَرٌّ وَّلَا
فَاجِرٌ مِن شَرِّ مَا خَلَقَ وَذَرَاَ وَبَرَاَ وَمِن شَرِّ مَا یَنزِلُ مِنَ السَّمَآءِ وَمِن شَرِّ مَا یَعرُجُ فِیھَا
وَمِن شَرِّ مَا ذَرَاَ فِی الاَرضِ وَمِن شَرِّ مَا یَخرُجُ مِنھَا وَمِن شَرِّ فِتَنِ اللَّیلِ وَالنَّھَارِ وَمِن
شَرِّ کُلِّ طَارِقٍ اِلَّا طَارِقًا یَطرُقُ بِخَیرٍ یَا رَحمٰنُ اطیس حص ص + اور جو ڈری
کسی شیطان سی یعنی خواہ شیطان جن ہو یا انس یا سوا اوسکے یعنی حیوانات موذیات سی پس چاہیئے کہ پناہ
پکڑتا ہون مین ساتہہ ذات خدا بزرگ کی اور ساتہہ کلمون پوری خدا کی وہ جو نہین تجاوز کرتا ہی اونسی نیک کار

کار و نہ بدکار برای اوس چیز کیسی اندازہ کی اور پیدا کی اور بڑا تفاوت پیدا کی اور برائی و بیخبر کیسی ادتری ہی
آسمان سے اور برائی او بیخبر کیسی چڑہتی ہی آسمان مین اور برائی اوس چیز کیسی پیدا کی زمین مین اور برائی و بیخبر کیسی کہ نکلتی ہے
اوس سے اور برائی فتنون رات اور دن کیسی اور برائی ہر حادثہ رات کیسی یعنی چور وغیرہ سی مگر حادثہ کہ آوی ساتہ بہلائی کے
ای مہربان مہربانی کر مجہہ نقل کی یہہ احمد حصین طبرانی نسائی طبرانی ابن ابی شیبہ ابو یعلے نی ف مراد کلمات
اللہ سی کتابین اور نام و صفات اللہ تعالی کے ہین کہ کوئی اونکی تاثیرات سی خارج نہین ہی مثلاً مومن کو جنت کا
وعدہ کیا ہی اور کافر کو دوزخ کا بلا شک یعنی ہو وینگا وَإِذَا تَغَوَّلَتِ الْغِيلَانُ نَادِيْ بِالْأَذَانِ مص
اور جس وقت کہ ظاہر ہوویں چہلاوی پکار کر کہی اذان نقل کی یہہ مسلم بزار ابن ابی شیبہ نی ح قراۃ آیۃ الکرسی
اور پکار کر پڑہی آیۃ الکرسی نقل کی یہہ ترمذی ابن ابی شیبہ نے وَمَنْ فَزِعَ فَلْيَقُلْ أَعُوذُ ت مص
بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّةِ مِنْ غَضَبِهِ وَشَرِّ عِبَادِهِ وَمِنْ هَمَزَاتِ الشَّيَاطِينِ وَأَنْ يَحْضُرُونِ د ت س
اور جو کوئی ڈری یعنی سوتی یا جاگتی کسی چیز سی پس کہی پناہ پکڑتا ہون مین ساتہ کلمون پورے خدا کی غصہ اوسکی
یعنی عذاب اوسکی سی اور برائی بندون اوسکی سی اور وسوسی شیطانون کیسی اور اس سی کہ آوین شیطان میری
پاس نقل کی یہہ ابو داود ترمذی نسائی نی وَمَنْ غَلَبَهُ أَمْرٌ فَلْيَقُلْ حَسْبِيَ اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ
د س ی اور جس پر غالب آوی کوئی کام یعنی ایسا امر کہ علاج اوسکا نہین بن آتا ہی پس چاہئے کہ کہی
کفایت ہی مجکو خدا اور اچہا ہی کارساز نقل کی یہہ ابو داود نسائی ابن سنی نی وَمَنْ وَقَعَ لَهُ مَا لَا يَخْتَارُهُ
فَلَا يَقُلْ لَوْ أَنِّي فَعَلْتُ كَذَا وَكَذَا وَلٰكِنْ لِيَقُلْ قَدَّرَ اللّٰهُ وَمَا شَاءَ فَعَلَ م س ق ی
اور جو شخص کہ واقع ہووے اوسکو وہ چیز کہ ناخوش رکہتا ہی اوسکو پس نہ کہی کاش کہ تحقیق مین کرتا ایسا اور
ایسا تو نہ ہوتی یہہ بات ولیکن کہی ساتہ تقدیر خدا کی واقع ہوا یہہ امر اور جو کچہہ چاہا خدا نی کیا نقل کی یہہ مسلم
نسائی ابن ماجہ ابن سنی نی ف یعنی یون اعتقاد نکری کہ اگر یون کرتا مین تو یہہ بات نہ واقع ہوتی مثلاً کوئی
شخص گہر سی نکلا اور کسی نے اوسکو ستایا تو یون نہ کہی کہ اگر گہر سی نہ نکلتا مین تو نہ ستایا جاتا اور یہہ نہی تنزیہی
اور بعضون نی تحریمی کہی ہی کذا ذکرہ الفخر وَإِنِ اسْتَصْعَبَ عَلَيْهِ أَمْرٌ قَالَ اللّٰهُمَّ لَا سَهْلَ إِلَّا مَا جَعَلْتَهُ

بیان دفع سرکشی
بیان چہلاوی کا
بیان ڈرنیکا

بیان امر لاعلاج وغمگینی کا

بیان امر ناخوش کا

سَهْلًا وَاَنْتَ تَجْعَلُ الْحَزْنَ سَهْلًا اِذَا شِئْتَ سَهْلًا ✚ اور جو دشوار ہووی کسی پر کوئی کام
کہی ای اللہ نہین آسان ہے مگر وہ چیز کہ کیا تونی اوسکو آسان اور تو کرتاہی دشوار کو آسان جب چاہی نقل کی
یہہ ابن حبان ابن سنی نے وَمَنْ كَانَتْ لَهُ حَاجَةٌ اِلَى اللّٰهِ اَوْ اِلٰى اَحَدٍ مِّنْ بَنِيْ اٰدَمَ فَلْيَتَوَضَّاْ وَلْيُحْسِنِ
الْوُضُوْءَ ثُمَّ لِيُصَلِّ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ لِيُثْنِ عَلَى اللّٰهِ وَلْيُصَلِّ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلْيَقُلْ لَا اِلٰهَ
اِلَّا اللّٰهُ الْحَلِيْمُ الْكَرِيْمُ سُبْحَانَ اللّٰهِ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ اَسْئَلُكَ مُوْجِبَاتِ
رَحْمَتِكَ وَعَزَائِمَ مَغْفِرَتِكَ وَالْغَنِيْمَةَ مِنْ كُلِّ بِرٍّ وَالْعِصْمَةَ مِنْ كُلِّ ذَنْبٍ وَالسَّلَامَةَ مِنْ
كُلِّ اِثْمٍ ؛ مس ت ✚ اور جسکو ہووے حاجت طرف خدا کی یا طرف کسی کی بنی آدم کسی سے پس چاہئے کہ وضو کری
اور اچھا کری وضو اپنا یعنی بطور مسنون اور بمعہ مستحبات کی پہر پڑہی دو رکعت نماز کی پہر تعریف کری خدا پر درود
بہیجی نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر اور پڑہی یہہ دعا نہین کوئی معبود مگر خدا بردبار بزرگ پاک ہی خدا پروردگار عرش بڑیکا
سب تعریف ہی واسطی خدا پروردگار عالمونکی مانگتا ہون مین تجہسی خصلتین جو کہ واجب کرین رحمت تیری کو
اور کام لازم کرنیوالی بخشش تیریکی اور مانگتا ہون غنیمت ہر نیکی سی یعنی بہری نیکی اور بچاو ہر گناہ سی اور سلامتی
ہر گناہ سی نقل کی یہہ حاکم ترمذی نی **ف** جملہ والعصمۃ من کل ذنب کا فقط حاکم ہے کے روایت مین
آیا ہی اور جملہ الغنیمۃ من کل بر فقط ترمذی کی روایت مین اور ایک روایت مین اس دعا کی ساتھ یہہ عبارت
بہی زیادہ آئی ہے لَا تَدَعْ لِيْ ذَنْبًا اِلَّا غَفَرْتَهٗ وَلَا هَمًّا اِلَّا فَرَّجْتَهٗ وَلَا حَاجَةً هِيَ لَكَ رِضًى
اِلَّا قَضَيْتَهَا يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ ؛ ت ✚ نہ چہوڑ میری لئی کوئی گناہ مگر کہ بخشی تو اوسکو اور نہ چہوڑ کوئی
غم مگر کہ دور کری تو اوسکو اور نہ چہوڑ کوئی حاجت کہ وہ پسندیدہ تیری ہووے مگر کہ روا کری تو اوسکو یعنی جو سبب
خوشی تیریکی ہووے روا کر دے الا بار رکہہ ای بہت مہربان مہربانون کی نقل کی یہہ ترمذی نے وَمَنْ كَانَتْ
لَهٗ ضَرُوْرَةٌ فَلْيَتَوَضَّاْ فَيُحْسِنُ وُضُوْءَهٗ ت مس ق مس وَيُصَلِّيْ رَكْعَتَيْنِ ؛ س
ثُمَّ يَدْعُوْ اللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ وَاَتَوَجَّهُ اِلَيْكَ بِنَبِيِّكَ مُحَمَّدٍ نَبِيِّ الرَّحْمَةِ يَا مُحَمَّدُ اِنِّيْ اَتَوَجَّهُ
بِكَ اِلٰى رَبِّيْ فِيْ حَاجَتِيْ هٰذِهٖ لِتُقْضٰى لِيْ اَللّٰهُمَّ فَشَفِّعْهُ فِيَّ ؛ ت س مس مص اور جسکو ہووے

ہووی کوئی ضرورت یعنی حاجت اللہ تعالی کی طرف یا آدمی کی طرف پس وضو کری اور اچھا کری وضو اپنا نقل کے
یہہ ترمذی نسائی ابن ماجہ حاکم نے اور پڑہی دو رکعتیں نقل کی یہہ نسائی نے یعنی نماز پڑہنی فقط نسائی کی روایت میں ہے
اور باقی میں سب متفق ہیں پہر دعا کری یہہ یا اللہ تحقیق میں مانگتا ہوں تجھسے حاجت اپنی اور متوجہ ہوتا ہوں میں طرف
تیری ساتہہ وسیلہ نبی تیرے کی کہ حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم نبی رحمت ہیں اے حضرت محمد صلی اللہ علیہ
وسلم تحقیق میں متوجہ ہوتا ہوں ساتہہ وسیلہ تیرے کی طرف پروردگار اپنے کے بیچ اس حاجت اپنی کی تو کہ روا
کیجاوی حاجت واسطی میری یا اللہ پس شفاعت قبول کر اونکی میری حق میں نقل کی یہہ ترمذی نسائی ابن ماجہ حاکم نے

ف حدیث شریف میں آیا ہے کہ ایک اندہے نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوکر عرض کی کہ یا رسول
اللہ دعا کرو اللہ تعالی سے کہ مجھکو عافیت دے یعنی آنکھ دے پس حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر چاہے تو
دعا کروں میں اور چاہے تو صبر کر کہ یہہ بہتر ہے تیرے لیے اوسنے عرض کیا کہ دعا ہی کیجے پس اوسکو وضو کی نے حکم فرمایا
اور فرمایا کہ یہہ دعا پڑہے پس اوسنے یہی پڑہے اور سنکہا ہوا کذا فی المشکوۃ اور جامع صغیر میں حضرت جابر رضی سے
روایت ہے کہ اگر ساتہہ اس دعا کے دعا مانگی جاوی کسی چیز پر درمیان مشرق اور مغرب کی بیچ ایک ساعت جمعہ
کے تو البتہ قبول کیجاوی دعا مانگنی والے کی کہ وہ یہہ ہے لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ یَا حَنَّانُ یَا مَنَّانُ بَدِیْعُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ یَا ذَا الْجَلَالِ
وَالْاِکْرَامِ اور روایت ہے حضرت علی رضی سے کہ فرمایا جب ارادہ کری کوئی تم میں کا کسی حاجت کا پس چاہیے کہ پنجشنبہ کے
صبح کو اوسکی طلب میں جاوے کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے یا اللہ برکت دے میری امت کے لئے
بیچ صبح اونکی کی دن پنجشنبہ کی اور چاہیے کہ پڑہے جب نکلے مکان اپنے سے آخر سورہ آل عمران کا یعنی اِنَّ فِیْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ
سے آخر تلک اور اِنَّا اَنْزَلْنٰہُ فِیْ لَیْلَۃِ الْقَدْرِ اور سورہ فاتحہ پس تحقیق بیچ انکی حاجتیں روائیاں دنیا اور آخرت
کی ہیں کذا فی در المنثور

عمل حافظہ کا

وَمَنْ اَرَادَ حِفْظَ الْقُرْاٰنِ فَاِذَا کَانَتْ لَیْلَۃُ الْجُمُعَۃِ فَاِنِ اسْتَطَاعَ اَنْ یَّقُوْمَ
فِیْ ثُلُثِ اللَّیْلِ الْاٰخِرِ فَلْیَقُمْ فَاِنَّہَا سَاعَۃٌ مَشْہُوْدَۃٌ وَالدُّعَاءُ فِیْہَا مُسْتَجَابٌ فَاِنْ لَّمْ یَسْتَطِعْ
فَفِیْ وَسَطِہَا فَاِنْ لَّمْ یَسْتَطِعْ فَفِیْ اَوَّلِہَا فَیُصَلِّیْ اَرْبَعَ رَکَعَاتٍ اور جو کوئی چاہے یاد کرنا قران کا
پس جب ہووے رات جمعہ کی پس اگر سکے یہہ کہ اوٹہے بیچ تہائی رات اخیر کی پس چاہیے کہ اوٹہے پس تحقیق وہ

ساعت ایسی ساعت ہی کہ حاضر ہوتی ہین اوسمین فرشتی اور دعا اوسمین قبول کیجاتی ہی پس جو نہ کرسکی یعنی
اوسوقت نہ اوٹھہ سکی پس اوٹھی آدہی رات مین پس جو یہہ بہی نکرسکی پس اوٹھی اول رات مین پس پڑہی چار

رکعتین یَقرَأُ فِی الاُولٰی اَلفَاتِحَةَ وَسُورَةَ یٰسٓ وَفِی الثَّانِیَةِ اَلفَاتِحَةَ وَحٰمٓ الدُّخَانَ وَ

فِی الثَّالِثَةِ اَلفَاتِحَةَ وَالٓمٓ تَنزِیلُ السَّجدَةَ وَفِی الرَّابِعَةِ اَلفَاتِحَةَ وَتَبَارَکَ الَّذِی بِیَدِهِ
المُلکُ ف پڑہی پہلی رکعت مین الحمد اور سورہ یٰس اور دوسری مین الحمد اور سورہ حٰم الدخان اور تیسری مین الحمد
اور الم تنزیل کہ مراد سورہ سجدہ ہی اور چوتہی مین الحمد اور تبارک الذی ف نفلون مین شرعًا حکم جدی نمازی کا نہیں
پس تقدیم پچہلی سورت کی یعنی دخان کی پہلی سورت پر کہ سورہ سجدہ ہی لازم نہین آتی ہی کہ مکروہ ہووے اور دوسری
یہہ کہ نفلون مین تقدیم تاخیر مکروہ نہین ہی کذا ذکرہ بعض علما فَاِذَا فَرَغَ مِنَ التَّشَهُّدِ فَلیَحمَدِ اللّٰهَ وَ

لیُحسِنِ الثَّنَاءَ عَلَی اللّٰهِ وَلیُصَلِّ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیهِ وَسَلَّمَ وَلیُحسِن وَعَلٰی سَائِرِ

النَّبِیِّینَ وَلیَستَغفِر لِلمُؤمِنِینَ وَالمُؤمِنَاتِ وَلِاِخوَانِهِ الَّذِینَ سَبَقُوهُ بِالاِیمَانِ
پس جب فراغت پاوے والتحیات کی پڑہنی سی یعنی جب سلام پہیر چکی پس چاہئی کہ تعریف کری اور خوب تعریف
کری اللہ کی اور درود بہیجی حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر اور اچہی طرح بہیجی اور درود بہیجی سب پیغمبرون پر اور
بخشش مانگی واسطی مومن مردون اور مومن عورتون کی اور بخشش مانگی واسطی بہائیون اپنی کے جو سبقت لیگئی
ہین ایمان مین یعنی صحابہ اور تابعین ف تعریف خوب یہہ ہی کہ ساتہہ اخلاص کے اور ذکر کرنی اسماء حسنی
اور صفات کاملہ کی ہو اور درود اچہی طرح یہہ کہ اوسمین اوصاف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بیان
کری یا آل و اصحاب کو بہی شریک کرلی درود بہیجنی مین پس یہہ عبارت یا مثل اسکی اور زبان مین پڑہے
اَلحَمدُ لِلّٰهِ رَبِّ العَالَمِینَ عَدَدَ خَلقِهِ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِنِ النَّبِیِّ الاُمِّیِّ الہَاشِمِیِّ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَاَصحَابِهِ البَرَرَةِ الکِرَامِ
وَعَلٰی سَائِرِ النَّبِیِّینَ وَاغفِر لِجَمِیعِ المُؤمِنِینَ وَالمُؤمِنَاتِ وَلِاِخوَانِنَا الَّذِینَ سَبَقُونَا بِالاِیمَانِ ثُمَّ لِیَقُل فِی اٰخِرِ
ذٰلِکَ اَللّٰهُمَّ ارحَمنِی بِتَرکِ المَعَاصِی اَبَدًا مَا اَبقَیتَنِی وَارحَمنِی اَن اَتَکَلَّفَ مَا لَا یَعنِینِی
پہر کہی پیچہی آخر اسکی یا اللہ مہربانی کر مجہپر ساتہہ چہوڑنی گناہون کی یعنی توفیق دی کہ گناہ چہوڑ دون ہمیشہ

ہمیشہ جب تلک کہ زندہ رکھی تو مجھکو اور مہربانی کر مجھپر ساتھہ چھوڑنی اسکی کہ تکلف کرون مین او سچیز کا کہ نہ فایدہ دی
مجھکو ف اسمین اشارہ ہی اسپر کہ مومن خوشدل ہوکر لاحاصل باتونکا مرتکب ہونے اگرچہ وہ موجب گناہ کے
نہوویں کہ حدیث شریف مین آیا ہی خوبی اسلام آدمی کی ہی ترک کرنا بیفایدہ باتکا وَارْزُقْنِي حُسْنَ النَّظَرِ
فِيمَا يُرْضِيكَ عَنِّي + اور نصیب کر مجھکو بہلائی نظر کی بیچ اوسچیز کی کہ راضی کری تجھکو مجھسی ف یعنی توفیق
فکر کرنیکی دی اپنی پسندیدہ چیزونمین اور محبت اونکی میرے دلمین ڈال یا نظر ظاہر کی مراد ہی مطالعہ علوم
دینی مین مشغول رہی اَللّٰهُمَّ بَدِيعَ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضِ ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ وَالْعِزَّةِ الَّتِي لَا
تُرَامُ أَسْأَلُكَ يَا اللّٰهُ يَا رَحْمٰنُ بِجَلَالِكَ وَنُورِ وَجْهِكَ أَنْ تُلْزِمَ قَلْبِي حِفْظَ كِتَابِكَ
كَمَا عَلَّمْتَنِي + یا اللہ پیدا کرنی والی آسمانونکی اور زمین کی ای صاحب بزرگی اور بخشش کے اور ای صاحب
اوس عزت کی کہ نہ قصد کیجاوی یعنی اور کوئی نہین لایق ہی کہ اوس عزت کی آرزو کری مانگتا ہون مین تجھسی ای اللہ
بخشش کرنیوالی ساتھہ وسیلہ بزرگی تیری کی اور نور ذات تیری کی یہہ کہ لازم کری تو دل میرے مین یاد کرنا کتاب
اپنی کا جیسی کہ سکہائی تو نے مجھکو ف یعنی جیسی توفیق دی تو نی کہ قرآن دیکھکر پڑھتا ہون ایسی توفیق دے کہ از بر پڑھا کرون وارْزُقْنِي
أَنْ أَتْلُوَهُ عَلَى النَّحْوِ الَّذِي يُرْضِيكَ عَنِّي + اور نصیب کر مجھکو یہہ کہ پڑھون مین اوسکو اوس طرح پر کہ
راضی کری تجھکو مجھسی ف یعنی تدبر اور تفکر اور اخلاص و حضور اور تجوید سی پڑھا کرون اَللّٰهُمَّ بَدِيعَ السَّمٰوَاتِ
وَالْأَرْضِ ذُو الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ وَالْعِزَّةِ الَّتِي لَا تُرَامُ أَسْأَلُكَ يَا اللّٰهُ يَا رَحْمٰنُ بِجَلَالِكَ وَنُورِ
وَجْهِكَ أَنْ تُنَوِّرَ بِكِتَابِكَ بَصَرِي وَأَنْ تُطْلِقَ بِهِ لِسَانِي وَأَنْ تُفَرِّجَ بِهِ عَنْ قَلْبِي وَأَنْ
تَشْرَحَ بِهِ صَدْرِي وَأَنْ تَغْسِلَ بِهِ بَدَنِي فَإِنَّهُ لَا يُعِينُنِي عَلَى الْحَقِّ غَيْرُكَ وَلَا يُؤْتِيهِ
إِلَّا أَنْتَ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ يَفْعَلُ ذٰلِكَ ثَلٰثَ جُمَعٍ أَوْ خَمْسًا أَوْ سَبْعًا
تُجَابُ بِإِذْنِ اللّٰهِ وَالَّذِي بَعَثَنِي بِالْحَقِّ مَا أَخْطَأَ مُؤْمِنًا قَطُّ ت مس + یا اللہ پیدا
کرنیوالی آسمان و زمین کے ای صاحب بزرگی اور بخشش کی اور ای صاحب اوس عزت کی کہ نہ قصد کیجاوی مانگتا ہون
مین تجھسی ای اللہ ای بخشش کرنی والے ساتھہ وسیلہ بزرگی تیری کے اور روشنی ذات تیری کی یہہ کہ روشن کری تو

ساتھہ برکت کتاب اپنی کی بینائی میری اور یہہ کہ جاری کری تو ساتھہ اوسکی زبان میری اور یہہ کہ دور کری تو غم بسبب برکت اوسکی کی دل میری سی اور یہہ کہ کھولی تو بسبب اوسکی سینہ میرا اور یہہ کہ دہووی تو بسبب اوسکی بدن میرا یعنی نجاست گناہون سی بسبب عمل کرنی اوسکی اوسلئی کہ تحقیق نہین مدد کرتا ہی کوئی میری کام حق پر سوا تیری اور نہین دیتا ہی حق کو مگر تو اور نہین ہی بچنا گناہ سی اور نہ قوت عبادت پر مگر ساتھہ مدد اللہ بلند مرتبہ بزرگ قدر کی کری اس عمل کو تین جمعہ یا پانچ یا سات جمعہ قبول کیا جاویگا ساتھہ حکم اللہ کی فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ قسم ہی اوس ذات کی کہ بہیجا مجکو ساتھہ حق کی نہین خطا کرتی ہی قبولیت اس عملکی مومن کو کبہی یعنی یہہ دعا مسلمان سی قبول ہوتی ہی نقل کیا یہہ ترمذی حاکم نی **ف** حدیث شریف مین آیا ہی خلاصہ اوسکا یہہ ہی کہ حضرت علی رضؓ نی جناب سرور عالم کی پاس حاضر ہوکر عرض کیا کہ یا رسول اللہ ماں باپ میری فدا ہون تمپر قرآن شریف میری دل سی محو ہوا جاتا ہی یاد نہین رہتا پس فرمایا حضرتؐ نی کیا نہ سکہا دون مین تجکو کتنی کلمی کہ اونکی سبب سی اللہ تعالی تجکو بہی فایدہ دی اور جسکو سکہاوی تو اوسکو بہی اور ثابت رہی تیری سینہ مین جو سیکہی تو عرض کیا حضرت علی نی بہتر پس حضرتؐ نی فرمایا اذا کانت لیلۃ الجمعۃ آخر تک یعنی یہی ترکیب جو مذکور ہوئی فرمائی پہر راوی حدیث کی یعنی ابن عباس کہتی ہین کہ پانچ یا سات جمعونکی بعد حضرت علی حاضر ہوئی اور عرض کیا یا رسول اللہ اس سی پہلی چار آیتین یاد کرتا تہا مین اور جب پڑہتا اونکو تو بہولتا تہا نہین اور اب چالیس آیتین یاد کرتا ہون اور جب پڑہتا ہون گویا قرآن روبروی آنکہون میری کی ہوتا ہی اور حدیث سنتا تہا مین پہر جب پڑہتا تہا تو بہولی ہوئی ہوتی تہی اور اب جو حدیث سنتا ہون مین اور پہر تکرار کرتا ہون تو ایک حرف ناقص نہین پاتا ہون کذا فی الترمذی امام شافعی رحمۃ اللہ نی حافظہ کا ایک عمل لکہا ہی یا اللہ ہم سبکو اس عمل نصیب کر وہ یہہ ہی رباعی شکوت الی وکیع سوء حفظی فاوصانی الی ترک المعاصی ✤ فان العلم فضل من الہ ✤ وفضل اللہ لا یعطی العاص ✤ یعنی امام شافعی فرماتی ہین کہ شکوہ کیا مینی اپنی استاد سی کہ اونکا وکیع نام تہا برائی حافظہ کا پس نصیحت کی مجکو گناہون کی چہوڑنی کی اسلئی کہ تحقیق علم فضل اللہ کا ہی اور فضل اللہ کا نہین دیا جاتا گنہگار کو ✤

اذا اخطأ او اذنب فاحب ان یتوب الی اللہ فلیمد یدیہ الی اللہ عزوجل ثم یقول

نوع دوم بیان نماز توبہ

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَتُوْبُ اِلَیْكَ مِنْهَا لَا اَرْجِعُ اِلَیْهَا اَبَدًا فَاِنَّهٗ یُغْفَرُ لَهٗ مَا لَمْ یَرْجِعْ فِیْ عَمَلِهٖ ذٰلِكَ ۞

مس ۞ اور جب چوک کر گناہ کری کوئی یا جانکر کری پس چاہیے توبہ کرنی طرف خدا کی پس چاہئی کہ آوی یعنی شروع کری جسطرح تفصیل بیان ہوتی ہی پس پہیلائی ہاتہ اپنی طرف خدا غالب و بزرگ کی پہر کہی یا اللہ تحقیق مین توبہ کرتا ہون طرف تیری گناہون سی نہین پہرونگا مین طرف اونکی کبہی پس تحقیق بخشا جاتا ہی گناہ اوسکا جب تلک کہ نہ پہرے بیچ اوس کام اپنی کی یعنی جس سے توبہ کی ہی پس اگر پہر وہی گناہ کیا اوسکی لئی ضد ہے توبہ چاہئی نقل کی یہہ حاکم نے

مَا مِنْ رَجُلٍ یُذْنِبُ ذَنْبًا ثُمَّ یَقُوْمُ فَیَتَطَهَّرُ ثُمَّ یُصَلِّیْ رَكْعَتَیْنِ ثُمَّ یَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ لِذٰلِكَ الذَّنْبِ اِلَّا غُفِرَ لَهٗ عه حب ق

۞ فرمایا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نی نہین کوئی مرد کہ کری کوئی گناہ پہر اوٹہی یعنی ارادہ توبہ کا کری پس طہارت کری یعنی غسل یا وضو کری پہر پڑہی دو رکعتین پہر بخشش چاہے خدا تعالی سی واسطی اوس گناہ کی مگر کہ بخشش کیجاتی ہی اوسکی نقل کے یہہ چار دن نے اور ابن حبان ابن سنی نے

وَ جَآءَ رَجُلٌ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ وَا ذُنُوْبَاهُ وَا ذُنُوْبَاهُ فَقَالَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قُلِ اللّٰهُمَّ مَغْفِرَتُكَ اَوْسَعُ مِنْ ذُنُوْبِیْ وَرَحْمَتُكَ اَرْجٰی عِنْدِیْ مِنْ عَمَلِیْ فَقَالَهَا ثُمَّ قَالَ عُدْ فَعَادَ ثُمَّ قَالَ عُدْ فَعَادَ فَقَالَ قُمْ فَقَدْ غَفَرَ اللّٰهُ لَكَ مس

مس ۞ اور آیا ایک شخص پاس حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پس کہا افسوس گناہ میری کو افسوس گناہ میری کو پس فرمایا حضرت نی کہہ یا اللہ بخشش تیری بہت فراخ ہی گناہون میری سی اور رحمت تیری بہت امید کی گئی ہے نزدیک میرے عمل میری سی پس کہا اوسنی ان کلمات کو پہر فرمایا حضرت نی پہر کہہ اسکو پس پہر کہا پہر فرمایا حضرت نے پہر کہہ اسکو پس پہر کہا پس فرمایا حضرت نی کہڑا ہو جا پس تحقیق بخشا اللہ تعالی نی گناہ تیرا نقل کی یہہ حاکم نی فـ یہی مضمون کسی شاعر نی کہا ہی قطعہ گنہ ما بود فزون ز قیاس ۞ عفو افزون تر از گناہ ہمہ ۞ قطرۂ از سحاب رحمت تو بس بشستن نامہ سیاہ ہمہ ۞ اِنَّ اللّٰهَ یَبْسُطُ یَدَهٗ بِاللَّیْلِ لِیَتُوْبَ مُسِیْءُ النَّهَارِ وَیَبْسُطُ یَدَهٗ بِالنَّهَارِ لِیَتُوْبَ مُسِیْءُ اللَّیْلِ حَتّٰی تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ مَغْرِبِهَا م ۞ تحقیق اللہ تعالی پہیلاتا ہی ہاتہ رحمت اپنی کا راتکو تو کہ توبہ کری گنہگارون کا اور پہیلاتا ہی ہاتہ اپنا دنکو تو کہ توبہ کری گنہگار رات کا یہان تلک کہ نکلی آفتاب

مغرب اپنی سے یعنی جب دروازے توبہ کی بند ہو جاویگی اور توبہ کچھ نفع نہیں دیگی نقل کی یہہ مسلم اور حاکم نے

وَجَاءَهُ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ اَحَدُنَا يُذْنِبُ قَالَ يُكْتَبُ عَلَيْهِ قَالَ ثُمَّ يَسْتَغْفِرُ مِنْهُ

وَيَتُوبُ قَالَ يُغْفَرُ لَهُ وَيُتَابُ عَلَيْهِ قَالَ فَيَعُودُ فَيُذْنِبُ قَالَ يُكْتَبُ عَلَيْهِ قَالَ ثُمَّ يَسْتَغْفِرُ

مِنْهُ وَيَتُوبُ قَالَ يُغْفَرُ لَهُ وَيُتَابُ عَلَيْهِ وَلَا يَمَلُّ اللّٰهُ حَتّٰى تَمَلُّوا طس + اور آیا حضرت پاس

ایک آدمی پس عرض کیا ای رسول خدا کی ایک ہم میں سے گناہ کرتا ہی یعنی پس حال اوسکا کیا ہی فرمایا لکھا جاتا ہے

اوسپر عرض کیا پہر بخشش چاہتا ہی اوس گناہ سی اور توبہ کرتا ہی یعنی اگر بعد گناہ کی توبہ کری تو کیا حال ہے

فرمایا بخشا جاتا ہی گناہ اوسکا اور توبہ مقبول ہوتی ہی اوسکی عرض کیا پس ارادہ کرتا ہی گناہ کا پس گناہ کرتا ہے

یعنی اس صورت مین کیا لازم آتا ہی فرمایا لکھا جاتا ہی اوسپر عرض کیا پہر بخشش مانگتا ہی اوس سے اور توبہ کرتا ہے

فرمایا بخشا جاتا ہی گناہ اوسکا اور توبہ مقبول ہوتی ہی اوسکی اور نہین ملول ہوتا ہی خدا بخشش کرنی سے

جہان تلک کہ ملول ہو تم بخشش چاہنی سی نقل کی یہہ طبرانی نی اوسط مین اور کبیر مین **ف** بعضی روایت

مین آیا ہی کہ بائین ہاتہ کا فرشتہ لکہنی والا چہہ ساعت تلک توقف کرتا ہی اگر اس مدت مین توبہ کر لے

نہین لکھتا ہی ورنہ لکھتا ہی اور ملول ہونی سی یہہ مراد ہی کہ تم توبہ کرنی اور بخشش چاہنی سی سکوت کرو توبہ توڑ دو

تو پہر توبہ کرو کہ اللہ تعالی توبہ تمہاری قبول کرتا ہی **رباعی** باز آ باز آ ہر آنچہ ہستی باز آ + گر کافر و گبر و بت

پرستی باز آ + این درگہ ما درگہ نومیدی نیست + صد بار اگر توبہ شکستی باز آ + کذا ذکر الفخر وَاِذَا قُحِطُوا

الْمَطَرَ فَلْيَجْثُوا عَلَى الرُّكَبِ ثُمَّ لْيَقُولُوا يَا رَبِّ يَا رَبِّ عو + اور جب برسا جاوین لوگ مینہ سے پس چاہیے

کہ بیٹہین دو زانو پہر کہین اے پروردگار میری اے پروردگار میری نقل کی یہہ ابو عوانہ نی وَدُعَاءُ الْاِسْتِسْقَاءِ

اَللّٰهُمَّ اسْقِنَا اَللّٰهُمَّ اسْقِنَا اَللّٰهُمَّ اسْقِنَا خ + اور دعا مینہ مانگنی کی یہہ ہی یا اللہ پانی پلا ہمکو یا اللہ

پانی پلا ہمکو یا اللہ پانی پلا ہمکو نقل کی بخاری نی **ف** حدیث شریف مین آیا ہے خلاصہ اوسکا یہہ ہی کہ ایک شخص نے روز

جمعہ کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سی عرض کیا یا رسول اللہ مواشی وغیرہ ہمارے قحط سی ہلاک ہو گئی دعا کیجے کہ مینہ برسے

پس منبر ہی پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی دست مبارک اوٹہا کر دعا کی اَللّٰهُمَّ اسْقِنَا تین بار ایک ابر نمودار ہوا

بیان قحط سالی کا

ہوا اور بارش سے ہوگیا آفتاب نکلا دوسرے جمعہ تلک اور مینہ برستا رہا کہ پہر ایک شخص نے جمعہ دوسرے میں خطبہ کے
حالت میں عرض کیا کہ یا رسول اللہ ہوگئے ہی وغیرہ ہمارے ہلاک ہوی جاتی ہی مینہ سے پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
دست مبارک اوٹہا کر دعا کی اَللّٰھُمَّ حَوَالَیْنَا وَلَا عَلَیْنَا آخر تک کہ بیان ہوگی پس مینہ کہل گیا کذا ذکر الفخر اَللّٰھُمَّ
اَغِثْنَا اَللّٰھُمَّ اَغِثْنَا اَللّٰھُمَّ اَغِثْنَا ۔ م ۔ یا اللہ مینہ برسا ہم پر یا اللہ مینہ برسا ہم پر یا اللہ مینہ برسا ہم پر نقل کی
ہے مسلم نے ۔ وَاَنَّہٗ ۔ مَا ۔ خَرَجَ اِذَا بَدَا حَاجِبُ الشَّمْسِ فَقَعَدَ عَلَی الْمِنْبَرِ فَکَبَّرَ وَحَمِدَ اللّٰہَ عَزَّ وَجَلَّ
ثُمَّ قَالَ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ مَالِکِ یَوْمِ الدِّیْنِ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ یَفْعَلُ مَا یُرِیْدُ
اَللّٰھُمَّ اَنْتَ اللّٰہُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اَنْتَ الْغَنِیُّ وَنَحْنُ الْفُقَرَاءُ اَنْزِلْ عَلَیْنَا الْغَیْثَ وَاجْعَلْ مَا اَنْزَلْتَ
عَلَیْنَا قُوَّۃً وَبَلَاغًا اِلٰی حِیْنٍ ثُمَّ رَفَعَ یَدَیْہِ حَتّٰی بَدَا بَیَاضُ اِبْطَیْہِ ثُمَّ حَوَّلَ اِلَی النَّاسِ
ظَھْرَہٗ وَحَوَّلَ رِدَاءَہٗ وَھُوَ رَافِعٌ یَدَیْہِ ثُمَّ اَقْبَلَ عَلَی النَّاسِ فَصَلّٰی رَکْعَتَیْنِ د حب مس
اور اگر ہووے دعا کرنے والا بادشاہ یا نایب اوسکا یعنی قاضی وغیرہ نکلی جنگل کو جب کہ نکلی کنارہ آفتاب کا
پس بیٹہے منبر پر پس اللہ اکبر کہے اور تعریف کرے اللہ غالب بزرگ کی پہر کہے تعریف ہی واسطے خدا کی جو پروردگار
عالموں کا بخشنے والا مہربان خاوند دن جزا کا نہیں کوئی معبود مگر اللہ کرتا ہی جو چاہتا ہی یا اللہ تو ہی معبود ہی
نہیں کوئی معبود مگر تو کہ توانگر ہی تو اور ہم محتاج برسا ہم پر مینہ اور کر اوس چیز کو کہ اوتاری تو نے ہم پر یعنی رزق اور مینہ
سبب طاعت کی قوت کا اور باعث پہونچنے کا مطلب کو زمانہ دراز تلک یعنی اوسکی سبب سے فایدہ اوٹہاوین
پہر اوٹہاوی ہاتہ اپنی یہانتلک کہ ظاہر ہووے سفیدی بغلوں اوسکی یعنی بہت بلند کری پہر پہیری طرف آدمیوں کی
پیٹہ اپنی یعنی رو بقبلہ دعا کی بیچ ہووے اور اولٹی چادر اپنے اوس حالمیں کہ اوٹہای ہوئی ہاتہ اپنی پہر منہ کری
طرف آدمیوں کی اور اوتری منبر سی پس پڑہے دو رکعت نقل کی یہہ ابو داود و ابن حبان حاکم نی **ف**
چادر اسطرح اولٹی کہ دایاں سرا بائیں طرف ہو جاوے اور بایاں سرا دائیں طرف اور اندر کا رخ باہر اور باہر کا
اندر کذا فی سفر السعادۃ اور پہلی رکعت میں بعد الحمد کی سبح اسم ربک الاعلی پڑہی اور دوسری میں ہل اتاک
حدیث الغاشیہ مثل عید و جمعہ کی آور امام اعظم رحمہ اللہ کی نزدیک جماعت سی یہہ نماز سنت نہیں ہے

مگر صاحبین کی نزدیک ہے کہ جماعت سے دو رکعت ادا کرے اور خطبہ بہی پڑہے اور مذہب حنفی مین فتوی اسپر ہے
کذا ذکرہ الفخر اور مستحب ہے اسمین یہہ کہ توبہ کرین لوگ گناہ سے اور آپسمین صلح کرین اور پہلے نکلنی سے صدقہ دین
ہر دن اور تین روزے رکہین پے در پے اور نکلین چوتہے دن روزے سے پیادہ پا پرانی کپڑے پہنے ذلیل متواضع
فروتنی کرنی والے سر جہکائی ہوے روتے ہوے یا بتکلف روتی ہوی اور وہ دعا کرین مومنین اور مومنات کی لیے
اور درود بہیجین نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر اور بہت پڑہین استغفار اور پڑہین آیۃ الکرسی اور امام درمیان خطبہ کی
اور دعا کے استغفار پڑہتا جاوے اور پڑہے اللّٰہم ربنا آتنا آخر تک لا الہ الا اللہ رب العرش العظیم لا الہ الا اللہ رب
السموات ورب الارض ورب العرش الکریم اللّٰہم اسقنا الغیث ولا تجعلنا من القانطین اور دعا یکبارگی بہی کرے اور آہستہ بہی
اور پشت ہاتہہ کی دعا کی وقت کبہی زمین کی طرف ہو اور کبہی آسمان کی طرف اور شروع کرے اور ختم کرے دعا کو
ساتہہ حمد اور ثنا اللہ تعالی کی اور درود اور سلام آنحضرت کی کذا فی وظایف النبی اللّٰہُمَّ اسْقِنَا غَيْثًا
مُغِيثًا مَرِيئًا مَرِيعًا نَافِعًا غَيْرَ ضَارٍّ عَاجِلًا د قص غَيْرَ آجِلٍ د ہ ابث حص
یا اللہ برسا ہمپر مینہ فریاد کو پہنچنے والا بہت ارزانی کرنیوالا نفع دینے والا نہ ضرر کرنے والا جلدی برسنی والا
نقل کے یہہ ابو داود وابن ابی شیبہ نی نہ دیر کرنیوالا نقل کے یہہ ابو داود نی نہ دیر کرنیوالا نقل کے یہہ ابن
ابی شیبہ نی ف ابو داود مین لفظ غیر آجل کا اس دعا مین آیا ہے اور ابن ابی شیبہ نی عوض آجل کی رائث
نقل کیا ہے اللّٰہُمَّ اسْقِ عِبَادَكَ وَبَهَائِمَكَ وَانْشُرْ رَحْمَتَكَ وَأَحْيِ بَلَدَكَ الْمَيِّتَ د حب
یا اللہ پانی دے بندون اپنی کو اور جانورون اپنی کو اور پہیلا رحمت اپنی اور جلا شہر مردہ اپنی کو یعنی سرسبز کر نقل کی
یہہ ابو داود نی اللّٰہُمَّ أَنْزِلْ عَلَى أَرْضِنَا زِينَتَهَا وَسَكَنَهَا ع یا اللہ اتار زمین ہماری پر سنگہار اوسکا
یعنی سبزہ پہول بوٹے اور چین اوسکا نقل کی یہہ ابو عوانہ نی ف چین اوسکا یعنی جو چیز زمین والون کے
باعث چین کی ہے یعنی مطلب اونکی برلا کہ دل اونکی تسکین پاوین کذا ذکرہ الفخر اللّٰہُمَّ ضَاحَتْ جِبَالُنَا
وَاغْبَرَّتْ أَرْضُنَا وَهَامَتْ دَوَابُّنَا مُعْطِيَ الْخَيْرَاتِ مِنْ أَمَاكِنِهَا وَمُنْزِلَ الرَّحْمَةِ مِنْ
مَعَادِنِهَا وَمُجْرِيَ الْبَرَكَاتِ عَلَى أَهْلِهَا بِالْغَيْثِ الْمُغِيثِ أَنْتَ الْمُسْتَغْفَرُ الْغَفَّارُ

فنستغفرك لهامات من ذنوبنا ونتوب اليك من عوام خطايانا اللهم فارسل

السماء علينا مدرارا وواصل بالغيث واكفا من تحت عرشك حيث ينفعنا ويعود

علينا غيثا ۔ یا اللہ ظاہر ہوئی ہیں ہمارے ہماری یعنی بسبب ہمارے گناہوں کی گرد و خاک اور تنگی ہی میں ہماری زمین

اور پیاسے ہیں جانور ہمارے یعنی وے بیابانوں کی حیوانات اونکی ہی بامر اوتارنی والے رحمت کی یعنی مینہ کے

کاخوف اوسکی امید رکھنے والے برکتوں کی برکت والوں پر یعنی جوا یہن اوسکی مین بسبب مینہ نفع دینی والی کی

بخشش مانگتی ہیں لوگ بہت بخشنی والا پس بخشش چاہتے ہیں ہم تجھسی واسطی خاص گناہوں اپنی کی یعنی جو

خاص ہمیں ہیں سوا غیر ہمارے سے اور توبہ کرتی ہیں ہم طرف تیری عام گناہوں اپنی سے یعنی جو مشترک ہیں میان

ہمارے اور درمیان غیر ہمارے کے یا اللہ پس بہیج مینہ زور کا اور مینہ متصل یعنی ایک بوند دوسری سے ہو

اور کفایت کر یعنی رنج ہمارے کو بسبب مینہ کی نیچی عرش سے نیچے سے اوس جگہہ کہ نفع دے ہمکو اور بہی پہیر ف

یعنی فایدہ لوسکا یعنی مینہ نالوں میں اور کھیتوں میں برسا تاکہ نفع کرے اور کام میں آوے اور من

تحت عرشک ظرف ارسل کا ہے یعنی بہیج مینہ زیر عرش سے آور بالغیث متعلق ہے معنی اور

نزل اور مجریکا کذا ذکر الفخر غیثا عاما کنفا عنقا مجللا غدقا خصبا رائعا ممرع النبات

بمعنی ۔ برسا مینہ عام یعنی سب جا برسی عام سا اسکی کثرت کی شراز سینت دینی والا مرد مانگنی والا زمین کا یعنی

بسبب سبزہ لو رہا سے جسکے بہت ارزانی والا بہت اگانی والا کہانی سے کے چیزوں کا بہت اگانی والا

سبزہ کا نقل کی ہے ابو عوانہ نی واستسقی عمر بن الخطاب فما زاد علی الاستغفار یعنی مینہ مانگا حضرت

عمر بن الخطاب رضی اللہ پس زیادہ کیا استغفار پر یہہ نقل کی ہے ابن ابی شیبہ نی واذا رای سحابا مقبلا

اللهم انا نعوذ بك من شر ما ارسل به اللهم سيبا نافعا كان لشقه ولم يمطر حمد الله

علی ذلک ۔ ق ۔ اور جب دیکھی ابر آتی ہوا اثر ہی یا اللہ تحقیق ہم پناہ مانگتی ہیں سلمہ تیری

برائی اوس چیز کی جو بہیجا گیا ہی ساتہ اوسکی یا اللہ کر ابر کو جاری نفع دینی والا پس اگر کہولی اور اوسکو نہ برسے

اور مینہ برسی الحمد للہ کہی اسپر نقل کی ہے ابو داود و نسائی ابن ماجہ نی واذا سمع المطر اللهم صيبا نافعا

اور ان کا نفع یعنی ... [illegible]

خ ✤ اور جب دیکھی مینہ کو کہی یا اللہ برسا مینہ بہت نفع دینی والا نقل کی بخاری نی اَللّٰهُمَّ صَيِّبًا نَافِعًا

مَرَّتَيْنِ اَوْ ثَلَاثًا ؛ مص ✤ یا اللہ کر مینہ کو جاری نفع دینی والا پڑہی اسکو دو بار یا تین بار نقل کی ابن

ابی شیبہ نے فَاِذَا كَثُرَ وَخِيفَ الضَّرَرُ اَللّٰهُمَّ حَوَالَيْنَا وَلَا عَلَيْنَا اَللّٰهُمَّ عَلَى الْاٰكَامِ وَالْاٰجَامِ

وَالظِّرَابِ وَالْاَوْدِيَةِ وَمَنَابِتِ الشَّجَرِ ؛ خ م ✤ پس جب بہت ہووی مینہ اور خوف ہووی

ضرر کا کہی یا اللہ مینہ برسا گرد ہمارے اور نہ برسا ہمپر یا اللہ برسا مینہ ٹیلون پر اور قلعون پر اور پہاڑون پر

اور نالون پر اور اوپر جگہہ اوگنی درختون کی نقل کی یہہ بخاری مسلم نی وَاِذَا سَمِعَ الرَّعْدَ وَالصَّوَاعِقَ

اَللّٰهُمَّ لَا تَقْتُلْنَا بِغَضَبِكَ وَلَا تُهْلِكْنَا بِعَذَابِكَ وَعَافِنَا قَبْلَ ذٰلِكَ ت س مس

اور جب سنی گرجنا اور کڑکنا تو پڑہی یا اللہ نہ مار ہمکو ساتہہ غصی اپنی کی اور نہ ہلاک کر ہمکو ساتہہ عذاب اپنی

کی اور عافیت دی ہمکو پہلی اسکی یعنی پہلی واقع ہونی عذاب کی نقل کی یہہ ترمذی نسائی حاکم نی رعد

نام فرشتی کا ہی جو متعین ہی بادل ہانکنی پر گرجنا آواز اوسکی ہی اور بجلی کوڑا اوسکا کذا فی الجلالین سُبْحَانَ

الَّذِي يُسَبِّحُ الرَّعْدُ بِحَمْدِهِ وَالْمَلَائِكَةُ مِنْ خِيفَتِهِ ؛ موطا ✤ پاک ہی وہ اللہ کہ پاکی بیان کرتا ہی

اوسکی رعد ساتہہ تعریف اوسکی کی اور پاکی بیان کرتی ہین سب فرشتی خوف اوسکی سی یہہ موقوفًا موطا مین

ہی فَاِذَا هَاجَتِ الرِّيحُ اسْتَقْبَلَهَا بِوَجْهِهِ وَجَثَا عَلٰى رُكْبَتَيْهِ وَمَدَّ يَدَيْهِ طب ✤ اور جب چلی

ہوا متوجہ ہووی اوسکی طرف یعنی جدہر سی چلتی ہی ادہر مونہہ کری اور بیٹہی اوپر گہٹنون اپنی کی اور ہاتہون

اپنی کی یعنی بصورت تواضع بیٹہی نقل کی یہہ طبرانی نی دعا مین اور کبیر مین ثُمَّ قَالَ اَللّٰهُمَّ اِنِّي اَسْئَلُكَ

خَيْرَهَا وَخَيْرَ مَا فِيهَا وَخَيْرَ مَا اُرْسِلَتْ بِهٖ وَاَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّهَا وَشَرِّ مَا فِيهَا وَشَرِّ

مَا اُرْسِلَتْ بِهٖ ؛ م ت س طب ✤ اور پڑہی یا اللہ تحقیق مین مانگتا ہون تجہسی بہلائی اسکی

اور بہلائی اوس چیز کی کہ اسمین ہی یعنی خیرات اور بہلائی اوس چیز کی کہ بہیجی گئی ہی ہوا ساتہہ اوسکی یعنی فائدہ

اوسکی اور پناہ پکڑتا ہون مین ساتہہ تیری برائی اسکی سی اور برائی اوس چیز کی سی کہ اسمین ہی اور برائی اوس چیز کی سی کہ

بہیجی گئی ہی ہوا ساتہہ اوسکی نقل کی یہہ مسلم ترمذی نسائی طبرانی نی دعا مین اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهَا رَحْمَةً وَلَا

بیان گرجنی کا

بیان و بجلی کا

تجعلھا ریحًا اللّٰھُمَّ اجعلھا رحمۃً ولا تجعلھا عذابًا ۔ طب ط + یا اللہ کر اس ہوا کو
ریاح اور نہ کر اسکو ریح یا اللہ کر اسکو رحمت اور نہ کر اسکو عذاب نقل کی یہہ طبرانی نی دعا مین اور کبیر مین
ف ریاح جمع ریح کی ہی معنی اوسکی ہوائین ہین یعنی جب ہوائین بہت ہر طرف سی چلتی ہین تو ابر
بہت آتا ہی اور مینہہ بہت برستا ہی وہ باعث ہوتا ہی ارزانی کا اور جب ایک ہوا چلتی ہی تو ایسی مفید نہین ہوتی
اور ابن عباس سی یہہ منقول ہی کہ ریاح کا استعمال رحمت کی لئی آتا ہی اور ریح کا عذاب کی لئی مگر اسپر اعتراض
کیا ہی بعض علما نی کذا ذکرہ الفخر ۔ اِنْ جَاءَ مَعَ الرِّيحِ ظُلْمَةٌ تَعَوَّذَ بِالْمُعَوِّذَتَيْنِ ۔ د + اور جو آوی
ساتھہ ہوا کی اندھیری پناہ پکڑی ساتھہ پڑھنی قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس کے نقل کی یہہ
ابوداود نی اللّٰھُمَّ اِنَّا نَسْأَلُكَ مِنْ خَيْرِ هٰذِهِ الرِّيحِ وَخَيْرِ مَا فِيهَا وَخَيْرِ مَا اُمِرَتْ بِهٖ وَنَعُوْذُ بِكَ
مِنْ شَرِّ هٰذِهِ الرِّيحِ وَشَرِّ مَا فِيهَا وَشَرِّ مَا اُمِرَتْ بِهٖ ۔ ت س + یا اللہ تحقیق ہم مانگتی ہین تجھسی بھلائی
اس ہوا کے اور بھلائی اوس چیز کی کہ اسمین ہی یعنی جنات وغیرہ اور بھلائی اوس چیز کی کہ حکم کی گئی ہی ساتھہ
اوسکی اور پناہ پکڑتی ہین ہم ساتھہ تیری برائی اس ہوا کیسی اور برائی اوس چیز کیسی کہ اس مین ہی اور برائی اوس
چیز کیسی حکم کی گئی ہی یہہ ساتھہ اوسکی نقل کی یہہ ترمذی نسائی نی اللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُكَ مِنْ خَيْرِ مَا اُمِرَتْ
بِهٖ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا اُمِرَتْ بِهٖ ۔ حص + یا اللہ تحقیق مین مانگتا ہون تجھسی بھلائی اوس چیز کی کہ حکم
کی گئی ہی ہوا ساتھہ اوسکی اور پناہ پکڑتا ہون ساتھہ تیری برائی اوس چیز کیسی حکم کی گئی ہی ساتھہ اوسکی نقل کی
یہہ ابو یعلی نی اللّٰھُمَّ لَقْحًا لَا عَقِيمًا ۔ حب مص + یا اللہ کر اس ہوا کو بار ور یعنی برسانی والی
اور فائدہ مند اور نہ کر اسکو بانجھ یعنی نہ برسانی والی اور نہ فائدہ مند نقل کی یہہ ابن حبان نی اور طبرانی نی
اوسط مین ۔ وَاِذَا سَمِعَ صِيَاحَ الدِّيَكَةِ فَلْيَسْأَلِ اللّٰهَ مِنْ فَضْلِهٖ ۔ خ م د ت س + اور جب سنی
آواز مرغون کے پس چاہئی کہ مانگی اللہ تعالی سی فضل اوسکا نقل کی یہہ بخاری مسلم ابوداود ترمذی
نسائی نی ف باقی حدیث یہہ ہی فَاِنَّهَا رَاَتْ مَلَكًا یعنی مرغ فرشتی کو دیکھکر آواز کرتی ہین پس امید ہی
کہ یہہ دعا کری اور فرشتہ آمین کہی پس قبول ہوجائے اور اسکسی معلوم ہوا مستحب ہونا دعا کا وقت حضور

بیان اندھیری میں

بیان سننی آواز مرغون کی

صلحا کی اور برکت جانی بسبب اونکی کذا ذکرہ العلی وَاِذَا سَمِعَ نَہِیْقَ الْحِمَارِ فَلْیَتَعَوَّذْ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطَانِ

الرَّجِیْمِ بِ مِنْہ ص د ت س مس + اور جب سنی آواز گدہونکی پس چاہئے کہ پناہ پکڑی ساتہ اللہ کی شیطان

راندہ ہوئی سی یعنی اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم پڑہی کیونکہ وہ شیطان کو دیکہہ کر آواز کرتا ہے نقل کی یہہ بخاری

مسلم ابو داؤد ترمذی نسائی حاکم نی وَکَذٰلِکَ اِذَا سَمِعَ نُبَاحَ الْکِلَابِ ب د س مس

اور اسیطرح یعنی اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم پڑہی جب سنی آواز کتون کی نقل کی یہہ ابو داؤد نسائی حاکم نی

ف یہہ بہی شیطان اور اوسکی لشکر کو دیکہکر آواز کرتی ہین کذا ذکرہ الفخر وَاِذَا رَاَی الْکُسُوْفَ

فَلْیَدْعُ اللّٰہَ وَلْیُکَبِّرْ وَلْیُصَلِّ وَلْیَتَصَدَّقْ خ م د س + اور جب دیکہی سورج گہن یا چاند

گہن پس چاہئے کہ دعا کری اللہ تعالی سی اور تکبیر کہی اور نماز پڑہی اور صدقہ دی نقل کی یہہ بخاری مسلم ابو

داؤد نسائی نی ف حدیثون سی معلوم ہوتا ہی کہ کسوف اور خسوف دونونکی ایک ہی معنی ہین سورج

گہن کو بہی کسوف خسوف کہتی ہین بعد چاند گہن کو بہی اور فقہا اور لغت والون نی فرق بیان کیا ہی کہ

خسوف چاند گہن کو اور کسوف سورج گہن کو کہتی ہین اور حنفیون کی نزدیک نماز سورج گہن کی دو رکعت مین

ساتہہ جماعت کی اور بڑی قراءت کی بغیر خطبہ کی پڑہی اور چاند گہن مین جماعت نہین ہی تنہا تنہا پڑہی اسلئی

کہ رات مین جماعت مشکل ہی اور صدقہ یعنی فقیرون محتاجون کو کچہہ للہ دی یا غلام آزاد کرے سب طرح صدقہ

مشہور سے ثابت ہی یعنی وغیرہ دی کہ شاید منہ کی ساتہہ ہوگی نعوذ باللہ منہ کذا ذکرہ الفخر وَاِذَا رَاَی

الْہِلَالَ اللّٰہُ اَکْبَرُ د مے + اور جب پہلی رات کا چاند دیکہی کوئی تو کہی اللہ اکبر نقل کی یہہ دارمی

نی اَللّٰہُمَّ اَہِلَّہٗ عَلَیْنَا بِالْیُمْنِ وَالْاِیْمَانِ وَالسَّلَامَۃِ وَالْاِسْلَامِ وَالتَّوْفِیْقِ لِمَا تُحِبُّ

وَتَرْضٰی رَبِّیْ وَرَبُّکَ اللّٰہُ ت حب مے + یا اللہ چاند کو ہمکو ساتہہ برکت کی اور ساتہہ رہنی

ایمانکی اور سلامتی کی اور اسلام کی اور توفیق کی واسطی اوس چیز کی کہ دوست رکہتا ہی تو اور پسند

رکہتا ہی تو ای چاند پروردگار میرا اور پروردگار تیرا اللہ تعالی ہی نقل کی یہہ ترمذی ابن حبان دارمی نی

ہِلَالُ خَیْرٍ وَّرُشْدٍ اَللّٰہُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ مِنْ خَیْرِ ہٰذَا الشَّہْرِ وَخَیْرِ الْقَدَرِ وَاَعُوْذُ بِکَ

بیان گدہی کی آواز سنی کا

بیان چاند دیکہنی کا

مِنْ شَرِّ مَا فِيْهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ؛ ط ÷ یہہ چاند بھلائی اور ہدایت کا ہی یا اللہ تحقیق مین مانگتا ہون تجسی بھلائی
اس مہینی کی اور بھلائی تقدیر کی یعنی جو جیز اس مہینی مین قسم رزق وغیرہ سی مقدر ہی اوسکی بھلائی چاہتا ہون
اور پناہ پکڑتا ہون ساتہہ تیری برائی اس مہینی کی اسسی پڑہی یہہ دعا تین بار نقل کی یہہ طبرانی نے
اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنَا خَيْرَهُ وَنَصْرَهُ وَبَرَكَتَهُ وَفَتْحَهُ وَنُوْرَهُ وَنَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّهِ وَشَرِّ مَا
بَعْدَهُ ؛ صو حص ÷ یا اللہ نصیب کر ہمکو بھلائی اس مہینی کی اور مدد اسکی اور برکت اسکی اور
فتح اسکی اور نور اسکا یعنی ہدایت اور پناہ پکڑتی ہین ہم ساتہہ تیری برائی اسکی سی اور برائی اوس جیز کی
کہ پیچھی اسکی ہی یعنی اور مہینی کہ بعد اسکی ہونگے اونکی برائی سے بھی پناہ مانگتی ہین نقل کی یہہ موقوفاً
ابن ابی شیبہ نی وَاِذَا نَظَرَ اِلَى الْقَمَرِ فَلْيَقُلْ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شَرِّ هٰذَا ؛ ت س مس
اور جب دیکھی طرف چاند کی پس کہی پناہ پکڑتا ہون ساتہہ خدا کی برائی اسکی سی نقل کی یہہ ترمذی نسائی
حاکم نے ف برائی اسکی سی یعنی جب گہن لگی اور سبب اسکی پناہ چاہنی کا یہہ ہی کہ چاند گہن نشانیوں
اللہ تعالی کی سی ہے اور ڈرانا ہی ساتہہ ہونی حادثونکی چنانچہ حدیث شریف مین آیا ہے کہ جب سورج گہن ہوتا تو حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم ہولناک ہوکر کہڑی ہو جاتے وجہہ خوف اسکی کہ جو آفتاب اور چاند باوجود اس روشنی کی ایک
ساعت مین تاریک ہو جاتی ہین تو ایسا نہ ہو کہ نور ایمان کا اور عملون کا یونہی چہن جاے وَاِذَا رَاٰى
لَيْلَةَ الْقَدْرِ فَلْيَقُلْ اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّيْ ؛ ت س ق مس ÷ اور جب
دیکھی کوی لیلۃ القدر کو یعنی علامتین اوسکی پس چاہئے کہ کہی یا اللہ تحقیق تو بہت معاف کرنیوالا ہی دوست رکہتا ہی
عفو کو پس عفو کر مجسی گناہ میری نقل کی یہہ ترمذی نسائی ابن ماجہ حاکم نے وَاِذَا نَظَرَ وَجْهَهُ فِي الْمِرْاٰةِ
اَللّٰهُمَّ اَنْتَ حَسَّنْتَ خَلْقِيْ فَحَسِّنْ خُلُقِيْ ؛ حب مى ÷ اور جب دیکھی مونہہ اپنا آئینہ مین تو پڑہی یا
اللہ تو نی اچھی بنائی صورت میری پس اچھا کر خلق میرا نقل کی یہہ ابن حبان دارمی نی اَللّٰهُمَّ كَمَا حَسَّنْتَ
خَلْقِيْ فَاَحْسِنْ خُلُقِيْ وَحَرِّمْ وَجْهِيْ عَلَى النَّارِ ؛ مو یا اللہ جیسی کہ اچھی بنائی تو نی صورت میری پس اچھا کر
خلق میرا اور حرام کر دے اسے میری کو آگ پر نقل کی یہہ بزار نی اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ سَوّٰى خَلْقِيْ وَاَحْسَنَ صُوْرَتِيْ

بیان لیلۃ القدر

بیان آئینہ دیکھنے

وَزَانَ مِنِّیْ مَا شَانَ مِنْ غَیْرِیْ ۞ ہ سب تعریف ہی واسطی اوس خدا کی کہ برابر پیدا کی اعضا میری اور اچھی بنائی صورت میری اور سنواری بدن میری سی وہ چیز کہ عیب دار کی غیر میری سی یعنی مثلاً بعضون کو لنگڑا کا نا پیدا کیا اور مجھی اس سب سی بچایا نقل کی یہہ بزار نی اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ سَوّٰی خَلْقِیْ فَعَدَّلَہٗ وَصَوَّرَ صُوْرَۃَ وَجْہِیْ فَاَحْسَنَہَا وَجَعَلَنِیْ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ طس ی ۞ سب تعریف ہی اسطی اوس خدا کی کہ درست کی صورت میری پس برابر کیا اوسکو اور پیدا کی ہیئت مُنہ میری کی پس خوب بنائی وہ اور کیا مجکو مسلمانون مین سی نقل کی یہہ طبرانی نی اوسط مین اور ابن سنی نی وَاِذَا سَلَّمَ عَلٰی اَحَدٍ فَلْیَقُلِ السَّلَامُ عَلَیْکُمْ خ م س ۞ اور جب سلام کری کوئی کسیکو پس چاہئی کہ کہی سلامتی ہووی تم پر نقل کی یہہ بخاری مسلم نسائی نی ف معنی سلام علیک کی یہہ ہین کہ سلام نام اللہ تعالی کا ہی یعنی محافظت اللہ تعالی کی تیری ساتھ ہووی یا تو سلامت رہی سب آفات سی اور ضمیر جمع کی اسلئی چاہئی کہ فرشتون محافظین پر بہی سلام ہووی آور ادب سلام کا یہہ ہی کہ اوسوقت جھکی نہین چنانچہ حضرت شیخ عبد الحق رحمۃ اللہ نی بعض علما سی جھکنی کو قریب کفر کی لکھا ہی اور لکھا ہی کہ اگرچہ اکثر علما اور صلحا اس رسم مین گرفتار ہین مگر اعتماد اور ریس نکری اونکی اور سید جمال الدین نی بہی مکروہ لکھا ہی اور سلام کرنا سنت ہی اور جواب اوسکا فرض کفایہ یعنی مجلس مین سی ایک بہی جواب دیگا تو اورون کے ذمہ سے جواب اوتر جائیگا ورنہ سب گنہگار ہون گی لیکن یہہ سنت افضل فرض سی ہے کذا ذکر فی بعض من شرح المشکوۃ حدیث شریف مین فضیلت سلام علیک کے بہت آئی ہی آیا ہی کہ جب حضرت آدم علیہ السلام پیدا ہوئی تو اللہ تعالی نی فرمایا کہ ان فرشتون کو سلام علیک کر اور جواب اونکا سن کہ وہ تحیت یعنی سلام تیرا اور تیری اولاد کا ہوگا پس انہون نے جاکر السلام علیکم کہا انہون نے کہا وعلیک السلام ورحمۃ اللہ اور ایک شخص نے سرور عالم سی پوچھا کہ کون سی خصلتین اسلام کی بہتر ہین فرمایا یہہ کہ کہلاوے تو کہانا اور سلام کری تو اوسکو کہ پہچانتا ہی تو یا نہین پہچانتا اور مسلمان کا مسلمان پر حق فرمایا ہے سلام کرنی کو اور باعث دخول جنت کا فرمایا ہی اسکو اور ایک صحابی نی عرض کی کہ یا رسول اللہ ایک شخص

بیان سلام علیک کا

شخص کی کہجور میری باغ مین ہی مجہی ایذا ہوتی ہی اوسکی آنی سی پس آپ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی درخت والی کو
کہلا بہیجا کہ اپنی درخت کو ہمارے ہاتہہ بیچ دال اوسنی انکار کیا فرمایا ہبہ کر اوسنی اسکا بہی انکار کیا فرمایا جنت مین
اسکی عوض کہجور لینا اسکا بہی اوسنی انکار کیا فرمایا تجہسی زیادہ کوئی بخیل نہین ہی مگر وہ کہ سلام مین
بخل کری یعنی سلام علیک نکری کذا فی المشکوۃ پس کمال نادانی ہی کہ یہان کی رسم کی ئی ایسی ثواب کو
ترک کرکر ایسا بخیل بنی اور ایسی عاصی بازی ہی اور انصاف تو کر کہ اگر حلال خور کہتا ہی میان مجہو سلامت رہو
تو نہین چڑتا اور نوکر مثلاً جو سلام علیک کری تو چڑ جاتا ہی ہی دعا تو ہی لیکن رسول اللہ کی لفظون سے
ادا کے گئے یعنی رسول مقبول ہی کی سنت سی بیزاری سبب کر اونکی لفظون کے دعا کو بہی نہین
پسند رکہتا اللہ بچاوی ہمکو اور تمکو اس سی اور بیدار کری خواب غفلت سی اور محبت دی اونکی ہی کی
اور مفاتیح الصلوۃ مین نقل کیا ہی کشاف اور توضیح اور روضۃ العلما اور ضیاء المعنوی اور زبدۃ المسایل اور
فتاوی النسفیہ اور جامع الفتاوی اور فتاوی ظہیریہ اور نیر اور لطایف الاشارات اور فتاوی صوفیہ
وغیرہا سی کہ مکروہ ہی سلام نزدیک خطبہ کی اور جواب اوسکی سلام کا نہ دی اور گنہگار رہوتا ہے سلام کرنی والا
اور مکروہ ہی سلام پکار کر قرآن پڑہنی والے پر لیکن قاری جواب دے اوسکی سلام کا اور مکروہ ہی سلام قرآن
سننی والے پر اور گنہگار ہوتا ہے اوپر سلام کرنی والا لیکن وہ جواب دے اور مکروہ ہی سلام نزدیک روایت
حدیث کی اور نزدیک مذاکرہ علم کی لیکن جب کری تو اونکو جواب دینا چاہئی اور نزدیک اذان کی اور نزدیک
تکبیر کی جب ہون قوم مشغول ساتہہ جواب اذان اور تکبیر کی اور سلام کرنی والا گنہگار رہوتا ہی لیکن وہ جواب
دین اور مکروہ ہی اوسپر کہ پایخانہ مین ہی پس نزدیک ابو حنیفہ کی دل سی جواب دے نہ زبان اوسکی نزدیک
ابی یوسف کی مطلق جواب نہ دی اور نزدیک محمد کی جواب دے بعد فراغ کی حاجت سی اور مکروہ ہی سلام
نماز پڑہنی والے پر اور سلام کرنی والا گنہگار رہتا ہی اور جواب اوسکی سلام کا نہ دی اور مکروہ ہے
سائل پر اور اگر سائل سلام کری تو نہین واجب ہے جواب اوسکا اور مکروہ ہی قاضی پر محکمہ مین اور ابہی جواب
اوسپر واجب نہین اور مکروہ ہے اوستاد پر نزدیک درس کی اور اگر کوئی سلام ہی کری تو نہین واجب ہی جواب اوسکا

اور مکروہ ہی شطرنج اور نرد وغیرہ کھیلنی والی پر آور مکروہ ہی مبتدع پر یعنی رافضی خارجی وغیرہما پر اور مکروہ ہے
محدود ن پر اور زندیقیون پر اور مسخرون پر اور جہوٹی کہانیان کہنی والون پر اور بیہودہ گوؤن پر اور گالیان
دینی والی پر اور سب نئی دین نکالنی والان پر اور اوسپر کہ رستون پر بیٹہین عورتون اور لڑکون سے گہورنی کو
اور ستر کہولنی والون پر اور خوش طبعی کرنی والون پر اور جہوٹون پر اور لوگون کو گالیان دینی والون پر
اور اوسپر کہ مشغول ہی بازارین اپنی معاملہ مین اور بازار مین کہانے والی پر اور گانی والی پر اور کبوتر اوڑانی
والی پر اور کافر پر آور فرمایا حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو کوئی کلام کرے پہلی سلام کی بس نہ جواب دو
اوسکو اور سلام کری چلنی والا بیٹہی پر اور چہوٹا بڑی پر اور سوار پیادہ پر اور گہوڑی کا سوار ٹٹو کی سوار پر اور اپنی
گہر مین جاکر گہر والون پر سلام کرے کہ موجب برکت کا ہی اور اگر ایسی گہر مین جاوی کہ وہان کوئی نہین ہی
کہی اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰہِ الصَّالِحِیْنَ کیونکہ فرشتی اسکا جواب دینگی اور بڑی برکت ہوگی اَلسَّلَامُ
عَلَیْکَ دت س می وَرَحْمَةُ اللّٰہِ دت س می وَبَرَکَاتُہٗ دت س می
سلامتی ہووی تجہپر نقل کی ہیہ ابو داؤد ترمذی نسائی دارمی نی اور رحمت خدا کی نقل کی ہیہ ابو داؤد ترمذی
نسائی دارمی نی اور برکتین اوسکی نقل کی ہیہ ابو داؤد ترمذی نسائی دارمی نی ف السلام علیکم کی ساتہ
ان جملون کو بہی ملاوی کہ ہر ایک کی بدلی دس دس نیکیان لکہی جاوینگی یعنی فقط السلام علیکم مین دس نیکیان ہونگی
اور ورحمۃ اللہ کی ساتہ بیس نیکیان اور وبرکاتہ کی ساتہ تیس اسی طرح فرمایا رسول مقبول صلی اللہ
علیہ وسلم نے کذا فی المشکوۃ وَاِذَا رَدَّ السَّلَامَ وَعَلَیْکُمُ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ
ع ص ح * پس جب جواب دے سلام کا یعنی مسلمان کو تو کہی تجہپر اور تمپر سلامتی ہووے اور
رحمت خدا کی اور برکتین اوسکی نقل کی ہیہ صحاح ستہ مین اور ابن مردویہ نسائی ابن حبان نی ف اصح
جواب دینا افضل ہی اور ادنی درجہ وعلیک السلام یا وعلیکم السلام ہی آور اگر بغیر واو کے بہی جواب
دی تو جواب ادا ہو جاتا ہی کذا ذکر الفخر وَعَلٰی اَھْلِ الْکِتَابِ عَلَیْکَ * م دت س ا حد
خ م دت س * اور جو جواب دے کافر کتابی کو یعنی یہود و نصاری کو تو کہی علیک فقط نقل کے ہیہ

یہ مسلم ترمذی نسائی نی یا کہی وعلیک نقل کی یہہ بخاری مسلم ابوداود ترمذی نسائی نی وَاِذَا بَلَّغَ سَلَامًا

مِنْ اَحَدٍ فَلْيَقُلْ وَعَلَيْهِ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ ✤ ع ✤ اور جب بہیجا جاوی

کوئی سلام کو کسی کی طرف سی پس چاہئی کہ کہی مجہر اور اوسپر سلام ہو اور رحمت خدا کے اور برکتین اوسکی

نقل ہے کے یہہ صحاح ستہ مین اَوْ وَعَلَيْكَ وَعَلَيْهِ السَّلَامُ ✤ س ✤ یا کہی اور مجہر اور اوسپر

سلام ہو نقل کے یہہ نسائی سنی ف جو کوئی کسی کی طرف سی سلام پہنچاوی اوسپر بہی سلام

بہیجنا مستحب ہے اور اولی کذا ذکرا لفخر وَاِذَا عَطَسَ فَلْيَقُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ ✤ خ د س عَلٰى كُلِّ حَالٍ

د ت س ص ق ✤ اور جب چہینکی پس چاہئی کہ کہی سب تعریف ہی خدا کی لئی نقل کی یہہ بخاری ابو

داود نسائی نی ہر حال یعنی س روایت مین الحمد للہ علی کل حال کہنا آیا ہی نقل کی یہہ ابو داود ترمذی نسائی

حاکم ابن ماجہ نی اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ حَمْدًا كَثِيرًا طَيِّبًا مُّبَارَكًا فِيهِ مُبَارَكًا عَلَيْهِ كَمَا يُحِبُّ رَبُّنَا وَيَرْضٰى

د ت س ✤ سب تعریف ہی خدا کی لئی تعریف بہت پاکیزہ با برکت برکت کی گئی اوسپر جیسی کہ چاہتا ہے

پروردگار ہمارا اور پسند کرتا ہی نقل کی یہہ ابو داود ترمذی نسائی نی اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ✤ د

ت س حب ✤ سب تعریف ہی خدا کی لئی جو پروردگار ہی سارے جہان کا نقل کے یہہ ابو داود ترمذی

نسائی ابن حبان سنی ف اسطرح حمد کرنی بعد چہینکنے کے بہتر ہی اور فقط الحمد للہ کہنی ادنی درجہ اوسکا ہے

اور چہینکنی کی بعد حمد کرنی مستحب ہے اور جواب دوسکا یعنی یرحمک اللہ کہنا سننی والون پر واجب کفایہ ہے

یعنی اگر مجلس کے لوگو نمین سی ایک ہی جواب دیگا اور و نکی ذمہ سی ادا ہو جاویگا اور نہین تو سب گنہگار

ہونگی کذا ذکر الفخر وَلْيَقُلْ لَهٗ يَرْحَمُكَ اللّٰهُ ✤ خ د س ت ص ق ✤ اور کہا جاوے واسطی

چہینکنی والی کی رحمت کری تجہکو اللہ نقل کے یہہ بخاری ابو داود نسائی ترمذی حاکم ابن ماجہ نی وَلْيَرُدَّ

عَلَيْهِ يَهْدِيكُمُ اللّٰهُ وَيُصْلِحُ بَالَكُمْ ✤ خ د س ت ص ق ✤ اور چاہئی کہ جواب اوسکا دیوی جو کہ یعنی

جسنی یرحمک اللہ کہا ادسی چہینکنی والا یون جواب دے ہدایت کری تمکو اللہ اور سنواری حال تمہارا نقل کی یہہ بخاری ابو داود

نسائی ترمذی حاکم ابن ماجہ نی یا یون جواب دی یَغْفِرُ اللّٰهُ لِي وَلَكُمْ د ت س حب بخشی اللہ مجکو اور تمکو نقل کی یہہ ابو داود ترمذی نسائی ابن حبان نی

اور روایت میں یہ لی لی وَلَکُمْ کی یون آیا ہی لَنَا وَلَکُمْ: س ق مس ﴿ بخشی اللہ ہمکو اور تمکو نقل کی
یہ نسائی ابن ماجہ حاکم نی یا جواب یون دے یَرْحَمُنَا اللّٰہُ وَاِیَّاکُمْ وَیَغْفِرُ لَنَا وَلَکُمْ: ص ط ﴿ مہربانی
کری ہمپر اللہ اور تمپر اور بخشی ہمکو اور تمکو یہ موقوفاً موطا میں ہی وَاِنْ کَانَ کِتَابِیًّا قِیْلَ لَہٗ یَہْدِیْکُمُ
اللّٰہُ وَیُصْلِحُ بَالَکُمْ: ت د س مس ﴿ اور جو ہووے چھینکنی والا کتابی یعنی یہودی یا نصرانی تو کہا جاوے
جواب اوسکو ہدایت کری تمکو اللہ اور سنوارے حال تمہارا نقل کی یہ ترمذی ابوداود نسائی حاکم نی وَمَنْ
قَالَ عِنْدَ کُلِّ عَطْسَۃٍ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ عَلٰی کُلِّ حَالٍ مَا کَانَ لَمْ یَجِدْ وَجَعَ الضِّرْسِ
وَلَا الْاُذُنِ اَبَدًا: ص مص ﴿ اور جو کوئی کہی نزدیک ہر چھینک کی تعریف ہی اللہ کی جو پروردگار ہی عالموں کا
بہر حال تو جب تلک جیتا رہیگا نہیں پاوی گا درد دانت کا اور نہ کان کا کبھی نقل کی یہ موقوفاً ابن ابی شیبہ نے
ف ملا علی قاری اور حنفی رحمہ اللہ نی لکھا ہی کہ ما کان خبر یا خبر من قال کی ہی اور بعضوں نے متعلق بیچ مدہ کا
لکھا ہی کہ تتمہ حمد کا ہی مقولہ چھینکنی والے کیسی اور خبر یا جزا من قال کی لم یجد ہی وَاِذَا طَنَّتْ اُذُنُ اَحَدِکُمْ فَلْیَذْکُرِ
النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَلْیُصَلِّ عَلَیْہِ وَلْیَقُلْ ذَکَرَ اللّٰہُ بِخَیْرٍ مَنْ ذَکَرَنِیْ: ط ع
اور جب بولے کان کسی کا پس چاہیے کہ یاد کری نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اور درود بھیجے اوپر اور کہے یاد کرے اللہ تعالی
ساتھ بھلائی کی اسکو کہ یاد کیا مجکو نقل کی یہ طبرانی ابن سنی نے ف واو ولیصل کی عطف تفسیری ہی
یعنی یہ بیان ہی یاد کرنی کا کہ یون یاد کری نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ درود بھیجی اوپر کذا ذکر الفخر وَاِذَا
بُشِّرَ بِمَا یَسُرُّہٗ فَلْیَحْمَدِ اللّٰہَ: خ مس ق ﴿ اور جب خوشخبری دیا جاوے کوئی ساتھ اوس چیز کی
کہ خوش کری اوسکو پس الحمد للہ کہی نقل کی یہ بخاری مسلم ابوداود نسائی ابن ماجہ نی اَوْ حَمِدَ اَوْ کَبَّرَ:
خ م ﴿ یا کہی الحمد للہ اور اللہ اکبر نقل کی یہ بخاری مسلم نی اَوْ سَجَدَ لِلّٰہِ شُکْرًا: مس ا ﴿ یا سجدہ
کری واسطی اللہ کی شکر کا نقل کی یہ حاکم احمد نی ف مطالب المومنین کہ کتاب فقہ مذہب حنفی کی ہی
لکھا ہی کہ فتوی اسپر ہی کہ لوگون کو سجدہ شکر سی منع نکرو کیونکہ اسمین کمال حضور اور خشوع اور عبادت ہے،
کذا ذکر الفخر فَاِذَا رَاٰی مِنْ نَفْسِہٖ اَوْ مَالِہٖ اَوْ غَیْرِہٖ مَا یُعْجِبُہٗ فَلْیَدْعُ بِالْبَرَکَۃِ: س ق مس

بیان کان بولنی کا

بیان خوشخبری سنی کا

بیان کچھ اچھی چیز دیکھنی کا

اور جب دیکھی کوئی ذات اپنی سی یا مال اپنی سی یا ذات و مال غیر اپنی سی اور چیز کو کہ خوش کری اوسکو پس دعا کری ساتھ برکت کی یعنی اللهم بارک فیه کہی تا نظر نہ لگی جائی نقل کی یہ نسائی ابن ماجہ حاکم نی وَاِذَا اَرَادَ نموَّ مَالِهٖ قَالَ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ وَعَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَعَلَی الْمُسْلِمِیْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ ص + اور جب چاہی بڑھنا مال کا تو کہی یا اللہ رحمت بھیج اوپر حضرت محمد کی جو بندی تیری ہین اور رسول تیری اور اوپر مومن مردون اور مومن عورتون کے اور اوپر مسلمان مردون اور مسلمان عورتون کی نقل کی ابو یعلی نی وَاِذَا رَاٰی اَخَاهُ الْمُسْلِمَ یَضْحَكُ قَالَ اَضْحَكَ اللّٰهُ سِنَّكَ خ م س + اور جب دیکھی کوئی اپنی بہائی مسلمان کو کہ ہنستا ہی یعنی بسبب خوشی کے تو کہی کہ ہنساوی اللہ دانت تیری اور ہمیشہ خوش رکھی تجھی نقل کی یہ بخاری مسلم نسائی نی وَاِذَا اَحَبَّ اَخَاهُ فَلْیُعْلِمْهُ ذٰلِكَ ی س د حب + اور جب دوست رکھی اپنی بہائی مسلمان کو پس جتاوی اوسکو یہ یعنی محبت اپنی اسلئی کہ وہ بہی محبت کریگا اور رعایت کریگا دوستی کی دعا وغیرہ مین نقل کی یہ ابن سنی نسائی ابو داؤد ابن حبان نی وَاِذَا قَالَ لَهٗ اِنِّیْ اُحِبُّكَ فِی اللّٰهِ قَالَ اَحَبَّكَ الَّذِیْ اَحْبَبْتَنِیْ لَهٗ س د حب + پس جب کہی کوئی اوسکو کہ تحقیق مین دوست رکہتا ہون تجہکو واسطی اللہ کی تو کہی وہ دوست رکہی تجہکو وہ شخص کہ دوست رکہتا تو نی مجہکو واسطی اوسکی یعنی اللہ تعالی نقل کی یہ نسائی ابو داؤد ابن حبان ابن سنی نی وَاِذَا قَالَ لَهٗ غَفَرَ اللّٰهُ لَكَ قَالَ وَلَكَ س + اور جب کہی کوئی اوسکو کہ بخشی تجہکو اللہ تو کہی وہ اور تجہکو بہی بخشی نقل کی یہ نسائی نی فَاِذَا قِیْلَ لَهٗ كَیْفَ اَصْبَحْتَ قَالَ اَحْمَدُ اللّٰهَ اِلَیْكَ ط + اور جب کہا جاوی اوسکو کیونکر صبح کی تو نی یعنی کیا حال ہی تیرا تو کہی تعریف کرتا ہون اللہ کی تیری پاس یعنی اوسوقت تلک خیر و عافیت سی ہون نقل کی یہ طبرانی نی وَاِذَا نَادَاهُ رَجُلٌ رَدَّ عَلَیْهِ لَبَّیْكَ ی + اور جب پکاری اوسکو کوئی آدمی تو جواب دی اوسکو کہ حاضر ہون نقل کی یہ ابن سنی نی وَاِذَا صُنِعَ اِلَیْهِ مَعْرُوْفٌ فَقَالَ لِفَاعِلِهٖ جَزَاكَ اللّٰهُ خَیْرًا فَقَدْ اَبْلَغَ

بیان مال بیہ نیشبی

بیان ہنسنی و بیکی و بینی کا اور محبت ہونی کا اور جب بعوض بنی کی و غیر و کا

فِي الثَّنَاءِ ؛ ت س حب ۔ اور جب کیا جاوے طرف اوسکی احسان یعنی اگر کوئی کسی پر احسان کری
مثلاً علم وغیرہ تعلیم کری پس کہی وہ احسان کرنیوالی کو کہ بدلہ دی تجکو اللہ بہتر پس تحقیق مبالغہ کیا تعریف مین
اور ادا کیا حق اوسکا نقل کے یہہ ترمذی نسائی ابن حبان نے ف بعضی بزرگون نے کہا ہی کہ تعریف
کرنے مین حد سی نہ بڑہ جاوے یعنی اگر فاسق ہی فائدہ ہووے تو ولی اور صالح اوسکو کہنی لگی بلکہ کہی اللہ تعالی
خیر دی اوسکو اور اگر صالح ہی تکلیف اوٹہائی تو برا نہ کہنی لگی کہی کہ در گذر لیا یعنی اوسکو اور ہمکو اللہ بخشی یا ہدایت
کری وَاِذَا اعْرَضَ عَلَيْهِ اَخُوْهُ الْمُسْلِمُ اَنْ يُّنَاصِفَهُ مَالَهُ قَالَ بَارَكَ اللّٰهُ فِيْ اَهْلِكَ وَمَالِكَ ؛ خ
ت س ی ۔ اور جب سامنی اوسکی لاوے بہائی اوسکا اہل اپنی اور مال اپنا یعنی اس لیے کہ اسقدر رکہتا
ہون جو چاہو سو لی لی تو کہی کہ برکت دیوے اللہ تعالی اہل تیری مین اور مال تیری مین نقل کی یہہ بخاری ترمذی
نسائی ابن سنی نی وَاِذَا سُلِّفَ فِيْ دَيْنِهٖ قَالَ اَدَّى اللّٰهُ عَنْكَ ؛ م ت س ق
وَفَّى اللّٰهُ بِكَ ؛ خ اَوْفَاكَ اللّٰهُ ؛ ص ۔ اور جب بہر پاوے قرض اپنا تو کہی ادا کیا تو نی قرض میرا دی
اللہ تعالی تجکو اجر پورا نقل کے یہہ بخاری مسلم ترمذی نسائی ابن ماجہ نی یا کہی پورا دی اللہ تعالی تجکو اجر پورا یعنی بجای ادی اللہ
کی وفی اللہ بک کہی نقل کی یہہ بخاری نی یا کہی اوفاک اللہ معنی وہی مین جو گذری نقل کی یہہ مسلم نی وَاِذَا
رَاٰى مَا يُحِبُّ قَالَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ بِنِعْمَتِهٖ تَتِمُّ الصَّالِحَاتُ وَاِنْ رَاٰى مَا يَكْرَهُ قَالَ الْحَمْدُ
لِلّٰهِ عَلٰى كُلِّ حَالٍ ؛ ق ص ف ۔ اور جب دیکہی اوس چیز کو کہ دوست رکہتا ہی یعنی مثل شفا مرض کے
اور مال ہاتہ لگنی کی اور قبولیت دعا وغیرہ کے تو کہی سب تعریف ہی اوس خدا کی ہی کہ ساتہ نعام اوسکی
کی پوری ہوتی ہین عمل اچہی اور اگر دیکہی اوس چیز کو کہ برا جانتا ہی تو کہی تعریف ہی اللہ کی ہی بہر حال نقل کی یہہ
ابن ماجہ حاکم ابن سنی نی مَا اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلٰى عَبْدٍ مِّنْ نِّعْمَةٍ فَقَالَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ اِلَّا وَقَدْ اَدّٰى شُكْرَهَا
نہ دی اللہ تعالی نی کسی بندی کو کوئی نعمت پس کہا اوسنی الحمد للہ یعنی ایکبار مگر حال یہہ کہ تحقیق ادا کیا شکر اوس نعمت کا
ف یعنی جسقدر شکر ہی کہ مقابلہ نعمت کی واجب ہوتا ہے ادا ہو جاتا ہی اور مستحق لَئِنْ شَكَرْتُمْ لَاَزِيْدَنَّكُمْ کا ہوتا ہے
یعنی اگر تم شکر کروگی تو زیادہ کرونگا تکو نعمت اپنی فَاِنْ قَالَهَا الثَّانِيَةَ جَدَّدَ اللّٰهُ لَهٗ ثَوَابَهَا ؛ پس اگر

اگر کہا اوسنی الحمد للہ دوسری بار از سر نو دیتا ہی اللہ تعالی اوسکو ثواب اوسکا **ف** اس لیٔ کہ ایک دفعہ کہنی مین شکر ادا کر چکا تہا دوبارہ کہنا زیادہ اوسپر ہوا پس ثواب بہی اوسکا علیحدہ ہوگا فان قالہا الثالثۃ غفر اللہ لہ ذنوبہ ؛ مس + پس اگر کہا یہ کلمہ تیسری بار بخشتا ہی اللہ تعالی گناہ اوسکی نقل کی یہہ حاکم نے

ما انعم اللہ علی عبد نعمۃ فقال الحمد للہ رب العالمین الا کان قد اعطی خیرا مما اخذ ؛ **ق** + نہ دی اللہ تعالی نے کسی بندی کو کوئی نعمت پس کہا اوسنی تعریف ہی واسطی اللہ پروردگار عالمونکی مگر کہ ہوتا ہی بندہ کہ تحقیق دیا گیا بہتر اوس چیز سی کہ لی تہی نقل کی یہہ ابن سنی نی **ف** یعنی نعمت جو مانگی تہی اوسپر توفیق اس کلمہ کہنی کی بہتر ہوئی اور بڑی نعمت لی کیونکہ نعمت فانی ہی اور ثواب اسکا باقی اور توفیق حمد کی ایسی نعمت ہی کہ کوئی نعمت دنیا کی اوسکو نہین پہنچتی ہی واذا ابتلی بالدین قال اللہم اکفنی بحلالک عن حرامک واغننی بفضلک عمن سواک ؛ ت مس + اور جب مبتلا ہوا چاہی کوئی ساتہہ قرض کے تو پڑہی یا اللہ کفایت کر مجکو ساتہہ حلال اپنی کی اور بی پروا کر حرام اپنی سی یعنی احتیاج حرام کی نہ پڑی اور بی پروا کر مجکو ساتہہ فضل اپنی کی فضل اوسکیسی کہ سوا تیری ہی نقل کی یہہ ترمذی حاکم نے **ف** روایت ہی کہ ایک غلام مکاتب نی حضرت علی رضی اللہ عنہ سی عرض کیا کہ ادای کتابت سی عاجز ہون مین مدد کرو میری فرمایا کہ تجکو تینی کلمی سکہا دیتا ہون کہ ان حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سی مجکو پہنچی ہین اگر ہووی پہاڑ کے برابر قرض ہو تجپر تو اللہ تعالی ادا کری پہر یہی دعا اللہم اکفنی آخر تلک سکہای کذا فی المشکوۃ اور ایک روایت مین ادای دین کی لیٔ آیا ہی کہ جمعہ کی نماز کی بعد ستر بار پڑہی اللہم اغننی بحلالک عن حرامک وبطاعتک عن معصیتک وبفضلک عمن سواک لذا ذکرا علی

اللہم فارج الہم کاشف الغم مجیب دعوۃ المضطرین رحمن الدنیا ورحیمہا انت ترحمنی فارحمنی برحمۃ تغنینی بہا عن رحمۃ من سواک ؛ ص مر + یا اللہ دور کرنی والی فکر کی کہونی والی غم کی قبول کرنیوالی دعا مجبورونکی یعنی اگرچہ فاجر و کافر ہون بخشش کرنیوالی دنیاوالونکی اور مہربان دنیا کی یعنی مسلمان دنیاوالون کی تو ہی مہربانی کرتا ہی مجپر پس رحم کر مجپر ساتہہ اوس رحمت کی کہ بی نیاز کری تو مجکو بسبب اوسکی رحمت اونکیسی کہ سوا

دعا ادای دین [illegible]

تیری مین نقل کی یہہ حاکم و ابن مردویہ نی **ف** یعنی حقیقت مین جوکوئی کسی پر مہربانی کرتا ہی تو یہ بہی طرف سی
ہوتی ہی پس جب تو ہی مہربانی کرنی والا ہوا تو بواسطہ اپنی مخلوق کے مجہپر مہربانی کر کہ محتاج کسی کا ہون
اور مضطر اوسکو کہتی ہین کہ سوا اللہ تعالی کی کوئی وسیلہ نہ رکہتا ہو اور ہستی سی بیزار ہو کذا ذکرہ الحصن

اللّٰہُمَّ مَالِکَ الْمُلْکِ تُؤْتِی الْمُلْکَ مَنْ تَشَاءُ وَتَنْزِعُ الْمُلْکَ مِمَّنْ تَشَاءُ وَتُعِزُّ مَنْ تَشَاءُ وَ
تُذِلُّ مَنْ تَشَاءُ بِیَدِکَ الْخَیْرُ اِنَّکَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ رَحْمٰنَ الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ تُعْطِیْہِمَا مَنْ
تَشَاءُ وَتَمْنَعُ مِنْہُمَا مَنْ تَشَاءُ اِرْحَمْنِیْ رَحْمَۃً تُغْنِیْنِیْ بِہَا عَنْ رَحْمَۃِ مَنْ سِوَاکَ ا صط یا اللہ

مالک ملک کی دیتا ہی تو ملک جسکو چاہی اور چہین لیتا ہی ملک جس سی چاہی اور عزت دیتا ہے جسکو چاہے
اور ذلت دیتا ہی جسکو چاہی بیچ ہاتہہ تیری کی ہی بہلائی تحقیق تو ہر چیز پر قادر ہی ای بخشش کرنی والے
خلق کی دنیا اور آخرت مین دیتا ہی تو دنیا اور آخرت جسکو چاہی اور باز رکہتا ہی ان دونون سی جسکو
چاہی دی مجہکو وہ رحمت کہ بی پروا کری تو بسبب اوسکی مہربانی کی اونکی سی سوا تیری ہین نقل کی یہہ طبرانی نی صغیر مین

وَتَقَدَّمَ مَا یَقُوْلُ اِذَا اَصْبَحَ وَاِذَا اَمْسٰی ؁ د + اور پہلی گذری وہ دعا کہ پڑہی جسوقت کہ صبح کری اور
جسوقت کہ شام کری یعنی صبح شام کی دعاؤن مین ایک دعا اور وہ پہلی گذر چکی ہی یعنی اللہم انی اعوذ بک من
الہم آخر تک نقل کی وہ ابوداود نی وَاِذَا اَہَمَّہٗ اَمْرٌ مَا مِنْ شُغْلٍ اَوْ طَلَبَ زِیَادَۃَ قُوَّۃٍ فَلْیُسَبِّحْ عِنْدَ
نَوْمِہٖ ثَلٰثًا وَثَلٰثِیْنَ وَیَحْمَدْ ثَلٰثًا وَثَلٰثِیْنَ وَلْیُکَبِّرْ اَرْبَعًا وَثَلٰثِیْنَ اَوْ یُکْمِلْ کُلًّا ثَلٰثًا
وَثَلٰثِیْنَ اَوْ مِنْ اَحَدِہَا یَعْنِیْ اَرْبَعًا وَثَلٰثِیْنَ مَرَّۃً خ م د س ت حب ط ا اور جب پڑی کسی کو
ماندگی بسبب کسی کام کی یعنی جوکوئی تہک جاوی بسبب کرنی ایک کام کی یا چاہی زیادتی قوت
کی پس سبحان اللہ پڑہی نزدیک سونی اپنی کی تینتیس بار اور الحمد للہ پڑہی تینتیس بار اور اللہ اکبر پڑہی
چونتیس بار یا ہر ایک تینتیس تینتیس بار پڑہی یا ایک ان مین سی یعنی جسکو چاہی بغیر تعین تکبیر کی چونتیس بار پڑہی اور
باقی دو کو تینتیس بار نقل کی یہہ بخاری مسلم ابوداود نسائی ترمذی ابن حبان حصن طبرانی نی اَوْ یُکْمِلُ کُلًّا دُبُرَ کُلِّ
صَلٰوۃٍ عَشْرًا وَعِنْدَ النَّوْمِ ثَلٰثًا وَثَلٰثِیْنَ وَالتَّکْبِیْرَ اَرْبَعًا وَثَلٰثِیْنَ یا پڑہی ہر ایک سی یعنی تسبیح

وتحمید وتکبیر سے بیچ ہر نماز فرض کے دس دس بار اور نزدیک سونیکے تینتیس تینتیس بار یعنی سبحان اللہ اور الحمد للہ
اور اللہ اکبر چونتیس بار نقل کی یہہ احمد نے **ف** صحیح یہہ ہے کہ تکبیر کو اس جگہہ یعنی سوتے وقت مقدم کرے تسبیح
وتحمید پر کہ اولی ہے اور چونتیس بار پڑہے اور حدیث شریف مین آیا ہے خلاصہ اوسکا یہہ ہے کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے
اپنے ہاتہونکی ہتہیلی پڑنے کا سبب پیسنے چکی کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کروایا اور خادم مانگا حضرت
نے فرمایا کہ بہتر اوس سے بتاتا ہون مین یہہ تسبیحات سکہائین اور فرمایا کہ اے فاطمہ رضہ مشقت محنت دنیا کی سہل
ہے ہر طرح گذر جاتی ہے تقوی اور بندگی کر خدا کی اور خدمت کر اپنے گہر والونکی پس حضرت فاطمہ اور حضرت
علی رضی اللہ عنہ سے اوسکو کبہو نہ چہوڑتی تہی کذا ذکرہ الفخر اور ملا علی قاری رح نے اس عمل کو مجرب لکہا ہے ومن ابتلی بالوسوسۃ

وسوسے کی

فلیستعذ باللہ ولینتہ خ م د س ۔ اور جو کوئی مبتلا کیا جاوے ساتہہ وسوسے کی یعنی وسوسہ
اعتقاد مین ہو یا بدن مین پس چاہیے کہ پناہ پکڑے ساتہہ اللہ کی وسوسے سے اور باز آوے نقل کی یہہ بخاری مسلم
ابو داود نسائی نے **ف** باز آوے یعنی وسوسے سے جس طرح ہو سکے کہا میرک شاہ نے اگر اعوذ سے وسوسہ
نہ جاوے تو اوس شبہہ کو بہلا دے اور کسی کام مین مشغول ہو جاوے اور وسوسہ شرع مین کہتے ہین بات کو نفس اور شیطان
کی کو کہ ہے فکر مین دلمین آنکر باعث ہووین گناہ کی اور اچہی فکر کو الہام کہتے ہین آمد وسوسہ دو قسم پر ہے ضروری
اور اختیاری ضروری وہ ہے کہ ناگہان بلے اختیار نفس مین آجاوے اوسکو ہاجس کہتے ہین پس یہہ قسم معاف
ہے اس امت مرحومہ سے اور پہلی امتون سے بہی پہر جب ٹہیری اور خلجان ہووے دلمین اوسکو خاطر کہتے
ہین وہ بہی اس امت سے معاف ہے اور اختیاری وہ ہے کہ وسوسہ دلمین پڑے اور باقی رہے اور دوام اور اصرار
ہووے اوسپر اور ہمیشہ دمبدم خلجان کرے اور خواہش کرنے اوسکی ہووے اور لذت اور محبت اوسکی
پیدا ہووے اس قسم کو ہم کہتے ہین یہہ بہی خاص اس امت مرحومہ سے معاف ہے اور مواخذہ نہین اوسپر اور بدون
عمل کے نامہ اعمال مین ثبت نہین ہوتا بلکہ بسبب قصد کے اگر اوسکو باز رکہے اوسکے مقابلہ مین نیکی لکہی جاتی ہے
آمد یک قسم اور ہے کہ اوسکا نام عزم ہے وہ ٹہیرائی بات نفس کے ہے اور عزم با جزم ہے لگا اوسپر کوئی
مانع اوس سے نہین ہے مگر نہ میسر ہونا اسباب کا خارج مین اور اوسکی نفس مین کچہہ اوس سے کراہت اور

نفرت نہ ہووی اگر اسباب بالفعل موجود ہووی تو البتہ کری اس قسم پر مواخذہ ہی لیکن مواخذہ فعل سے کم یعنی جب تلک دلمین ہی کم گنہگار ہی اور جب اوسکو کریگا زیادہ گنہگار ہوگا کذا ذکرہ علی القاری من شروح المشکوۃ اور یہہ تقسیم اون افعال کی ہی کہ اعضاسی واقع ہوتی ہین مثلا زنا وغیرہ اگر وسوسہ اونکا آدی تو منقسم ان اقسام پر ہی اور جو متعلق دل کی ہین مثل عقائد فاسدہ اور اعمال قلب کی یعنی حسد وغیرہ وہ اسین داخل نہین اوسکی خلجان اور استمرار پر بہی مواخذہ ہوتا ہی کذا فی المرقاۃ اَوْ یَقُوْلُ اٰمَنْتُ بِاللّٰہِ وَرُسُلِہٖ ؔ ؔ مص + یا کہی ایمان لایا مین ساتہہ خدا کی اور رسولون خدا کی نقل کی یہہ مسلم نی یا یہہ پڑہی اَللّٰہُ اَحَدٌ اَلصَّمَدُ لَمْ یَلِدْ وَلَمْ یُوْلَدْ وَلَمْ یَکُنْ لَّہٗ کُفُوًا اَحَدٌ ثُمَّ لْیَتْفُلْ عَنْ یَّسَارِہٖ ثَلٰثًا وَّلْیَسْتَعِذْ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ د س ی وَمِنْ فِتْنَتِہٖ س + اللہ ایک ہی اللہ بی نیازی نہ جنا اور جنا گیا اور نہین ہی کوئی ہمسر اوسکا پہر چاہئی کہ تہوکی بائین طرف اپنی تین بار اور پناہ پکڑی ساتہہ اللہ کی شیطان راندی ہوئی سی یعنی اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم پڑہی نقل کی یہہ ابو داؤد ونسائی ابن سنی نی اور نسائی نی یہہ زیادہ کیا اور پناہ مانگی فتنہ شیطان کی سی ف تہوکنا اشارہ کرتا ہی شیطان کی دفع پر کذا ذکرہ الفخر وَاِنْ کَانَتِ الْوَسْوَسَۃُ فِی الصَّلٰوۃِ فَاِنَّ ذٰلِکَ شَیْطٰنٌ یُّقَالُ لَہٗ خِنْزِبٌ فَلْیَتَعَوَّذْ بِاللّٰہِ مِنْہُ وَلْیَتْفُلْ عَنْ یَّسَارِہٖ ثَلٰثًا ؔ م مص اور جو ہووی وسوسہ عملون مین یعنی نماز وضو اور سوا انکی مین پس تحقیق یہہ وسوسہ ڈالنی والا شیطان ہی کہ کہا جاتا ہی اوسکو خنزب پس چاہئی کہ اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم پڑہی اور تہوکی بائین طرف اپنی تین بار نقل کی یہہ مسلم ابن ابی شیبہ نی وَمَنْ غَضِبَ فَقَالَ اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ذَهَبَ عَنْہُ مَا یَجِدُ خ م د س + اور جو کوئی غصہ ہووی پہر کہی پناہ پکڑتا ہون مین ساتہہ اللہ کی شیطان راندی ہوئی سی جاتی رہتی ہی اوس سی وہ چیز کہ پاتا ہی یعنی غصہ نقل کی یہہ بخاری مسلم ابو داؤد نسائی نی وَمَنْ کَانَ حَدَّ اللِّسَانِ فَاحِشَہٗ لَازَمَ الْاِسْتِغْفَارَ لِحَدِیْثِ حُذَیْفَۃَ شَکَوْتُ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ذَرَبَ لِسَانِیْ فَقَالَ اَیْنَ اَنْتَ مِنَ الْاِسْتِغْفَارِ اِنِّیْ لَاَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ فِیْ کُلِّ

بیان غصہ

بیان بد زبانی

بیان میں عیب زبان کی

تَوبَۃٍ مِائَۃَ مَرَّۃٍ ؛ س ق مس مص طب * اور جو کوئی ہووے تیز زبان یعنی بد زبان لازم کرے استغفار کو واسطے اس حدیث کے کہ حذیفہ صحابی نقل کرتے ہیں کہ شکوہ کیا میں نے طرف رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی تیز زبانی کا پس فرمایا کہاں ہے تو استغفار سے یعنی استغفار کیوں نہیں پڑھتا کہ اوس سے بلیات ظاہر و باطن کی دفع ہوتی ہے تحقیق میں البتہ استغفار کرتا ہوں اللہ سے ہر دن سو بار نقل کی یہ

مجلس کے سلام

نسائی ابن ماجہ حاکم ابن ابی شیبہ ابن سنی نے وَمَنِ انْتَهَى اِلَى الْمَجْلِسِ فَلْيُسَلِّمْ فَاِنْ بَدَا لَهُ اَنْ يَجْلِسَ فَلْيَجْلِسْ ثُمَّ اِذَا قَامَ فَلْيُسَلِّمْ ؛ د ت س * اور جو شخص اوٹھے مجلس کے بیچ جاوے کہ السلام علیکم کہے پس اگر دل میں آوے اوسکے یہ کہ بیٹھے پس بیٹھے پھر جب اوٹھے پس سلام کرے نقل کی یہ ابو داؤد ترمذی نسائی نے ف اسکو سلام رخصت کا کہتے ہیں یہ دو نوں سلام سنت ہیں اور جواب انکا واجب

کذا ذکر الفخر وَكَفَّارَةُ الْمَجْلِسِ اَنْ يَقُولَ قَبْلَ اَنْ يَقُومَ سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ

کفارہ مجلس کا

وَبِحَمْدِكَ اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اَسْتَغْفِرُكَ وَاَتُوبُ اِلَيْكَ ؛ د ت س حب مس طس ی ثَلٰثَ مَرَّاتٍ د حب * اور دور کرنیوالا گناہوں مجلس کا یہ ہے کہ کہے پہلے اوٹھنے کے پاکی ہے تجکو یا اللہ اور پاکی کہتا ہوں تیری ساتھ تعریف تیری کی گواہی دیتا ہوں میں یہ کہ نہیں کوئی معبود مگر تو بخشش چاہتا ہوں میں تجسے اور توبہ کرتا ہوں میں طرف تیری نقل کی یہ ابو داؤد ترمذی نسائی ابن حبان حاکم طبرانی ابن ابی شیبہ نے تین بار پڑھے نقل کی یہ ابو داؤد و ابن حبان نے ف فرمایا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ جو شخص کسی مجلس میں بیٹھا اور بہو کلام اوسمیں بہت ہوا در یوں پھر اوٹھنے کے پہلے یہ دعا پڑھے تو بخشی جاتی ہے وہ چیز کہ اس مجلس میں اوس سے واقع ہوئی ہے اور ایک روایت میں آیا ہے کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھتے تھے یا کسی مجلس میں بیٹھتے تو پڑھا کرتے تھے سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اَسْتَغْفِرُكَ وَاَتُوبُ اِلَيْكَ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے سبب اسکا پوچھا فرمایا کہ اگر کوئی اچھا کلام کرتا ہے تو ہوتا ہے پڑھنا اسکا مہر اوسپر یعنی اسکے پڑھنے سے ثواب اچھے کلام کا ثابت رہتا ہے ضایع نہیں ہوتا ہے کسی گناہ کے سبب اور اگر بری کلام کی بعد پڑھتا ہے تو اوس کلام کا گناہ بخشا

جاتا ہی مشکوۃ کی باب الدعوات فی الاوقات مین یہہ دونون رہ تین مذکور مین عملتُ سوءً و
ظلمتُ نفسی فاغفرلی انہ لا یغفر الذنوب الا انت ؛ س مس + کی مینی برائی اور ظلم کیا
مینی جان اپنی پر پس بخش مجکو تحقیق نہین بخشتا گناہونکو کوئی مگر تو نقل کی یہہ نسائی حاکم نی ما جلس
قوم مجلساً لم یذکروا اللہ فیہ ولم یصلوا علی نبیھم صلی اللہ علیہ وسلم الا کان علیھم ترۃ
فان شاء عذبھم وان شاء غفرلھم ؛ د ت حب مس + نہ بیٹھی کوئی قوم کسی مجلس مین کہ
نہ یاد کی اللہ تعالی کی اوسمین اور نہ درود بہیجا اوپر نبی اپنی کی رحمت ہووے اللہ کی اوپر اور سلام مگر ہوگی یہہ
مجلس اونپر موجب حسرت کی یعنی قیامت مین پس اگر چاہی اللہ عذاب کری ونکو اور اگر چاہی بخشی ونکو نقل کی
یہہ ابوداود ترمذی نسائی ابن حبان حاکم نی ومن دخل السوق فقال لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک
لہ لہ الملک ولہ الحمد یحیی ویمیت وھو حی لا یموت بیدہ الخیر وھو علی کل شیء قدیر
کتب اللہ لہ الف الف حسنۃ ومحی عنہ الف الف سیئۃ ورفع لہ الف الف درجۃ
وبنی لہ بیتاً فی الجنۃ ؛ ت ق امس ی + اور جو کوئی آوی بازار مین پس پڑہے
نہین کوئی معبود مگر اللہ تنہا نہین کوئی شریک اوسکا اوسکی لئی سلطنت ہی اور اوسکی لئی تعریف ہی
جلاتا ہی اور مارتا ہی اور وہ زندہ ہی کہ نہ مریگا اوسکی ہاتہہ مین بہلائی ہی اور وہ ہر چیز پر قادر ہی لکہتا ہی
اللہ اوسکی لئی دس لاکہہ نیکیان اور دور کرتا ہی اوسسے دس لاکہہ برائیان اور بلند کرتا ہی اوسکی لئی دس لاکہہ
درجی نقل کی یہہ ترمذی ابن ماجہ احمد حاکم ابن سنی نی اور بناتا ہی اوسکی لئی گہر بہشت مین نقل کی یہہ ترمذی
ابن سنی نی ف سبب اتنی ثواب کا یہہ ہی کہ بازار جگہہ غفلت و جگہہ سلطنت شیطانون کی ہی ایسی
جگہہ مین اللہ تعالی کو یاد کرنی سی زیادہ ثواب پاتا ہی کذا ذکر الجزری واذا دخلہا اوخرج الیہا قال بسم اللہ
اللھم انی اسألک خیر ھذہ السوق وخیر ما فیھا واعوذ بک من شرھا وشر ما فیھا اللھم انی اعوذ بک
ان اصیب فیہا یمیناً فاجرۃ او صفقۃ خاسرۃ ؛ مس + اور جب آوی بازار مین یا فرمایا نکلی گہر سی ف اوسکی طرف یا مین
بازار مین یا نکلا مین گہر سی ساتہہ نام اللہ کی یا اللہ تحقیق مین مانگتا ہون تجہسی بہلائی اس بازار کی اور بہلائی اوس چیز کی

بیان بازار دعاؤن کا

کی کہ اسمین ہی یعنی معاملات اور تجارت وغیرہا او رپناہ پکڑتا ہون مین ساتھ تیری برائی اسکی سی او ربرائی
اوس چیز کیسی کی اسمین ہی یا اللہ تحقیق مین پناہ پکڑتا ہون ساتھ تیری اس سی کہ پہونچون اسمین قسم جہوٹی کو
یا معاملہ ٹوٹی کو نقل کی یہہ حاکم ابن سنی نی یَا مَعْشَرَ التُّجَّارِ اَلْعَجَبُ اَحَدُکُمْ اَنْ یَجْمَعَ مِنْ سُوْقِہٖ اَنْ یَقْرَأَ
عَشْرَ اٰیَاتٍ یَکْتُبُ اللّٰہُ لَہٗ بِکُلِّ اٰیَۃٍ حَسَنَۃً ط فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی ای
گروہ سوداگرونکی کیا عاجز ہوتا ہی ایک تم مین سی جب پہری بازار نی سی پڑہنی دس آیتون کیسی یعنی جس سورت مین سی
چاہی پڑہی پس لکہتا ہی اللہ تعالی بدلی ہر آیت کی ایک نیکی نقل کی یہہ طبرانی نی ف یہہ ثواب سوا اون
نیکیون کی ہی کہ ہر حرف پر دس نیکیان لکہی جاتی ہین یعنی وہ بہی ثواب حاصل ہوگا اور یہہ سوا اوسکی کذا ذکر الفخر
وَاِذَا رَاٰی بَاکُوْرَۃَ الثَّمَرِ اَللّٰہُمَّ بَارِکْ لَنَا فِیْ ثَمَرِنَا وَبَارِکْ لَنَا فِیْ مَدِیْنَتِنَا وَبَارِکْ لَنَا
فِیْ صَاعِنَا وَبَارِکْ لَنَا فِیْ مُدِّنَا ط م ت س ق + اور جب دیکہی نیا پہل تو کہی یا اللہ برکت دی
ہماری لئی بیچ میوی ہمارکی اور برکت دی ہمار لئی بیچ شہر ہمار کی یعنی بسبب فراخی رزق اور غلبہ اسلام کی
اور برکت دی ہمار لئی بیچ صاع ہمار کی اور برکت دی ہمار لئی بیچ مد ہماری کی نقل کی مسلم ترمذی نسائی
ابن ماجہ نی ف صاع و مد نام پیمانون کا ہی عرب مین صاع مین چار سیر شرعی اناج آتا ہی اور مد مین
سیر بہر اور مراد انکی برکت سی کثرت دنیا کی ہی یعنی رزق فراخ ہووی کذا ذکر الفخر فَاِذَا اُتِیَ بِشَیْءٍ مِنْہُ دَفَعَہٗ
اَصْغَرَ وَلِیْدٍ حَاضِرٍ فَیُعْطِیْہِ ذٰلِکَ ط م ت س ق + پس جب اوسکی پاس لاتی تہی میوہ سی کچہ تو دیتی
جہوٹی لڑکی کو کہ حاضر ہوتا اوس وقت اوسکو وہ میوہ نقل کی یہہ مسلم ترمذی نسائی ابن ماجہ نی وَمَنْ رَاٰی مُبْتَلًی
فَقَالَ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ عَافَانِیْ مِمَّا ابْتَلَاکَ بِہٖ وَفَضَّلَنِیْ عَلٰی کَثِیْرٍ مِمَّنْ خَلَقَ تَفْضِیْلًا لَمْ
یُصِبْہُ ذٰلِکَ الْبَلَاءُ ت ق ط ص + اور جو کوئی دیکہی کسی مبتلا کو یعنی گرفتار بلا کو خواہ دنیا کی بلا مین گرفتار ہو
یا دین مین مثلا بیمار کو دیکہی یا گنہگار کو پس کہی تعریف ہی خدا کی ہی جسنی عافیت دی مجکو اوس چیز کی مبتلا کیا تجکو
ساتہہ اوسکی اور بزرگی دی مجکو بہتون پر اون لوگون سی کہ پیدا کئی بزرگی دینا تو نہ پہونچیگی اوسکو یہہ بلا
نقل کی یہہ ترمذی ابن ماجہ نی اور طبرانی نی اوسط مین یَقُوْلُ ذٰلِکَ فِیْ نَفْسِہٖ ط ص ح ت + کہی یہہ دعا

بیچ دل اپنی کی نقل کی یہہ موقوفاً ترمذی نی ف علما رحمہم اللہ نی لکھا ہی کہ اگر مبتلا گناہ کو دیکھی پکار کر
پڑہی کہ وہ شرمندہ ہو کر شاید باز آوی اور جو مبتلا بیماری میں کسیکو دیکھی یا جانی کہ پکار کر کہنی میں غم زیادہ ہوگا
تو آہستہ پڑہی کہ وہ رنجیدہ نہووے اور اسکو ضرر نہ پہونچی کذا ذکر النجر وَاِذَا ضَاعَ لَہٗ شَیْءٌ اَوْ اَبَقَ اَللّٰھُمَّ

بیان میں جاتی رہنی کی اور غلام و لونڈی بہاگنی کا

رَادَّ الضَّالَّۃِ وَھَادِیَ الضَّلَالَۃِ اَنْتَ تَھْدِیْ مِنَ الضَّلَالَۃِ اُرْدُدْ عَلَیَّ ضَالَّتِیْ بِقُدْرَتِکَ
وَسُلْطَانِکَ فَاِنَّھَا مِنْ عَطَائِکَ وَفَضْلِکَ بط + اور جب جاتی رہی کسیکی کوئی چیز یا بہاگ جاوی غلام
یا لونڈی یا جانور تو کہی یا اللہ پہیر لانی والی گم ہوئی چیز کی اور راہ دکہانی والی گمراہ کی تو ہی راہ دکہاتا ہی
گمراہی سی پہیر لا مجہہ پر گم ہوئی چیز میری ساتہہ قدرت اپنی کی اور قوت اپنی کی پس تحقیق وہ چیز عطا تیری سی اور فضل
تیری سی ہی نقل کی یہہ طبرانی نی اذا تَوَضَّأَ وَیُصَلِّیْ رَکْعَتَیْنِ وَیَتَشَھَّدُ وَیَقُوْلُ بِسْمِ اللّٰہِ یَا ھَادِیَ
الضَّالِّ وَرَادَّ الضَّالَّۃِ اُرْدُدْ عَلَیَّ ضَالَّتِیْ بِعِزَّتِکَ وَسُلْطَانِکَ فَاِنَّھَا مِنْ عَطَائِکَ وَفَضْلِکَ
یا وضو کری گم ہونی والا اور پڑہی دو رکعتین اور التحیات پڑہی اور کہی بعد نماز کی شروع کرتا ہوں میں ساتہہ نام اللہ کی
ای راہ بتانی والی گمراہ کی اور پہیر لانی والی گم ہوئی چیز کی پہیر لا مجہہ پر گم ہوئی چیز میری ساتہہ غلبہ اپنی کی اور قوت اپنی کی
پس تحقیق وہ چیز بخشش تیری سی اور فضل تیری سی ہی نقل کی یہہ موقوفاً ابن ابی شیبہ نی ف ثابت ہوئی ہی
پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم سی گم ہوئی چیز کی پانی اور چورائی گئی کی واسطے لئی کثرت کرنی لا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم
کی پس نہیں کثرت کرتا اسکی کوئی ساتہہ شرائط دعا کی اور یقین قبولیت کی سبب پیروی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی
مگر کہ پاتا ہی گم ہوئی چیز اور چورائی گئی چیز کو انشاء اللہ تعالی برکت حبیب اوسکی کی اور نقل کیا گیا ہی اگلی علما سی بہت
پڑہنا سورہ والعادیات کا اور ثبت مدا کا اسی لئی کذا فی وظایف النبی وکرہ تیطیر فان فعل فلعلہ

بیان میں بدفالی کا

ان یقول اَللّٰھُمَّ لَا خَیْرَ اِلَّا خَیْرُکَ وَلَا طَیْرَ اِلَّا طَیْرُکَ وَلَا اِلٰہَ غَیْرُکَ ط + اور فال بد نہ لیوی
پس اگر کری یعنی فال بد لیوی اور ناگہان اوسکی دل میں کہ کھٹکی تو پس کفارہ اوسکا یہہ ہی کہ کہی یا اللہ
نہیں ہی بہلائی مگر بہلائی تیری اور نہیں برائی ہی مگر برائی تیری یعنی نیک و بد تیری ہی تقدیر و اختیار میں ہی شگون
بد کو کچہہ دخل نہیں اور نہیں کوئی معبود سوا تیری نقل کی یہہ احمد طبرانی نی ف فال نیک شرع شریف میں لینی

یعنی جایز ہی بلکہ سنت ہی حضرت صلے اللہ علیہ وسلم لیتی تہی مثلاً کوئی شخص سامنی آیا اوسکا نام پوچہا جو اوسنی
مفلح یا نجیح یا مثل اسکے بتایا تو خوش ہوتے اور دلیل فلاح کی لیتی آور فال بد سی منع فرمایا ہی کہ الطیرۃ شرک یعنی
فال بد لینی شرک ہی آور فال بد شگون بد لینا ہی جانوروں کی آواز سی یا اوڑ جانی سی جیسی بیان کرتی ہیں کہ الو بولنے
یا بلی کی آگی سی نکل جانی کو یا عورت ننگی سر والی کو یا کسی نکل جانے کو نحس جانتی ہیں یا چھینک کو مانتی ہیں سو ان
چیزوں کو یہہ جاننا کہ اس سی ہمکو ضرر ہوئیگا کفر اور شرک ہی بہت ضرور ہی اس سی پرہیز کرنا کذا ذکرہ فی الفخر اذا
رایتم من الطیرۃ شیئاً تکرہونہ فقولوا ۔ جب دیکہو تم فال بد سی اوس چیز کو کہ برا جانتی ہو اوسکو پس کہو
ف یعنی جن چیزوں سی لوگ شگون بد لیتی ہیں اگر شاید تمہاری دلمیں اوس سی وہم آجائے تو اوس بات سی
باز نہ رہو اور اللہ پر توکل کرکر وہ کام شروع کرو اور یہہ دعا پڑہو کہ اوسکی شر سی محفوظ رہوگی اللہم لا یاتی بالحسنات
الا انت ولا یذہب بالسیئات الا انت ولا حول ولا قوۃ الا بک ۔ یا اللہ نہیں لاتا ہی
نیکیوں کو کوئی سوا تیری اور نہیں دور کرتا ہی برائیوں کو کوئی سوا تیری اور نہیں ہی بچنا گناہوں سی لیکن ساتہ
پر نگہ رکہنا ساتہ مدد تیری کی نقل کی یہہ ابن ابی شیبہ ابو داود نی ومن اصیب بعین فلیقل بسم اللہ
اللہم اذہب حرہا وبردہا ووصبہا ثم قال قم باذن اللہ ۔ قص ط ۔ اور جو کوئی مبتلا ہووے
ساتہ نظر کی تو منتر پڑہی ساتہ قول آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ منتر پڑہتا ہوں میں ساتہ نام خدا کے
یا اللہ دور کر گرمی نظر کی اور سردی اوسکی اور رنج اوسکا پہر کہی اوٹہ ساتہ حکم خدا کے نقل کی یہہ نسائی ابن ماجہ
حاکم طبرانی نی ف لکہا ہی علمائی کہ قم باذن اللہ کہنا خاص حضرت ہی کو درست تہا اور کوئی جانی اگر کہنیوالا
ولی ہو تو مضایقہ نہیں آور سب علما حق والی متفق ہیں اس پر کہ تاثیر نظر کی حق ہی بموجب اوس حدیث کی اور رقیہ کہتی
ہیں اوس چیز کو کہ پڑہی جاویں یعنی آیتیں قرآن کی اور دعائیں واسطی طلب شفا کی اور رقیہ میں ہی اللہ تعالی نی تاثیر رکہی
ہی مگر آیتوں کلام اللہ سی اور دعاؤں حدیث کی سی اور اسما و صفات الہی سی رقیہ کرنا جایز اور مشروع ہی
اور سوا اسکی اور کلمات سی ہی اگر معانی اوسکی معلوم ہوں اور مخالف دین شریعت کی نہوں تو جایز ہی ورنہ
والا جایز نہیں کذا ذکرہ الفخر وان کانت دابۃ نفثت فی منخرہ الایمن اربعا وفی الایسر ثلثا وقال

بیان جہاڑ پہونک یعنی منتر

لَا بَاسَ اَذْهِبِ الْبَاْسَ رَبَّ النَّاسِ اِشْفِ اَنْتَ الشَّافِیْ لَا یَکْشِفُ الضُّرَّ اِلَّا اَنْتَ مو ص

اور اگر ہووی نظر لگا ہوا جانور تو پہونکی داہنی نتہنی اوسکی میں چار بار اور بائیں میں تین بار اور کہی نہیں کچہ ڈر

و ور کر بیاری کو ای پروردگار آدمیونکی شفادی تو شفا دینی والا ہی نہیں دور کرتا ضرر کو کوئی سوائی تیری نقل کی

یہہ سو قوفاً ابن ابی شیبہ نی ف اس عبارت سی یہہ معلوم ہوا کہ پہلی پہونکی پہر پڑہی یہاں یہہ مقصود نہیں ہی بلکہ

مراد یہہ کہ ارادہ پہونکنی کا کری پہر پڑہی آگی کی دعا اور پہونکی کذا ذکرہ الفخر وَاِنْ اُصِیْبَ اَحَدٌ بِاللَّمَمِ مِنَ الْجِنِّ

وَضَعَهُ بَیْنَ یَدَیْهِ وَعَوَّذَهُ بِالْفَاتِحَةِ وَالٓمّٓ اِلَی الْمُفْلِحُوْنَ وَاِلٰهُکُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ الْاٰیَةَ وَاٰیَةِ

الْکُرْسِیِّ وَلِلّٰهِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ اِلٰی اٰخِرِ الْبَقَرَةِ وَشَهِدَ اللّٰهُ اَنَّهُ الْاٰیَةَ وَاِنَّ رَبَّکُمُ

اللّٰهُ الَّذِیْ فِی الْاَعْرَافِ الْاٰیَةَ وَفَتَعَالَی اللّٰهُ اِلٰی اٰخِرِ الْمُؤْمِنُوْنَ وَعَشْرٍ مِّنْ اَوَّلِ الصّٰٓفّٰتِ وَالٰی لَازِبٍ

وَثَلٰثِ اٰیَاتٍ مِّنْ اٰخِرِ الْحَشْرِ وَاَنَّهُ تَعَالٰی الْاٰیَةَ مِنَ الْجِنِّ وَقُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ وَالْمُعَوِّذَتَیْنِ

ص س ق + اور جو مبتلا ہووی کوئی ساتہہ آسیب کی جن سی بٹہاوی اوسکو آگی اپنی دم کری اوپر ساتہہ الحمد کی

اور اول سورہ بقرہ کی مفلحون تلک اور ساتہہ الٰہکم الہ واحد کی آخر آیتہ تلک اور ساتہہ آیت الکرسی کے اور ساتہہ للہ

ما فی السموات وما فی الارض کی آخر سورہ بقرہ تلک اور ساتہہ شہد اللہ انہ کی آخر آیت تلک اور ساتہہ ان ربکم اللہ

الذی کی کہ بیچ سورہ اعراف کی ہی آخر آیت تک اور ساتہہ فتعالی اللہ کی اخیر سورہ مومنون تلک اور ساتہہ دس

آیتونکی اول سورہ والصافات سی لفظ لازب تک اور ساتہہ تین آیتونکی اخیر سورہ حشر سی لو انزلنا ہذا القران

سی ہو العزیز الحکیم تک اور ساتہہ وانہ تعالی کی آخر آیت تک سورہ جن میں سی اور ساتہہ قل ہو اللہ احد اور قل

اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس کی نقل کی یہہ حاکم ابن ماجہ احمد نی ف حدیث شریف میں

آیا ہی کہ ایک اعرابی نی جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس حاضر ہوکر عرض کیا کہ میرا بہیا بیمار ہی فرمایا

کیا بیمار ہی عرض کیا کہ اوسکو آسیب ہو گیا ہی حضرت نی اوسکو بلا کر یہی عمل کیا پس وہ ایسا ہو گیا کہ گویا کچہہ خلل نہیں

رکہتا تہا کبہی کذا ذکرہ العلی اور تاثیر جناتکی حق ہی یہی ہی مذہب اہل حق کا اور غالب تہا آگی دم پر ایسا سبب

ذکر اللہ اور دعا اور اعوذ اور درود پڑہنی کی آدمی پر عمدہ چیز کہ اثر آزمانی والون نی آزمائی ہی دفع

بیان آسیب کا

دفع جنات کی ہی آیت الکرسی ہی آور ابن مسعود سی مروی ہی کہ ایکدفعہ سرور عالم کی ساتہہ راہ مین جاتا تہا مین کہ ایک آسیب
والی کو دیکھکر مین اوسکی پاس گیا اور کچھ اوسکی کان مین مینی پڑہا پس وہ ہوشیار ہوا پہر آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم نی پوچھا کہ کیا پڑہا تہا تو نی عرض کیا مینی کہ افحسبتم انما خلقناکم عبثا آخر آیت تلک پڑہا فرمایا قسم اوس خدا کی
کہ جان میری اوسکی ہاتہہ مین ہی اگر کوئی ہوشیار اسکو پہاڑ پر پڑہی تو خوف الہی سی وہ بہی گر پڑی کذا ذکرہ الفخر سرح اور
آیتین کہ حدیث مین مذکور ہوئین سب لکہہ دی گئین ہین تا طالب کو آسانی ہو سورۃ اول الحمد ہی حاجت اوسکی لکہنی
نہین کہ سب مسلمانون کو یاد ہوتی ہی اوسکی بعد یہ ہی الم ذلک الکتاب لاریب فیہ ہدی للمتقین الذین یؤمنون
بالغیب ویقیمون الصلوۃ ومما رزقناہم ینفقون والذین یؤمنون بما انزل الیک وما انزل من قبلک وبالآخرۃ
ہم یوقنون اولئک علی ہدی من ربہم واولئک ہم المفلحون والہکم الہ واحد لا الہ الا ہو الرحمن الرحیم
اللہ لا الہ الا ہو الحی القیوم لا تاخذہ سنۃ ولا نوم لہ ما فی السموات وما فی الارض من ذا الذی یشفع
عندہ الا باذنہ یعلم ما بین ایدیہم وما خلفہم ولا یحیطون بشیء من علمہ الا بما شاء وسع کرسیہ السموات
والارض ولا یؤدہ حفظہما وہو العلی العظیم ۔ للہ ما فی السموات وما فی الارض وان تبدوا ما فی انفسکم او تخفوہ
یحاسبکم بہ اللہ فیغفر لمن یشاء ویعذب من یشاء واللہ علی کل شیء قدیر امن الرسول بما انزل الیہ من ربہ
والمؤمنون کل امن باللہ وملئکتہ وکتبہ ورسلہ لا نفرق بین احد من رسلہ وقالوا سمعنا واطعنا غفرانک ربنا والیک
المصیر ۔ لا یکلف اللہ نفسا الا وسعہا لہا ما کسبت وعلیہا ما اکتسبت ربنا لا تؤاخذنا ان نسینا او اخطانا
ربنا ولا تحمل علینا اصرا کما حملتہ علی الذین من قبلنا ربنا ولا تحملنا ما لا طاقۃ لنا بہ واعف عنا واغفر لنا وارحمنا
انت مولنا فانصرنا علی القوم الکافرین شہد اللہ انہ لا الہ الا ہو والملئکۃ واولوا العلم قائما بالقسط
لا الہ الا ہو العزیز الحکیم ان ربکم اللہ الذی خلق السموات والارض فی ستۃ ایام ثم استوی علی العرش یغشی
الیل النہار یطلبہ حثیثا والشمس والقمر والنجوم مسخرات بامرہ الا لہ الخلق والامر تبارک اللہ رب العالمین
فتعالی اللہ الملک الحق لا الہ الا ہو رب العرش الکریم ومن یدع مع اللہ الہا آخر لا برہان لہ بہ فانما حسابہ
عند ربہ انہ لا یفلح الکافرون وقل رب اغفر وارحم وانت خیر الراحمین والصافات صفا فالزاجرات

زجرا فالتاليات ذكرا ان الهكم لواحد رب السموات والارض وما بينهما ورب المشارق انا زينا السماء الدنيا بزينة
الكواكب وحفظا من كل شيطان مارد لا يسمعون الى الملا الاعلى ويقذفون من كل جانب دحورا ولهم عذاب واصب
الا من خطف الخطفة فاتبعه شهاب ثاقب فاستفتهم اهم اشد خلقا ام من خلقنا انا خلقناهم من طين
لازب لو انزلنا هذا القرآن على جبل لرايته خاشعا متصدعا من خشية الله وتلك الامثال نضربها للناس
لعلهم يتفكرون هو الله الذي لا اله الا هو عالم الغيب والشهادة هو الرحمن الرحيم هو الله الذي لا اله الا هو
الملك القدوس السلام المؤمن المهيمن العزيز الجبار المتكبر سبحان الله عما يشركون هو الله الخالق البارئ
المصور له الاسماء الحسنى يسبح له ما في السموات والارض وهو العزيز الحكيم وانه تعالى جد ربنا ما اتخذ صاحبة
ولا ولدا وانه كان يقول سفيهنا على الله شططا + بعد اسکی قل ہو اللہ پڑہی اور قل اعوذ برب الفلق اور
قل اعوذ برب الناس خصائص الکبری مین بیہقی سی روایت ہی کہ نقل کیا ابو دجانہ نی کہا ابو دجانہ نی کہ شکوہ
لی گیا مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس عرض کیا مینی کہ یا رسول اللہ جسوقت کہ مین لیٹتا ہون بچہونی مین
تو ناگاہ سنتا ہون گہر اپنی مین آواز مانند آواز چکی کی اور بہن بہناہٹ مانند بہنبہنانی مکہی شہد کی اور دیکہتا ہون
چمک مانند چمک بجلی کے اوٹہایا مینی سر اپنا گہبرائی ہوئی ڈرتی ہوئی ناگاہ دیکہا مینی ایک سایہ سیاہ ٹنگتا ہوا بلند
اور لمبا ہوتا جاتا ہی صحن گہر میری مین پس قصد کیا مینی طرف اوسکی پس ہاتہ لگایا مینی جلد اوسکی کو پس ناگاہ جلد
اوسکی تہی مانند جلد سیہ کی پس پہینکا مونہہ میری پر مثل شعلہ آگ کی پس گمان کیا مینی کہ اوسنی جلا دیا مجکو پس
فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی رہنی والا گہر کا یعنی جن برا ہی ای ابو دجانہ پہر فرمایا کہ لاؤ میری پاس
دوات و کاغذ پس لائے پاس ویسی دوات و کاغذ حضرت علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ کو اور فرمایا کہ لکہو بسم اللہ الرحمن الرحیم
هذا كتاب من محمد رسول رب العالمين الى من طرق الدار من العمار والزوار والصالحين الا طارقا يطرق بخير
يا رحمن اما بعد فان لنا ولكم في الحق سعة فان تك عاشقا مولعا او فاجرا مقتحما او راغبا حقا او مبطلا هذا كتاب
الله ينطق علينا وعليكم بالحق انا كنا نستنسخ ما كنتم تعملون ورسلنا يكتبون ما تمكرون اتركوا صاحب كتابي هذا وانطلقوا
الى عبدة الاصنام والى من يزعم ان مع الله الها آخر لا اله الا هو كل شيء هالك الا وجهه له الحكم واليه ترجعون يغلبون

حرز ابو دجانہ

تغلبون حم لا ینصرون حمعسق تفرق اعداء اللہ وبلغت حجۃ اللہ ولا حول ولا قوۃ الا باللہ فسیکفیکہم اللہ وہو
السمیع العلیم ✤ کہا ابودجانہ نے پس لے آیا مین اوسکو اپنے گہر اور رکہا مینے اوسکو نیچے سر اپنے کی اور سو رہا مین پہر نہین
پس نہ جاگا مین مگر آواز ایک چلانے والی کے جیسے کہتا ہے اے ابودجانہ جلایا ہمکو قسم ہے لات وعزیٰ کے
ان کلمون نے ساتھ حق صاحب اسکی کے جب اوٹھا لیگا تو ہمسے یہ کتاب پس پہر نہین آئینگے ہم تیرے گہر مین اور
نہ تیرے ہمسایہ مین پس صبح کی مینے پس نماز صبح کی پڑہی مینے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور خبر دی مینے
حضرت کو ساتھ اوس چیز کے کہ سنا مینے جنات سے پس فرمایا اے ابودجانہ اوٹھا تو ہم سے پس قسم ہے اوس ذات
کی کہ بہیجا مجہے ساتھ حق کے تحقیق وہ پاوینگے رنج عذاب کا دن قیامت تلک ورقی المعتوہ بالفاتحۃ

بیان دیوانہ کا

ثلثۃ ایام غدوۃ وعشیۃ کلما ختمہا جمع بزاقہ ثم تفلہ ؛ دس ✤ اور منتر پڑہے دیوانہ پر ساتہ
الحمد کے تین دن تلک صبح اور شام جب تمام کرے الحمد جمع کرے تہوک اپنا پہر تہوکے اوسکو دیوانہ پر نقل کی یہ ابوداود
نسائی نے ف علاقہ بن صحار صحابی سے روایت کرتے ہین کہ ہم ایکدفعہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے رخصت
ہوکر اپنے وطن کو آتے تہے کہ ایک محلہ عرب پر وارد ہوا اونہون نے کہا کہ تم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے بہت
برکت اور خیر لائے ہو ہم مین ایک دیوانہ ہے اوسکا کچہہ علاج کرو دوا سے یا دعا سے پس اوسکو لائے کہ بندہا ہوا تہا
مینے تین روز تک صبح شام یہی عمل پڑہا پس بالکل وہ اچہا ہوا پہر اوسکے عوض مین کچہہ اجرت مجہے دے
مینے حضرت سے اوسکے لینے کا حکم پوچہا فرمایا کہ جہوٹے عمل پر جو عوض لیتا ہے بڑا کرتا ہے اور تونے قسم ہے
کہ کہاتا ہے افسون حق پر کیونکہ ذکر الفخر ورقی اللدیغ بالفاتحۃ ح ؛ سبع مرات ؛ ت ✤ اور

بیان بچھو کے کاٹنے میں

افسون پڑہے بچہو کے کاٹے پر ساتہ الحمد کے نقل کی یہ صحاح ستہ مین سات بار نقل کی یہ ترمذی نے ؛ لدغت النبی
صلی اللہ علیہ وسلم عقرب وہو یصلی فلما فرغ قال لعن اللہ العقرب لا تدع مصلیا ولا
غیرہ ثم دعا بماء وملح فجعل یمسح علیہا ویقرأ قل یا ایہا الکافرون وقل اعوذ برب الفلق و
قل اعوذ برب الناس ؛ صط ✤ اور ڈنک مارا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو بچہو نے اوس حال مین کہ وہ نماز پڑہتے تہے پس جب
فارغ ہوئے نماز سے فرمایا لعنت کرے اللہ بچہو کو سلئے کہ نہین چہوڑتا ہے نمازیکو اور نہ غیر نمازی کو پہر منگایا پانی

اور یون پٹ شروع کیا کرتی تہی وہ ڈنک پر اور پڑہتی تہی قل یا اور قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ

برب الناس نقل کی یہہ طبرانی نی صغیر مین عَرَضْنَا عَلیٰ رَسُولِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رُقْیَۃَ مِنْ

الْحُمَۃِ فَقَالَ اعْرِضُوْہَا فَعَرَضْنَاہَا وَقَالَ اِنَّمَا ہِیَ مِنْ مَوَاثِیْقِ الْجِنِّ بِسْمِ اللّٰہِ شَجَّۃٌ قَرَنِیَّۃٌ مِلْحَۃٌ بَحْرٌ قَفْطَا

طس + کہا عبد اللہ بن زید نی عرض کیا ہمنی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پر منتر کہ سطی ہر بچہو وغیرہ کی

تہا یعنی اوسکی معنی معلوم نہ تہی عرض کر کر اجازت چاہی پس اجازت دی ہمکو اوسمین اور فرمایا سوا اسکی نہین کہ یہہ

عہدون بن سی ہی یعنی حضرت سلیمان علیہ السلام سی جنات نی عہد کیا تہا کہ اسکی پڑہنی والے کو ضرر نہین ہو نچاتی

ہی اور وہ منتر یہہ ہی بسم اللہ شجۃ قرنیۃ ملحۃ بحر قفطا + نقل کی یہہ طبرانی نی اوسط مین **ف**

اتفاق ہی علما کا کہ اس منتر کی معانی معلوم نہین ہین فقط لفظ پڑہی جاتی ہین اور سوا اسکی اور منترکی زبان کا

ہندی ہو یا ترکی یا عربی تجب یعنی اوسکی معلوم نہون پڑہنا درست نہین ہی کہ شاید مشتمل کفر کی نہ ہون کذا ذکر

العلی اور قہستانی نی کہا ہی کہ ہمنی بعض مشائخ سی سنا ہی کہ اسی سلام علی نوح فی العالمین ہی زیادہ

کر لیا جاوی کہ سانپ اور بچہو نی حضرت نوح علیہ السلام سی طوفان کی وقت عرض کیا تہا کہ ہمین کشتی مین

بٹہا لیجی عہد کرتی ہین ہم کہ جو تمہارا نام یاد کریگا اور سلام علی نوح فی العالمین کہیگا تو ضرر اوسکو ہم نہین

ہو نچاینگے کذا ذکر الفخر وَیَرْقِی الْمَحْرُوْقَ لَہٗ اَذْہِبِ الْبَاْسَ رَبَّ النَّاسِ اشْفِ اَنْتَ الشَّافِیْ

لَا شَافِیَ اِلَّا اَنْتَ س + اور منتر پڑہی جلی ہوی پر ساتہہ قول آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دور کر

بیماری کو ای پروردگار لوگونکی شفا دی تو شفا دینی والا ہی نہین کوی شفا دینی والا مگر تو نقل کی یہہ سبای جمہ

وَاِذَا رَاَی الْحَرِیْقَ فَلْیُطْفِئْہُ بِالتَّکْبِیْرِ ص ی مجرب + اور جب دیکہی کوی آگ لگی ہوی پس

چاہی کہ بجہاوی اسکو ساتہہ اللہ اکبر کہنی کے نقل کی یہہ ابو یعلی بن سنی نی کہا مصنف نی کہ یہہ عمل تجربہ

ہی وَیَرْقِیْ مَنِ احْتَبَسَ بَوْلُہٗ اَوْ اَصَابَتْہُ حَصَاۃٌ بِقَوْلِہٖ رَبُّنَا اللّٰہُ الَّذِیْ فِی السَّمَاءِ

تَقَدَّسَ اسْمُکَ اَمْرُکَ فِی السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ کَمَا رَحْمَتُکَ فِی السَّمَاءِ فَاجْعَلْ رَحْمَتَکَ فِی الْاَرْضِ

فَاغْفِرْ لَنَا حُوْبَنَا وَخَطَایَانَا اَنْتَ رَبُّ الطَّیِّبِیْنَ فَاَنْزِلْ شِفَاءً مِنْ شِفَائِکَ وَرَحْمَۃً مِنْ

مِّنْ رَّحْمَتِكَ عَلٰى هٰذَا الْوَجَعِ فَيَبْرَأُ اس د مس ۔ اور پہر اچہا ہو جاوی اوس شخص پر کہ دم کیا جاوے پیشاب وسکا یا پہونچی اوسکو پتہری ساتہ قول آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پروردگار ہمارا اللہ جو عبادت کیا جاتا ہی آسمان مین پاک ہے نام تیرا حکم تیرا جاری ہی آسمان و زمین مین جیسی کہ رحمت خاص تیری آسمان مین ہے پس کر رحمت اپنی زمین مین معاف بخش ہمارے گناہ ہماری کہ جہان کی گئی ہین اور چوک کی گئی ہین تو پروردگار پاکون کا ہی پس اوتار شفا شفاؤن اپنی سی اور رحمت رحمت خاص اپنی سی اوپر اس درد کے پس اچہا ہو جاوے نقل کی یہہ نسائی ابوداؤد حاکم نی ف ظاہر یہہ ہی کہ لفظ فیبرا کا بہی دعا کا ہی کہ ذکر نفخ دیدا وطی

مَنْ بِهٖ قَرْحَةٌ اَوْ جُرْحٌ بِاَنْ يَّضَعَ اِصْبَعَهُ السَّبَّابَةَ بِالْاَرْضِ ثُمَّ يَرْفَعُهَا قَائِلًا بِسْمِ اللّٰهِ تُرْبَةُ اَرْضِنَا بِرِيْقَةِ بَعْضِنَا يُشْفٰى سَقِيْمُنَا اَوْ لِيُشْفٰى سَقِيْمُنَا بِاِذْنِ رَبِّنَا ۔ اور علاج کیا جاوے وہ شخص کہ تہی ساتہ اوسکی پہوڑا یا زخم تلوار وغیرہ کا ساتہ اس طرح کی کہ رکہی انگلی شہادت اپنی زمین پر پہر اوٹہاوی اوسکو کہتا ہوا بنام خدا کی یہہ مٹی زمین ہماری کی ملی ہوئی ساتہ تہوک بعضی ہمارے کی کیا مین بیمار ہمارا شفا دیا جاوی بیمار ہمارا یا فرمایا تو کہ شفا دیا جاوے بیمار ہمارا ساتہ حکم پروردگار ہمارے کی نقل کی یہہ مسلم نی ف کرمانی نی نام نووی سی نقل کی ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم انگلی شہادت پر لعاب مبارک لگا کر زمین پر رکہتی تہی کہ خاک لگی شریف کو لگجاتی پہر اوسکو اوٹہا کر زخم پر پہیرتی تہی اور کلمات دعا کی اوس وقت پڑہتی جاتی تہی یہان بہی تحفہ شارح حصن نی یہی مراد لکہی ہی کذا ذکرہ

وَاِذَا خَدِرَتْ رِجْلُهٗ فَلْيَذْكُرْ اَحَبَّ النَّاسِ اِلَيْهِ ى موقوفا ۔ اور جب سو جاوی پانو کسی کا پس چاہیی کہ یاد کری بہت پیارے کو اپنے طرف اپنی نقل کی یہہ موقوفا ابن سنی نی ف یاد کری محبوب کو تا کہ حاصل ہووے خوشی نزدیک اوس کی پس کہی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کہ سب سی زیادہ محبوب ہین کذا ذکرہ العلی

وَمَنِ اشْتَكٰى اَلَمًا اَوْ شَيْئًا فِيْ جَسَدِهٖ فَلْيَضَعْ يَدَهُ الْيُمْنٰى عَلَى الْمَكَانِ الَّذِيْ يَأْلَمُ وَلْيَقُلْ بِسْمِ اللّٰهِ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ وَلْيَقُلْ سَبْعَ مَرَّاتٍ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ وَقُدْرَتِهٖ مِنْ شَرِّ مَا اَجِدُ وَاُحَاذِرُ م عه ۔ اور جو کوئی شکوہ کری درد کا یا کسی اور چیز کا یعنی ورم وغیرہ کا بدن اپنی مین پس چاہیی کہ رکہی داہنا ہاتہ اپنا اوس جگہ پر کہ درد کرتی ہی اوس کی پس کہی بسم اللہ تین بار اور کہی سات بار اعوذ یعنی پناہ پکڑتا ہون ساتہ اللہ کی اور قدرت اوسکی کی برائی اوس

دعاء زخم

بیان علاج سن شدن پا

دعاء درد

چونکہ پاتا ہوں میں اب اور ڈرتا ہوں بنسبت اسکے کو زیادتی اوسکی سی نقل کی یہ مسلم نے اور چاروں نے ف
عثمان بن ابی العاص صحابی روایت کرتے ہیں کہ میں شکوہ درد کا حضرتؐ پاس لیگیا مجھسے یہی عمل کروایا پس
اچھا کردیا مجھکو اللہ تعالی نے کنز اذکار الفخر اَعُوْذُ بِعِزَّةِ اللّٰهِ وَقُدْرَتِهٖ مِنْ شَرِّ مَا اَجِدُ سَبْعًا ط ا
مص + یا پڑھے یعنی بعد بسم اللہ کی پناہ پکڑتا ہوں میں ساتھ غلبہ اللہ کی اور قدرت اوسکی برائی اوس چیز کی
کہ پاتا ہوں میں سات بار نقل کی یہ موطا میں اور ابن ابی شیبہ نے وَاَعُوْذُ بِعِزَّةِ اللّٰهِ وَقُدْرَتِهٖ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ
مِنْ شَرِّ مَا اَجِدُ يَسْبَعُ مَرَّاتٍ يَضَعُ يَدَهٗ تَحْتَ الْمِسَّهِ ط ا + یا پڑھے پناہ پکڑتا ہوں ساتھ غلبہ اللہ کی اور قدرت
اوسکی کی ہر چیز برے اوس چیز کی پاتا ہوں سات بار حال یہ کہ رکھے ہاتھ اپنا نیچے جگہہ درد اپنی کی یعنی گویا یہ شمارہ ہے
جاتی رہتی درد کا نقل کی یہ احمد طبرانی نے بِسْمِ اللّٰهِ اَعُوْذُ بِعِزَّةِ اللّٰهِ وَقُدْرَتِهٖ مِنْ شَرِّ مَا اَجِدُ مِنْ
وَجَعِيْ هٰذَا ثُمَّ تَرْفَعُ يَدَكَ ثُمَّ تُعِيْدُ ذٰلِكَ وِتْرًا ت + یا پڑھے شروع کرتا ہوں میں ساتھ نام خدا کی پناہ پکڑتا ہوں
ساتھ غلبہ خدا کی اور قدرت اوسکی برائے اوس چیز کی پاتا ہوں اس درد سے اپنی یہ طاق یعنی تین بار یا پانچ
یا سات بار لیکن سات بار بہتر ہے پھر اوٹھاوے ہاتھ اپنا پھر دوبارہ رکھے اوسکو یعنی پھر ہاتھ رکھکر یہ دعا پڑھے نقل کی یہ
ترمذی نے اَوْ يَقْرَأُ عَلٰى نَفْسِهٖ بِالْمُعَوِّذَاتِ وَيَنْفُثُ مص + یا پڑھے درد والا اوپر اپنے قل اعوذ برب
الفلق اور قل اعوذ برب الناس اور دم کرے نقل کی یہ بخاری مسلم ابوداود نسائی ابن ماجہ نے ف دم کرے یعنی
دونوں ہاتھوں پر پھر پھیرے ہاتھ مونھہ پر اور تمام بدن پر اسیطرح کہا ہے بخاری نے حضرت عائشہ روایت کرتی ہیں کہ آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم بیماری میں یہی سورتیں پڑھکر اپنے پر دم کرتے تھے اور ہاتھ پھیرتے تھے جب بیمار انتقال کی ہوئی تو میں آنحضرت
کی دست مبارک پر انکو دم کرکر بدن مبارک پر پھیرتی تھی اور جب حضرت کی گھروالوں میں سے کوئی بیمار ہوتا تو یہی پڑھ کر پھونکتے تھے

عمل آنکھ دکھنی کا

كذا في المشكوة وَمَنْ اَصَابَهٗ رَمَدٌ اَللّٰهُمَّ مَتِّعْنِيْ بِبَصَرِيْ وَاجْعَلْهُ الْوَارِثَ مِنِّيْ وَاَرِنِيْ فِي الْعَدُوِّ
ثَارِيْ وَانْصُرْنِيْ عَلٰى مَنْ ظَلَمَنِيْ مص + اور جسکو پہونچے درد آنکھوں کا تو پڑھے یا اللہ فائدہ مند کر مجھکو ساتھ بینائی
میری کی اور کر اوسکو وارث مجھسے یعنی تا دم مرگ باقی رہے کیونکہ وارث وہی ہوتا ہے جو میت کی مرنے تک باقی رہے اور دکھا
مجھکو بیچ دشمن کی کینہ میرا اور مدد دے مجھکو اوسپر کہ ظلم کیا مجھپر نقل کی یہ حاکم و ابن سنی نے ف کینہ میرا یعنی جو مجھپر ظلم

کری اوسکسی بدلہ لون اور کینہ کشی کرون اور سوای ظالم کی کسی سی کینہ نرکہون جیسی کفر کی حالت مین جسکی دشمنی

ہوتی تہی اوسکو مار ڈالتی تہی وہ حالت نہو دَمَنْ حَصَّلَتْ لَہٗ حُمّٰی یَقُوْلُ بِسْمِ اللّٰہِ الْکَبِیْرِ نَعُوْذُ بِاللّٰہِ

الْعَظِیْمِ مِنْ شَرِّ کُلِّ عِرْقٍ نَعَّارٍ وَّمِنْ شَرِّ حَرِّ النَّارِ سس مص + اور جسکو اوی تپ لگی شروع کرتا ہون

ساتہ نام اللہ بڑی کی پناہ پکڑتی مین ہم ساتہ اللہ بزرگ کی برای ہر رگ جوش مارنی والی کیسی اور برای گرمی آگ

کیسی نقل کی یہہ حاکم ابن ابی شیبہ نی وَاِنْ اَصَابَہٗ ضُرٌّ وَّشَیْئٌ لَّحَیٰوۃٍ فَلَا یَتَمَنَّی الْمَوْتَ وَاِنْ کَانَ

لَا بُدَّ فَاعِلًا فَلْیَقُلْ اَللّٰہُمَّ اَحْیِنِیْ مَا کَانَتِ الْحَیٰوۃُ خَیْرًا لِّیْ وَتَوَفَّنِیْ اِذَا کَانَتِ الْوَفَاۃُ خَیْرًا لِّیْ

اور جو پہنچی کسیکو ضرر یعنی بیماری وغیرہ اور عاجز ہو زندگانی سی پس آرزو کری موتکی لیکن جو ہو دی ضرور محتاج ہی

آرزو کرنی والا یعنی موت کی اور بیقرار ہوا ہی اور خوف ضرر دین کا رکہتا ہو پس چاہی کہ کہی یا اللہ زندہ رکہہ مجکو

جب تلک کہ ہووی زندگانی بہتر میری لئی اور مار مجکو جسوقت کہ ہووی مرنا بہتر میری لئی نقل کی یہہ بخاری مسلم

ابو داود ابن سنی نی **ف** آرزو موت کی بسبب ضرر دنیا کی یعنی بیماری محتاجگی وغیرہ کی کرنی مکروہ ہی اور بسبب

دیدار اور شوق خدا تعالی کی اور خلاصی کی ہی دنیا فانی سی یا خوف ضرر دین کی جایز ہی جیسی کہ اکثر صحابہ کرام سی

واقع ہوئی ہی اور بخاری اور امام طحاوی اور سوا انکی علما پرہیزگار جب کوئی غیر شرع بات دیکہتی تو موت مانگتی اور حدیث

شریف مین بہی آیا ہی دعا مین کہ یا اللہ جب کسی قوم مین تو فتنہ کا ارادہ کری تو مار مجکو بغیر فتنہ زدہ کئی ذکر الفجر قال

عَادَ مَرِیْضًا فَقَالَ لَا بَاْسَ طَهُوْرٌ اِنْ شَاءَ اللّٰہُ لَا بَاْسَ طَہُوْرٌ اِنْ شَاءَ اللّٰہُ جب اوجی خبر

پوچہی بیمار کی تو کہی نہین کچہہ ڈر یہہ بیماری پاک کرنیوالی ہی گناہونسی اگر چاہی اللہ کچہہ ڈر نہین یہہ بیماری پاک کرنی

والی ہی اگر چاہی اللہ نقل کی یہہ بخاری نسای نی **ف** آداب عیادت کی یہہ ہین خاص اللہ تعالی کی خوشنودی

اور ثواب کی لئی جاوی اور بیمار کو تسلی دی اور صبر کرنیکو کہی اور امیدوار حیات کا کری اور ثواب جو بیمار کیلئی

حدیثون مین آئی ہین اوسکی اوسکو خوش کری اور وقت جانیکی لا باس طہور ان شاء اللہ کہی اور ہاتہہ بیمار پر رکہی

اور دعا مین حدیث شریف کی پڑہی اور اوسکی لئی دعا کری اور اوس سی اپنی لئی دعا کروای اور کم بیٹہی بیمار کی

پاس اور رنجیدہ کر جای یہہ سب آداب صحیحین مین آئی ہین اور بیمار کی خبر پوچہنی کا صدقہ نہین بڑا ثواب آیا ہی

اور افضل عبادت کی ہی آیا ہی کہ قیامت کو اللہ تعالی بندی کو فرماویگا کہ ای بندہ میری مین پروردگار تیرا ہون
مین بیمار رہا اور تو میری خبر کو نہ آیا بندہ عرض کریگا کہ خداوندا تو پروردگار جہان کا ہی بیمار اور خبر لینی تیری
کیونکر تہی فرماویگا کہ فلانا بندہ میرا بیمار رہا تونی عیادت اوسکی نہکی اگر عیادت اوسکی کرتا تو مجکو اوسکی پاس
پاتا اور صحابیون مین جو کوئی بیمار ہوتا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم عیادت اوسکی فرماتی اور اوسکی پاس بیٹہتی
اور حال اوسکا پوچہتی کہ کیا حال ہی کس چیز کو دل چاہتا ہی اگر کسی چیز غیر مضر کو اوسنی بیان کیا تو فرماتی کہلاو
اور تین بار اوسکی لئی دعا کرتی اور عیادت کی لئی وقت معین نہتا بلکہ جب چاہتی تشریف لیجاتی اور فرماتی
کہ جو کوئی مسلمان بیمار کی خبر کو جاتا ہی تو بہشت کی باغ مین چلتا ہی جب تلک اوسکی پاس جاکر بیٹہی اور جب
بیٹہتا ہی تو رحمت اوسپر اوترتی ہی کہ اوسمین غرق ہو جاتا ہی اور جو اول دن مین خبر پوچہنی جاتا ہی تو ستر ہزار فرشتی
اوسکی لئی شام تلک بخشش کی دعا کرتی رہتی ہین اور جو رات مین جاتا ہی تو ستر ہزار فرشتی صبح تلک اوسکی
بخشش کی دعا کرتی رہتی ہین اور ہوتی ہی اوسکی لئی میوہ چنی بہشت مین اور حضرت انکی عیادت والی کی بہی
خبر کو تشریف لیجاتی تہی اور ایک جوان یہودی کی کہ خادم آنحضرت کا تہا اور ابوطالب اپنی چچا کی باوجود
کہ مشرک تہی خبر پرسی کی اور اسلام کی طرف بلایا وہ خادم مسلمان ہوا اور دوسرا محروم رہا اور آیا ہی جو اچہی
طرح وضو کر کر للہ عیادت کو جاتا ہی تو دوزخ سی مقدار ساٹھ برس کی دور ہوتا ہی کذا فی المشکوۃ وشرح سفر السعادت

بسم اللہ تربۃ ارضنا وریقۃ بعضنا یشفی سقیمنا ۔ خ م د س ق بإذن ربنا ۔ خ
بإذن اللہ ۔ خ ۔ بیمار پر یہ بہی پڑہی شروع کرتا ہون مین ساتہ نام اللہ کی یہ مٹی زمین ہماری کی ہی اور تہوک
بعضی ہمارے کا شفا دیا جاوی بیمار ہمارا نقل کی یہ بخاری مسلم ابوداؤد نسائی ابن ماجہ نی ساتہ حکم پروردگار
ہمارے کی نقل کیا یہ بخاری نی ساتہ اذن اللہ کی نقل کی یہ بہی بخاری نی ف پہلی دعا ساتہ بعضی روایت
مین باذن ربنا ہی اور بعضی مین یہ ہی اور کے باذن اللہ بہی زیادہ آیا ہی ویمسحہ بیدہ الیمنی ویقول اللہم
اذہب البأس رب الناس اشفہ وانت الشافی لا شفاء الا شفاؤک شفاء لا یغادر
سقما ۔ خ م س + اور پہیری بیمار پر داہنا ہاتہ اپنا یعنی پیشانی پر یا ہاتہ پر یا اور عضو پر یا اللہ

یا اللہ دور کر بیماری کو ای پروردگار آدمیوں کی شفا دے اسکو تو ہی شفا دینے والا ہے نہیں شفا مگر شفا
تیری یعنی دوا وغیرہ بغیر تیری تقدیر کی کسیکو کچھ کام نہیں آتی وہ شفا کہ نہ چھوڑے کسی بیماری کو نقل کی یہ بخاری مسلم
نسائی نے ف لفظ شفاءً کا مفعول شفہ کا ہے یعنی شفا دے وہ شفا کہ بالکل چنگا ہو جاوے نہ ذکر بقیہ بِسْمِ اللّٰہِ اَ
رْقِیْکَ مِنْ کُلِّ شَیْءٍ یُؤْذِیْکَ وَمِنْ شَرِّ نَفْسٍ اَوْ عَیْنِ حَاسِدٍ اَللّٰہُ یَشْفِیْکَ بِسْمِ اللّٰہِ اَرْقِیْکَ
م د ت س ق ساتھ نام خدا کے افسون کرتا ہوں تجھکو یعنی پڑھ کر دم کرتا ہوں تجھکو ہر چیز سے کہ ایذا دیوے تجھکو اور برائی ہر
شخص کی سے اور برائے آنکھ حسد کرنے والی کی سے اللہ شفا دے تجھکو ساتھ نام خدا کے افسون کرتا ہوں تجھ پر نقل کی یہ مسلم ترمذی
نسائی ابن ماجہ نے ف حدیث شریف میں آیا ہے کہ حضرت جبرئیل علیہ السلام آنحضرت کی پاس آئے اور پوچھا
کہ یا محمد تم بیمار ہو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہاں بیمار ہوں پس یہ دعا حضرت پر پڑھی کذا فی
المشکوۃ اور ایک روایت میں آئی کی دعا ایسی بِسْمِ اللّٰہِ اَرْقِیْکَ وَاللّٰہُ یَشْفِیْکَ مِنْ کُلِّ دَاءٍ فِیْکَ
مِنْ شَرِّ النَّفّٰثٰتِ فِی الْعُقَدِ وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ ؛ س مص + ساتھ نام اللہ کی منتر
پڑھتا ہوں میں تجھ پر اللہ شفا دے تجھکو ہر بیماری سے کہ بدن تیرے میں ہے برائی عورتوں پھونکنے والیوں کی سے
گرہوں میں یعنی جو جادو پڑھ کر ڈوری میں گرہ دیتی ہیں اور برائی حسد کرنے والے کی سے جب حسد کرے نقل کی یہ
نسائی ابن ابی شیبہ نے ثَلٰثَ مَرَّاتٍ ؛ مس * یہ دعا تین بار پڑھی حاکم نے نقل کی بِسْمِ اللّٰہِ اَرْقِیْکَ
مِنْ کُلِّ دَاءٍ یَشْفِیْکَ مِنْ شَرِّ کُلِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ وَمِنْ شَرِّ کُلِّ ذِیْ عَیْنٍ ؛ ا + ساتھ نام اللہ کے افسون
پڑھتا ہوں تجھ پر ہر بیماری سے شفا دے تجھکو اللہ برائی ہر حسد کرنے والے کی سے جب حسد کرے اور برائے ہر نظر والے کی سے نقل کی
یہ احمد نے اَللّٰھُمَّ اشْفِ عَبْدَکَ یَنْکَأُ لَکَ عَدُوًّا وَیَمْشِیْ لَکَ اِلٰی جَنَازَۃٍ ؛ حب مس یا اللہ شفا دے
بندے اپنے کو تا جہاد کرے تیرے لئے دشمن پر اور چلے واسطے تیرے طرف نماز جنازہ کی نقل کی یہ ابو داود ابن حبان حاکم نے
اَللّٰھُمَّ اشْفِہٖ اَللّٰھُمَّ عَافِہٖ ؛ مس ت حب * یا اللہ شفا دے اسکو یا اللہ عافیت دے اسکو نقل کی
یہ حاکم ترمذی ابن حبان نے اَللّٰھُمَّ اشْفِہٖ اَللّٰھُمَّ اعْفِہٖ یَا فُلَانُ شَفَی اللّٰہُ سُقْمَکَ وَغَفَرَ ذَنْبَکَ
وَعَافَاکَ فِیْ دِیْنِکَ وَجِسْمِکَ اِلٰی مُدَّۃِ اَجَلِکَ مس * یا اللہ شفا دے اسکو یا اللہ عافیت دے اسکو

نقل کی یہ نسائی نے ای فلانی یعنی بیان نام لیوی بیمار کا شفا دی اللہ بیماری تیری کو اور بخشی گناہ تیری
دی تجھکو بیچ دین تیرے کی اور بدن تیری کی وقت موت تیری تلک نقل کی یہ حاکم نی ص ح ع مَنْ عَادَ مَرِيضًا
لَمْ يَحْضُرْ أَجَلُهُ فَقَالَ عِنْدَهُ سَبْعَ مَرَّاتٍ أَسْأَلُ اللّٰهَ الْعَظِيمَ رَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ أَنْ يَشْفِيَكَ إِلَّا
عَافَاهُ اللّٰهُ مِنْ ذٰلِكَ الْمَرَضِ د ت س حب ص مس ٭ اور جو کوئی عیادت کری بیمار کی نہ آئی ہو موت
اوسکے پس کہی تو نیک اوسکی سات بار مانگتا ہوں اللہ بزرگ سی جو پروردگار ہی عرش بزرگ کا یہ کہ شفا دی تجھکو
مگر کہ عافیت دیگا اسکو اللہ تعالی اس بیماری سی نقل کی یہ ابوداود ترمذی نسائی ابن حبان حاکم ابن ابی شیبہ نی ف یعنی
جسکے موت نہ آ پہونچی ہو اور اوسکی پاس عیادت کرنیوالا سات بار یہ دعا پڑھے تو اللہ تعالی اچھا کر دیتا ہی اوسکو
اور اگر موت ہی آئی ہی تو مرض لا علاج ہی وَجَاءَ رَجُلٌ إِلَى عَلِيٍّ رض فَقَالَ إِنَّ فُلَانًا شَاكٍ فَقَالَ أَيَسُرُّكَ
أَنْ يَبْرَأَ قَالَ نَعَمْ قَالَ قُلْ يَا حَلِيمُ يَا كَرِيمُ اشْفِ فُلَانًا فَإِنَّهُ يَبْرَأُ ص مص ٭ اور آیا ایک شخص
حضرت علی رض کی پاس پس کہا کہ تحقیق فلانا شخص بیمار ہے پس فرمایا حضرت علی نی کیا خوش کرتا ہی تجھکو کہ وہ اچھا
ہو جاوے کہا اوسنی ہاں فرمایا کہ ای حلیم ای کریم شفا دی فلانی کو پس تحقیق وہ اچھا ہو جاویگا نقل کی موقوفا ابن ابی شیبہ
نی ٭ أَيُّمَا مُسْلِمٍ دَعَا بِقَوْلِهِ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ إِنِّي كُنْتُ مِنَ الظَّالِمِينَ أَرْبَعِينَ مَرَّةً فَمَاتَ
فِي مَرَضِهِ ذٰلِكَ أُعْطِيَ أَجْرَ شَهِيدٍ وَإِنْ بَرَأَ بَرَأَ وَقَدْ غُفِرَ لَهُ جَمِيعُ ذُنُوبِهِ مس ٭ اور جو
مسلمان دعا کری ساتھ قول اللہ تعالی کی کہ یہ ہی نہیں کوئی معبود مگر تو پاکی ہی تجھکو تحقیق میں ہوں ظلم کرنے
والوں میں سی چالیس بار پھر مر جاوے اس بیماری اپنی میں تو دیا جاویگا وہ ثواب شہید کا اور اگر اچھا ہو جاوے
تو اچھا ہو جاویگا اور اسی میں کہ تحقیق بخشی جاوینگی اوسکی لیی سب گناہ اوسکی نقل کی یہ حاکم نی ف گناہوں
سی وہ مراد ہیں جو اللہ تعالی کی کی ہیں اور ہو سکتا ہے کہ مطلق مراد ہوں اللہ تعالے حق اون
کو کچھ عوض دیکر معاف کروا لی کذا ذکر الفخر ٭ وَمَنْ قَالَ فِي مَرَضِهِ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ
لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ لَا
إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ ثُمَّ مَاتَ لَمْ تَطْعَمْهُ النَّارُ ت س ق حب

مس + اور جو کوئی پڑہی بیماری اپنی مین نہین کوئی معبود مگر اللہ اور اللہ بہت بڑا ہی نہین کوئی معبود مگر اللہ تنہا نہین کوئی معبود مگر اللہ نہین کوئی شریک اوسکا نہین کوئی معبود مگر اللہ اوسیکی لئی بادشاہت ہی اور اوسیکی لئی سب تعریف ہی نہین کوئی معبود مگر اللہ اور نہین ہی پہرنا گناہون سی اور نہ قوت عبادت پر مگر ساتہ مدد اللہ کی پہر مرجاوی یعنی اوسی بیماری مین کہ جسمین یہہ پڑہا ہی تو نہ جلاویگی اوسکو آگ دوزخ کے نقل کی یہہ ترمذی نسائی ابن ماجہ ابن حبان حاکم نے مَنْ سَأَلَ اللّٰهَ الشَّهَادَةَ بِصِدْقٍ بَلَّغَهُ اللّٰهُ مَنَازِلَ الشُّهَدَاءِ وَاِنْ مَاتَ عَلٰى فِرَاشِهِ ؛ م ع + جو کوئی مانگی اللہ تعالی سی شہادت ساتہ صدق دل کی تو پہونچاتا ہی اوسکو اللہ تعالی مراتب شہیدون کو اگرچہ مرے بچھونی اپنے پر نقل کی یہہ مسلم نی اور چارون نے مَنْ طَلَبَ الشَّهَادَةَ صَادِقًا اُعْطِيَهَا وَلَوْ لَمْ تُصِبْهُ ؛ م + جو کوئی مانگی شہادت صدق دل سی دیا جاوے مرتبہ شہادت کا اور اگرچہ نہو حاصل شہادت اوسکو یعنی حقیقۃً دنیا مین نقل کی یہہ مسلم نی مَنْ قَاتَلَ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ فُوَاقَ نَاقَةٍ فَقَدْ وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ وَمَنْ سَأَلَ اللّٰهَ الْقَتْلَ مِنْ نَفْسِهِ صَادِقًا ثُمَّ مَاتَ اَوْ قُتِلَ كَانَ لَهُ اَجْرُ شَهِيدٍ ؛ عہ + جو کوئی لڑی اللہ کی راہ مین مقدار پہیر جانی کی درمیان دودہ دوہنی اونٹنی کی پس تحقیق واجب ہوتی ہی اوسکی لئی بہشت اور جو شخص مانگی اللہ تعالی سی مارا جانا اپنا نہ دل اپنی سی اوس حالت مین کہ سچا ہی یعنی پس مانگی مین پہر مرے یا مارا جاوے تو ہوگا اوسکو ثواب شہید کا نقل کی یہہ چارون نے ف دودہ دوہنی مین تہوڑی دیر پہیر جاتی مین تا دودہ اوتر آوی پہر دوہنا شروع کرتے ہین اوسکو فواق کہتی ہین یہان مراد تہوڑی دیری یعنی اسقدر بہی کہ مقدار قلیل ہی اگر جہاد کریگا تو یہہ ثواب پاویگا کذا ذکرہ الفخر اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنِي شَهَادَةً فِي سَبِيلِكَ وَاجْعَلْ مَوْتِي بِبَلَدِ رَسُولِكَ + دعا حضرت عمر کی یا اللہ نصیب کر مجکو شہادت اپنی راہ مین اور کر موت میری بیچ شہر رسول اپنی کی یعنی مدینہ منورہ مین نقل کی یہہ بخاری نے فَاِذَا حَضَرَهُ الْمَوْتُ وُجِّهَ اِلَى الْقِبْلَةِ ؛ مس + پس جب آوی کسیکو موت متوجہ کیا جاوی طرف قبلہ کی نقل کی یہہ حاکم نی ف آوی موت یعنی علامت مرنی کی معلوم ہو کہ ناک ٹیڑہی ہو جاوے اور پانو ڈھیلی پڑ جاوین اور کنپٹیان لٹک جائین اور کنپٹیان دب جائین اور متوجہ قبلہ کریون کرے کہ چت لٹاوی

اور یا تو قبلہ کی طرف کر کر سر اونچا کر دی کہ مونہہ قبلہ کی طرف ہو جاے فتوی متاخرین کا اسی پر ہے کذا فی
شرح الملتقی وَیَقُولُ اللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِیْ وَارْحَمْنِیْ وَاَلْحِقْنِیْ بِالرَّفِیْقِ الْاَعْلٰی حم س ت اور کہی قریب المرگ
یا اللہ بخش مجکو اور مہربانی کر مجپر اور ملا مجکو ساتہہ رفیق اعلی کی نقل کی یہہ بخاری مسلم ترمذی نی ف رفیق اعلی
جماعت انبیا علی نبینا وعلیہم السلام کی ہی کہ اوراحین لذتی اعلی علیین میں ہین یہہ دعا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مرض موت
مین کرتی تہی اور اخیر کلام حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالی عنہ کا بہی یہی تہا کذا ذکرا لعلی لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اِنَّ لِلْمَوْتِ سَکَرَاتٍ
خ س ق نہین کوئی معبود مگر اللہ تحقیق واسطی موت کی سختیان ہین نقل کی یہہ بخاری نسائی ابن ماجہ نی ف وقت
انتقال کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم چہرہ مبارک پر پانی ملتی تہی اور یہہ کلمہ پڑہتی تہی کذا ذکرا لفخر اَللّٰھُمَّ اَعِنِّیْ
عَلٰی غَمَرَاتِ الْمَوْتِ وَسَکَرَاتِ الْمَوْتِ ت یا اللہ مدد کر میری اوپر سختیون موت کی اور شدتون موت کی نقل کی
یہہ ترمذی نی یَقُوْلُ اللّٰہُ عَزَّ وَجَلَّ اِنَّ عَبْدِیَ الْمُؤْمِنَ عِنْدِیْ بِمَنْزِلَۃِ کُلِّ خَیْرٍ فرماتا ہی اللہ غالب بزرگ
کہ تحقیق بندہ مومن میرا نزدیک میری ساتہہ مرتبہ ہر نیکی کی ہی ف یعنی نہین فوت ہوتی اوس سی کوئی نیکی نیکیون
آخرت کیسی نعمتیں ہین اور خوشی ہین اور سب مراتب کہ لائق حال اوسکی ہین حاصل ہوتی ہین یَحْمَدُنِیْ وَاَنَا اَنْزِعُ
نَفْسَہٗ مِنْ بَیْنِ جَنْبَیْہِ ا ت + اسلئی کہ تعریف کرتا ہی میری اوس حالمین کہ مین نکالتا ہون جان اوسکی
دونون پہلو اوسکی بیچ سی نقل کی یہہ احمد نی ف یعنی جان کنی کی وقت میری حمد مین مشغول رہتا ہی اور یاد میری
ایسی حالت مین اوسکو ہاتہہ سی نہین دیتا وَمَنْ حَضَرَ عِنْدَہٗ فَلْیُلَقِّنْہُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ ت مع ط اور جو کوئی حاضر ہووے
آدمی قریب المرگ کی پاس پس تلقین کری اوسکو لا الہ الا اللہ نقل کی یہہ مسلم نی اور چارون نی ف معنی
تلقین کی ہین سمجہانا اور یہان یہہ مراد ہی کہ اوسکی پاس اسطرح پڑہی کہ وہ سنکر پڑہنی لگی اور اوسکو حکم
پڑہنی کا نکری کہ وہ وقت نازک ہوتا ہی کہین مارے شدت سکرات مین انکار نکر بیٹہی کذا ذکر الفخر مَنْ کَانَ
آخِرُ کَلَامِہٖ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ دَخَلَ الْجَنَّۃَ د مس + جو کوئی کہ ہووی آخری کلام اوسکا لا الہ الا اللہ
داخل ہوگا بہشت مین نقل کی یہہ ابوداؤد حاکم نی ف داخل ہوگا بہشت مین یعنی اگرچہ بعد عذاب کی ہو
اگر گنہگار ہو اور مراد لا الہ الا اللہ سی لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ ہی کیونکہ مقصود اس کلمہ سی ایمان ہی اور ایمان بغیر

بغیر اقرار محمد رسول اللہ کی صحیح نہین ہوتا کذا ذکرہ الفخر وَاِذَا غَمَّضَهٗ دَعَا لِنَفْسِهٖ بِخَيْرٍ فَاِنَّ الْمَلٰٓئِكَةَ

يُؤَمِّنُوْنَ عَلٰى مَا يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَنَا وَلِفُلَانٍ وَارْفَعْ دَرَجَتَهٗ فِي الْمَهْدِيِّيْنَ وَاخْلُفْهُ فِيْ عَقِبِهٖ

فِي الْغَابِرِيْنَ وَاغْفِرْ لَنَا وَلَهٗ يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ وَافْسَحْ لَهٗ فِيْ قَبْرِهٖ وَنَوِّرْ لَهٗ فِيْهِ م د س

ف ✦ اور جب بند کری کوئی آنکھ میت کی تو دعا کری واسطی نفس اپنی کی ساتھ بھلائی کی یعنی دعا مانگی خاتمہ بخیر ہونی
کی پس تحقیق فرشتی آمین کہتی ہین اوس دعا پر کہ کہتا ہی آنکھ بند کرنیوالا یا جو حاضر ہو پس کہی یا اللہ بخش فلانی کو
یعنی بیان نام اوسکا لی اور بلند کر درجہ اوسکا بیچ ہدایت پائی ہوؤن کی اور خلیفہ یعنی کارساز ہو اوسکا
اہل عیال اوسکی بیچ کہ پس ماندی اوسکی ہین اور بخش ہمکو اور اوسکو ای پروردگار عالمون کی اور فراخی کر اوسکے
لئی قبر اوسکی بیچ اور روشنی کر اوسکی لئی قبر اوسکی بیچ نقل کی یہہ مسلم ابو داؤد نسائی ابن ماجہ نی ف احتمال
رکہتا ہی کہ لفظ فیقول کا بیان دعا کا ہی یعنی اسطرح دعا کری کہ اغفر لنا ہین کہنی والا بہی شریک ہی کذا ذکرہ
الفخر وَنَقْلٌ مِّنْ اَهْلِهٖ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ وَلَهٗ وَاَعْقِبْنِيْ مِنْهُ عُقْبٰى حَسَنَةً م ✦ اور چاہیئی کہی ہر ایک
اہل و اولاد اوسکی یا اللہ بخش مجکو اور اوسکو اور دی مجکو اوسکا بدلہ اچہا نقل کی یہہ مسلم اور چارون سے
وَلْيَقْرَأْ عَلَيْهِ سُوْرَةَ يٰسٓ س د ق حب حس ✦ اور چاہیئی کہ پڑہی کوئی موتی پر سورہ یس نقل کی
یہہ نسائی ابو داؤد ابن ماجہ ابن حبان حاکم نی ف بعضون کی نزدیک مراد موتی سی قریب المرگ ہی اور عمل
مشایخ کا بہی اسی پر ہی اور بعضی کہتی ہین مراد مردہ ہی اوسکی گہر مین پڑہی یا قبر پر کتاب نظم مین روایت کی
ہی کہ پہونچی مجکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی یہہ کہ جو کوئی سورہ یس مسلمانکی پاس مرنیکی بعد پڑہتا ہی تو بہیجتا ہی اللہ تعالی
عوض ہر حرف کی فرشتی کہ سب میت کی آگی صف باندہ کر کہڑی ہوتی ہین اور رحمت و بخشش اللہ تعالی سی اوسکی لئی
مانگتی ہین اور حاضر ہوتی ہین جنازی پر اور دفن پر اور جس مسلمان پر سورہ یس جانکنی کی وقت پڑہی
جاتی ہی تو ملک الموت روح اوسکی نہین قبض کرتا ہی جبتلک خوشنودی اللہ تعالی کی اوسکی لئی نہین لیتا ہی

کذا ذکرہ الفخر وَيَقُوْلُ صَاحِبُ الْمُصِيْبَةِ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ اَللّٰهُمَّ اْجُرْنِيْ فِيْ

مُصِيْبَتِيْ وَاخْلُفْ لِيْ خَيْرًا مِّنْهَا م ✦ اور کہی مصیبت والا یعنی پس ماندی میت کی تحقیق ہم ملک ہین واسطی

اللہ کی اور تحقیق ہم طرف اوسکی پہرنی والی ہین یا اللہ ثواب دے مجکو بیچ مصیبت میری کی اور عوض دے

مجکو بہتر اوس سی نقل کی یہہ مسلم نی وَإِذَا مَاتَ وَلَدُ الْعَبْدِ قَالَ اللّٰهُ لِمَلٰئِكَتِهٖ قَبَضْتُمْ وَلَدَ عَبْدِيْ

فَيَقُوْلُوْنَ نَعَمْ فَيَقُوْلُ مَاذَا قَالَ عَبْدِيْ فَيَقُوْلُوْنَ حَمِدَكَ وَاسْتَرْجَعَ فَيَقُوْلُ ابْنُوْا لِعَبْدِيْ

بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ وَسَمُّوْهُ بَيْتَ الْحَمْدِ ترجمہ اور جبکہ مرتا ہی فرزند بندی مسلمان کا تو فرماتا ہی اللہ تعالی فرشتون

اپنی کو کہ قبض کی تمنی روح فرزند بندی میری کی پس عرض کرتی ہین فرشتی ہان پس فرماتا ہی اللہ تعالی کیا کہا بندی

میری نے پس عرض کرتی ہین وہ کہ تعریف کی اوسنی تیری اور انا للہ کہی پس فرماتا ہی اللہ تعالی بناؤ تم بندی میری کی لیئی گہر

بہشت مین اور نام رکہو اوسکا بیت الحمد یعنی اسلئی کہ بدلی شکر اور تسلیم کی ملا ہی نقل کی یہہ ترمذی ابن حبان ابن سنی نے

فَإِذَا عَزّٰى أَحَدًا يُسَلِّمُ وَيَقُوْلُ إِنَّ لِلّٰهِ مَا أَخَذَ وَلِلّٰهِ مَا أَعْطٰى وَكُلٌّ عِنْدَهٗ بِأَجَلٍ مُسَمًّى فَلْتَصْبِرْ

وَلْتَحْتَسِبْ خ م د س ق پس جب تعزیت کری کوئی کسیکی سلام علیک کری اور کہی تحقیق اللہ ہی کی لئی ہی جو کچہہ لی

لیا ہی اگر امانت اپنی لی لی تو جزع فزع بیجا ہی اور اللہ ہی کی لئی ہی جو کچہہ کہ دیا اور ہر چیز نزدیک علم اوسکی کی

ساتہہ وقت مقرر کی ہی پس چاہئی کہ صبر کرو اور ثواب طلب کرو نقل کی یہہ بخاری مسلم ابو داؤد نسائی ابن ماجہ نے

ف حدیث مین صیغی فلتصبر و لتحتسب کی مونث غایب کی ہین لیکن اس کتاب مین حاضر کی اور لام

اور ستی ایزاد کئی جیسی کلام اللہ مین آئی ہین فلتفرحوا صیغہ حاضر پر حضرت زینب صاحبزادی آنحضرت

صلی اللہ علیہ وسلم کہیں حضرت سی عرض کروا بہیجا کہ میرا بیٹا حالت نزع مین ہی پس تشریف لائی آنحضرت نے

سلام فرما بہیجا اور یہی فرمایا ان اللہ ما اخذ آخر تلک اور حدیث شریف مین ثواب بیماری اور مصیبت کا

اور ماتم پرسی کا ثابت آیا ہی اور نوحہ کرنی پر وعید شدید چنانچہ مضمون اون حدیثون کی لیئی بیان ہوتی

ہین فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ جس شخص کو اللہ تعالی بہلائی پہونچایا چاہتا ہی تو اوسکو مصیبت مین

مبتلا کرتا ہی اور فرمایا ہی کہ نہین پہونچتا ہی کسی مسلمان کو رنج اور نہ دکہہ اور نہ فکر اور نہ حزن اور نہ ایذا اور

نہ غم یہان تلک کہ کانٹا بہی لگی مگر کہ دور کرتا ہی اللہ تعالی سبب اوسکی گناہ اوسکی اور فرمایا ہی کہ نہین

کوئی مسلمان کہ پہونچی اوسکو ایذا بیماری کی یا سوائی بیماری سی مگر کہ دور کرتا ہی اللہ تعالی بسبب اوسکی گناہ اوسکی جیسی کہ گراتا ہی

درخت تپتی اونچی اور حضرت عائشہ فرماتی ہین کہ نہین دیکہا مینی کسی کو اشد درد مین رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم
سی اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ مثل مومن کی مانند مثال تبہ تازہ زراعت کی ہی کہ ادہر اودہر
لٹا دیتی ہی اوسکو ہوا کبہی ڈال دیتی ہی کبہی کہڑا کردیتی ہی یعنی کبہی اچہا رہتا ہی کبہی مبتلاء بلا اور مثال منافق کی مانند
مثال درخت صنوبر ثابت قایم کی ہی کہ کچہہ نہ پہونچی اوسکو یہان تلک کہ ہووے اوکہڑنا اوسکا ایکبار سے یعنی امراض
ومصیبت اوسی بہت نہین ہوتی ہین کہ کفارہ گناہون کا ہو اور ام صایب صحابیہ کی ہان حضرت تشریف
لیگئی پوچہا کہ کیون کانپتی ہی اونسی کہا تپ ہی نہ برکت کری اللہ اوسمین پس فرمایا حضرت نی نہ برا کہہ تپ کو
اسلئی کہ وہ دور کرتی ہی گناہ بنی آدم کی جیسی کہ دور کرتی ہی بہٹی میل لوہی کا اور فرمایا ہی کہ جب بیمار
ہوتا ہی بندہ یا سفر کرتا ہی تو لکہا جاتا ہی اوسکی ثواب مثل اوس حال کی کہ تندرست مقیم تہا اور فرمایا کہ شہید
سات ہین سوا شہید فی سبیل اللہ کی وبا زدہ شہید ہی اور ڈوبکر مری شہید ہی اور ذات الجنب
والا شہید ہی اور پیٹ کی بیماری سے مری شہید ہی اور جلکر مری شہید ہی اور مکان مین دبکر مری شہید ہے
اور عورت حمل سی مری شہید ہی اور فرمایا نہین کہ پہونچتا بندی کو رنج اور زیادہ اوس سی یا کم مگر سبب
گناہ کی اور وہ گناہ کہ عفو کرتا ہی اللہ تعالی اوسی بہت ہین یہہ فرمایا اور پڑہی یہہ آیت وَمَا اَصَابَکُمْ
مِنْ مُصِیبَةٍ فَبِمَا کَسَبَتْ اَیْدِیکُمْ وَیَعْفُوْ عَنْ کَثِیرٍ یعنی جو پہونچتی ہی تمکو مصیبت پس بسبب اوس چیز کی ہی کہ کمایا
ہاتہون تمہاری نی اور عفو کرتا ہی بہت سی اور پوچہا کسی نی حضرت سی کہ اشد بلا مین کون ہی فرمایا انبیا
پہر اونسی کم اونسی کم بلا مین بہی کم ہوتی ہین مبتلا کیا جاتا ہی آدمی موافق دین اپنی کی اگر دین مین سخت ہے
تو بلا بہی سخت ہوگی اوسکی لیو اگر دین مین نرمی ہوگی تو بلا بہی کم ہوگی اوسکی پس ہمیشہ بلا مین رہتا ہی یہان
تلک کہ چلتا ہی زمین مین اور نہین ہوتا اوسکی لیی گناہ اور فرمایا کہ بڑا ثواب ساتہہ بلا بڑی کی ہی اور تحقیق اللہ عز وجل
جب دوست رکہتا ہی ایک قوم کو تو مبتلا کرتا ہی اونکو پس جو کوئی راضی ہو ساتہہ بلا کی پس اوسکی لیی رضامندی ہی
اور جو خفا ہو پس اوسکی لیی خفگی مولی کی ہی اور فرمایا کہ جب ارادہ کرتا ہی اللہ ساتہہ بندی اپنی کی بہلائی کا جلد کرتا ہی
اوسکے عذاب دنیا مین اور جب چاہتا ہی ساتہہ بندی کی برائی تو نہین دیتا ہی عذاب سبب گناہ کی دنیا

نہین یہان تلک کہ پورا عذاب دیگا اوسکو دن قیامت کی اور فرمایا کہ تحقیق بندہ جب سبقت کرتا ہی اوسکو کوئی
مرتبہ جنت مین اللہ تعالی کی علم مین اور نہین پہنچ سکتا ہی اوسکو بسبب عمل اپنی کی تو مبتلا کرتا ہی اوسکو بیچ بدن
اوسکی کی یا مال اوسکی کی یا اولاد اوسکی کی پہر صبر دیتا ہی اوسکو اوپر یہان تلک کہ پہونچاتا ہی اوسکو اس مرتبہ کو
کہ اللہ تعالی کی علم مین سبقت کیا تہا اوسکی ہی اور فرمایا کہ جسوقت ثواب دئی جاوینگے بلا والی تو دوست
رکہینگی عافیت والی دن قیامت کی کہ کاشکے چمڑے ہمارے دنیا مین مقراضون سی کاٹی جاتی
اور فرمایا کہ مومن کو جب پہونچتی ہی بیماری پہر عافیت دیتا ہی اوسکو اللہ اوس سی تو ہوتا ہی کفارہ اگلی گناہونکا
اور نصیحت آیندہ کو اور تحقیق منافق جب بیمار ہوتا ہی پہر عافیت دیا جاتا ہی تو ہوتا ہی مانند اونٹ کی کہ زانو
باندہا تہا اوسکا اوسکی مالک نی پہر چہوڑ دیا اوسکو پس نہین جانتا ہی کہ کیون باندہا تہا اوسکو اور کیون چہوڑ دیا
اوسکو یعنی مومن کو تنبیہ ہوجاتا ہی کہ گناہونکی سبب سی میرا یہ حال ہوا تہا آیندہ کو باز رہون اور منافق کو ذرا
بہی نہین ہوسکتے کہ کیونکر بیمار ہوا تہا اور کیونکر چہا ہوا تمام ہوا بیان بیماری کا اب بیان ہوتا ہی تعزیت کرنیکا
اور نوحہ کرنی کا تعزیت کرنی ثواب ہی فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو کوئی تعزیت کری مصیبت زدہ
کے ہوگا اوسی بہی ثواب مانند اوسکی پس جاکر مصیبت زدہ کو تسلی دی اور ثواب مصیبت کا بیان کری مانند
یہانکی عورتون کی نہ پیٹنے منہ پیٹان کر کر رووی کہ بہت گناہ ہی فرمایا ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ نہین ہی ہم
مین سی وہ شخص کہ رخساری پیٹی اور گریبان پہاڑی اور بیان کری مانند بیان جاہلیت کفر کی یعنی واویلا ہاوا ای کری
اور ابو موسی صحابی بیماری مین بیہوش ہوگئے آئی بی بی اونکی کہ آواز کرتی تہی ساتہہ رونی کی پہر آرام ہوا ابو موسی کو
کہا بی بی کو کیا نہین جانتی تو کہ حضرت نی فرمایا ہی مین بیزار ہون اوس عورت سی کہ سر مونڈاوی اور چلاوی اور پہاڑی کپڑی
اور فرمایا ہی کہ چار خصلتین ہین نہین چہوڑینگی اوسکو اکثر لوگ فخر کرنا حسب مین اور طعن کرنا نسب مین اور توقع
مینہہ کی کرنی ساتہہ ستارونکی یعنی فلانی منزل مین فلانا ستارہ آویگا تو برسیگا اور نوحہ کرنا اور فرمایا کہ نوحہ کرنی
والی عورت جب توبہ نکری پہلی موت اپنی کی تو کہڑی کی جاویگی دن قیامت کی اور اوسپر کرتہ ہوگا قطران کا اور ایک
کرتہ کہجلی کا یعنی مسلط ہوگی اوسپر خارش اور کہو پرمیت گی قطران تا ایذا زیادہ ہو عیاذاً باللہ منہ ف قطران

(تھوہر) ایک دوا ہے سیاہ بدبو دار درخت ایلوا کی سی کہ ہندی مین ہوتی ہین بہیر کہتی ہین نکلتی ہی اور اونٹون خارشتی پر ملتی ہین اور
آنکہ اوسمین بہت سرایت کرتی ہی اور جلدی بہر کرتی ہی کذا فی البیضاوی والقاموس وغیرہما اور گذری آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم ایک عورت پر کہ رو رہی تہی قبر پر پس فرمایا ڈر اللہ سی اور صبر کر کہا اوس عورت نی الگ ہو مجہ سی کہ تو میری سی
مصیبت مین گرفتار نہین ہوا ہی اور پہچانا نہین تہا اوس عورت نی حضرت کو جب لوگون نی جتایا کہ یہ نبی صلی اللہ
علیہ وسلم تہی پس آئی وہ حضرت کی دروازی پر پس نہ پائی وہان دربان پس عرض کیا کہ نہین پہچانا تہا مینی آپکو
پس فرمایا سوا اسکی نہین کہ صبر نزدیک پہلی صدمہ کی ہی یعنی صبر اب مفید نہین اول ہی صبر کرنا تہا آخر کو تو صبر آ ہی
جاتا ہی اور فرمایا کہ فرماتا ہی اللہ تعالی کہ نہین واسطی بندی مومن میری کی جزا جب قبض کرتا ہون محبوب بیٹا اوسکا
اہل دنیا سی پہر ثواب طلب کرتا ہی اوسپے یعنی صبر کرتا ہی مگر کہ جنت ہی اور فرمایا ہی کہ جسپر نوحہ کیا جاتا ہے
پس تحقیق وہ میت عذاب دیا جاویگا بسبب نوحہ کی دن قیامت کی اور بیہوش ہوئے عبد اللہ بن رواحہ صحابی
پس شروع کیا بہن اونکی نی کہ روتی تہی واجبلاہ کر کر یعنی اے میری پہاڑ اے ایسی ایسی تعریف بیان کرتی تہی
جب افاقت ہوئی اوسکو کہا کہ نہین کہتی تہی تو کچہہ مگر کہ کہا جاتا تہا مجہکو کہ تو ایسا ہی جب یہ مری تو نہین اونکی
تہ روئی اور فرمایا کہ نہین کوئی میت کہ مری پس کہڑا ہو رونی والا اوسکا پس کہی واجبلاہ واسیداہ اور مثل اسکی
مگر کہ سونپتا ہی اللہ تعالی اوسپر دو فرشتی کہ مکی مارتی ہین اوسکی سینہ مین اور کہتی ہین کہ کیا تو ایسا ہی تہا اور فرمایا
کہ جو کچہہ ہوتا ہے آنکہہ سی یعنی رونا اور دل سی یعنی غم پس اللہ تعالی کی طرف سی ہے اور رحمت ہی اور جو کچہہ ہوتا ہے
ہاتہہ سی اور زبان سی یعنی پیٹنا یا بیان کرنا پس شیطان کی طرف سی ہے، کذا فی المشکوۃ ۞ کتب صلی اللہ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى مُعَاذٍ يُعَزِّيْهِ فِيْ اِبْنٍ لَّهُ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ مِنْ مُحَمَّدٍ رَّسُوْلِ اللّٰهِ اِلٰى
مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ سَلَامٌ عَلَيْكَ فَاِنِّيْ اَحْمَدُ اِلَيْكَ اللّٰهَ الَّذِيْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ اَمَّا بَعْدُ فَاَعْظَمَ اللّٰهُ
لَكَ الْاَجْرَ وَاَلْهَمَكَ الصَّبْرَ وَرَزَقَنَا وَاِيَّاكَ الشُّكْرَ فَاِنَّ اَنْفُسَنَا وَاَمْوَالَنَا وَاَهْلِيْنَا وَاَوْلَادَنَا
مِنْ مَّوَاهِبِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ الْهَنِيْئَةِ وَعَوَارِيْهِ الْمُسْتَوْدَعَةِ يُمَتِّعُ بِهَا اِلٰى اَجَلٍ مَّعْدُوْدٍ وَ
يَقْبِضُهَا لِوَقْتٍ مَّعْلُوْمٍ ثُمَّ افْتَرَضَ عَلَيْنَا الشُّكْرَ اِذَا اَعْطٰى وَالصَّبْرَ اِذَا ابْتَلٰى ... اور کہا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے

طرف معاذ کی حال یہ تسلی کرتی تہی اوسکی بیچ مرنی بیٹی اوسکی کی شروع کرتا ہون مین ساتہہ نام اللہ بخشش کرنی
والی مہربان کی یہہ خط ہی جانب محمد رسول اللہ کی طرف معاذ بن جبل کی سلام ہے تجہپر پس تحقیق مین تعریف
پہنچاتا ہون طرف تیری اوس اللہ کی کہ نہین کوئی معبود مگر وہ ای پر پیچہی اسکی پس دعا کرتا ہون تیری لئی کہ بہت
دی اللہ تجہکو ثواب یعنی بیچ مصیبت پر اور دل مین ڈالی تیری صبر اور نصیب کری ہمکو اور تجہکو شکر پس تحقیق
جانین ہماری اور مال ہماری اور اہل ہماری اور اولاد ہماری اچہی بخششون اللہ غالب اور بزرگ کیسی ہین اور
عاریت مین رکہوائی ہوئین یعنی جب چاہی لی لی فائدہ مند کئی جاتی ہین ہم ساتہہ اونکی ایک مدت معین
تلک اور لی لیتا ہی اونکو بیچ وقت مقرر کی پر فرض کیا ہی پر شکر جسوقت کہ دیتا ہی اور فرض کیا صبر جسوقت
کہ مبتلا کرتا ہی **ف** تفسیر بحر العلوم مین حدیث قدسی نقل کی ہی کہ فرمایا اللہ تعالی نے جو کوئی صبر نکری
میری بلا پر اور شکر نکری میری نعمتون پر اور راضی نہووے میری قضا پر پس چاہیے کہ طلب کرلی کوئی
رب سوا میری **نظم** تخشی ببزر جسکم حکیم متاب + کار نابالغان است شور و خروش + ہیچ دانی کہ صدق صحبت
بحق + اردیر سر بند و تو خاموش + اور ایک بزرگ نی کیا خوب بات لکہی ہی کہ تمام احوال اور اوقات
آدمی کی چار چیزین باہر نہین مین نعمت ہی یا بلا طاعت ہی یا معصیت پس بندے کو نعمت پر شکر کرنا چاہیے
و بلا پر صبر اور طاعت پر توفیق اوسکی طرف سی جاننی اور معصیت مین توبہ کرنی نذر ذکر النعم فکان ابنک
من مواهب الله الهنیئة و عواریه المستودعة متعك به فی غبطة و سرور و قبضه
منك باجر كبير الصلوة والرحمة والهدى یعنی تہا بیٹا تیرا اچہی بخششون اللہ کی ہی اور امانتون سونپی گئین اوسکی ہی فائدہ
مند کیا تہا تجہکو ساتہہ اوسکی بیچ اچہی حال کی کہ رشک لیجاتی تہی لوگ اوسپر اور بیچ خوشی کی اور اوٹہا لیا
اوسکو تیری پاس سی بدلی ثواب بڑی کی کہ دعا اور رحمت اور ہدایت ہے **ف** جیسی کہ اس
آیت مین اللہ تعالی نے فرمایا ہی وَبَشِّرِ الصّٰبِرِیْنَ الَّذِیْنَ اِذَآ اَصَابَتْهُمْ مُّصِیْبَةٌ قَالُوْٓا اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّآ اِلَیْهِ رٰجِعُوْنَ اُولٰٓئِكَ
عَلَیْهِمْ صَلَوٰتٌ مِّنْ رَّبِّهِمْ وَرَحْمَةٌ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُهْتَدُوْنَ یعنی اور خوشخبری دے صبر کرنی والون کو وہ جو جب
پہنچتی ہی اونکو مصیبت کہتی ہین بتحقیق ہم ملک اللہ کی ہین اور بتحقیق ہم طرف اوسکی پہر جانی والی ہین وہ لوگ اوپر

اونکی ہی دعا پروردگار اونکی کی طرف سی اور رحمت اور یہ لوگ وہ ہین راہ پانی والی اِنَّ حکمت
فَاصْبِرْ وَلَا يُحْبِطْ حَسْرٌ عَلٰى اَجْرِكَ فَتَنْدَمَ وَاعْلَمْ اَنَّ الْجَزَعَ لَا يَرُدُّ شَيْئًا وَلٰكِنْ فَهْمُنَا
وَمَا هُوَ نَازِلٌ فَكَانَ قَدْ وَالسَّلَامُ مس + اگر ثواب چاہے تو بس صبر کر اور نہ کہو وی بی صبر کرنی تیرے
ثواب تیرا بس پشیمان ہووے تو یعنی اسلئے کہ کیون نہ صبر کیا یعنی مفت ثواب ہاتہ سی دیا اور جان یہہ کہ تحقیق
بی صبر کرنی نہین پہیرتی کسی چیز کو اور نہ دور کرتی ہی غم کو اور وہ چیز کہ اوترنی والی ہی یعنی بلا اور حوادث مقدر
پس گویا کہ تحقیق واقع ہوئی یعنی پس جزع فزع بی فائدہ ہی اور سلام ہی تجبر نقل کی یہہ حاکم اور ابن مردویہ نے
ف جتنا جزع فزع زیادہ ہوگا غم بہی زیادہ ہوتا جائیگا فائدہ اسی مین ہی کہ اوسکو اوسی بیاد میان بناکر
امیدوار ثواب کا رہی اور اس حدیث سی معلوم ہوا کہ خط تعزیت کا لکہنا مستحب ہی اور سلام اخیر خط مین بہی
لکہنا مستحب ہی جیسی اول مین مثل سلام ملاقات اور رحمت کی کذا ذکرہ اعلی وَلَمَّا تُوُفِّيَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ عَزَّتْهُمُ الْمَلٰئِكَةُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ اِنَّ فِي اللّٰهِ عَزَاءً مِنْ كُلِّ مُصِيبَةٍ
وَخَلَفًا مِنْ كُلِّ فَائِتٍ فَبِاللّٰهِ فَثِقُوا وَاِيَّاهُ فَارْجُوا فَاِنَّمَا الْمَحْرُومُ مَنْ حُرِمَ الثَّوَابَ وَالسَّلَامُ
عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ مس ہ اور جب انتقال ہوا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا تسلی دی صحابہ اور اہل بیت کو
فرشتون نے اسطرح کہ سلام ہووے تمپر اور رحمت خدا کی اور برکتین اوسکی تحقیق اللہ تعالی کی ہان تسلی ہی ہر مصیبت
سی یعنی خدا تعالی صبر اور تسلی دینی والا ہے ہر مصیبت سی اور اوسکی ہان عوض ہی ہر فوت ہونی والی چیز سی پس
ساتہ اللہ کی اعتماد کرو اور اوسی سی امید رکہو بس سوا اسکی نہین کہ محروم وہ ہی کہ محروم کیا گیا ثواب سی
اور سلام ہو تمپر اور رحمت اللہ کی اور برکتین اوسکی نقل کی یہہ حاکم نی **ف** محروم وہ کہ محروم ہو ثواب سی
یعنی مصیبت دنیا کی مصیبت نہین ہی اسلئے کہ ثواب اوسکا آخرت مین موجود ہی بلکہ مصیبت حقیقی یہہ ہی کہ صبر
نکری اور ثواب سی محروم رہی کذا ذکرہ الفخر وَدَخَلَ رَجُلٌ اَشْهَبُ اللِّحْيَةِ جَسِيمٌ صَبِيحٌ فَتَخَطَّى
رِقَابَهُمْ فَبَكٰى ثُمَّ الْتَفَتَ اِلَى الصَّحَابَةِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ فَقَالَ اِنَّ فِي اللّٰهِ عَزَاءً مِنْ كُلِّ مُصِيبَةٍ
وَعِوَضًا مِنْ كُلِّ فَائِتٍ وَخَلَفًا مِنْ كُلِّ هَالِكٍ فَاِلَى اللّٰهِ فَاَنِيبُوا وَاِلَيْهِ فَارْغَبُوا وَنَظَرُهُ اِلَيْكُمْ

فی البلاء فانظروا فانما المصاب من لم یجبر ولنصرف فقال ابو بکر و علی رضی الله
عنہما ہذا الخضر علیہ السلام ÷ صمن + اور آیا ایک آدمی سفید داڑہی والا فربہ خوبصورت یعنی
اہلبیت پاس وفات جان جہان علیہ السلام کی پس پہلانگ گیا صحابہ کی گردنوں پرسی یعنی جسجگہ سے تہا
بسبب ازدحام کی تو آگی بڑہ گیا پس رویا پہر التفات کیا طرف صحابہ رضی اللہ عنہم کی پس کہا تحقیق اللہ کی ہا تسلی
ہی ہر مصیبت سی اور عوض ہے ہر فوت ہونیوالی چیز سی اور بدلا ہی ہر چیز ہلاک ہونیوالی سی پس طرف اللہ کی رجوع کرو
اور طرف ثواب اوسکی رغبت کرو اور نظر اوسکی طرف تمہاری ہی بیچ مبتلا کرنیکے یعنی وہ جانتا ہی
ساتہہ علم قدیم کی دل کی باتوں تمہاری کو ہر حال میں پس فکر کرو اور ہوشیار رہو کہ کسطرح صبر کرتی ہو
اور کیا کہتی ہو پس سوا اسکی نہیں کہ مصیبت زدہ وہ ہی کہ بدلا دیا جاوے یعنی مصیبت پر صبر نکری
اور ثواب سی محروم رہے اور چلا گیا وہ شخص پس فرمایا حضرت ابوبکر اور حضرت علی نی رضی اللہ دونوں سے
یہہ حضرت خضر علیہ السلام تہی نقل کی یہہ حاکم نی ÷ و من وضع المیت علی السریر او حمله فلیقل
بسم الله ÷ مو صص + اور جو شخص رکہی میت کو تخت پر یعنی جنازہ پر یا اوٹہاوی جنازہ یعنی مری
پس چاہی کہ کہی بسم اللہ نقل کی یہہ موقوفا ابن ابی شیبہ نی ÷ و اذا صلی علیه کبر ثم حمد الله
ثم صلی علی النبی صلی الله علیه وسلم ثم قال اللهم عبدك وابن امتك كان يشهد ان لا اله
انت وحدك لا شريك لك ويشهد ان محمدا عبدك ورسولك اصبح فقيرا الى رحمتك و
اصبحت غنيا عن عذابه تخلى من الدنيا واهلها ان كان زاكيا فزكه وان كان مخطئا فاغفر له
اللهم لا تحرمنا اجره ولا تضلنا بعده ÷ حص + اور جب نماز پڑہی مردی پر تکبیر کہی پہر پڑہی حمد پہر درود بہیجی
نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر یعنی بعد دوسری تکبیر کی اور اولی یہہ ہی کہ درود نماز کا پڑہی پہر پڑہی یعنی تیسری تکبیر کی بعد
یا اللہ یہہ بندہ تیرا ہی اور بیٹا لونڈی تیری کا ہی تہا گواہی دیتا یہ کہ نہیں کوئی معبود مگر تو تنہا ہی تو نہیں کوئی
شریک تیرا اور تہا گواہی دیتا یہ کہ تحقیق حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم بندی تیری ہیں اور رسول تیری ہیں یہہ محتاج
طرف رحمت تیری کی ہی اگرچہ ہمیشہ تیرا محتاج تہا مگر اس حکمیں تنہائی میں زیادہ محتاج ہی اگر ہی تو بی پروا

پر وا عذاب اسکی سی الگ ہوگیا دنیا سی اور دنیا والون سی اگر ہووی یہہ پاک گناہون سی پس زیادہ کر پاکی اسکی
یعنی بسبب ثواب کامل کی اور بلند کرنی درجات کی اور اگر ہو گنہگار پس بخش اسکو یا اللہ نہ محروم کر ہمسکو ثواب
اسکی سی اور نہ گمراہ کر ہمسکو پیچھی اسکی یعنی بسبب بی صبری کی نقل کی یہہ حاکم نی **ف** نماز جنازہ کی پڑہنی
فرض کفایہ ہی اور شرط صحت نماز کی اسلام ہی اور پاکی میت کی اور سامنی ہونا جنازی کا یعنی غایب پر ہمارے
نزدیک درست نہین اور ارکان نماز کی قیام اور تکبیرین ہین اور الحمد پڑہنی امام شافعی کے نزدیک واجب ہے
اور امام اعظم اور امام مالک رحمہما اللہ کی نزدیک پڑہنا الحمد کا نہین ہی اگر بقصد ثنا کی پڑہی جایز ہی
پس امام اعظم رح کی نزدیک پہلی تکبیر کی بعد سبحانک اللّٰہم آخر تلک پڑہی کذا ذکر النہر اور حنفی درود اتو نہیں
بجای پہلی دعا کے بعد تیسری تکبیر کی ان دعاؤن مین کسی پڑہنی اچہی ہی اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهُ وَارْحَمْهُ وَعَافِهِ
وَاعْفُ عَنْهُ وَأَكْرِمْ نُزُلَهُ وَوَسِّعْ مُدْخَلَهُ وَاغْسِلْهُ بِالْمَاءِ وَالثَّلْجِ وَالْبَرَدِ وَنَقِّهِ مِنَ الْخَطَايَا
كَمَا نَقَّيْتَ الثَّوْبَ الْأَبْيَضَ مِنَ الدَّنَسِ وَأَبْدِلْهُ دَارًا خَيْرًا مِنْ دَارِهِ وَأَهْلًا خَيْرًا مِنْ أَهْلِهِ
وَزَوْجًا خَيْرًا مِنْ زَوْجِهِ وَأَدْخِلْهُ الْجَنَّةَ وَأَعِذْهُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَعَذَابِ النَّارِ م
ن ق ع ق ؛ یا اللہ بخش اسکو اور رحم کر اسپر اور عافیت دی اسکو اور معاف کر اسکی تقصیرین اسکی اور اچہی
کر مہمانی اسکی یعنی بہت ثواب اور جنت دی اور فراخ کر قبر اسکی اور پاک کر اسکو ساتہہ پانی اور برف اور اولی
کی یعنی طرح طرح کی بخششین اور رحمتین کر اور پاک کر اسکو گناہون سے جیسی کہ پاک کیا تو نی کپڑی سفید کو میل سے
اور بدلہ دی اسکو گہر بہتر گہر اسکی سی اور اہل یعنی خادم وغیرہ بہتر اہل اسکی سی اور بی بی بہتر بی بی اسکی سی اور
داخل کر اسکو بہشت مین اور پناہ دی اسکو عذاب قبر کی سی اور عذاب آگ کی سی نقل کی یہہ مسلم ترمذی نسائی
ابن ماجہ ابن ابی شیبہ نی اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِحَيِّنَا وَمَيِّتِنَا وَصَغِيرِنَا وَكَبِيرِنَا وَذَكَرِنَا وَأُنْثَانَا وَشَاهِدِنَا
وَغَائِبِنَا اَللّٰهُمَّ مَنْ أَحْيَيْتَهُ مِنَّا فَأَحْيِهِ عَلَى الْإِسْلَامِ وَمَنْ تَوَفَّيْتَهُ مِنَّا فَتَوَفَّهُ عَلَى
الْإِيمَانِ اَللّٰهُمَّ لَا تَحْرِمْنَا أَجْرَهُ وَلَا تُضِلَّنَا بَعْدَهُ ؛ د ت ہ ا ہ حب مس ؛ یا اللہ بخش زندون ہماری کو
اور مردون ہماریکو اور چہوٹون ہماری کو اور بڑون ہماری کو اور مردون ہماری کو اور عورتون ہماری کو

اور حاضروں ہمارے کو اور غائبوں ہمارے کو یا اللہ جسکو زندہ رکھے تو ہم میں سے پس زندہ رکھ اسکو اسلام پر اور
جسکو مارے تو ہم میں سے پس مار اسکو ایمان پر یا اللہ نہ محروم کر ہمکو ثواب اسکے سے اور نہ گمراہ کر ہمکو پیچھے اسکے
نقل کیے یہ ابوداود و ترمذی نسائی احمد ابن حبان حاکم نے اَللّٰهُمَّ أَنْتَ رَبُّهَا وَأَنْتَ خَلَقْتَهَا وَأَنْتَ
هَدَيْتَهَا لِلْإِسْلَامِ وَأَنْتَ قَبَضْتَ رُوحَهَا وَأَنْتَ أَعْلَمُ بِسِرِّهَا وَعَلَانِيَتِهَا جِئْنَا شُفَعَاءَ فَا
غْفِرْ لَهَا لَهُ د یا اللہ تو ہی پروردگار ہے اسکا اور تو ہی نے پیدا کیا اسکو اور تو ہی نے راہ دکھائی اسکو
طرف اسلام کی اور تو ہی نے قبض کی روح اسکی اور تو ہی دانا تر ہے ساتھ باطن اسکے کے اور ظاہر اسکے کے آئے
حاضر ہوئے ہیں ہم شفاعت کرنے والے پس بخش نقل کی یہ ابوداود و نسائی نے اس میت کو نقل کی نسائی نے
اس شخص کو نقل کی ابوداود نے یعنی نسائی نے بعد لفظ فاغفر کے لفظ لہا کا روایت کیا ہے اور ابوداود نے
لفظ لہ کا اَللّٰهُمَّ إِنَّ فُلَانَ بْنَ فُلَانٍ فِي ذِمَّتِكَ وَحَبْلِ جِوَارِكَ فَقِهِ مِنْ فِتْنَةِ الْقَبْرِ وَعَذَابِ
النَّارِ وَأَنْتَ أَهْلُ الْوَفَاءِ وَالْحَمْدِ اَللّٰهُمَّ فَاغْفِرْ لَهُ وَارْحَمْهُ إِنَّكَ أَنْتَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ د یا اللہ تحقیق فلانا
بیٹا فلانے کا بیچ عہد تیرے کے اور امان ہمسائگی تیری کے ہے یعنی پناہ و حفاظت تیری میں ہے اس سبب ایمان لانیکے
پس بچا اسکو فتنہ قبر کے سے اور عذاب دوزخ کے سے اور تو ہی ہے لائق وفا کے یعنی وعدہ اپنا پورا کرتا ہے لائق حمد کے
ہے یا اللہ پس بخش اسکو اور رحمت کر اسپر تحقیق تو ہی بخشنے والا مہربان نقل کیے یہ ابوداود و ابن ماجہ نے
اَللّٰهُمَّ عَبْدُكَ وَابْنُ أَمَتِكَ احْتَاجَ إِلَى رَحْمَتِكَ وَأَنْتَ غَنِيٌّ عَنْ عَذَابِهِ إِنْ كَانَ مُحْسِنًا فَزِدْ
فِي إِحْسَانِهِ وَإِنْ كَانَ مُسِيئًا فَتَجَاوَزْ عَنْهُ د یا اللہ یہ بندہ تیرا ہے اور بیٹا لونڈی تیری کا ہے محتاج
ہوا ہے طرف رحمت تیری کی اور تو بے پروا ہے عذاب اسکے سے اگر تھا یہ نیک کار پس زیادتی کر بیچ نیکی اسکی
کے اور اگر گنہگار پس درگذر کر اس سے نقل کی یہ حاکم نے اَللّٰهُمَّ عَبْدُكَ وَابْنُ عَبْدِكَ كَانَ يَشْهَدُ
أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُكَ وَرَسُولُكَ وَأَنْتَ أَعْلَمُ بِهِ مِنِّي إِنْ كَانَ مُحْسِنًا فَزِدْ فِي إِحْسَانِهِ
وَإِنْ كَانَ مُسِيئًا فَاغْفِرْ لَهُ وَلَا تَحْرِمْنَا أَجْرَهُ وَلَا تَفْتِنَّا بَعْدَهُ د یا اللہ یہ بندہ تیرا ہے اور
بیٹا بندی تیری کا ہے تھا گواہی دیتا یہ کہ نہیں کوئی معبود مگر اللہ اور تحقیق حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم بندے تیرے

ہین اور رسول تیری ہین تو تربیت جانتی والا ہی حال اسکا بھی اگر تہا یہہ نیک کار بس زیادہ کر بیچ نیکی اسکی
کے اور اگر تہا یہہ گنہگار بس بخش اسکو اور نہ محروم کر ہمکو ثواب اسکی سی اور نہ فتنہ مین ڈال ہمکو پیچھی اسکی نقل کی
یہہ ابن حبان نے اِذَا وَضَعَهٗ فِیْ قَبْرِہٖ قَالَ بِسْمِ اللّٰہِ وَعَلٰی سُنَّۃِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
وَسَلَّمَ ب د س حب + اور جب رکہی مردے کو قبر اوسکی مین کہی رکہتا ہون مین اسکو ساتہہ نام اللہ تعالی کے
اور اوپر طریقہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی نقل کی یہہ ابو داود و ترمذی نسائی ابن حبان نے یا یون کہی بِسْمِ اللّٰہِ
وَبِاللّٰہِ وَعَلٰی مِلَّۃِ رَسُوْلِ اللّٰہِ ۔ مس + رکہتا ہون مین اسکو ساتہہ نام اللہ تعالی کی اور ساتہہ حکم
اللہ تعالی کے اور اوپر دین رسول خدا کی نقل کی یہہ حاکم نے مِنْهَا خَلَقْنٰكُمْ وَفِيْهَا نُعِيْدُكُمْ وَمِنْهَا
نُخْرِجُكُمْ تَارَةً اُخْرٰى بِسْمِ اللّٰهِ وَفِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَعَلٰى مِلَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ۔ د مس + زمین سے
پیدا کیا ہمنے تمکو یعنی تمہاری اصل کو کہ حضرت آدم علیہ السلام ہین اور اوسمین پہر لیجاینگے ہم تمکو یعنی بعد مرنے کے
اور اوسی سے نکالینگے ہم تمکو دوبارہ یعنی قیامت کو رکہتا ہون مین اسکو ساتہہ نام اللہ تعالی کے اور بیچ راہ اللہ
کی اور اوپر دین رسول خدا کی نقل کی یہہ حاکم نے ف فتاوی عالمگیری مین لکہا ہی کہ مستحب ہے کہ وقت مٹی
ڈالنی کے تین لپ مٹی سے بہر کر سرہانے کیطرف سے قبر مین ڈالے اول لپ مین منہا خلقناکم کہی اور دوسرے مین
وفیہا نعیدکم اور تیسرے مین منہا نخرجکم تارۃ اخری بس یہہ بہی آیا ہو مگر بیان مردو یہہ ہی کہ مردے کی رکہنے کی وقت
پڑہے فَاِذَا فَرَغَ مِنْ دَفْنِهٖ وَقَفَ عَلَى الْقَبْرِ فَقَالَ اسْتَغْفِرُوا اللّٰهَ لِاَخِيْكُمْ وَسَلُوْا لَهُ بِالتَّثْبِيْتِ
فَاِنَّهُ الْاٰنَ يُسْئَلُ ۔ د مس رستق + پس جب فراغت پاتے دفن میت کیسی کہڑا ہوتے پاس قبر کے
پس کہتے حاضرون کو بخشش چاہو اللہ سے واسطے بہائی اپنی کی اور دعا کرو اوسکی لئے ساتہہ ثابت رہنے کی
یعنی جواب منکر نکیر مین پس تحقیق وہ اب پوچہا جاتا ہی نقل کی یہہ ابو داود و حاکم بزار بیہقی نے ف اس
حدیث سے معلوم ہوا کہ دعا زندونکی مردون کے لئے مفید ہوتی ہے اور مذہب اہل سنت و جماعت کا
بہی یہی ہے کہ زندون کی دعا کرنی ہین اور صدقہ دینی ہین ساتہہ نیت ثواب کی نفع عظیم ہے مردونکو اور اس
باب مین بہت حدیثین آئے ہین کہ اوکر الفجر وَیُقْرَأُ عَلَی الْقَبْرِ بَعْدَ الدَّفْنِ اَوَّلُ سُوْرَۃِ الْبَقَرَۃِ

وَخَاتِمَتِهَا * س ف * اور پڑہی سرہانہ قبر پر بیچ فن کی ابتدا سورہ بقرہ کا یعنی مفلحون تلک اور خیر
اوسکا یعنی آمن الرسول نقل کی یہہ بیہقی نی ف اور بعضی روایت مین آیا ہی کہ الم مفلحون تلک سرہانہ
پڑہی اور آمن الرسول پائتی کذا فی المشکوۃ وَزَادَ زَائِرُ الْقُبُوْرِ فَلْيَقُلِ السَّلَامُ عَلٰى اَهْلِ
الدِّيَارِ وَالسَّلَامُ عَلَيْكُمْ اَهْلَ الدِّيَارِ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُسْلِمِيْنَ وَاِنَّا اِنْ شَاءَ اللّٰهُ
بِكُمْ لَاحِقُوْنَ نَسْئَلُ اللّٰهَ لَنَا وَلَكُمُ الْعَافِيَةَ * م س ق اَنْتُمْ لَنَا فَرَطٌ وَنَحْنُ لَكُمْ
تَبَعٌ * س * اور جب زیارت کری کوئی قبرونکی پس چاہی کہ کہی سلام ہی اوپر صاحب گہرونکی یعنی
صاحب قبرونکی یا کہی سلام ہی تمپر ای گہروالون مومنون مین سی اور مسلمانون مین سی اور تحقیق ہم
اگر چاہی اللہ ساتہ تمہاری البتہ ملین گی مانگتی ہین ہم اللہ تعالی سی اپنی لیی اور تمہاری لیی عافیت نقل کی
یہہ مسلم نسائی ابن ماجہ نی اور نسائی کی ایک روایت مین یہہ جملہ بہی زیادہ آیا ہی کہ تم واسطی ہمارے پیشرو ہو
اور ہم واسطی تمہاری پیچہی آنی والی ہین اَلسَّلَامُ عَلٰى اَهْلِ الدِّيَارِ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُسْلِمِيْنَ
وَيَرْحَمُ اللّٰهُ الْمُسْتَقْدِمِيْنَ مِنَّا وَالْمُسْتَاْخِرِيْنَ وَاِنَّا اِنْ شَاءَ اللّٰهُ بِكُمْ لَاحِقُوْنَ * م س ق
سلام ہی اوپر صاحب گہرونکی مومنون مین سی اور مسلمانون مین سی اور رحم کری اللہ اگلون پر ہم مین سی
اور پچہلون پر یعنی مردون زندون پر اور تحقیق ہم اگر چاہی اللہ ساتہ تمہاری البتہ ملین گی نقل کی یہہ مسلم
نسائی ابن ماجہ نی اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ دَارَ قَوْمٍ مُؤْمِنِيْنَ وَاَتَاكُمْ مَا تُوْعَدُوْنَ غَدًا
مُؤَجَّلُوْنَ وَاِنَّا اِنْ شَاءَ اللّٰهُ بِكُمْ لَاحِقُوْنَ * م س * سلام ہی تمپر ای گہروالون قوم مومنین کی اور آئی تمہاری پاس وہ چیز
کہ تہی تم وعدہ دی جاتی یعنی ثواب عذاب کل کو یعنی قیامت کو ڈہیل دی گئی تم یعنی مدت عمر تلک اور
تحقیق ہم اگر چاہی اللہ ساتہ تمہاری ملین گی نقل کی یہہ مسلم نسائی نی اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا اَهْلَ الْقُبُوْرِ
يَغْفِرُ اللّٰهُ لَنَا وَلَكُمْ اَنْتُمْ سَلَفُنَا وَنَحْنُ بِالْاَثَرِ * ت * سلام ہی تمپر ای گہروالون قوم مومنین کی اور تحقیق
ہم اگر چاہی اللہ ساتہ تمہاری ملین گی نقل کی یہہ ابوداود نی اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا اَهْلَ الْقُبُوْرِ يَغْفِرُ اللّٰهُ
لَنَا وَلَكُمْ اَنْتُمْ سَلَفُنَا وَنَحْنُ بِالْاَثَرِ * ت * سلام ہی تمپر ای صاحب قبرونکی بخشی اللہ ہمکو اور تمکو تم

تم پہلے پہونچے ہو ہمسے اور ہم بھی تمہارے پہونچے مین نقل کے یہہ ترمذی نے ف آداب زیارت کے
یہہ ہین کہ پشت جانب قبلہ کی کرے اور مونہہ قبر کی طرف کر کر کہڑا ہووے اور سلام جو مذکور ہوا کہے اور
ہاتہہ قبر کو نہ لگاوے اور نہ بوسہ دے اور نہ جہکے آگے قبر کی جیسے یہان رسم سلام کرنے کی ہے جہک کر
اور ناک گہسنی اور سجدہ نکرے اور نہ گرد قبر کی پہرے کہ یہہ عادت نصاری کی ہے چنانچہ حضرت شیخ
عبد الحق رحمہ اللہ نے بہی یہی لکہا ہے اور فتوی اکبری ہے کہ قرآن پڑہنا قبر پر مکروہ نہین اور مستحب ہے کہ
سات بار قل ہو اللہ پڑہے اور بعضی روایت مین آیا ہے کہ گیارہ قل کہڑے ہوکر پڑہے پہر بیٹہے اور زیارت
جمعہ کے دن کرنی افضل ہے خصوصاً اول وقت مین اور بعضی روایت مین آیا ہے کہ جو کوئی زیارت کے وقت
سورہ یس پڑہے تو مقبرہ کے مردونکو تخفیف عذاب مین ہوتی ہے اوسدن اور جتنے مردے مقبرے مین ہین
اوتنی نیکیان پڑہنے والے کی ہی لکہی جاتے ہین اور ایکبار سورہ فاتحہ اور تین بار قل ہو اللہ ہی بعضون نے پڑہنی
لکہی ہے کذا ذکرہ الفخر رحمہ اللہ اور سورہ الہکم التکاثر پڑہے لسن اللہ وحشتکم ورحم غربتکم وغفر سیاٰتکم وتقبل حسناتکم
ربنا اغفر لنا ولاخواننا الذین سبقونا بالایمان ولا تجعل فی قلوبنا غلا للذین آمنوا ربنا انک رءوف رحیم ربنا اغفر
لنا ولوالدینا ولمن تناسل منا من ذریتنا
ولوالدینا ولمشایخنا ولاساتذتنا ولاولادنا ولاحفادنا ولاخواننا ولاخواتنا ولاعمامنا وعماتنا ولاخوالنا وخالاتنا
وسایر اقاربنا واصحابنا واحبابنا ولمن له حق علینا ولجمیع المؤمنین والمؤمنات والمسلمین والمسلمات الاحیاء
منهم والاموات انک مجیب الدعوات ورافع الدرجات اللهم اغفر لاهل البقیع الغرقد + بعد اسکے پڑہے اللهم صل علی
روح محمد فی الارواح وصل علی جسد محمد فی الاجساد وصل علی قبر محمد فی القبور وصل علی تربة محمد فی التراب و
صل علی جمیع الانبیاء والمرسلین وعلی الملائکة المقربین وعلی عبادک الصالحین من اهل طاعتک اجمعین ربنا توفنا
مسلمین والحقنا بالصالحین وادخلنا الجنة آمین برحمتک یا ارحم الراحمین الحمد لله رب العالمین + یہ دعا ہے
کہ حرمین شریفین زادہما اللہ شرفا مین وقت زیارت کی پڑہتے ہین کذا ذکرہ علی القاری الذکر وحده
فضله غیر مخصوص بوقت ولا سبب وافضل الاذکار لا اله الا الله هی افضل الذکر کہہ + یہہ بیان ہے
اوس ذکر کا کہ آئی ہے فضیلت اوسکی حدیثون مین حال یہہ کہ نہین خاص کیا گیا ہے ساتہہ کسی وقت کی

بیان ذکر کا بعضے وقت سے مخصوص نہین

اور نہ کسی سبب کی یعنی مثل طعام وغیرہ کی اور نہ ساتھ کسی مکان کے یعنی مثل اوپر کار ج کے فرمایا پیغمبر خدا
صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ کلمہ لا الہ الا اللہ یعنی ساتھ محمد رسول اللہ کی بہترین ذکر کا ہی نقل یہہ ترمذی نے
کی وَھِیَ اَفْضَلُ الْحَسَنَاتِ ✱ ۱۶ اَسْعَدُ النَّاسِ بِشَفَاعَتِیْ یَوْمَ الْقِیَامَةِ مَنْ قَالَھَا
خَالِصًا مِنْ قَلْبِهٖ اَوْ نَفْسِهٖ بخ مہ اور کلمہ توحید بہترین نیکیون کا ہی نقل کی یہہ مدنی نے بشارت مند
آدمیون کا ساتھ شفاعت میری کی دن قیامت کی وہ ہوگا کہ کہا ہوگا اس کلمہ کو خالص دل اپنی سی یا فرمایا
جان اپنی سی نقل کی یہہ بخاری نی یَخْرُجُ مِنَ النَّارِ مَنْ قَالَھَا وَفِیْ قَلْبِهٖ وَزْنُ شَعِیْرَةٍ مِنْ خَیْرٍ
اَوْ اِیْمَانٍ وَیَخْرُجُ مِنَ النَّارِ مَنْ قَالَھَا وَفِیْ قَلْبِهٖ وَزْنُ بُرَّةٍ مِنْ خَیْرٍ اَوْ مِنْ اِیْمَانٍ وَیَخْرُجُ مِنَ النَّارِ مَنْ
قَالَھَا وَفِیْ قَلْبِهٖ وَزْنُ ذَرَّةٍ مِنْ خَیْرٍ اَوْ مِنْ اِیْمَانٍ بخ م ت ✱ نکلیگا دوزخ سی وہ شخص کہ کہیگا اس کلمہ
کو اور ہوسکتا ہی کہ اوسکی دل مین مقدار جو کی نیکی سی یعنی ایمان سی یا فرمایا ایمان سی اور نکلیگا دوزخ سی وہ
شخص کہ کہا ہوگا اس کلمہ کو اور اوسکی دل مین مقدار گیہون کی نیکی سی ہی یا فرمایا ایمان سی ہی اور نکلیگا دوزخ سی وہ شخص
کہ کہا ہوگا اس کلمہ کو اور اوسکی دلمین برابر ذرہ کی نیکی سی ہے یا فرمایا ایمان سے نقل کی یہہ بخاری مسلم ترمذی نی ف مراد یہہ ہی
کہ جسکی دلمین تھوڑا سا بہی ایمان ہوگا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت سی دوزخ سی نکلیگا کذا ذکر الفخر مَا مِنْ عَبْدٍ قَالَھَا
ثُمَّ مَاتَ عَلٰی ذٰلِکَ اِلَّا دَخَلَ الْجَنَّةَ وَاِنْ زَنٰی وَاِنْ سَرَقَ وَاِنْ رَغِمَ اَنْفُ اَبِیْ ذَرٍّ نہین کوئی بندہ کہ کہی یہہ کلمہ پہر مرے
اسی اعتقاد پر مگر کہ داخل ہوگا بہشت مین اور اگرچہ زنا کیا ہو اور اگرچہ چوری کی ہو اور اگرچہ زنا کیا ہو اور چوری
کی ہو اور اگرچہ زنا کیا ہو اور چوری کی ہو نقل کی یہہ مسلم نی ف اس حدیث سی معلوم ہوا کہ مومن ہمیشہ
دوزخ مین نہین رہیگا اگرچہ بی توبہ مرے سزا اپنی کیہ کی پاکر آخر کو بہشت مین داخل ہوگا اور کافر ہمیشہ
دوزخ مین رہےگا اور یہہ بہی معلوم ہوا کہ گناہ سی اصل ایمان نہین جاتا رہتا اگرچہ کمال ایمان مین نقصان
آجاوے یہی مذہب ہے اہل سنت وجماعت کا کذا ذکر الفخر جَدِّدُوْا اِیْمَانَکُمْ قِیْلَ یَا رَسُوْلَ اللہِ وَکَیْفَ نُجَدِّدُ
اِیْمَانَنَا قَالَ اَکْثِرُوْا مِنْ قَوْلِ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہُ ✱ ط ا ✱ فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نیا کرو ایمان اپنی
عرض کیا صحابہ نے یا رسول اللہ اور کیونکر نیا کرین ہم ایمان اپنا فرمایا کثرت کرو کہنی لا الہ الا اللہ کی نیا ہی ایمان

مین فوت آنی ہی نقل کی یہہ احمد طبرانی نے لیس لہا دون اللہ حجاب حتی تخلص الیہ ۔ نہین ہے
واسطے اس کلمے کے نزدیک اللہ کے پردہ بیان تلک کہ وہ پہونچتا ہی طرف اوسکے یعنی کوئی چیز اسکی پہونچنے کو
روکتی نہین یعنی جسکہ قبول ہوتا ہے نقل کی یہہ ترمذی نے فی لہا لم یترک ذنبا ولا یشبہہا
عمل ۔ مس ۔ کہنا کلمہ طیب کا نہین چہوڑتا ہی کوئی گناہ اور نہین مشابہ ہوتا ہے اوسکے کوئی عمل نقل کی حاکم
نے لو ان اہل السموات السبع والارضین السبع فی کفۃ ولا الہ الا اللہ فی کفۃ لمالت
بہم حصین ۔ اگر تحقیق ساتون آسمان والے اور ساتون زمین والے ایک پلڑی مین ہون اور ثواب لا الہ الا اللہ
کا ایک پلڑی مین ہو تو بہاری ہوگا پلڑا اسکا اور نسی نقل کی یہہ ابن حبان نسائی نے ما قال عبد قط
مخلصا الا فتحت لہ ابواب السماء حتی تفضی الی العرش ما اجتنبت الکبائر ۔ ت س
مس ۔ نہین کہتا کلمہ طیب کوئی بندہ کبہی خلوص سی مگر کہولے جاتے ہین اوسکے لیے دروازے آسمان کے
یعنی اوسکی قبولیت اور خیر کی لیے یہان تلک کہ پہنچتا ہی عرش تلک جب تلک کہ بچی بڑی گناہون سے نقل کی
یہہ ترمذی نسائی حاکم نے ف ۔ بچی بڑی گناہون سی یا توبہ کر لی ہو اونسی یعنی یہہ قبولیت اور ثواب حاصل
ہوتا ہی اگر کبیرہ گناہونسی بچی جیسی کہ اللہ عز وجل نے فرمایا ہی انما یتقبل اللہ من المتقین یعنی نہین قبول کرتا
اللہ تعالی عمل مگر پرہیزگارون کی سی کہ ذکر کیا اوسکا لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک ولہ
الحمد یحیی ویمیت وہو علی کل شیء قدیر من قالہا عشر مرات کان کمن اعتق اربعۃ
انفس من ولد اسمعیل خ م ت س ا ۔ دس مرہ کالعتق نسمۃ ۔ اص ۔ نہین کوئی معبود مگر اللہ تنہا نہین
کوئی شریک وسکا اوسی کی لیے بادشاہت ہی اور اسکی لیے تعریف ہی وہی جلاتا ہی اور مارتا ہی اور وہ ہر چیز
پر قادر ہی جو کوئی کہی یہہ کلمہ دس بار ہوتا ہی مانند اوس شخص کے کہ آزاد کی چار بردے اولاد حضرت اسمعیل کی سی
نقل کی یہہ بخاری مسلم ترمذی نسائی احمد نی اور جو کوئی کہی یہہ کلمہ ایکبار سو دے کا ثواب مانند آزاد کرنی ایک بردے
کی نقل کی یہہ احمد ابن ابی شیبہ نے وفی مائۃ مرۃ کانت لہ عدل عشر رقاب وکتبت لہ مائۃ
حسنۃ ومحیت عنہ مائۃ سیئۃ وکانت لہ حرزا من الشیطان ولم یأت احد بافضل مما

جَاءَ بِهٖ اِلَّا اَحَدٌ عَمِلَ اَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ ۔ مع + اور جو کوئی پڑہی یہہ کلمہ سو بار ہوتا ہی یہہ کلمہ یعنی
ثواب اسکا دسوی اوسکی مانند ثواب آزاد کرنی دس بردونکی اور لکہی جاتی ہین اوسکی لئی سو نیکیان اور مٹائی جاتی
ہین اوس سی سو گناہ اور ہوتا ہی یہہ کلمہ اوسکی لئی پناہ شیطان سی اور نہین لائیگا کوئی بہتر اوس چیز سی کہ لاویگا
یہہ اوسکو یعنی قیامت کو کوئی اسکی برابر بہتر عمل نہین لیکر اویگا مگر جسنی عمل کیا زیادہ اس سی یعنی وہ افضل ہوگا
نقل کی یہہ ابو عوانہ نی هِيَ الَّتِي عَلَّمَهَا نُوحٌ اِبْنَهُ فَاِنَّ السَّمٰوٰاتِ لَوْ كَانَتْ فِي كِفَّةٍ لَرَجَحَتْ
بِهَا وَلَوْ كَانَتْ حَلْقَةً لَقَصَمَتْهَا ۔ مص + یہہ کلمہ وہ ہی کہ سکہایا اوسکو حضرت نوح علیہ السلام نی بیٹی
اپنی کو پس تحقیق آسمان اگر ہووین ایک پلڑی مین اور یہہ کلمہ ایک پلڑی مین تو البتہ بہاری ہوگا پلڑہ اس کلمہ کا
اوسپر اور اگر ہووین آسمان حلقہ تو البتہ ملا دیوی یہہ اوسکو نقل کی یہہ ابن ابی شیبہ نی ف
یعنی فرضاً اگر سب آسمان بطور کڑی کے ہووین اور ثواب اسکا اوسپر رکہا جائی تو بسبب بوجہ کی کڑہ
پچک کر ملجاوی اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ جو کوئی پڑہی ہر دن مین سو بار لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْمَلِكُ
الْحَقُّ الْمُبِيْنُ تو ہوتا ہی اوسکی لئی امان فقر سی اور انس وحشت قبر مین اور کہولی جاتی ہین اوسکی لئی دروازی
جنت کی کذا فی شرح الصدور لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ كَلِمَتَانِ اِحْدٰهُمَا لَيْسَ لَهَا نِهَايَةٌ
دُوْنَ الْعَرْشِ وَالْاُخْرٰى تَمْلَاُ مَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ ۔ ط + لا الہ الا اللہ اور اللہ اکبر دو کلمہ
ہین ایک دونون مین کا یعنی لا الہ الا اللہ نہین ہی اوسکی لئی نہایت ورے عرش کی یعنی وہ پہنچتا ہی درجہ قبول
ہوتا ہی اور دوسرا یعنی اللہ اکبر بہر دیتا ہی یعنی ثواب سی اور نور سی اوس چیز کو کہ درمیان آسمان اور زمین
کی ہی نقل کی یہہ طبرانی نی وہما معًا وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ مَا عَلَى الْاَرْضِ
اَحَدٌ يَقُوْلُهَا اِلَّا كُفِّرَتْ عَنْهُ خَطَايَاهُ وَلَوْ كَانَتْ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ ۔ تس + اور یہی دونون
کلمی سبحان اللہ ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم کی یہہ فضیلت رکہتی ہین کہ نہین زمین پر کوئی کہ کہی ان دونون کو
مگر کہ دور کئی جاتی ہین اوس سی گناہ اوسکی اور اگرچہ ہووین وہ مانند جہاگ دریا کی یعنی بہت نقل کی یہہ ترمذی
نسائی نی مَا مِنْ اَحَدٍ يَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَّا حَرَّمَهُ اللّٰهُ عَلَى النَّارِ

حدیث معاذ قال یا رسول الله افلا اخبر الناس فیستبشروا قال اذا یتکلوا واخبر
بها معاذ عند موته تاثما خ م + نہین کوئی کہ گواہی دی اسکی کہ نہین کوئی معبود مگر اللہ اور تحقیق محمد صلی اللہ
علیہ وسلم رسول اللہ کی ہین مگر حرام کرتا ہی اوسکو اللہ آگ پر یہہ جو حدیث مذکور ہوئی معاذ نی حضرت سی سنی ہی اور
بعد سننی کی معاذ نی عرض کیا ای رسول اللہ کی کیا پس خبر دون مین لوگون کو اسکی پس خوش ہوین وہ
فرمایا ابہی جو خبر دیگا اعتماد کرین گی لوگ یعنی نری شہادت پر اور عمل چھوڑ دینگی پس بہی مصلحت نہین عمل
کرنے دی اور خبر دے ساتہہ اس بشارت کی معاذ نی نزدیک مرنی اپنی کی گناہ سی بچنی کی لئی نقل کے
یہہ بخاری مسلم نی ف یعنی جب دیکہا کہ لوگ عمل کرنی پر مستعد ہین اور علم کا چہپانا گناہ ہی چہپانے
والی کو لگام آگ کی دیا جاویگا اور حضرت نی ابتدا اسلام مین منع فرمایا تہا اب منع نہوا بسکہ مجتہد
تہی یہہ اجتہاد کر کر خبر دی کذا ذکرہ الفخر رح اور ملا علی قاری رح نی لکہا ہی کہ ظاہر حدیث پر یہہ شبہہ آتا ہے
کہ اکثر حدیثون سی یہہ معلوم ہوتا ہی کہ گنہگار موحد کلمہ گو بہی دوزخ مین داخل ہونگی مگر آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کی شفاعت سی نجات پاوینگی اور اس سی یہہ معلوم ہوا کہ بالکل جانی ہی کی نہین اسکی کئی جواب
ہین ختصر اسکی یہی ایک پر کتفا ہوتا ہی مراد کلمہ کہنی سی یہان یہہ ہی کہ یہہ کلمہ بہی کہا اور اوسکی حق بہی
اداکئی یعنی ممنوع باتون سی بچا اور جو حکم کیا ہی بجالایا اور اسی لئی کہ معنی اسکی ظاہر نہ تہی معاذ نی پہلی
خبر نہ دی تہی من شهد بها كذلك حرمه الله على النار حم + جو کوئی گواہی دی ساتہہ
اس کلمہ کے خلوص سی حرام کریگا اوسکو اللہ تعالی آگ پر نقل کی یہہ مسلم ترمذی نی وحدیث البطاقة
التي تشتمل بالتسعة والتسعين سجلا كل سجل مد البصر اشهد ان لا اله الا الله
واشهد ان محمدا عبده ورسوله ق صحيح حسن + اور حدیث پرچہ
کاغذ کی وہ جو بہاری ہوگا ننانوی کتابون پر یعنی اعمالنامون پر کہ اوسمین برائیان لکہی ہونگی کہ
ہر کتاب ہوگی بقدر درازگی بینائی کے یعنی جہان تک نظر کام کری زمین سی آسمان تک کہ لکہا
ہوگا اوس پرچہ مین اشهد ان لا اله الا الله واشهد ان محمدا عبده ورسوله مشہور ہی نقل کے یہہ

ابن ماجہ ابن حبان حاکم نے ف حدیث البطاقۃ مبتدا ہی و خبر اوسکی مشہور محذوف ہی فرمایا
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ روز قیامت کی اللہ تعالی ایک شخص کو روبرو سب خلایق کی نکالیگا اور پہیلادیگا اوسکے
آگی ایک کم سو کتابین کہ ہر ایک بقدر مدار کی نظر کی ہوگی پہر فرماویگا کیا انکار کرتا ہی تو اس سی کچہ کیا ظلم کیا ہی تجہپر
اعمال نامہ لکہنی والون میرے نے عرض کریگا بندہ کہ نہ ای رب میرے یعنی نہ انکار کرتا ہون اور نہ ظلم کیا ہی کاتبون تیری نی
پہر فرماویگا کیا کچہ عذر ہی تیرے پاس عرض کریگا نہ ای رب میرے پس فرماویگا اللہ تعالی کہ تیری ایک نیکی ہمارے پاس ہے
ظلم تجہپر نہین ہوئیگا آج پس ایک پرچہ کاغذ کا نکالا جائیگا کہ اوسمین لکہا ہوگا اَشْہَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللہُ وَاَشْہَدُ اَنَّ
مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ پس فرماویگا اللہ تعالی کہ حاضر ہو وزن اعمال اپنی پر یعنی تولو اس پرچہ کو اونکی برابر کہہ عرض کریگا
بندہ ای رب کیا حقیقت ہی اس پرچہ کی مقابلہ مین اون کتابونکی یعنی جو گناہونسی بہری ہوئی ہین پس فرماویگا ظلم نہین
کیا جائیگا تو آج یعنی یہہ پرچہ بہت بزرگ ہی تول اسکو پس نامی ایک پلی مین رکہی جاوینگی اور یہہ پرچہ ایک پلی مین
پس ہلکی ہونگی وہ نامی اور بہاری ہوگا یہہ پرچہ پس نہین بوجہل سکتی ہی کوئی چیز ساتہ نام اللہ تعالی کی کذا فی المشکوۃ

مَنْ قَالَ اَشْہَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللہُ وَحْدَہٗ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ وَاَنَّ عِیْسٰی عَبْدُ اللہِ وَابْنُ
اَمَتِہٖ وَکَلِمَتُہٗ اَلْقَاہَا اِلٰی مَرْیَمَ وَرُوْحٌ مِّنْہُ وَاَنَّ الْجَنَّۃَ حَقٌّ وَالنَّارَ حَقٌّ اَدْخَلَہُ اللہُ مِنْ
اَیِّ اَبْوَابِ الْجَنَّۃِ الثَّمَانِیَۃِ شَاءَ رواہ مسلم ف جو کوئی کہ گواہی دیتا ہون مین اسکی کہ نہین کوئی معبود مگر
خدا تنہا اور تحقیق محمد صلی اللہ علیہ وسلم بندی اوسکی ہین اور رسول اوسکی اور تحقیق عیسی بندی اللہ کی ہین اور بیٹی
لونڈی اوسکی کی اور کلمہ اوسکا ڈالا اوسکو طرف مریم کی اور روح ہین اوسکی طرف سے اور تحقیق بہشت
حق ہے اور دوزخ حق ہے تو داخل کریگا اوسکو اللہ تعالی جس آٹہہ دروازون بہشت میں سی چاہیگا
وہ نقل کی ہی مسلم بخاری نسائی نے ف خواہ بغیر عذاب کی اپنی فضل وکرم سی داخل کریگا یا بعد
عذاب دینی کے گناہون پر کذا ذکرہ القمی مَنْ شَہِدَ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ
وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ وَاَنَّ عِیْسٰی عَبْدُ اللہِ وَرَسُوْلُہٗ وَابْنُ اَمَتِہٖ وَکَلِمَتُہٗ اَلْقَاہَا
اِلٰی مَرْیَمَ وَرُوْحٌ مِّنْہُ وَاَنَّ الْجَنَّۃَ حَقٌّ وَالنَّارَ حَقٌّ اَدْخَلَہُ اللہُ الْجَنَّۃَ عَلٰی مَا کَانَ مِنَ الْعَمَلِ

اَنَّهَا نَبِيَّةٌ اَيَّهَا شَاءَ ترجمہ — جو کوئی گواہی دے اسکی کہ نہین کوئی معبود مگر اللہ تنہا نہین شریک کوئی
اوسکا اور تحقیق محمد صلی اللہ علیہ وسلم بندے اوسکے ہین اور رسول اوسکے اور تحقیق عیسیٰ بندے اللہ کے ہین اور رسول اوسکے
اور بیٹے لونڈی اوسکی کے اور کلمہ اوسکا کہ ڈالا اوسکو طرف مریم کی اور روح ہین اوسکی طرف سے اور تحقیق بہشت حق ہے اور
دوزخ حق ہے تو داخل کریگا اوسکو اللہ تعالیٰ بہشت مین اوپر کسی عمل کے ہو یعنی نیک پر یا بد پر یا دروازون بہشت کے جس
مین جسمین سے چاہے گا نقل کی یہ بخاری مسلم نسائی نے **ف** بعضی روایتین یہ جملہ علیٰ ماکان من عمل پر زیادہ آیا اسکی معنے
نے لفظ اوکر اختلاف روایت کا بیان کیا یعنی داخل کریگا اللہ تعالیٰ بہشت مین کسی عمل پر ہو آٹھون دروازون بہشت مین جس سے
چاہیگا اور حضرت عیسیٰ کو کلمۃ اللہ اسلئے کہا کہ کن کی کہنے سے پیدا ہوئے بن بغیر باپ کے کہ اوکر الخ

كَانَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ اَعَزَّ جُنْدَهٗ وَنَصَرَ عَبْدَهٗ وَغَلَبَ الْاَحْزَابَ
وَحْدَهٗ فَلَا شَيْءَ بَعْدَهٗ ترجمہ — تہی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہ پڑہتے تہی کہتے لا اله الا الله آخر
تک کہ معنی یہ ہین نہین کوئی معبود مگر اللہ کہ تنہا ہے وہ غالب کیا لشکر اپنے کو اور مدد کی بندے اپنے کی یعنی آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کی اور غالب ہوا گروہ کافرون پر تنہا یعنی بغیر لڑنے آدمیون کے خندق کی پس نہین باقی ہے کوئی چیز بعد
اوسکی نقل کی یہ بخاری مسلم نسائی نے حَدِيْثُ اَلْاَعْرَابِيِّ عَلِّمْنِيْ كَلَامًا اَقُوْلُهٗ قَالَ قُلْ لَا اِلٰهَ اِلَّا

اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ اللّٰهُ اَكْبَرُ كَبِيْرًا وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ كَثِيْرًا وَسُبْحَانَ اللّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ

لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْحَكِيْمِ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ وَارْحَمْنِيْ وَاهْدِنِيْ وَارْزُقْنِيْ م

یہ حدیث حال اعرابی کی ہے یعنی یہ مصنف بطور تہی حدیث کی کتاب ہے کہ کہا اوسنے حضرت سے سکہا و مجکو ایسے
کلام کہ کہون مین اوسکو ہمیشہ کرون اوسپر فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ لا اله الا الله آخر تک
معنی یہ ہین نہین کوئی معبود مگر اللہ تنہا نہین کوئی شریک اوسکا اللہ بہت بڑا ہے بڑا اور سب تعریف اوسی کیلئے
ہے بہت اور پاک ہے اللہ جو پروردگار ہے عالمونکا نہین ہے بچنا گناہون سے اور نہ قوت عبادت پر مگر ساتھ مدد اللہ کے
غالب حکمت والی کے یا اللہ بخش مجکو اور رحم کر مجپر اور راہ دکہا مجکو اور رزق دے مجکو نقل کی یہ مسلم نے **ف**
جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے الہام کی اوپر اوسکے کلمات تعلیم فرمائی تو اعرابی نے عرض کیا کہ یہ ذکر رب میرے کا

ہی میری لیئی کیا ہی فرمایا یہہ پڑہ اللہم اغفرلی آخر تلک کذا فی المشکوۃ قال سبحان اللہ وبحمدہ کام کا

کتبت لہ عشرًا ومن قالہا عشرًا کتبت لہ مائۃ ومن قالہا مائۃ کتبت لہ الفًا ومن

زاد زادہ اللہ طص + جو کوئی کہی پاک ہی اللہ اور پاکی بیان کرتا ہون ساتہہ تعریف اوسکی کی ایکبار لکہی جاتی ہین اوسکے

لیئی دس نیکیان اور جو کوئی کہی دس بار لکہی جاتی ہین اوسکی لیئی سو نیکیان اور جو کوئی کہی اسکو سو بار لکہی جاتی

ہین اوسکے لیئی ہزار نیکیان اور جو کوئی زیادہ کری زیادہ دیتا ہی اوسکو اللہ ثواب یعنی اسی حساب سی

ثواب بڑہتا جاتا ہی نقل کی یہہ ترمذی نسائی نی من قالہا مائۃ مرۃ حطت خطایاہ وان کانت

مثل زبد البحر ط ع + جو کوئی کہی سبحان اللہ وبحمدہ سو بار دور کیئی جاتی ہین گناہ اوسکی اور اگرچہ ہوین

مانند جہاگ دریا کی نقل کی یہہ ابو عوانہ نی احب الکلام الی اللہ مرتس مص + یہہ کلمہ یعنی یہی

تسبیح بہت پیارا ہی کلام مین سی طرف اللہ کی نقل کی یہہ مسلم ترمذی نسائی ابن ابی شیبہ نی وہی افضل

الکلام الذی اصطفی اللہ لملائکتہ م ع + اور یہہ کلمہ بہتر کلام کا ہی کہ جن لیا اللہ تعالی نی انہی

فرشتونکی لیئی نقل کی یہہ مسلم ابو عوانہ نی وہی التی امر نوح ابنہ فانہا صلاۃ الخلق وتسبیح

الخلق وبہا یرزق الخلق مص + اور یہہ کلمہ وہ ہی کہ حکم کیا حضرت نوح علیہ السلام نی ساتہہ مداومت او

کی بیٹی اپنی کو یعنی شام کو پس تحقیق یہہ کلمہ عبادت سب مخلوقات کی ہی اور تسبیح مخلوقات کی اور سبب برکت اسکی

رزق دی جاتی ہی خلق نقل کی یہہ ابن ابی شیبہ نی من قالہا غرس لہ شجرۃ فی الجنۃ طمو + جو کوئی

کہی اس کلمہ کو بویا جاتا ہی اوسکی لیئی درخت بہشت مین نقل کی یہہ بزار نی من ہالہ اللیل ان یکابدہ او

بخل بالمال ان ینفقہ او جبن عن العدو ان یقاتلہ فلیکثر منہا فانہا احب

الی اللہ من جبل ذہب ینفقہ فی سبیل اللہ ط + جسکو ڈراوی رات اسسی کہ رنج مین ڈالی گی اسکو یعنی سختی

اور محنت شب کسی سبب بیماری وغیرہ کی خوف رکہتا ہو یا جو کوئی بخل کری ساتہہ مال کی خرچ کرنی اوسکی سی

یا بزدل ہووی دشمن سی لڑنی اوسکی پس چاہئی کہ بہت پڑہی یہہ کلمہ یعنی یہہ سب چیزین اس سی

دفع ہوتی ہین پس تحقیق یہہ کلمہ بہت پیارا ہی طرف اللہ کی سونی کی پہاڑ سی کہ خرچ کری تو اسکو راہ خدا مین

مین نقل کی یہ طبرانی نی احب الکلام الی اللہ سبحان اللہ وبحمدہ + ثبت بیاری کلامون مین سے طرف اللہ کی یہ تسبیح ہی کہ پاک ہی پروردگار میرا اور پاکی ہی یاد کرتا ہون ساتہ تعریف اوسکی کی نقل کے یہ ابوعوانہ نی من قال سبحان اللہ العظیم نبت لہ غرس فی الجنۃ + جو کوئی کہی سبحان اللہ العظیم اوگتا ہی اوسکی لئی درخت بہشت مین نقل کی یہ احمد نی من قال سبحان اللہ العظیم وبحمدہ غرست لہ نخلۃ فی الجنۃ ت س حب مس ص + جو کوئی کہی سبحان اللہ العظیم وبحمدہ لگایا جاتا ہی اوسکی لئی درخت کہجور کا بہشت مین نقل کے یہ ترمذی نسائی ابن حبان حاکم ابن ابی شیبہ نی فانہا عبادۃ الخلق وبہا تقطع ارزاقہم + پس تحقیق یہ کلمہ یعنی سبحان اللہ وبحمدہ عبادت خلق کی ہی یعنی سب زبان حال یا قال ہی اوسکی تسبیح وتحمید مین مشغول ہین اور سبب برکت اوسکی کی معین کئی جاتی ہین رزق انکی نقل کی یہ بزار نی کلمتان خفیفتان علی اللسان ثقیلتان فی المیزان حبیبتان الی الرحمن سبحان اللہ وبحمدہ سبحان اللہ العظیم خ م ت مص + دو کلمی ہین ہلکی زبان پر بہاری ترازو مین پیاری طرف رحمن کے یعنی پڑہنی والا انکا پیارا ہی اللہ کا وہ کلمی یہ ہین پاک ہی اللہ اور پاکی یاد کرتا ہون ساتہ تعریف اوسکی کی پاک ہی اللہ بڑا نقل کی یہ بخاری مسلم ترمذی ابن ابی شیبہ نی من قالہا مع استغفر اللہ العظیم واتوب الیہ کتبت کما قالہا ثم علقت بالعرش لم یمحہا ذنب عملہ صاحبہا حتی یلقی اللہ یوم القیامۃ مختومۃ کما قالہا + جو کوئی کہی ان کلمون کو یعنی سبحان اللہ وبحمدہ سبحان اللہ العظیم کو ساتہ استغفار کی بخشش مانگتا ہون مین اللہ بزرگ سی اور توبہ کرتا ہون طرف اوسکی تو لکہی جاتے ہین جسطرح کہا اونکو یعنی بی زیادتی ونقصان کی پہر لٹکائی جاتی ہین عرش مین یعنی بزرگی وحفاظت کی لئی نہین مٹاتا ہی انکو کوئی گناہ کہ کری اوسکو پڑہنی والا اسکا یہان تلک کہ ملیگا وہ اللہ تعالی سی دن قیامت کی اوس حال مین کہ وہ سر بمہر ہونگی جیسا کہی تہی یعنی محفوظ ہونگی تغیر تبدیل سی نقل کی یہ بزار نی ف اسمین اشارہ ہے اسپر کہ پڑہنی والا اسکا محفوظ رہتا ہی کفر سی الی کہ سوائی کفر کی کوئی عمل اگرچہ کبیرہ ہو عمل کو نہین حبط کرتا کذا ذکر بعض و قال صلی اللہ علیہ وسلم لجویریۃ وقد خرج من عندہا بکرۃ حین

فائدہ عظیم کا ہے حافظ ابن ابی شیبہ بن ... [illegible]

صَلَّى الصُّبْحَ وَهِيَ فِي مَسْجِدِهَا ثُمَّ رَجَعَ بَعْدَ أَنْ أَضْحَى وَهِيَ جَالِسَةٌ فَقَالَ مَا زِلْتِ عَلَى الْحَالِ

الَّتِي فَارَقْتُكِ عَلَيْهَا قَالَتْ نَعَمْ قَالَ لَقَدْ قُلْتُ بَعْدَكِ أَرْبَعَ كَلِمَاتٍ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ لَوْ

وُزِنَتْ بِمَا قُلْتِ مُنْذُ الْيَوْمِ لَوَزَنَتْهُنَّ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهِ عَدَدَ خَلْقِهِ وَرِضَى نَفْسِهِ

وَزِنَةَ عَرْشِهِ وَمِدَادَ كَلِمَاتِهِ مصحص ٭ اور فرمایا پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت جویریہ رضی اللہ تعالی عنہا کو

کہ لی تہی حضرت کی تہین اور حال یہ کہ تحقیق نکلی تہی پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم اونکی پاس سی صبحکو جسوقت کہ نماز پڑہی صبحکی اور صبح کے

اونکی گہر مین اور جویریہ مصلی اپنی پر تسبیح کرتی تہین پہر پہرے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم بعد ہونے وقت چاشت کی اور حال یہ کہ وہ بیٹہی تہین بیچ اسی

وقت مین حضرت نے فرمایا ہمیشہ رہی تو اوسی حالت پر کہ چہوڑا تہا مینی تجہکو اوپر یعنی صبح سی اب تلک بیٹہی ہوئی ذکر مین

مشغول ہی کہا جویریہ نے ہان فرمایا کہ تحقیق کہی مینی پیچہی تیری چار کلمی تین بار اگر تولے جاوین وہ ساتہ اوس

چیز کی کہ پڑہی ہی تو نے ابتدا اس دن کی سے تو البتہ بہاری ہووین اوپر اوسکی وہ کلمی یہ ہین سبحان اللہ وبحمدہ عدد خلقہ

آخر تلک معنی یہ ہین پاکی ہی اللہ کو اور تعریف ہی اوسکو بقدر گنتی خلق اوسکی کی اور موافق مرضی ذات اوسکی

کی اور موافق بوجہ عرش اوسکی کی اور موافق مقدار کلمون اوسکی کی نقل کی مسلم نے اور چارون سنن والون نے اور ابو عوانہ نے

ف علماء رحمہم اللہ نے کہا اس طرح کی ذکر مین ثواب بہت ہوتا ہی اگرچہ مقدار مین کم ہو چنانچہ وارد ہوا ہی

کہ جب بندہ لا الہ الا اللہ عدد خلقہ کہتا ہی تو اللہ تعالی ملائکہ کو فرماتا ہی کہ اس بندی کی لئی لا الہ الا اللہ بقدر

گنتی مخلوقات کی ہو اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو ثواب اور فضیلت کہ بندہ اوسکی آرزو کرتا ہی اللہ تعالی

اوسکو اعمالنامہ اپنی مین بغیر عمل کی پاویگا بسبب اوسکی بوجہ کا حکم ہوویگا کہ یہ عمل ہی آرزو کی کیا تہا تو کرتا اور بعض جگہ کتابی

بعض روایت مین چار کلمی یہ آئے ہین سُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ خَلْقِهِ سُبْحَانَ اللّٰهِ رِضَى نَفْسِهِ سُبْحَانَ اللّٰهِ زِنَةَ عَرْشِهِ سُبْحَانَ اللّٰهِ

مِدَادَ كَلِمَاتِهِ مصع ٭ پاکی ہی اللہ کو بقدر گنتی خلق اوسکی پاکی ہی اللہ کو موافق رضی ذات اوسکی پاکی ہی اللہ کو موافق بوجہ

عرش اوسکی پاکی ہی اللہ کو موافق مقدار کلمون اوسکی کی نقل کی یہ مسلم نسائی ابن ابی شیبہ ابو عوانہ نے فی حد الحمد مثلہ کذا لک

س اور الحمد للہ اسطرح نقل کی ہی نسائی نے ف یعنی الحمد للہ بہی مثل سبحان اللہ کی آیا ہی الحمد للہ عدد

خلقہ الحمد للہ رضی نفسہ الحمد للہ زنۃ عرشہ الحمد للہ مداد کلماتہ کذا ذکرہ الغزالی اور ایک روایت مین چار کلمی یون آئی

من سبحان الله وبحمده ولا اله الا الله والله اكبر عدد خلقه ورضى نفسه وزنة
عرشه ومداد كلماته . ب س * پاکی ہی اللہ کو اور ساتہہ تعریف اوسکی کی پاکی بیان کرتا ہوں اور نہیں کوئی معبود
مگر اللہ اور اللہ بہت بڑا ہے موافق گنتی خلق اوسکی کی اور موافق مرضی ذات اوسکی کی اور موافق وزن عرش
اوسکی کی اور موافق مقدار کلموں اوسکے کی نقل کی یہہ نسائی نی وقال صلى الله عليه وسلم لامراة دخل عليها
وبين يديها نوى او حصى تسبح به الا اخبرك بما هو ايسر عليك من هذا او افضل فقال سبحان الله عدد ما
خلق في السماء وسبحان الله عدد ما خلق في الارض وسبحان الله عدد ما بين ذلك وسبحان الله عدد ما هو
خالق والله اكبر مثل ذلك اور فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ایک عورت کو یعنی اپنی کسی بی بی کو کہ آئی تہی وہ کسی پاس
اور آگی اوسکی گٹھلیاں کہجور کی تہیں یا کنکریاں کہ تسبیح گنتی تہی ساتہہ اونکی کیا نہ خبر دوں میں تجکو ساتہہ اوس چیز کی کہ
بہت آسان ہو تجہپر اس سے یا فرمایا کہ بہت بہتر ہو پس فرمایا وہ تسبیح آسان یہہ ہی سبحان اللہ عدد ما خلق
آخر تلک کہ معنی یہہ ہیں پاکی ہی اللہ کو موافق گنتی اوس چیز کی کہ پیدا کی آسمان میں اور پاکی ہی اللہ کو موافق
گنتی اوس چیز کی کہ پیدا کی زمین میں اور پاکی ہی اللہ کو موافق گنتی اوس چیز کی کہ درمیان انکی ہی اور پاکی ہی اللہ کو
موافق گنتی اوس چیز کی کہ وہ پیدا کرنی والا ہی اور پڑہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی اللہ اکبر مانند اسکی
ف یعنی اللہ اکبر عدد ما خلق آخر تلک پڑہا بطور سبحان اللہ عدد ما خلق آخر تلک کی سو وہی لی اختصار
کی لی اسطرح لکہوایا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی تفصیل ہی سی فرمایا ہوگا اور الحمد للہ وغیرہ کو بہی اسی پہ
قیاس کرلینا اور نسخہ والحمد لله مثل ذلك ولا اله الا الله مثل ذلك ولا حول ولا قوة الا بالله مثل
ذلك . د ت س حب * اور پڑہا الحمد للہ کو مانند اسکی اور لا الہ الا اللہ مانند اسکی اور لاحول ولا قوۃ الا باللہ
مانند اسکی نقل کی یہہ ابو داود ترمذی نسائی ابن حبان حاکم نی ودخل على صفية وبين يديها اربعة
آلاف نواة تسبح بهن فقال لقد سبحت منذ وقفت على راسك اكثر من هذا قالت علمني
قال قولي سبحان الله عدد ما خلق . ت مس * اور آئی پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم حضرت صفیہ کی پاس
کہ بی بی حضرت کی تہیں اور آگی اونکی چار ہزار گٹہلیاں کہجور کی تہیں کہ تسبیح پڑہتی تہیں ساتہہ انکی پس فرمایا حضرت نی

تحقیق تسبیح پڑہی منی جب بکہ کہ ابو امین تیری سر پربت اس سی یعنی ایسی تسبیح پڑہی منی اس تو ری پرکین تیری
تسبیحات سی ثواب مین زیادہ ہی کہا صفیہ نی سکہاو مجکو فرمایا پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ یعنی وہ تسبیح یہہ ہی سبحان
اللہ عدد ما خلق کہ معنی یہہ ہین پاکی ہی اللہ کو بقدر گنتی اوس چیز کی کہ پیدا کی نقل کی یہہ ابو داود وحاکم نی وقال

لِیَ النَّبِیُّ اَلَا اُعَلِّمُکَ شَیْئًا هُوَ اَفْضَلُ مِنْ ذِکْرِ اللّٰهِ اللَّیْلَ مَعَ النَّهَارِ وَالنَّهَارَ مَعَ اللَّیْلِ سُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ

مَا خَلَقَ وَسُبْحَانَ اللّٰهِ مِلْءَ مَا خَلَقَ وَسُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ کُلِّ شَیْءٍ وَسُبْحَانَ اللّٰهِ مِلْءَ کُلِّ شَیْءٍ

وَسُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ مَا اَحْصٰی کِتَابُهٗ وَسُبْحَانَ اللّٰهِ مِلْءَ مَا اَحْصٰی کِتَابُهٗ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ عَدَدَ مَا خَلَقَ

وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ مِلْءَ مَا خَلَقَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ عَدَدَ کُلِّ شَیْءٍ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ مِلْءَ کُلِّ شَیْءٍ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ عَدَدَ

اَحْصٰی کِتَابُهٗ ---- وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ مِلْءَ مَا اَحْصٰی کِتَابُهٗ اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی ابودر
صحابی کو سکہلاؤ نہین تجکو کچہ یعنی ذکر جامع کہ وہ بہتر ہو یاد کرنی اللہ تعالی کی سی رات دن مین اور رات
مین وہ یہہ ہی سبحان اللہ عدد ما خلق آخر تک معنی یہہ ہین پاکی ہی اللہ کو بقدر گنتی اوس چیز کی کہ پیدا کی اور
پاکی ہی اللہ کو بقدر بہرنی اوس چیز کی کہ پیدا کی اور پاکی ہی اللہ کو بقدر گنتی ہر چیز کی اور پاکی ہی اللہ کو بہر ہر چیز
اور پاکی ہی اللہ کو بقدر گنتی اوس چیز کی کہ جمع کیا کتاب اوسکی نی یعنی لوح محفوظ نی کہ سب کچہ اوسمین لکہا ہی اور
پاکی اللہ کو بقدر بہرنی اوس چیز کی کہ جمع کیا کتاب اوسکی نی اور تعریف ہی اللہ کی بقدر گنتی اوس چیز کی کہ
پیدا کی اور تعریف ہی اللہ کی بقدر بہرنی اوس چیز کی کہ پیدا کی اور تعریف ہی اللہ کی بقدر گنتی ہر چیز کی
اور تعریف ہی اللہ کی بہر ہر چیز اور تعریف ہی اللہ کی بقدر گنتی اوس چیز کے کہ جمع کیا کتاب اوسکی نی
اور تعریف ہی اللہ کی بقدر بہرنی اوس چیز کی کہ جمع کیا کتاب اوسکی نی نقل کی یہہ طبرانی نی و

قَالَ لِیْ اَبَا اُمَامَةَ اَلَا اُخْبِرُکَ بِاَکْثَرَ وَاَفْضَلَ مِنْ ذِکْرِکَ اللَّیْلَ مَعَ النَّهَارِ وَالنَّهَارَ مَعَ

اللَّیْلِ اَنْ تَقُوْلَ سُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ مَا خَلَقَ سُبْحَانَ اللّٰهِ مِلْءَ مَا خَلَقَ سُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ مَا فِی الْاَرْضِ

وَالسَّمَاءِ سُبْحَانَ اللّٰهِ مِلْءَ مَا فِی الْاَرْضِ وَالسَّمَاءِ وَسُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ مَا اَحْصٰی کِتَابُهٗ وَسُبْحَانَ اللّٰهِ

مِلْءَ مَا اَحْصٰی [illegible] عَدَدَ کُلِّ شَیْءٍ وَسُبْحَانَ اللّٰهِ مِلْءَ کُلِّ شَیْءٍ [illegible]

ذٰلِكَ بَنِي حَصٰى ۔ اور فرمایا پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو امامہ کو کیا نہ خبر دون مین تجھکو ساتھ ایک ذکر کی
کہ بہت ہے اور افضل ہے یعنی ثواب مین اور کیفیت مین ذکر کرنے تیرے سے رات دن مین اور رات مین وہ یہہ ہے
کہ کہی تو سُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ مَا خَلَقَ آخر تلک معنی یہہ ہین پاکی ہے اللہ کو بقدر گنتی اوس چیز کی کہ پیدا کی پاکی
ہے اللہ کو بقدر بہرنے اوس چیز کی کہ پیدا کی پاکی ہے اللہ کو بقدر گنتی اوس چیز کی کہ زمین مین اور آسمان مین ہے اور پاکی
ہے اللہ کو بقدر بہرنے اوس چیز کی کہ زمین اور آسمان مین ہے اور پاکی ہے اللہ کو بقدر گنتی اوس چیز کی کہ جمع کیا کتاب
اوسکے نے اور پاکی ہے اللہ کو بقدر بہرنے اوس چیز کی کہ جمع کیا کتاب اوسکی نے اور پاکی ہے اللہ کو بقدر گنتی
ہر چیز کی اور پاکی ہے اللہ کو ہر چیز بہر اور الحمد للہ پڑہنا مانند اسکی یعنی الحمد للہ عدد ما خلق آخر تک مثل سبحان اللہ عدد
ما خلق آخر تک کی پڑہا نقل کی یہہ نسائی ابن حبان حاکم نے وَكَذَا اَرْدَاهُ طا ر كا اَنَّهُ قَالَ مَوْضِعَ
سُبْحَانَ اللّٰهِ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ ثُمَّ قَالَ وَتَسْبِيْحٌ مِثْلُ ذٰلِكَ وَتَكْبِيْرٌ مِثْلُ ذٰلِكَ فَكَذَا اَمَرَاهُ اَ
سِوَى التَّكْبِيْرِ ۔ احمد اسیطرح روایت کیا اسکو طبرانی نے مگر یعنی اوسنے کہا جگہہ سبحان اللہ کی الحمد للہ پہر کہا
اور سبحان اللہ پڑہی تو مانند اسکی اور اللہ اکبر پڑہی تو مانند اسکی احمد اسیطرح روایت کیا اسکو احمد نے سوا تکبیر کی وَقَالَتْ
سَلْمٰى اُمُّ بَنِيْ اَبِيْ رَافِعٍ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَخْبِرْنِيْ بِكَلِمَاتٍ وَلَا تُكْثِرْ عَلَيَّ فَقَالَ قُوْلِيْ عَشْرَ مَرَّاتٍ
اَللّٰهُ اَكْبَرُ يَقُوْلُ اللّٰهُ هٰذَا لِيْ وَقُوْلِيْ سُبْحَانَ اللّٰهِ عَشْرَ مَرَّاتٍ يَقُوْلُ اللّٰهُ هٰذَا لِيْ وَقُوْلِي اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ
يَقُوْلُ اللّٰهُ قَدْ فَعَلْتُ فَتَقُوْلِيْنَ عَشْرَ مَرَّاتٍ يَقُوْلُ قَدْ فَعَلْتُ ۔ عرض کیا سلمیٰ نے جو مان اولاد ابو رافع کے کہ
ای رسول خدا خبر دو مجھکو ساتھ کتنی کلمون کی اور بہت نہ بتاؤ مجھکو یعنی تہوڑی ہون کہ یاد ہو سکین پس فرمایا حضرت نے
کہہ دس بار اللہ اکبر فرماویگا اللہ تعالی یہہ میری ہی لئی ہی اور کہہ سبحان اللہ دس بار فرماویگا اللہ یہہ میری
لئی ہی یعنی ہماری اور پاکی خاص مجہی کو ہے نہ غیر میری کو اور کہہ اللہم اغفرلی یعنی یا اللہ بخش مجھکو فرماویگا اللہ تعالی تحقیق
بخشا مینی تجھکو پس کہی گی تو اسکو دس بار اور فرماویگا ہر بار اللہ تعالی تحقیق بخشا مینی نقل کی یہہ طبرانی نے
ف ابو رافع غلام آزاد تہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اور سلمی بی بی انکی دائی جنائی اولاد حضرت فاطمہ رضہ

بہترین کلام کا سبحان ربی وبحمدہ کہ سبحان ربی وبحمدہ ہی نقل کی یہہ ترمذی نی وَسُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ تَمْلَأُ

مَا بَیْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ تَمْلَأُ الْمِیْزَانَ ت م اور کہنا سبحان اللہ والحمد للہ کا بہر دیتا ہی یعنی ثواب سے

اوسکی پر کو کہ زمین و آسمان میں ہی اور کہنا الحمد کا بہر دیتا ہی ترازو عملونکی کو نقل کی یہہ مسلم ترمذی نے

ف یعنی سبحان اللہ کی یہہ معنی ہیں پاک ہی اللہ تعالی سب عیبوں سی اور الحمد للہ کی یہہ کہ سب تعریفیں اللہ تعالی کی

کو لا الہ الا اللہ نہیں کوئی معبود مگر اللہ اللہ اکبر اللہ بہت بڑا ہی لا حول ولا قوۃ الا باللہ نہیں پہرنا گناہ

سی کسی کو مگر ساتھہ محافظت اللہ تعالی کی اور نہیں ہی قوت اللہ کی طاعت پر مگر ساتھہ مدد اللہ کی بیان معنی اسکی

سیکہیہ بہی آگی ترجمہ میں مذکور ہوا اَحَبُّ الْکَلَامِ اِلَی اللّٰہِ اَرْبَعٌ سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَ

اللّٰہُ اَکْبَرُ لَا یَضُرُّکَ بِاَیِّہِنَّ بَدَأْتَ م ت بہت پیارے کلام اوسکی طرف اللہ کی چار ہیں سبحان اللہ اور الحمد للہ اور لا

الہ الا اللہ اور اللہ اکبر نہیں ضرر کرتا ہی تجکو ساتھہ جسکی انہیں سی شروع کری تو یعنی تقدیم تاخیر ایک کی دوسری پر مضر نہیں مگر

اولی یہی ہی کہ موافق ترتیب حدیث کی پڑہی نقل کی یہہ مسلم ترمذی نی ہِیَ اَفْضَلُ الْکَلَامِ بَعْدَ الْقُرْاٰنِ

وَہِیَ مِنَ الْقُرْاٰنِ ط ا یہہ اکہی چار کلمے بہترین کلام کی ہیں بعد قرآن کی اور یہہ کلمے قرآن سی ہیں یعنی اگرچہ سب

اکہٹی ایکجای قرآن میں نہیں ہیں لیکن علحدہ علحدہ مذکور ہیں نقل کی یہہ احمد نی مَنْ قَالَہَا کُتِبَ لَہٗ بِکُلِّ حَرْفٍ

عَشْرُ حَسَنَاتٍ ط جو کوئی کہی انکو لکہی جاتی ہیں اوسکی لیے بدلی ہر حرف کی دس نیکیاں نقل کی یہہ طبرانی نی لَاَنْ

اَقُوْلَہَا اَحَبُّ اِلَیَّ مِمَّا طَلَعَتْ عَلَیْہِ الشَّمْسُ م ت س مص عو فرمایا پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم

نی البتہ کہنا میرا انکو بہت پیارا ہی نزدیک میری اوس چیز سی کہ نکلا ہی اوسپر آفتاب یعنی دنیا اور دنیا کی چیزیں

نقل کی یہہ مسلم ترمذی نسائی ابن ابی شیبہ ابو عوانہ نی اِنَّ الْجَنَّۃَ طَیِّبَۃُ التُّرْبَۃِ عَذْبَۃُ الْمَاءِ وَاَنَّہَا قِیْعَانٌ

وَاَنَّ غِرَاسَہَا ہٰذِہٖ ت تحقیق بہشت کی اچہی مٹی ہی اور میٹھا پانی ہی اور تحقیق وہ میدان ہموار ہی اور

تحقیق درخت اوسکی یہہ کلمے ہیں نقل کی یہہ ترمذی نی ف یعنی جو کوئی ایک کلمہ ان میں سی پڑہی ایک درخت جنت میں

بویا جاتا ہی فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ شب معراج کو حضرت ابراہیم علیہ السلام سی ملاقات کی یعنی کہا

ای محمد اپنی امت کو میری طرف سی سلام کہنا اور یہہ کہنا ان الجنۃ طیبۃ التربۃ آخر تلک کذا ذکرہ الفخر رحمہ اللہ اہرایک

ایک روایت مین اسقدر زیادہ آیا ہی يُغْرَسُ لَكَ بِكُلِّ وَاحِدَةٍ شَجَرَةٌ فِي الْجَنَّةِ ، ق مس طس
بویا جاتا ہی تیری لیی بدلی ہر ایک کلمہ کی ان چارون مین سی درخت بہشت مین نقل کی یہہ ابن ماجہ حاکم نی اور طبرانی
نی اوسط مین خُذُوا جُنَّتَكُمْ مِنَ النَّارِ قُولُوا يَعْنِي هٰذِهِ پکڑو تم سپر اپنی آگ سی کہو مراد رکہتی ہی پیغمبر صلی اللہ
وسلم یہہ چار کلمی ف یعنی وہ سپر یہہ ہے کہ کہو تم ان چار کلمون کو چنانچہ راوی نی مراد آنحضرت کی لفظ یعنی کر بیان کی
فَإِنَّهُنَّ يَأْتِينَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مُجَنِّبَاتٍ وَمُعَقِّبَاتٍ پس تحقیق یہہ کلمی آوینگی دن قیامت کی داہنی بائین
طرف اور پیچھی ف پڑہنی والی اپنی کی یعنی بطور فوج لشکر کی محافظت اوسکی کر بہشت کو لیجاوینگی
وَهُنَّ الْبَاقِيَاتُ الصَّالِحَاتُ ؛ س مس صط طس ؛ اور یہہ کلمی تفسیر الباقیات الصالحات کے
ہاین نقل کی یہہ نسائی حاکم نی اور طبرانی نی صغیر و اوسط مین ف یعنی قرآن مجید مین جو آیا ہی والباقیات الصالحات
خَيْرٌ عِنْدَ رَبِّكَ ثَوَابًا وَخَيْرٌ أَمَلًا مراد اوس سی یہہ کلمی ہین معنی آیت کی یہہ ہین اور باقی رہنی والی نیکیان بہتر ہین
نزدیک پروردگار تیری کی ثواب مین اور بہتر ہین آرزو رکہنی مین وَكُلُّ تَسْبِيحَةٍ صَدَقَةٌ وَكُلُّ تَحْمِيدَةٍ صَدَقَةٌ
وَكُلُّ تَهْلِيلَةٍ صَدَقَةٌ وَكُلُّ تَكْبِيرَةٍ صَدَقَةٌ ؛ م د ق ؛ اور ہر ایک تسبیح یعنی سبحان اللہ کہنا صدقہ ہے
اور ہر تحمید یعنی الحمد للہ کہنا صدقہ ہی اور ہر تہلیل یعنی لا الہ الا اللہ کہنا صدقہ ہی اور ہر تکبیر یعنی اللہ اکبر کہنا صدقہ ہی

صلوة تسبیح

یعنی کہنی والا انکا ثواب صدقہ کا سا پاتا ہی نقل کی یہہ مسلم ابو داود ابن ماجہ نی وَهُنَّ اللَّوَاتِي يُقَلْنَ فِي صَلٰوةِ
التَّسْبِيحِ وَذٰلِكَ أَنَّهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِعَمِّهِ الْعَبَّاسِ يَا عَبَّاسُ يَا عَمَّاهُ أَلَا أُعْطِيكَ أَلَا أَمْنَحُكَ
أَلَا أَحْبُوكَ أَلَا أَفْعَلُ بِكَ عَشْرَ خِصَالٍ ؛ ؛ اور یہہ کلمی وہ ہین کہ پڑہی جاتی ہین صلوة تسبیح مین اور
بیان اوسکا یہہ ہی کہ تحقیق پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا چچا اپنی کو کہ عباس ہین ای عباس ای چچا میرے
کیا نہ دون مین تجکو کیا نہ دون مین تجکو کیا نہ کرون مین تجکو صاحب دس خصلتون کا
ف مراد دس خصلتون سی دس دس بار تسبیح کہنی ہی سوا قیام کی اور طیبی نی دس خصلتون سی مراد اول چار
رکعت پڑہنی لکہی ہے اور دوسری فاتحہ پڑہنی اور تیسری ضم سورت چوتہی پندرہ بار تسبیح کہنی قیام مین پانچوین
دس بار کہنا اوسکا رکوع مین چھٹی دس بار کہنا اوسکا قومہ مین ساتوین دس بار کہنا اوسکا پہلی سجدی مین

اٹھوین دس بار کہنا اوسکا جلسہ مین نوین دس بار کہنا اوسکا دوسرے سجدہ مین دسوین دس بار کہنا جلسہ
استراحت مین پس یہ بہت مناسب ہے بنظر سباق حدیث کی اور بعضون نے مراد دس خصلتون سی دس
طرح کی گناہ لیے ہین جیسی کہ حدیث مین مذکور ہین پس مراد یہ ہی کہ ایسی چیز بتاتا ہون کہ دس طرح کی گناہ بخشی
جاوین لیکن اس توجیہ مین تکلف ہی کذا ذکرہ الفخر رح اِذَا اَنْتَ فَعَلْتَ ذٰلِكَ غَفَرَ اللّٰهُ لَكَ ذَنْبَكَ
اَوَّلَهٗ وَاٰخِرَهٗ قَدِيْمَهٗ وَحَدِيْثَهٗ خَطَأَهٗ وَعَمْدَهٗ صَغِيْرَهٗ وَكَبِيْرَهٗ سِرَّهٗ وَعَلَانِيَتَهٗ عَشْرَ خِصَالٍ
اَنْ تُصَلِّيَ اَرْبَعَ رَكَعَاتٍ تَقْرَأُ فِيْ كُلِّ رَكْعَةٍ فَاتِحَةَ الْكِتَابِ وَسُوْرَةً جس وقت کری تو یہ بخشی اللہ
تعالی تیری ہی گناہ تیری پہلی اور پچھلی پرانی اور نئی چوک کر اور جان کر چہوٹے اور بڑے پوشیدہ اور ظاہر
دس خصلتین یہ ہین کہ پڑہ چار رکعتین پڑہ ہر رکعت مین الحمد اور کوئی سورت ف ابن عباس سی
منقول ہی کہ الہٰکم التکاثر اور والعصر اور قل یا اور قل ہو اللہ پڑہے اور بعضی روایت مین اذا زلزلت اور والعادیات
اور اذا جاء اور سورہ اخلاص آئی ہین کذا ذکرہ الفخر رح فَاِذَا فَرَغْتَ مِنَ الْقِرَاءَةِ فِيْ اَوَّلِ رَكْعَةٍ وَاَنْتَ قَائِمٌ
قُلْتَ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ خَمْسَ عَشَرَةَ مَرَّةً ثُمَّ تَرْكَعُ فَتَقُوْلُهَا
وَاَنْتَ رَاكِعٌ عَشْرًا ثُمَّ تَرْفَعُ رَاْسَكَ مِنَ الرُّكُوْعِ فَتَقُوْلُهَا عَشْرًا ثُمَّ تَهْوِيْ سَاجِدًا
فَتَقُوْلُهَا وَاَنْتَ سَاجِدٌ عَشْرًا ثُمَّ تَرْفَعُ رَاْسَكَ مِنَ السُّجُوْدِ فَتَقُوْلُهَا عَشْرًا ثُمَّ تَسْجُدُ فَتَقُوْلُهَا عَشْرًا ثُمَّ
تَرْفَعُ رَاْسَكَ مِنَ السُّجُوْدِ فَتَقُوْلُهَا عَشْرًا قَبْلَ اَنْ تَقُوْمَ فَذٰلِكَ خَمْسٌ وَّسَبْعُوْنَ مَرَّةً فِيْ كُلِّ رَكْعَةٍ تَفْعَلُ ذٰلِكَ
پس جب فراغت پاوی تو قرات سی پہلی رکعت مین اور تو کہڑا ہو کہہ سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر
پندرہ بار پہر رکوع کر پس کہہ ان کلمون کو رکوع مین دس بار یعنی بعد پڑہنی سبحان ربی العظیم کی پہر اوٹہا تو سر اپنا رکوع سی
پس کہہ ان کلمون کو دس بار یعنی بعد سمع اللہ لمن حمدہ کی پہر جہک تو سجدی مین پس کہہ ان کلمونکو دس بار یعنی بعد
سبحان ربی الاعلی کی پہر اوٹہا سر اپنا سجدی سی پس کہہ ان کلمونکو دس بار پہر سجدہ کر پہر کہہ ان کلمون کو دس بار
پہر اوٹہا سر اپنا سجدی سی پس کہہ ان کلمونکو دس بار پہلی اسکی کہ کہڑا ہووے تو پس یہ تسبیح پچہتر بار ہوئین ہر رکعت مین
کر تو یہ چارون رکعت مین اِنِ اسْتَطَعْتَ اَنْ تُصَلِّيَهَا فِيْ كُلِّ يَوْمٍ مَرَّةً فَافْعَلْ فَاِنْ لَّمْ تَفْعَلْ فَفِيْ كُلِّ جُمُعَةٍ مَرَّةً فَاِنْ لَّمْ تَفْعَلْ فَفِيْ

كُلِّ شَهْرٍ مَرَّةً فَاِنْ لَمْ تَفْعَلْ فَفِيْ كُلِّ سَنَةٍ مَرَّةً فَاِنْ لَمْ تَفْعَلْ فَفِيْ عُمُرِكَ مَرَّةً د ق مس حب
اگر طاقت رکہی تو پڑہی اس نماز کو ہر روز مین ایکبار پس پڑہ پس اگر نہ پڑہ سکی تو ہر روز پس ہر ہفتہ مین ایکبار
پس اگر نہ پڑہ سکی تو ہر ہفتہ مین پس ہر مہینی مین ایکبار پس اگر نہ پڑہ سکی تو ہر مہینی مین پس ہر برس مین ایکبار پس اگر
نہ پڑہ سکی تو ہر برس مین نہ پس تمام عمر مین ایکبار نقل کی یہ ابو داود ابن ماجہ حاکم ابن حبان نی ف سنا
مینی اپنی استاد یگانہ آفاق مولانا اسحاق صاحب زاد اللہ شرفاہم کہ تعدون مین التحیات کی پہلی یہ تسبیحات
پڑہی بخلاف اور ارکان کی تو رحوال امین یسوملی رحمہ اللہ نی لکہا ہی کہ آخر کی التحیات کی بعد پہلی سلام کی یہ دعا
پڑہی اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ تَوْفِيْقَ اَهْلِ الْهُدٰى وَاَعْمَالَ اَهْلِ الْيَقِيْنِ وَمُنَاصَحَةَ اَهْلِ التَّوْبَةِ وَعَزْمَ اَهْلِ الصَّبْرِ وَجِدَّ اَهْلِ الْخَشْيَةِ
وَطَلَبَ اَهْلِ الرَّغْبَةِ وَتَعَبُّدَ اَهْلِ الْوَرَعِ وَعِرْفَانَ اَهْلِ الْعِلْمِ حَتّٰى اَخَافَكَ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ مَخَافَةً تَحْجُزُنِیْ عَنْ مَعَاصِيْكَ
حَتّٰى اَعْمَلَ بِطَاعَتِكَ عَمَلًا اَسْتَحِقُّ بِهٖ رِضَاكَ وَحَتّٰى اُنَاصِحَكَ بِالتَّوْبَةِ خَوْفًا مِنْكَ وَحَتّٰى اُخْلِصَ لَكَ النَّصِيْحَةَ حَيَاءً مِنْكَ
وَحَتّٰى اَتَوَكَّلَ عَلَيْكَ فِی الْاُمُوْرِ كُلِّهَا وَحُسْنِ الظَّنِّ بِكَ سُبْحَانَ خَالِقِ النُّوْرِ رَبَّنَا اَتْمِمْ لَنَا نُوْرَنَا وَاغْفِرْ لَنَا اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ
شَیْءٍ قَدِيْرٌ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ معنی یہ ہین یا اللہ مین مانگتا ہون تجہسی توفیق ہدایت والون کی اور اعمال
یقین والون کی اور خیر خواہی توبہ والونکی اور قصد صبر والون کا اور کوشش ڈرنے والون کی اور مانگنا
رغبت والون کا اور بندگی کرنی پرہیزگارونکی اور معرفت عالمونکی یہان تلک کہ ڈرون مین تجہسی یا اللہ
تحقیق مین مانگتا ہون تجہسی ڈر کہ باز رکہی مجہکو گناہون تیری سی اور یہان تلک کہ کرون مین ساتہ بندگی تیری کے
عمل کہ لائق ہون مین بسبب اسکی خوشنودی تیری کا اور یہان تلک کہ خیر خواہی کرون تیری ساتہ توبہ کی ڈرنی کر
تجہسی اور یہان تلک کہ نیکی کرون تیری لئی خیر خواہی حیا کرنی کر تجہسی اور یہان تلک کہ بہروسا کرون مین
تجہپر بیچ سب امور کی ساتہ نیک رکہنی گمان کی ساتہ تیری پاک ہی پیدا کرنیوالا نور کا اے رب ہماری تمام
کر ہماری لئی نور ہمارا اور بخشش ہمکو تحقیق تو ہر چیز پر قادر ہی ساتہ رحمت اپنی کی اے بہت رحم کرنی والی سب رحم
کرنی والون سی یہ دعا طبرانی نی بیچ اوسط کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سی اس نماز مین بطور اتفاق ہو تلک پہلی سلام
کی پڑہنی روایت کی ہی عبد العزیز بن ابی رواد نی لکہا ہی جو کوئی ارادہ کری جنت کا لازم کری اپنی اوپر صلوۃ تسبیح

اور ابو عثمان زاہدی کہا ہی کہ ندیکھی ہنی کوئی چیز دفع سختی اور غم کی لیی مثل صلوۃ تسبیح کی اور اکثر ائمہ اور بزرگون کا اسپر عمل رہا ہی اور مستحب ہی پڑہنا اسکا جمعہ کو دوپہر ڈہلی اور اگر اسمین احتیاج سجدہ سہو کی پڑی تو اون سجدون مین تسبیحات نہ پڑہی کہ تین سوسی زیادہ ہوجاینگی کذا ذکرہ الفخر وایضاً دعلی مع وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰہِ فَاِنَّ ھُنَّ الْبَاقِیَاتُ الصَّالِحَاتُ وَھُنَّ یَحْطُطْنَ الْخَطَایَا کَمَا تَحُطُّ الشَّجَرَةُ وَرَقَہَا وَھُنَّ مِنْ کُنُوْزِ الْجَنَّةِ ؛ ط + اور یہہ کلمی یعنی سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر ساتہہ لا حول ولا قوۃ الا باللہ کی پس تحقیق تفسیر آیت الباقیات الصالحات کی ہین یعنی اوس کی او ر یہہ تسبیحات مین اور یہہ پانچون کلمی جہاڑتے ہین گناہونکو جیسکہ جہاڑتا ہی درخت پتی اپنی اور یہہ کلمی خزانون جنت کی ہین نقل کی یہہ طبرانی نی ف یعنی ہماب حاصل ہونی گنج بہشت کیسی ہین یا اسکی پڑہنی والی کو ثواب مثل گنج دنیا کی ملیگا بلکہ اوسکی مقابلہ مین بیان کی گنج کی کیا حقیقت ہی کذا ذکرہ الفخر تَجْزِیْءُ مِنَ الْقُرْاٰنِ مِمَّنْ لَا یَسْتَطِیْعُہٗ ؛ مص + قایم مقام ہوتی ہین یہہ کلمی قرآن کی اوس کسی کو کہ نہ پڑہ سکی قرآن نقل کی یہہ ابن ابی شیبہ نی وَکَذٰلِکَ مَعَ اَللّٰھُمَّ ارْحَمْنِیْ وَارْزُقْنِیْ وَعَافِنِیْ وَاھْدِنِیْ تُجْزِیْءُ مِنَ الْقُرْاٰنِ لِمَنْ لَّا یَسْتَطِیْعُہٗ مِنْ اَخْذِہٖ فَقَدْ مَلَاَ یَدَہٗ مِنَ الْخَیْرِ ؛ دس + اور اسیطرح یہہ کلمی ساتہہ اللہم ارحمنی وارزقنی وعافنی واہدنی سکے قایم مقام ہوتی ہین قرآن کی واسطی اوس کسیکی کہ نہ پڑہ سکی قرآن جسنی یاد کی یہہ کلمی پس تحقیق بہرا ہاتہہ اپنا بہلائی سی نقل سکے یہہ ابو داود نسائی نی وَھُنَّ اَیْضًا بِغَیْرِ الدُّعَاءِ مَعَ وَتَبَارَکَ اللّٰہُ قَبَضَ عَلَیْھِنَّ مَلَکٌ فَضَمَّھُنَّ تَحْتَ جَنَاحِہٖ وَصَعِدَ بِھِنَّ لَا یَمُرُّ بِھِنَّ عَلٰی جَمْعٍ مِنَ الْمَلٰٓئِکَةِ اِلَّا اسْتَغْفَرُوْا لِقَائِلِھِنَّ حَتّٰی یُحَیِّیْ بِھِنَّ وَجْہَ الرَّحْمٰنِ ؛ مو مص + اور یہہ کلمی بغیر دعا کی ہی یعنی سوا اللہم ارحمنی آخر تک کی ساتہہ وتبارک اللہ کی یہہ فضیلت رکہتی ہین کہ متعین ہوتا ہی ان پر فرشتہ پس جمع کرتا ہی انکو نیچی پرون اپنی کی یعنی کمال احتیاط کرتا ہی اور لی چڑہتا ہی انکو آسمان پر نہین گذرتا ساتہہ انکی کسی جماعت فرشتون پر مگر کہ بخشش چاہتی ہین وہ واسطی کہنی والی انکی کی یہان تلک کہ تعریف کیجاتی ہی ساتہہ انکی ذات اللہ تعالی سکے یعنی انکو درگاہ باریتعالی مین عرض کرتی ہین تا رحمت وخوشنودی اوسکی پڑہنی والی پر متوجہ ہو نقل کی یہہ موقوفا حاکم نی

نی ان اللہ اصطفی من الکلام اربعا سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر فمن قال

سبحان اللہ کتب لہ عشرون حسنۃ وحطت عنہ عشرون سیئۃ ومن قال الحمد للہ فمثل ذلک

ومن قال اللہ اکبر فمثل ذلک ومن قال لا الہ الا اللہ فمثل ذلک ومن قال الحمد للہ رب العالمین من قبل

نفسہ کتب لہ ثلثون حسنۃ وحطت عنہ ثلثون سیئۃ ؛ تحقیق اللہ تعالی نی چن لی کلام آدمی سی

چار کلمی سبحان اللہ اور الحمد للہ اور لا الہ الا اللہ اور اللہ اکبر پس جو شخص کہی سبحان اللہ لکہی جاتی ہین اوسکی لی

بیس نیکیان اور دور کی جاتی ہین اوس سی بیس گناہ اور جو شخص کہی الحمد للہ پس ثواب اوسکا مانند اسکی ہی اور جو شخص

کہی اللہ اکبر پس ثواب اوسکا مانند اسی کی ہی اور جو کوئی کہی لا الہ الا اللہ پس ثواب مانند اسکی ہی اور جو شخص کہی

الحمد للہ رب العالمین از خود یعنی تہ دل سی بدون ریا اور جبر کرنی کسی کی لکہی جاتی ہین اوسکی لی تیس نیکیان

اور دور کی جاتی ہین تیس گناہ اوس سی نقل کی یہہ نسائی احمد حاکم بزار نی اما تستطیع احدکم ان یعمل

کل یوم مثل احد عملا قالوا یا رسول اللہ ومن یستطیع ذلک قال کلکم یستطیعہ قالوا

یا رسول اللہ ماذا قال سبحان اللہ اعظم من احد ولا الہ الا اللہ اعظم من احد والحمد

للہ اعظم من احد واللہ اکبر اعظم من احد ؛ س ط ؛ فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی صحابہ کو کیا

نہین طاقت رکہتا ایک تم مین سی یہہ کہ کری ہر دن مانند پہاڑ احد کی عمل یعنی ثواب اوسکا اتنا ہو عرض کیا صحابی نی

ای رسول اللہ کی کون کر سکتا ہی یہہ فرمایا ہر ایک تم سی کر سکتا ہی یہہ عرض کیا اونہون نی ای رسول خدا اسکی

کیا ہی وہ فرمایا ثواب سبحان اللہ کا بہت بڑا ہی احد سی اور ثواب لا الہ الا اللہ کا بہت بڑا ہی احد سے

اور ثواب الحمد للہ کا بہت بڑا ہی احد سی اور ثواب اللہ اکبر کا بہت بڑا ہی احد سی نقل کی یہہ بزار طبرانی نی سبحان

اللہ مائۃ تعدل مائۃ رقبۃ من ولد اسمعیل والحمد للہ مائۃ تعدل مائۃ فرس مسرجۃ

ملجمۃ تحمل علیہا فی سبیل اللہ واللہ اکبر مائۃ تعدل مائۃ بدنۃ مقلدۃ متقبلۃ س

س ق مس ط مص تنحر بمکۃ ؛ ط ؛ ثواب سو بار سبحان اللہ کہنی کا برابر ہوتا ہی ساتہ ثواب

سو بردی آزاد کرنی کی کہ وہ اولاد اسمعیل کیسی ہون اور ثواب سو بار الحمد للہ کہنی کا برابر ہوتا ہی ساتہ

ثواب سو گھوڑون زین والون لگام والون کے کہ سوار کیا جاوے اونپر غازیونکو اللہ کی راہ مین یعنی جہاد کے
لئی اور ثواب سو بار اللہ اکبر کہنی کا برابر ہو تا ہی ثواب قربانی کرنی سو اونٹون کی جو قلادہ والے مقبول
ہون نقل کی یہہ نسائی ابن ماجہ حاکم طبرانی ابن ابی شیبہ نی اور طبرانی کی ایک روایت مین یہہ بہی ہی کہ ذبح کئی
جاوین وہ مکہ مین یعنی یہہ بہت فضیلت رکہتا ہی ایسا ثواب پائیگا ف قلادہ کہتی ہین اوسکو کہ ہار ان کے
قربانی کے علامت کی لئی کچہہ گلی مین جانور کی باندہ دیتی ہین وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ فَیُمْلَأُ مَا بَیْنَ السَّمَا
ءِ وَالْاَرْضِ س ق ص ا ط اور ثواب لا الہ الا اللہ کا بہر دیتا ہی اوس چیز کو کہ درمیان آسمان و زمین
کے ہی نقل کی یہہ نسائی ابن ماجہ حاکم احمد طبرانی بیہقی نی بَخٍ بَخٍ لِخَمْسٍ مَا اَثْقَلَهُنَّ فِي الْمِيْزَانِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ
وَسُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ وَالْوَلَدُ الصَّالِحُ يُتَوَفّٰى لِلْمَرْءِ الْمُسْلِمِ فَيَحْتَسِبُهُ د س حب
مس ر ا ط خوشوقتی ہی خوشوقتی ہی ساتہہ پانچ چیزونکی کیا بہاری ہین وہ ترازو مین کہ وہ یہہ ہین کہنا لا الہ
الا اللہ اور سبحان اللہ اور الحمد للہ اور اللہ اکبر کا اور بیٹا نیک بخت یعنی مسلمان کہ مری مرد مسلمان کا پس ثواب
چاہی اوسپر یعنی ساتہہ صبر اور شکر اور رضا کی نقل کی یہہ نسائی ابن حبان حاکم بزار احمد طبرانی نی اِنَّ مِمَّا تَذْکُرُوْ
نَ مِنْ جَلَالِ اللّٰهِ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ يَنْعَطِفْنَ حَوْلَ الْعَرْشِ لَهُنَّ دَوِيٌّ كَدَوِيِّ
النَّحْلِ تُذَكِّرُ بِصَاحِبِهَا اَلَا يُحِبُّ اَحَدُكُمْ اَنْ يَكُوْنَ لَهٗ اَوْ لَا يَزَالُ لَهٗ مَنْ يُذَكِّرُ بِهٖ تحقیق قسم اوس چیز سی
کہ ذکر کرتی ہو تم بزرگی اللہ کی سی یہہ کلمی ہین سبحان اللہ اور لا الہ الا اللہ اور الحمد للہ پہرتی ہین یہہ گرد عرش کے اونکی
لئی آواز ہی ساتہہ مانند آواز شہد کی مکہی کی یاد دلاتی ہین اللہ تعالی کو حال کہنی والی اپنی کا کیا نہین چاہتا ہی
ایک تم مین سی یہہ کہ ہووے یا ہمیشہ ہووے وہ چیز کہ یاد دلاتی رہی اوسکی نقل کی یہہ ابن ماجہ حاکم نی
اِسْتَكْثِرُوْا مِنَ الْبَاقِيَاتِ الصَّالِحَاتِ اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَسُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَ
لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ س حب بہت کہو تم باقی رہنی والی نیکیان کہ وہ یہہ ہین اللہ اکبر و لا الہ الا اللہ
اور سبحان اللہ اور الحمد للہ اور لا حول ولا قوۃ الا باللہ نقل کی یہہ نسائی ابن حبان نی قُلْ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ
اِلَّا بِاللّٰهِ فَاِنَّهَا كَنْزٌ مِنْ كُنُوْزِ الْجَنَّةِ خ ع ا ر ط بہت کہہ لا حول ولا قوۃ الا باللہ پس تحقیق یہہ کلمہ خزانہ

خزانہ ہی خزانون بہشت کیسی نقل کی یہہ صحاح ستہ مین اور احمد بزار طبرانی نی یا ... آتی ابا الجنۃ ادا

بس + یہہ کلمہ دروازہ ہی دروازون بہشت کیسی نقل کی یہہ احمد طبرانی نسائی نی غراس الجنۃ حب

آ ط + یہہ کلمہ درخت ہی بہشت کا یعنی اسکی پڑہنی سی درخت وہان لگتا ہی نقل کی یہہ ابن حبان طبرانی نی

تقدم انہا دواء من تسعۃ وتسعین داء ایسرہا الہم مس ط اور یہی گذری کہ تحقیق لا حول دوا ہی

ص رسول اللہ — ننانوین بیماریونکی کہ ادنی اونکا غم ہی نقل کی یہہ حاکم طبرانی نی کنت عند النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقلتہا

فقال الذی ہی ما تفسیرہا قلت اللہ ورسولہ اعلم قال لا حول عن معصیۃ اللہ الا

بعصمۃ اللہ ولا قوۃ علی طاعۃ اللہ الا بعون اللہ کہا ابن مسعود نے تہا مین پاس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے

پس پڑہا مینی یہہ کلمہ لا حول ولا قوۃ الا باللہ پس فرمایا حضرت نی جانتا ہی تو کیا معنی اسکی عرض کیا

مینی اللہ اور رسول اوسکا بہت جانتی ہین فرمایا یہہ معنی ہین نہین ہوسکتا پہرنا گناہ اللہ کیسی مگر ساتہ حفاظت

اللہ کی اور نہین ہی قوت اللہ کی طاعت پر مگر ساتہ مدد اللہ کی نقل کی یہہ بزار نی وعی مع ولا منجا من

اللہ الا الیہ کنز من کنوز الجنۃ س + اور یہی حول ساتہ لا منجا من اللہ الا الیہ کی خزانہ ہی خزانون

بہشت کیسی نقل کی یہہ نسائی بزار نی ف معنی اسکی یہہ ہین نہین جگہہ نجات کی عذاب اللہ کیسی مگر طرف

ص رسولا نبیا — اوسیکی مع قال رضیت باللہ ربا وبالاسلام دینا وبمحمد صلی اللہ علیہ وسلم نبیا و

رسولا وجبت لہ الجنۃ س د مع + جو کوئی کہی رضیت باللہ لفظ رسولا مکتوب حصن تسوی اوسکی لئی بہشت

معنی اسکی یہہ ہین راضی ہوا مین ساتہ اللہ کی ازروی پروردگار ہونیکے اور ساتہ اسلام کی ازروی دین

ہونیکی اور ساتہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ازروی نبی اور رسول ہونیکے نقل

کی یہہ نسائی مسلم ابوداود ابن ابی شیبہ نے من قال اللہم رب السموات

والارض عالم الغیب والشہادۃ انی اعہد الیک فی ہذہ

الحیوۃ الدنیا انی اشہد ان لا الہ الا انت وحدک لا شریک لک

وان محمدا عبدک ورسولک فانک ان تکلنی الی نفسی تقربنی من الشر وتباعدنی

مِنَ الْخَیْرِ وَاِنِّیْ اِنْ اَثِقُ اِلَّا بِرَحْمَتِکَ فَاجْعَلْ لِّیْ عِنْدَکَ عَهْدًا تُوَفِّیْنِیْهِ یَوْمَ الْقِیَامَةِ اِنَّکَ

لَا تُخْلِفُ الْمِیْعَادَ اِلَّا قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ یَوْمَ الْقِیَامَةِ لِمَلٰٓئِکَتِهٖ اِنَّ عَبْدِیْ عَهِدَ عِنْدِیْ

عَهْدًا فَاَوْفُوْهُ اِیَّاهُ فَیُدْخِلُهُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ الْجَنَّةَ ۔ جو کوئی پڑہی دعا اللہم رب السموات والارض کو
لاتخلف المیعاد تلک فرمائے گا اللہ عزوجل دن قیامت کے اپنی فرشتونکو کہ تحقیق بندے میرے نی کیا ہی مجہسی ایک عہد
پس پورا کرو اوسکو اوسکی لئی پس داخل کریگا اوسکو اللہ عزوجل بہشت مین معنی دعا مذکور کی یہہ ہین یا اللہ پروردگار آسمانون
اور زمین کے جاننے والی پوشیدہ اور ظاہر کی تحقیق مین عہد کرتا ہون طرف تیری اس زندگانی دنیا مین ساتہہ اسکی کہ
تحقیق مین گواہی دیتا ہون اسکی کہ نہین کوئی معبود مگر تو اکیلا ہی تو نہین کوئی شریک تیرا اور تحقیق محمد صلی اللہ علیہ وسلم
نبی تیری ہین اور رسول تیری پس تحقیق تو اگر سونپیگا مجکو طرف نفس میری کی اور توفیق و عنایت اپنی منقطع کریگا نزدیک
کریگا مجکو برائی سی یعنی اس لئی کہ وہ ہوا و حرص سی بہرا ہوئی ہی کریگا اور دور کریگا مجکو بہلائی سے اور تحقیق مین نہین اعتماد کرتا
ہون مگر ساتہہ رحمت تیری کی پس ٹہہرا تو میری لئی نزدیک اپنی ایک عہد نیکی ساتہہ قبول کرنی طاعات کی اور بخشش کے اور
داخل کرنی بہشت کی کہ پورا کری تو اوسکو دن قیامت کی تحقیق تو نہین خلاف کرتا ہی وعدہ کو ف لفظ الا کا الا قال
اللہ مین زائد ہی چنانچہ ترجمہ موافق اسکی کیا گیا یا نفی سمجھی جاتی ہی پہلی عبارت سی اور اسی سی یہہ استثنا ہی گویا یون کہا اوسنی کہ نہین
کہتا ہی اسکو بندہ مگر کہ کہی گا اللہ تعالی یون اوسکی لئی کذا ذکرہ الفخر والعلی ۔ قَالَ سُهَیْلٌ فَاَخْبَرْتُ الْقَاسِمَ

بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّ عَوْنًا اَخْبَرَنِیْ بِکَذَا وَکَذَا فَقَالَ مَا فِیْ اَهْلِنَا جَارِیَةٌ اِلَّا وَهِیَ تَقُوْلُ

هٰذَا فِیْ خِدْرِهَا ۔ کہا سہیل نے یعنی راوی اس حدیث کی سے کہ تبع تابعین مین سی ہین پس خبر دی مینے
قاسم بن عبد الرحمن کو کہ بزرگ تابعین سی ہین کہ تحقیق عون نی کہ وہ بہی تابعین سی ہین خبر دی مجکو
ساتہہ اس اس طرح سے کہا قاسم نے نہین ہی گہروالون ہمارے مین کوئی لڑکی مگر وہ پڑہتی ہے
یہہ دعا پردی اپنے مین یعنی یہہ حدیث صحیح ہی اور خسرو بزرگ ہمارے مین مشہور ہے نقل کے
یہہ احمد نے ۔ وَلَمَّا جَلَسَ الرَّجُلُ وَقَالَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ حَمْدًا کَثِیْرًا طَیِّبًا مُّبَارَکًا فِیْهِ کَمَا یُحِبُّ رَبُّنَا وَیَرْضٰی

قَالَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِهٖ لَقَدِ ابْتَدَرَهَا عَشَرَةُ اَمْلَاکٍ کُلُّهُمْ حَرِیْصٌ عَلٰی اَنْ یَکْتُبُوْهَا

ثُمَّ دَعَا فَوَاكَيْفَ يَكْتُبَانِهَا حَتّٰى يَرْفَعُوْهَا اِلٰى ذِي الْعِزَّةِ فَقَالَ اكْتُبُوْهَا كَمَا قَالَ عَبْدِيْ ؛ حب
مس ٭ اور جب کہ بیٹھا ایک آدمی پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم پاس اور کہا الحمد للہ لفظ
یرضی تلک کہ معنی اسکی یہہ ہین سب تعریف ہی خدا کی ئی تعریف بہت پاک بابرکت جیسی کہ دوست
رکہتا ہی پروردگار ہمارا اور راضی ہوتا ہی پس فرمایا پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم نی قسم ہی اوس ذات
کے کہ جان میری اوسکی ہاتہہ مین ہی البتہ تحقیق دوڑے طرف ان لفظون کی دس فرشتی کہ سب آرزومند
تہے انکی ثواب لکہنی پر پس نجانا اونہون نے کہ کیونکر لکہین ثواب انکا یہان تلک کہ اوٹہالی گئی اونکو طرف
اللہ تعالی کے پس فرمایا لکہو انکو جیسی کہ کہا بندی میرے نی صدق و اخلاص سی نقل کی یہہ ابن حبان حاکم
نے ٭ ف مراد یہہ کہ الفاظ اسکی لکہہ رکہو اور درپے لکہنی ثواب کی نہ ہو وکہ ثواب اوسکا میری فضل و کرم پر
موقوف ہی جتنا چاہونگا دونگا کذا ذکرہ الفخر اور روایت کی ابو یعلی اور قاضی یوسف نی سنن اپنے مین
اور ابو الحسن قطان نی مطولات مین اور ابن سنی نی کتاب عمل الیوم واللیلہ مین اور ابن منذر نے
اور ابن ابی حاتم اور ابن مردویہ نی حضرت عثمان بن عفان سی کہ کہا اونہون نی پوچھی مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم سی مراد اس قول اللہ تعالی کی لَهٗ مَقَالِيْدُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ یعنی اوسکی لئی کنجیان آسمانون اور زمین کے
مین پس فرمایا مجکو ای عثمان البتہ پوچھا تو نی مجھسی کچہہ پوچھنا کہ نہین پوچھا مجھسی اوسکو کسی نی پہلی تیری مَقَالِيْدُ
السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ یہہ ہی لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ وَسُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَاَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِيْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْاَوَّلُ وَالْاٰخِرُ
وَالظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ يُحْيِيْ وَيُمِيْتُ وَهُوَ حَيٌّ لَا يَمُوْتُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ یعنی جیسی کنجی سی خزانہ کہلتا ہے
اور تصرف مین آتا ہی ویسی اسکی کہنی سی برکتین آسمان و زمین کی اسکی پڑہنی والی کو حاصل ہوتی ہین اور معنی
اسکی یہہ ہین کہ نہین کوئی معبود مگر اللہ اور اللہ بہت بڑا ہی اور پاک ہی اللہ اور سب تعریف ہی اللہ کی واسطے
اور بخشش مانگتا ہون مین اللہ سی وہ جو نہین کوئی معبود مگر وہ اول ہی اور آخر ہی اور ظاہر ہی اور باطن ہی
جلاتا ہے اور مارتا ہی اور وہ زندہ ہے کہ نہ مریگا اوسکی ہاتہہ مین بہلائی ہی اور وہ ہر چیز پر قادر ہی آسے عثمان جو کوئی
کہی اسکو ہر دن مین سو بار تو دیا جاتا ہی سبب اسکی دس بہترین آدل تو یہہ کہ بخشی جاتی ہین گناہ اوسکی

جو پہلی کہی ہین اور دوسرے لکہی جاتے ہین اوسکی لئی نجات آگ سی اور تیسری مثین ہوتے ہین ہتہ اوسکی دو فرشتی
کرمی فعلت کرتی ہین اوسکی رات دن مین آفتون اور بلاؤن سی اور جو نہی دیا جاتا ہی قنطار یعنی بہت ثواب
اور پانچوین اوسکی لئی ہوتا ہی ثواب اوس شخص کا سا کہ آزاد کری دس گردنین آزاد اولاد حضرت اسمعیل
کیسی اور ساتوین بنایا جاتا ہی اوسکی لئی گہر بہشت مین اور اٹہوین حور عین سی بیاہ کیا جاویگا اور نوین کیا جاویگا
اوسکے سر پر تاج وقار کا اور دسوین شفاعت قبول کی جاویگی اوسکی بیچ حق ستر آدمیونکی اہلبیت اوسکی سی
اے عثمان اگر کر سکے تو بیش ناغہ ہو یہہ کوئی دن زمانی سی مراد پاویگا تو سبب اسکی البتہ مراد پانے والون کے
اور سبقت لیجاویگا تو سبب اسکی اولین و آخرین پر اور ابن مردویہ نے ابن عباس سی روایت کی ہی کہ حضرت
عثمان نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس حاضر ہوئی اور عرض کی کہ مقالید السموات والارض سی مجہی خبر دیجئے
پس فرمایا سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ الْاَوَّلِ وَالْاٰخِرِ وَالظَّاہِرِ
وَالْبَاطِنِ بِیَدِہِ الْخَیْرُ یُحْیِیْ وَیُمِیْتُ وَہُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ جو کوئی پڑہی اسکو صبح کو دس بار اور شام کو دس بار
اے عثمان دیتا ہی اوسکو اللہ تعالی چہ چیزین اول یہہ کہ محفوظ رہتا ہی ابلیس سے اور لشکر اوسکی سی اور دوسری دیا
جاتا ہی قنطار یعنی تودہ ثواب بہشت مین اور تیسری نکاح کیا جاویگا حور بڑی آنکہون والی سی اور چوتہی بخشی
جاتی ہین گناہ اوسکی اور پانچوین ہوگا حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام کی ساتہہ بیچ قبہ اونکی کی اور چہٹی حاضر ہوتی
ہین بارہ ہزار فرشتی نزدیک مرنی اوسکی کی خوشخبری دیتی ہین اوسکو ساتہہ جنت کی اور بناؤ کر لیجاوینگی اوسکو قبر اوسکی سی
طرف موقف کی پس اگر پہنچیگی اوسکو کوئی چیز ہولون قیامت کیسی تو کہینگی فرشتی نہ ڈر تو امن والون مین سے
ہی پہر حساب کریگا اللہ تعالی اوس سی حساب آسان پہر حکم کیا جاویگا اوسکو طرف جنت کی کہ بناؤ کر لیجاوینگی اوسکو
طرف جنت کی موقف اوسکی سی جیسی کہ لیجاتی ہین دلہن کو یہانتک کہ داخل کرینگی اوسکو بہشت مین ساتہہ حکم
اللہ تعالی کی اور سب حال مین کہ لوگ شدت حساب مین ہونگی کذا فی تفسیر در المنثور وتقدم سید الاستغفار
خ پس + اور پہلی گندا بیان سید الاستغفار کا یعنی صبح کی دعاؤن مین ساتہہ روایت بخاری نسائی کی
اِنِّیْ لَاَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ وَاَتُوْبُ اِلَیْہِ فِی الْیَوْمِ سَبْعِیْنَ مَرَّۃً کا بیان پس + فرمایا پیغمبر صلی اللہ

بیان الاستغفار

علیہ وسلم نی کہ تحقیق مین البتہ بخشش چاہتا ہون اللہ سی نقل سکے یہہ ابو یعلی نی اور توبہ کرتا ہون طرف اوسکی بیچ دن مین
ستر بار نقل کی یہہ ابو یعلی نے اور طبرانی نی اوسط مین **ف** یعنی ابو یعلی سے دو حدیثین دو روایتین کتابی
ایک مین فقط استغفر اللہ ہی اور دوسری مین واتوب الیہ بہی ہی اور اخیر حدیث کا دونون روایتون مین یہی
فِی الْیَوْمِ سَبْعِیْنَ مَرَّۃً کذا ذکرہ الفخر اِنِّی لَاَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ فِی الْیَوْمِ اَکْثَرَ مِنْ سَبْعِیْنَ مَرَّۃً خ س ق طس توبہ اور استغفار
کرتا ہون زیادہ ستر بار سی نقل کی یہہ بخاری نسائی ابن ماجہ نی اور طبرانی نی اوسط مین اِنِّی لَاَتُوْبُ فِی الْیَوْمِ مِائَۃَ مَرَّۃٍ طس
مص ہر دن توبہ اور استغفار کرتا ہون سو بار نقل کی یہہ طبرانی نی اوسط مین اور ابن ابی شیبہ نی یَا اَیُّہَا النَّاسُ تُوْبُوْا
اِلٰی رَبِّکُمْ فَاِنِّیْ اَتُوْبُ اِلَیْہِ فِی الْیَوْمِ مِائَۃَ مَرَّۃٍ م سے فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی توبہ کرو
طرف پروردگار اپنی کی اسواسطی کہ مین توبہ کرتا ہون طرف اوسکی دن مین سو بار نقل کیا اسکو ابو عوانہ نی مَا اَصَرَّ
مَنِ اسْتَغْفَرَ وَاِنْ عَادَ فِی الْیَوْمِ سَبْعِیْنَ مَرَّۃً د ت نہ دوام کیا گناہ پر اوس شخص نے کہ استغفار کی اور اگرچہ
بار بار وہی گناہ کری دن مین ستر بار نقل کی یہہ ابو داود نی **ف** اصرار کرنا گناہ پر یہ ہی کہ اصرار صغیرہ کا کبیرہ
ہوتا ہی اور اصرار کبیرہ پر قریب کفر کی پہونچتا ہی پس فرمایا جو کوئی استغفار کرتا ہی اور شرمندہ ہوتا ہی گناہ پر
صغیرہ ہو یا کبیرہ خارج ہوتا ہی حد اصرار سی کہ مقصود یہی ہی کہ استغفار کری اور نادم نہ ہووی کذا ذکرہ الفخر اِنَّہٗ
لَیُغَانُ عَلٰی قَلْبِیْ وَاِنِّیْ لَاَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ فِی الْیَوْمِ مِائَۃَ مَرَّۃٍ م د س فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی
تحقیق البتہ پردہ کیا جاتا ہی دل میری پر اور تحقیق مین البتہ بخشش چاہتا ہون اللہ تعالی سی بیچ دن مین سو بار نقل کی
یہہ مسلم ابو داود نسائی نی **ف** آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دوست رکہتی تہی کہ دل مبارک ہر وقت جناب
باری مین حاضر رہی اور غافل نہو پس سبب مشغول ہونیکی چیزون مباح مین مثل کہانی کی اور بیبیون سی
خلطہ کرنیکی اور سوا اسکی اور ہر کسی فی الجملہ غفلت ہوتی تہی اوسکو نسبت اپنی پردہ اور گناہ جانکر استغفار
کرتی تہی اور اسکی اور بہی کتنی معنی لکہین ہین اور اکثرون نی لکہا ہی کہ یہہ متشابہات سی ہی علم اسکا اللہ اور
رسول کو ہی کذا ذکرہ الفخر وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ لَوْ اَخْطَاْتُمْ حَتّٰی تَمْلَاَ خَطَایَاکُمْ مَا بَیْنَ السَّمَآءِ
وَالْاَرْضِ ثُمَّ اسْتَغْفَرْتُمُ اللّٰہَ لَغَفَرَ لَکُمْ وَالَّذِیْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِیَدِہٖ لَوْ لَمْ تُخْطِئُوْا لَجَآءَ اللّٰہُ بِقَوْمٍ یُّخْطِئُوْنَ ...

یستغفرون فیغفر لهم ؛ اص ٭ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی قسم ہی اوس ذات پاک کی کہ جان میری اوسکی ہاتہہ مین ہی اگر گناہ کرو تم یہان تلک پہونچین گناہ تمہاری اوس چیز کو کہ درمیان آسمان و زمین کی ہے پہر استغفار کرو تم اللہ تعالی سی تو البتہ بخشدے گناہ تمہارے اور قسم ہی اوس ذات کی کہ جان محمد کی اوسکی ہاتہہ مین ہی اگر نہ گناہ کرو تم تو البتہ لاوی اللہ ایک قوم کو کہ گناہ کرین پہر وہ بخشش چاہین وہ اللہ سی پس بخشی اللہ اونکو نقل کی یہہ احمد ابو یعلی نے ف مراد بیان مغفرت اور وسعت رحمت اللہ تعالی کا ہے کہ وہ ایسا بخشنی والا ہے واسطی ظاہر کرنے معنی اسم غفور کے تا لوگ توبہ کرتے مین رغبت کرین اور مقصود گناہ پر رغبت دلانی نہین ہی اس لئی کہ اوس سی منع کیا ہے اور رسول مقبول کو اسی بہجا ہی کذا ذکر الفخر ٭ والذی نفسی بیدہ لو لم تذنبوا لذہب اللہ بکم ولجاء بقوم یذنبون فیستغفرون اللہ فیغفر لہم ٭ فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی قسم ہے اوس ذات کی کہ جان میرے اوسکی ہاتہہ میں ہے اگر نہ گناہ کرو تم تو البتہ لیجاوی اللہ تمکو اور لاوی ایک قوم کو کہ گناہ کرین وہ پس بخشش چاہین اللہ سی پس بخشی اللہ اونکو نقل کی یہہ مسلم نی ٭ من استغفر اللہ غفر اللہ لہ ؛ د س ٭ جو کوئی بخشش چاہے اللہ سی بخشتا ہی اللہ اوسکو نقل کی یہہ ترمذی نسائی نی ٭ من احب ان تسرہ صحیفتہ فلیکثر فیہا من الاستغفار طس ٭ جو کوئی چاہے یہہ کہ خوش کری اوسکو اعمالنامہ اوسکا پس چاہئی کہ بہت درج کری اوسمین استغفار نقل کی یہہ طبرانی نی اوسط مین ٭ ما من مسلم یعمل ذنبا الا وقف الملک الموکل باحصاء ذنوبہ ثلث ساعات فان استغفر اللہ من ذنبہ ذلک فی شیء من تلک الساعات لم یوقفہ علیہ فلم یعذب یوم القیامۃ ؛ ک ص ٭ نہین کوئی مسلمان کہ کرتا ہی ایک گناہ مگر کہ ٹہیرا رہتا ہی فرشتہ جو متعین ہی ساتہہ لکہنی گناہون اوسکی کی تین ساعت تلک یعنی تہوڑی دیر ڈہیل کرتا ہی کہ اعمالنامہ مین نہین لکہتا پس اگر بخشش چاہی گنہگار نی اللہ تعالی سی اس گناہ سی کسی ساعت مین ان تین ساعتون سی نہ آگاہ کری گا فرشتہ اوسے واسطی یعنی آخرت مین جب کہہ کسی کو گناہ اوسکی دکہاوینگی اور نہ عذاب دیا جاویگا دن قیامت کی نقل کی یہہ حاکم نی ٭ ان ابلیس قال لربہ بعزتک وجلالک لا ابرح اغوی بنی آدم ما

مَا دَامَتْ اَرْوَاحُ فِيهِمْ فَقَالَ لَهُ رَبُّهُ فَبِعِزَّتِي وَجَلَالِي لَا اَبْرَحُ اَغْفِرُ لَهُمْ مَا اسْتَغْفَرُوْنِي
اص ۔ بتحقیق شیطان نے عرض کیا اپنے پروردگار عزوجل سے قسم ہے عزت تیری کی اور بزرگے تیری سے کے
ہمیشہ گمراہ کرونگا مین بنی آدم کو جب تلک کہ جان بیچ اونکی ہے یعنی جسم مین پس فرمایا اوسکو پروردگار اوسکے نے پس قسم ہے
عزت اور بزرگے اپنی کی کہ ہمیشہ بخشتا رہونگا مین اونکو جب تلک کہ بخشش چاہینگے وہ مجھسے نقل کی یہہ احمد
وابویعلی نے وَتَقَدَّمَ حَدِيثُ الرَّجُلِ الَّذِي جَاءَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ وَاذُنُوبَاهُ
مس ۔ اور پہلے گذری یعنی صلوة التوبہ مین حدیث اوس شخص سے کہ آیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پس عرض
کیا اوسنے افسوس گناہ میری پر یعنی اوسکو بہی استغفار کی نے فرمایا نقل کی وہ حاکم نے مَا مِنْ حَافِظَيْنِ تَرْفَعَانِ
اِلَى اللّٰهِ فِي يَوْمٍ صَحِيفَةً فَيَرَى فِي اَوَّلِ الصَّحِيفَةِ وَفِي اٰخِرِهَا اسْتِغْفَارًا اِلَّا قَالَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى
قَدْ غَفَرْتُ لِعَبْدِي مَا بَيْنَ طَرَفَيِ الصَّحِيفَةِ ۔ ہ ۔ نہین کرام کاتبین کہ لیجاتی ہین اللہ کے پاس دنمین اعمالنامہ
کسیکا پس دیکہتا ہے اللہ تعالی اول اعمالنامہ مین اور آخر اوسکی مین استغفار مگر کہ فرماتا ہے اللہ برکت والا اور برتر کہ تحقیق
بخشی مینے بندے اپنی کی نے وہ چیز کہ درمیان دونون سرون اعمالنامہ کی ہے یعنی سب گناہ آجکی استغفار کی سبب سے
بخشدے مینے نقل کی یہہ بزار نے قسہ ایک فرشتہ داہنی طرف ہے کہ نیکیان لکہتا ہے اور ایک بائین طرف داہنی
ہاتہہ والا سردار ہے بائین ہاتہہ والے پر جب بندہ نیکی کرتا ہے داہنی ہاتہہ والا دہ چند لکہتا ہے اور جب برائے
کرتا ہے بائین ہاتہہ والا اجازت چاہتا ہے داہنی ہاتہہ والے سے پس وہ کہتا ہے ٹہر جا شاید یہہ
استغفار کرے پس جب تین بار کہتا ہے اور اجازت چاہتا ہے اور بندہ استغفار بہی نہین کرتا ہے تو داہنی
ہاتہہ والا اجازت دیتا ہے کہ اب لکہہ کذا ذکرہ الفرح مَنِ اسْتَغْفَرَ لِلْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ كَتَبَ اللّٰهُ
لَهُ بِكُلِّ مُؤْمِنٍ وَمُؤْمِنَةٍ حَسَنَةً ۔ ط ۔ جو کوئی بخشش چاہے مومن مردوں اور مومن عورتوں کی لئے لکہتا ہے
اللہ تعالی اوسکی لئے بدلے ہر مومن مرد کی اور مومن عورت کی ایک ایک نیکی نقل کی یہہ طبرانی نے وَتَقَدَّمَ مَنْ
لَزِمَ الْاِسْتِغْفَارَ وَمَنْ اَكْثَرَ مِنْهُ جَعَلَ اللّٰهُ لَهُ مِنْ كُلِّ ضِيْقٍ مَخْرَجًا الْحَدِيْثَ د س ق ہ ۔ اور پہلے گذری غم سے
دعاؤن مین یہہ حدیث کہ جو کوئی ہمیشگی کرے استغفار پڑہنی کی اور جو کوئی بہت پڑہے اوسکو کرتا ہے اللہ اوسکی لئے

بہ تنگی سے راہ نکلنی کی سارے حدیث نقل کی وہ ابو داؤد ونسائی ابن ماجہ ابن حبان نے وتقدم من استغفر
للمؤمنين والمؤمنات كل يوم الحديث ؛ ط + اور پہلے گذری بیچ سونیکے وقت کی دعاؤں مین یہ حدیث
کہ جو شخص بخشش چاہے مومن مردوں اور مومن عورتوں کے لیے ہر دن سات ہے حدیث نقل کی وہ طبرانی نے وتقدم
حديث الرجل الذي جاء رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال يا رسول الله احدنا يذنب قال يكتب عليه
قال ثم يستغفر منه قال يغفر له ؛ طس ط + اور پہلی گذری نماز توبہ کی بیان مین حدیث اوس شخص کے
کہ آیا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی پاس پس عرض کیا یا رسول اللہ ایک ہم مین کا گناہ کرتا ہی فرمایا لکہا جاتا ہے
اوسپر کہا اوسی بہر بخشش چاہتا ہی وہ اوس سی فرمایا حضرت نے کہ بخشا جاتا ہی گناہ اوسکا نقل وہ طبرانی نے
اوسط وکبیر مین يقول الله تعالى يا ابن آدم انك ما دعوتني ورجوتني غفرت لك على ما كان
منك ولا ابالي يا ابن آدم لو بلغت ذنوبك عنان السماء ثم استغفرتني غفرت لك يا ابن
آدم لو اتيتني بقراب الارض خطايا ثم لقيتني لا تشرك بي شيئا لاتيتك بقرابها مغفرة
فرماتا ہی اللہ تعالی اے بیٹے آدم کی تحقیق تو جب تلک دعا کریگا مجہسے اور امید رکہیگا مجہسے بخشونگا مین تجہکو اوپر
کسی حالت کی ہو تو اور نہیں پروا رکہتا مین اے بیٹے آدم کی اگر پہونچین گناہ تیری بلندی آسمان تلک پہر بخشش
چاہی تو مجہسے بخشونگا مین تیری لیے اے بیٹے آدم کی اگر لاوے تو میری پاس زمین بہر کر گناہ پہر ملے مجہکو نہ شریک
کرتا ہو ساتہ میری کسیکو البتہ لاون مین تیری لیے زمین بہر کر بخشش نقل کی یہ ترمذی نے ان عبدا اصاب
ذنبا فقال رب اذنبت ذنبا فاغفره فقال ربه اعلم عبدي ان له ربا يغفر الذنب ويأخذ
به غفرت لعبدي ثم مكث ما شاء الله ثم اصاب ذنبا فقال رب اذنبت ذنبا آخر فاغفر لي فقال
اعلم عبدي ان له ربا يغفر الذنب ويأخذ به غفرت لعبدي ثم مكث ما شاء الله ثم اصاب ذنبا قال
رب اذنبت ذنبا آخر فاغفر لي فقال اعلم عبدي ان له ربا يغفر الذنب ويأخذ به غفرت لعبدي فليعمل
ما شاء ؛ خ م ص + تحقیق ایک بندہ بندگان خدا سے ہوئی گناہ کو پس کہا اے پروردگار میری کیا
مینی گناہ پس بخشش اوسکو میری لیے پس کہا رب اوسکی نے فرشتوں سے کیا جانا بندی میری نے کہ تحقیق اوسکی لیے رب ہی کہ

بخشتا ہی گناہ اور پکڑتا ہی سبب اوسکی بخشا مینی بندی اپنی کو پہر ٹہیرا وہ بندہ گناہ سی اوس قدر تلک کہ چاہا بعد
تعالی نے پہر پہونچا ایک گناہ کو پس کہا ای رب میری کیا مینی گناہ اور پس بخش اوسکو میری لئی پس فرمایا اللہ تعالی
نی کیا جانا بندی میری نی کہ تحقیق اوسکی لئی رب ہے کہ بخشتا ہی گناہ اور پکڑتا ہی سبب اوسکی بخشا مینی بندی اپنے کو
پہر ٹہیرا گناہ سی بندہ اوس قدر تلک کہ چاہا اللہ تعالی نی پہر پہونچا ایک گناہ کو پس کہا ای رب میری کیا مینی
گناہ اور پس بخش اوسکو میرے لئی پس فرمایا اللہ تعالی نی کیا جانا بندی میری نی تحقیق اوسکی لئی رب ہے
بخشتا ہی گناہ اور پکڑتا ہی سبب اوسکی بخشا مینی بندے اپنی کو مین بارپس چاہئے کہ کری جو چاہی نقل کی
یہہ بخاری مسلم نسائی نی ف لفظ ثلثا مکرر اوسے نی بیان تکرار کا کیا یعنی سوال جواب بندی اور رب کا حدیث
مین تین بار ہی اور فلیعمل قول آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ہی فرمایا کہ کرے جو چاہی جب تلک استغفار کرتا
رہی اور ندامت کرتا رہی اوسکی لئی پر یہہ بیان فضیلت استغفار کا ہی اور بیان تاثیر اوسکی کا بخشش
گناہون مین اور ظاہر کرنا کمال عنایت اللہ تعالی کا ہی نہ امر کرنا گناہون پر کذا ذکرہ الفخر * طوبی لمن وجد
فِی صَحِیفَتِہِ اِستِغفَارًا کَثِیرًا * ق * خوشحالی ہی اوسکی لئی کہ پالی اپنی اعمالنامہ مین استغفار بہت نقل کی
یہہ ابن ماجہ نی وَنَقلکم حَدِیثَ الَّذِی شَکی اِلی رَسُولِ اللہِ صلی اللہ عَلَیہِ وَسَلَّم ذَرَبَ لِسَانِہِ فَقَالَ
اَینَ اَنتَ مِنَ الاِستِغفَارِ * مص ف * اور پہلی گذری حدیث اوس شخص کی کہ شکوہ کیا اوسنے
پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم سی تیزی زبان اپنی کا پس فرمایا کہان ہی تو استغفار سی نقل کی وہ ابن ابی شیبہ اور ابن
سنی نی * کَیفِیَّۃُ الاِستِغفَارِ * اور یہہ بیان ہی طریق استغفار کا اَستَغفِرُ اللہَ اَستَغفِرُ اللہَ * مو م
بخشش مانگتا ہون مین اللہ تعالی سی بخشش مانگتا ہون مین اللہ تعالی سی نقل کی یہہ موقوفا مسلم نی ف
مراد مکرر کہنی سی بہت ہی نہ یہی عدد یعنی بہت سی بخشش اوس سی چاہتا ہون کذا ذکرہ الفخر * مَن قَالَ اَستَغفِرُ اللہَ الَّذِی
لَا اِلٰہَ اِلَّا ہُوَ الحَیُّ القَیُّومُ وَاَتُوبُ اِلَیہِ غُفِرَ لَہُ وَاِن کَانَ قَد فَرَّ مِنَ الزَّحفِ حب ثَلٰثَ مَرَّاتٍ
تحب * مص ط * جو کوئی کہی استغفر اللہ الذی فقط آیۃ تلک کہ معنی یہہ ہین بخشش چاہتا ہون مین اللہ سی کہ نہین
کوئی معبود مگر وہ زندہ قائم رہنی والا اور توبہ کرتا ہون مین طرف اوسکی تو بخشش کیجاتی ہی اوسکی لئی اور اگرچہ بہاگ گیا ہو

بیان استغفار

لرائی کافروں کیسی کہ وہ کبیرہ ہے نقل کی یہ ابو داؤد ترمذی نی اور یہہ تین بار نقل کی یہہ ترمذی اور ابن حبان نے
مرفوعاً اور طبرانی نی موقوفاً خَمْسَ مَرَّاتٍ غُفِرَ لَهٗ وَاِنْ كَانَ عَلَيْهِ مِثْلُ زَبَدِ الْبَحْرِ یعنی جو کوئی پڑہی اس
استغفار کو پانچ بار بخشش کیجاتی ہی اوسکی اور اگرچہ ہوں گناہ اوسپر مانند جہاگ دریا کے نقل کی یہہ ابن ابی شیبہ نے

وَاِنْ كُنَّا لَنَعُدُّ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَجْلِسِ الْوَاحِدِ رَبِّ اغْفِرْ لِيْ وَتُبْ عَلَيَّ اِنَّكَ

اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ مِائَةَ مَرَّةٍ ع ہ حب + اور تحقیق تہی ہم یعنی اصحاب البتہ گنتی واسطی رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک مجلس مین سو دفعہ کہ ای پروردگار میرے بخش مجکو اور توبہ قبول کر میری تحقیق تو ہی ہی توبہ
قبول کرنی والا مہربان فرماتی سو بار یعنی اکثر زبان مبارک پر یہہ جاری ہوتی نقل کی یہہ چار محدثین نے اور ابن حبان نے

وَمَا اَحْسَنَ قَوْلَ الرَّبِيْعِ بْنِ خُثَيْمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ لَا يَقُلْ اَحَدُكُمْ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ

فَيَكُوْنَ ذَنْبًا وَكِذْبًا بَلْ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ وَتُبْ عَلَيَّ + اور کہا اچہی ہی بات ربیع بن خثیم تابعی کے
رضی اللہ عنہ سے کہ نہ کہی ایک تم مین کا غفلت دل سی بخشش چاہتا ہوں مین اللہ سی اور رجوع کرتا ہوں طرف
اوسکی پس ہوتا ہی یہہ کہنا گناہ اور جہوٹہہ بلکہ کہی یا اللہ بخش مجکو اور رجوع کر مجپر ساتہہ رحمت اور توفیق
طاعت کی **ف** اسلئی کہ غفلت مقام توبہ اور استغفار مین کہ وقت ندامت اور حضور کا ہی حقیقت مین
استہزا اور بے ادبی ہی اور یعنی اسکی خبر دینی ہوتی ہے طلب مغفرت اور توبہ سی پس حقیقت
مین جب طلب نہ ہوئی تو جہوٹہہ ہوا پس گناہ سی گناہ شرعی مراد نہین ہی بلکہ تقصیر طریقت کی اور بی ادبی
اور غفلت مقام حضور مین مراد ہی کیونکہ اہل طریقت کی نزدیک غفلت معصیت ہی خصوصاً مقام توبہ اور
استغفار مین کہ وقت خشوع اور خضوع کا ہی کہا ذکر الفخر رح اور ملا علی قاری رح نی بہی لکہا ہی کہ یہہ گناہ شرعی نہین ہے
بلکہ نسبت مقربین کی مرکوہ مانند ہی قول اونکی حَسَنٰتُ الْاَبْرَارِ سَيِّئٰتُ الْمُقَرَّبِيْنَ یعنی نیکیاں اچہونکی برائیاں مقربوں کے
ہوتی ہین سبکی رحمہ اللہ سی منقول ہی کہ استغفار مین بہرحال نفع ہی لیکن ساتہہ حضور قلب کی نور علی نور ہوتا ہی پس کمال
کی چہوٹنی مین گناہ نہین لازم آتا ہی اسلئی کہ اجماع ہی علماء رحمہ اللہ کا اسپر کہ جو کوئی یاد کرتا ہی اللہ تعالی کو یا استغفار
کرتا ہی زبان سی بغیر حضور قلب کی نہین ہوتا ہی گنہگار بلکہ عابد ہوتا ہی باعتبار بعض اعضا اپنی کی تکلم ہوئی تقریر ملا علی رح کے

اب سنئی کہ لفظ تب علی تک کلام ربیع کا تمام ہوا بعد اوسکی جو نووی نی کتاب الاذکار میں لکہا پس قول
نقل کرنیکی شبہہ کیا ہی کراہت استغفر اللہ کی اور جہوٹہ ہونی اوسکی پر مطلع نہیں ہوا ہیں اوسکا جواب مصنف نے

ویسا کما فہم کردیا ہے کذا ذکرہ الحرز ح وَلَیْسَ کَمَا فَهِمَ بَعْضُ أَئِمَّتِنَا أَنَّ الْاِسْتِغْفَارَ عَلٰی هٰذَا الْوَجْهِ یَکُوْنُ
کَذِبًا بَلْ هُوَ ذَنْبٌ فَإِنَّهٗ إِذَا اسْتَغْفَرَ عَنْ قَلْبٍ لَاهٍ لَا یَسْتَحْضِرُ طَلَبَ الْمَغْفِرَةِ وَلَا یَلْجَأُ إِلَی اللّٰهِ بِقَلْبِهٖ فَإِنَّ
ذٰلِكَ ذَنْبٌ عِقَابُهُ الْحِرْمَانُ وَهٰذَا الْقَوْلُ رَابِعَةُ اسْتِغْفَارُنَا یَحْتَاجُ إِلَی اسْتِغْفَارٍ كَثِیْرٍ وَأَمَّا إِذَا
قَالَ أَتُوْبُ إِلَی اللّٰهِ وَهُوَ غَیْرُ تَائِبٍ فَلَا شَكَّ أَنَّهٗ كَذِبٌ ح ۱ اور نہیں ہیں معنی قول ربیع کی جیسی کہ سمجہی ہیں بعضی پیشوا ہمارے یعنی نووی
رح کہ تحقیق استغفار اس طرح پر یعنی ساتہہ لفظ استغفر اللہ کی ہوتا ہی جہوٹہہ یعنی معنی نہیں ہیں اعتراض اوسکا وارد ہو
بلکہ کہتا ہوں میں کہ وہ گناہ ہی اسلئی کہ تحقیق کہنی والا جب بخشش چاہے دل غافل سی نہ حاضر کری مانگنی بخشش کسکو
یعنی توجہ دل سی نہ مانگی اور نہ التجا لاوی طرف اللہ تعالی کی ساتہہ دل اپنی کی پس تحقیق یہہ گناہ ہی کہ سزا اوسکی
بی نصیب ہونا ہی یعنی قبولیت استغفار سی اور یہہ بات یعنی استغفار بغیر حضور دل کی گناہ ہی مانند بات حضرت
رابعہ بصری رح کی ہی کہ استغفار ہمارا کہ غفلت سی دیتی ہوی محتاج ہی طرف بہت سی استغفار کی اور اگر جو وقت
کہا زبان سی رجوع کرتا ہوں میں طرف اللہ کی اور نہ رجوع کی دل سی پس نہیں شک کہ تحقیق یہہ جہوٹہہ ہوا ف
حاصل مراد مصنف کا یہہ ہی کہ ربیع کی قول کو یعنی ذنب وکذب کو محمول لف ونشر پر کیا ہی یعنی غفلت سی استغفار کے
کہنی میں گناہ لازم آتا ہی اور غفلت سی توبہ کی کہنی میں جہوٹہ لازم آتا ہی اسلئی کہ جو ہمیشہ طلب مغفرت کا
ہوتا ہی اگرچہ بعضی وقت بسبب غفلت کی آگاہی نہ رکہتا ہو پس غافل کہ مغفرت مانگتا ہی صادق ہی اسلئی کہ واقع میں
وہ طلب اپنی ساتہہ رکہتا ہی اگرچہ اوس وقت حاضر نہو پس معلوم ہوا کہ استغفر اللہ کہنی میں کذب نہیں لازم آنی کا بلکہ
گناہ بسبب غفلت کی لیکن لفظ اتوب الیہ میں کاذب ہوگا جو دلسی نہ کہیگا اسلئی کہ یہہ بیان اپنی رجوع کا ہی اور وہ کبھی
ہوتی ہی اور کبھی نہیں پس نووی نی جو مطلق کذب لازم آنا سمجہکر اعتراض کیا تہا دفع ہوا واللہ اعلم لہ اوذکر لفظ وَأَمَّا الدَّاعِمُ

بِالْمَغْفِرَةِ وَالتَّوْبَةِ فَإِنَّهٗ وَإِنْ كَانَ غَافِلًا فَقَدْ یُصَادِفُ وَقْتًا فَیُتَقَبَّلُ فَمَنْ أَكْثَرَ طَرْقَ الْبَابِ یُوْشِكُ
أَنْ یَلِجَ وَیَدُلُّ عَلٰی ذٰلِكَ إِكْثَارُهٗ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِی الْمَجْلِسِ الْوَاحِدِ مِنْهُ مِائَةَ مَرَّةٍ وَقَطْعُهٗ لِیْ فَالْاِسْتِغْفَارُ

وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ بِالْمَغْفِرَةِ وَاِنْ كَانَ قَدْ فَرَّ مِنَ الزَّحْفِ مَرَّةً اَوْ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ ✤ اور یہی پر دعا کرنی ساتھ

بخشش اور توبہ کی یعنی اللّٰھم اغفرلی وتب علی کر دعا کرنی پس تحقیق دعا کرنیوالا اگرچہ ہووے غافل پس تحقیق پالیتا ہے

ایک وقت کو یعنی وقتون قبولیت سے پس قبول کیجاتی ہے دعا اسکی کہ جو شخص بہت گشت کہتا ہے دروازہ قریب سے

یہ کہ داخل ہوگا اور واضح کرتا ہے اسکو یعنی کہنا اللّٰھم اغفرلی وتب علی کا بہتر ہے بہت کہنا پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک

مجلس میں اسی کو سو بار اور قطعی حکم کرنا پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کا اوس شخص کی لیے کہ کہے استغفر اللہ واتوب الیہ ساتھ

بخشش کے یعنی بشرط حضور قلب کی اور اگرچہ ہو کہ تحقیق بھاگا ہو جہاد سے ایکبار کہ یا تین بار ف بالمغفرۃ

متعلق وتطوعہ کا ہے یعنی قطعًا اور حرمًا حکم بخشش کا کرنا اسکی کہنی والے کو ہی اسپر دلالت کرتا ہے جمّا قد کشف

لَكَ الْغِطَاءَ وَاَخْتَرْ لِنَفْسِكَ مَا يَحْلُوْ وَفِيْ كِتَابِ الزُّهْدِ عَنْ لُقْمَانَ عَوِّدْ لِسَانَكَ بِاللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ

فَاِنَّ لِلّٰهِ سَاعَاتٍ لَا يَرُدُّ فِيْهِنَّ سَائِلًا ✤ پس ہوشیار رہ کہ کہولا گیا تیری لیے پردہ یعنی اسکی تحقیق سے

حقیقت حال کی واضح ہوگئی پس اختیار کر نفس اپنی کی لیے وہ چیز کہ خوش کرے تجھکو اور کتاب زہد میں روایت ہے

حضرت لقمان رضی سے کہ عادت ڈال زبان اپنی کو اے بیٹی میری ساتھ اللّٰھم اغفرلی کی اسلیے کہ تحقیق خدا تعالی کی لیے ساعتین

ہین کہ نہین محروم کرتا اونمین سائل کو **فضل القرآن العظیم وسور منه وآیات** بیان ہے

قرآن بزرگ کی فضیلت کا اور سورتون اوسکی کا اور آیتون اوسکیکا اِقْرَؤُا الْقُرْاٰنَ فَاِنَّهٗ يَاْتِيْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ شَفِيْعًا

لِاَصْحَابِهٖ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑہو قرآن شریف پس تحقیق وہ آویگا دن قیامت کی شفاعت کرنیوالا واسطے

پڑہنی والون اپنی کی نقل کی یہ مسلم نے يَقُوْلُ اللّٰهُ سُبْحَانَهٗ وَتَعَالٰى مَنْ شَغَلَهُ الْقُرْاٰنُ عَنْ ذِكْرِيْ وَمَسْئَلَتِيْ

اَعْطَيْتُهٗ اَفْضَلَ مَا اُعْطِيَ السَّائِلِيْنَ وَفَضْلُ كَلَامِ اللّٰهِ عَلٰى سَائِرِ الْكَلَامِ كَفَضْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى عَلٰى خَلْقِهٖ

ت حی ✤ فرماتا ہے اللہ پاک اور برتر جسکو بازرکہی قرآن یاد میری سے اور مانگنی میری سے دیتا ہون مین اوسکو بہتر

اوس چیز کہ دیتا ہون مین مانگنی والون کو اور بزرگی اللہ تعالی کی کلام کی سب کلامون پر مانند بزرگی اللہ تعالی کی ہے

اوپر سب خلق اوسکیکی نقل کی یہ ترمذی دارمی نے ف حدیث کی سری یہ معنی ہین کہ جو کوئی قرآن شریف

پڑہنی میں مشغول رہتا اور پہنہ ذکر اور دعا مجہسی کی تو اوسکو دعا کرنی والون سے زیادہ دیتا ہون ثمرات بندگان اللہ

بیان فضیلت قرآن اور بعض سورتون اور آیتون کی
باب ہفتم بیچ ذکر ہے

یعنی جو اللہ کا ہو رہتا ہی اللہ کارساز ہوتا ہی اوسکا کذا ذکرہ الفخر تَعَلَّمُوا الْقُرْاٰنَ وَاقْرَءُوْہُ فَاِنَّ مَثَلَ الْقُرْاٰنِ
لِمَنْ تَعَلَّمَہٗ فَقَرَاَہٗ وَقَامَ بِہٖ کَمَثَلِ جِرَابٍ مَّمْلُوٍّ مِّسْکًا یَفُوْحُ رِیْحُہٗ فِیْ کُلِّ مَکَانٍ وَمَثَلُ مَنْ تَعَلَّمَہٗ
فَیَرْقُدُ وَھُوَ فِیْ جَوْفِہٖ کَمَثَلِ جِرَابٍ اُوْکِیَ عَلٰی مِسْکٍ ت س ق ج + سیکھو قرآن اور پڑھو اوسکو یعنی
مداومت کرو تلاوت پر اور عمل کرو اوسپر کہ مقصود اصلی تلاوت سی عمل ہی پس تحقیق مثال قرآن کی واسطی
اوس شخص کے کہ سیکھتا ہی اوسکو پھر پڑھتا ہی اور عمل کرتا ہی اوسپر اور رات کو قیام کرتا ہی ساتھ اوسکی مانند مثال تھیلی کی
ہی کہ بھری ہو مشک سی پہونچتی ہو خوشبو اوسکی تمام مکانین اور مثال اوس شخص کے کہ سیکھتا ہی اوسکو پھر سو رہتا ہی
یا غافل ہوتا ہی عمل کرنی سی اور قرآن اوسکی دل مین ہی مانند مثال تھیلی کی ہی کہ بند کی گئی مشک پر یعنی تا خوشبو
نہ پہیلی نقل کی یہہ ترمذی نسائی ابن ماجہ ابن حبان نی **ف** سینہ قاری کا مانند تھیلی مشک کی ہی اور قرآن بعینہ
مانند مشک کی پس اگر قرآن پڑھا برکت اوسکی پڑھنی والی کو اور سننی والون کو پہونچی اور ثواب حاصل ہوا جیسی سونا
اور جو سیکھا اور نہ پڑھا نہ پہونچی برکت لوگون کی نہ اوسکو اور نہ اور کسیکو کذا ذکرہ الفخر مَنْ قَرَاَ حَرْفًا مِّنْ کِتَابِ اللّٰہِ
فَلَہٗ حَسَنَۃٌ وَالْحَسَنَۃُ بِعَشْرِ اَمْثَالِھَا لَا اَقُوْلُ الٓمّٓ حَرْفٌ اَلِفٌ حَرْفٌ وَلَامٌ حَرْفٌ وَمِیْمٌ حَرْفٌ
ت + جو کوئی پڑھی ایک حرف کلام اللہ کا پس واسطی اوسکی نیکی ہی اور نیکی برابر دس نیکی کی نہین کہتا مین کہ سارا الم ایک
حرف ہی بلکہ الف ایک حرف ہی اور لام ایک حرف ہی اور میم ایک حرف یعنی الم کہنی مین تیس نیکیان لکھی گئین نقل کی یہ ترمذی نی
لَا حَسَدَ اِلَّا فِی اثْنَیْنِ رَجُلٌ اٰتَاہُ اللّٰہُ الْقُرْاٰنَ فَھُوَ یَقُوْمُ بِہٖ اٰنَاءَ اللَّیْلِ وَاٰنَاءَ النَّھَارِ وَرَجُلٌ
اٰتَاہُ اللّٰہُ مَالًا فَھُوَ یُنْفِقُہٗ اٰنَاءَ اللَّیْلِ وَاٰنَاءَ النَّھَارِ خ م + نہین ہی رشک مگر بیچ دو شخصون کے
یعنی رشک کرنا کہ مین بھی ایسا ہی ہو جاؤن کسی پر نہ چاہیی مگر دو پر ایک وہ کہ دیا اوسکو اللہ تعالی نی قرآن یعنی حافظ
ہی پس وہ قیام کرتا ہی ساتھ اوسکی وقتون رات کی مین اور وقتون دن کی مین اور دوسرا وہ شخص کہ دیا اوسکو اللہ نی
مال پس وہ خرچ کرتا ہی اوسکو وقتون رات کی مین اور وقتون دن کی مین نقل کی یہہ بخاری مسلم نی **ف** اور بعد
مین آیا ہی کہ خرچ کرتا ہی اوسکو راہ حق مین اور خوشنودی اوسکی مین پس اگر بطور اسراف کی کوئی خرچ کرتا تو رشک در
ہوگا حاصل حدیث کا یہ ہی کہ کسی نعمت والی کو دیکھکر رشک کرنا چاہیی مگر لوس نعمت والی پر نعمت اوسکی اللہ تعالی

سی نزدیک کری اور اسی حکم مین داخل ہین شہید اور مجاہد اور سوا انکی کہ اون درجون کی بہی آرزو جایز ہی لہذا

ذکر بالفخر رح يُقَالُ لِصَاحِبِ الْقُرْآنِ اقْرَأْ وَارْتَقِ وَرَتِّلْ كَمَا كُنْتَ تُرَتِّلُ فِي الدُّنْيَا فَإِنَّ مَنْزِلَتَكَ
عِنْدَ آخِرِ آيَةٍ تَقْرَؤُهَا حد ✦ کہا جاویگا قران پڑہنی والی کو پڑہ اور چڑہ یعنی بہشت کی درجون پر اور ٹہیر ٹہیر کر پڑہ جیسی کی ٹہیر کر پڑہتا تہا تو یعنی بی تکلف بجوید سی دنیا مین پس تحقیق مرتبہ تیرا نزدیک آخر آیت کی ہی کہ پڑہیگا تو نقل کی یہہ ابوداود ترمذی نی **ف** صاحب قران وہ ہی کہ پڑہا کرتا ہی اور عمل کرتا ہی اوسپر اور بعضون نی کہا ہی جو معانی قران کی جانتا ہی اور حافظ او منقول ہی کہ درجات بہشت کی بقدر شمار آیتون قرآنکی ہین پس جو کوئی تمام قران ترتیل سی پڑہی اوپر کی درجہ بہشت پر کہ لایق اوسکی حالکی ہوگا چڑہیگا اور جسنی تہوڑا ترتیل سی پڑہا اور تہوڑا بغیر ترتیل کے اوسیقدر چڑہیگا کہ جتنا ترتیل سے پڑہا تہا مصنف رح نی لکہا ہی کہ اس حدیث مین دلیل ہی کہ جو حافظ ترتیل سی پڑہتی ہین اونکی لئی اعلی درجہ بہشت مین ہی پس حاصل یہہ ہی کہ تجوید اور ترتیل اور معانی قران مین بل کرنا بڑا رتبہ رکہتا ہی کذا ذکر اعلی

د ا بالفخر رح اَلَّذِي يَقْرَأُ الْقُرْآنَ وَهُوَ مَاهِرٌ بِهِ مَعَ السَّفَرَةِ الْكِرَامِ الْبَرَرَةِ وَالَّذِي يَقْرَأُ الْقُرْآنَ وَيَتَتَعْتَعُ فِيهِ وَهُوَ عَلَيْهِ شَاقٌّ لَهُ أَجْرَانِ ✦ جو شخص کہ پڑہتا ہی قرآن اور وہ خوب ماہر ہی ساتہہ اوسکی ساتہہ فرشتون لکہنی والون بزرگ نیکوکی ہوگا اور جو شخص کہ پڑہتا ہی قرآن اور اٹکتا ہی اوسمین اور وہ اوسپر مشکل ہوتا ہی اوسکی لئی دوہرا ثواب ہوتا ہی نقل کی یہہ بخاری مسلم نی **ف** ماہر یعنی اوستاد کامل حفظ اور تجوید اور تلاوت مین اور گران ہو اوسپر قرات بسبب یاد کی پس یہ آخرت مین اون منازل مین ہونگے کہ جہان ملایکہ اور انبیا ہونگی اور دوہرا ثواب ایک ثواب قراتکا اور دوسرا مشقت کا اور شک نہین ہی کہ اجر ماہر کا زیادہ اس سی ہوگا کہ انبیا اور ملایکہ کی ساتہہ ہوگا لیکن باعتبار مشقت تعب کی غیر ماہر کو بہی ثواب ہوگا پس مقصود تسلی طالب کی ہی مشقت اور ریاضت پر کذا

ذکر بالفخر رح اَلْفَاتِحَةُ أَعْظَمُ سُورَةٍ مِنَ الْقُرْآنِ هِيَ السَّبْعُ الْمَثَانِي وَالْقُرْآنُ الْعَظِيمُ ✦ خ د س ق ✦ الحمد بہت بڑی سورت قران سی ہی وہ سات آیتون ہی کہ کہ مکرر پڑہی جاتی ہی اور قرآن ہی بڑا نقل کی یہہ بخاری ابوداود نسائی ابن ماجہ نی **ف** سورہ فاتحہ کا نام کلام اللہ میں سبع مثانی اور قرآن عظیم ہی آیا ہی سبع اسلئی کہ سات آیتون کی ہی اور مثانی اسلئی کہ نماز مین بار بار

بیان سورتون اور آیتون کی فضیلت کا

بار بار پڑہی جاتی ہی اور قرآن عظیم مبالغۃً واقع ہوا کہ اسرار اور معانی ساری قرآن کی بطور اجمال کی اسمین
ہین کذا ذکر الفخر اُعْطِیْتُ فَاتِحَۃَ الْکِتَابِ مِنْ تَحْتِ الْعَرْشِ فرمایا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سنے
دیا گیا مین سورہ الحمد نیچی عرش کسی یعنی وہان لٹکتی تہی تاکہ یہی بزرگی اوسکی نقل کی یہہ حاکم نی بیٹہا
جِبْرِئِیْلُ قَاعِدٌ عِنْدَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سَمِعَ نَقِیْضًا مِنْ فَوْقِہٖ فَرَفَعَ رَأْسَہٗ فَقَالَ ھٰذَا
مَلَکٌ نَزَلَ اِلَی الْاَرْضِ لَمْ یَنْزِلْ قَطُّ اِلَّا الْیَوْمَ فَسَلَّمَ وَقَالَ اَبْشِرْ بِنُوْرَیْنِ اُوْتِیْتَہُمَا لَمْ یُؤْتَہُمَا
نَبِیٌّ قَبْلَکَ فَاتِحَۃُ الْکِتَابِ وَخَوَاتِیْمُ سُوْرَۃِ الْبَقَرَۃِ لَنْ تَقْرَأَ بِحَرْفٍ مِنْہُمَا اِلَّا اُعْطِیْتَہٗ

مس : اوس وقت کہ جبرئیل علیہ السلام بیٹہی تہی پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کی پاس سنی جبرئیل نی ایک آواز
اوپر کیطرف سی پس اوٹہایا سر اپنا پس کہا یہہ آواز والا فرشتہ ہی کہ اوترا زمین کی طرف نہین اوترا تہا کبہی مگر آج
پس سلام کیا فرشتہ نی آنحضرت پر اور کہا خوشوقت ہو سا تہہ دونورونکی جنہین آپنی پڑہنی والی کی لئی قیامت
کو روشنی ہونگی اور آفات راہ سی بچاینگی کہ دی گئی تم وہ دو نور نہین دیا گیا وہ کوئی نبی پہلی تم سی ایک اونمین سی
سورہ فاتحہ ہی اور دوسرا خاتمہ سورہ بقرہ کا نہین پڑہیگا تو کوئی حرف اونمین سی مگر دیا جاویگا ثواب اوسکا
نقل کی یہہ مسلم نسائی نی ف دیا جاویگا ثواب اوسکا یا قبول کیجاویگی دعا تیری یعنی جو دعا کہ سورہ فاتحہ
اور آخر بقرہ مین ہی مثل اہدنا الصراط المستقیم اور ربنا لا تواخذنا اور سوا انکی کی قبول ہوسگی اس تقدیر مین مراد
حرف سی کلمات مین کہ ان آیتون مین واقع ہوئی ہین یہہ معنی مناسب اولی ہین اور خاتمہ سورہ بقرہ کا مضمون آمن
الرسول سی لکہا ہی اور کعب حبار نے او مصنف نی للہ ما فی السموات سی آخر تلک کذا ذکر الفخر رح البقرہ
یہہ بیان ہی فضیلت سورہ بقرہ کا اِنَّ الشَّیْطَانَ یَنْفِرُ مِنَ الْبَیْتِ الَّذِیْ یُقْرَأُ فِیْہِ سُوْرَۃُ الْبَقَرَۃِ

م ت س : تحقیق شیطان بہاگتا ہی اوس گہر سی کہ پڑہی جاتی ہی اوسمین سورہ بقرہ نقل کی یہہ مسلم
ترمذی نسائی نی اِقْرَؤُا سُوْرَۃَ الْبَقَرَۃِ فَاِنَّ اَخْذَھَا بَرَکَۃٌ وَتَرْکَھَا حَسْرَۃٌ وَلَا تَسْتَطِیْعُہَا الْبَطَلَۃُ م
پڑہو سورہ بقرہ کیونکہ پڑہنا اوسکا اور عمل کرنا اوسپر برکت ہی اور چہوڑنا اوسکا حسرت کا موجب یعنی قیامت کو
جب پڑہنی والون کو ثواب ملیگا اور نہین طاقت رکہتی اوسکی ساحر نقل کی یہہ مسلم نی ف بطلہ ساحر اور کاہل جو

یعنی گھسلنے اور ساحر اور باطل والی توفیق اسکی پڑہنی اور سیکھنی کی نہیں رکھتی کذا ذکرہ الفخر لِکُلِّ شَیْءٍ سَنَامٌ
وَسَنَامُ الْقُرْاٰنِ الْبَقَرَةُ ت مس حب * ہر چیز کی ایک بلندی ہی اور بلندی قرآن کی سورہ بقرہ ہے
یعنی سب سی بڑی ہی نقل کی یہہ ترمذی حاکم ابن حبان نے مَنْ قَرَاَهَا لَيْلًا لَمْ يَدْخُلِ الشَّيْطَانُ بَيْتَهُ
ثَلٰثَ لَيَالٍ وَمَنْ قَرَاَهَا نَهَارًا لَمْ يَدْخُلِ الشَّيْطَانُ بَيْتَهُ ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ حب * جو کوئی پڑہی سورہ
بقرہ رات کو نہیں داخل ہوتا ہی شیطان اوسکی گہر میں تین رات تلک اور جو کوئی پڑہی اسکو دن کو نہیں داخل ہوتا ہی
شیطان اوسکی گہر میں تین دن تلک یعنی حقیقۃ نہیں داخل ہوتا یا تسلط نہیں پاتا ہی نقل کی یہہ ابن حبان نے
اُعْطِيْتُ الْبَقَرَةَ مِنَ الذِّكْرِ الْاَوَّلِ مس * فرمایا حضرت نے دیا گیا ہوں میں سورہ بقرہ لوح محفوظ سی
نقل کی یہہ حاکم نے * یا ذکر سی کتابیں اللہ تعالی کی مراد ہیں مثل توریت وغیرہا کی کذا ذکرہ الفخر اَلْبَقَرَةُ
وَاٰلُ عِمْرَانَ * یہہ بیان ہی فضیلت سورہ بقرہ اور آل عمران کا اِقْرَءُوا الزَّهْرَاوَيْنِ الْبَقَرَةَ وَاٰلَ عِمْرَانَ
فَاِنَّهُمَا تَاْتِيَانِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ كَاَنَّهُمَا غَمَامَتَانِ اَوْ كَاَنَّهُمَا غَيَايَتَانِ اَوْ كَاَنَّهُمَا فِرْقَانِ مِنْ
طَيْرٍ صَوَافَّ تُحَاجَّانِ عَنْ اَصْحَابِهِمَا م * پڑہو دو سورتیں چمکتی ہوئیں کہ سورہ بقرہ اور آل عمران ہیں پس
تحقیق یہہ دونوں آوینگی دن قیامت کی گویا کہ وہ دونوں ٹکڑی ہیں ابر کی کہ وہ دونوں سایبان ہیں یا گویا کہ
وہ دونوں ٹکڑیاں ہیں پرند جانوروں کی صف باندہی ہوئے جھگڑینگی پڑہنیوالوں اپنی کی طرف سی نقل کی یہہ مسلم نے
اٰيَةُ الْكُرْسِيِّ * یہہ بیان ہی فضیلت آیت الکرسی کا هِيَ اَعْظَمُ اٰيَةٍ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ مص * یہہ بزرگترین آیتوں
کی ہی یعنی ثواب میں بیچ کتاب اللہ کی نقل کی یہہ ابو داود نے هِيَ سَيِّدَةُ اٰيِ الْقُرْاٰنِ ت حب
مس * یہہ افضل آیتوں قرآن کی ہی نقل کی یہہ ترمذی ابن حبان حاکم نے لَا تَقْرَؤُهَا عَلٰى مَالٍ وَّلَا وَلَدٍ
فَيَقْرَبُكَ شَيْطَانٌ حب * جو کہی تو آیت الکرسی کو اوپر مال اور اولاد پر یعنی دم کری یا لکہہ کر لٹکا دی تو نزدیک نہیں
ہوئیگا تیری شیطان یعنی تیری مال و اولاد پاس نہیں آئیگا اور تصرف نہیں کریگا نقل کی یہہ ابن حبان نے اَلْاٰيَتَانِ مِنْ
الرَّسُوْلُ اِلٰى خَاتِمَةِ الْبَقَرَةِ وَلَا تُقْرَاٰنِ فِيْ دَارٍ ثَلٰثَ لَيَالٍ فَيَقْرَبُهَا شَيْطَانٌ ت س حب مس * فضیلت دو
آیتوں آمن الرسول کی کہ اخیر سورہ بقرہ کا ہیں یہہ ہی کہ پڑہی جاتی ہیں یہہ دونوں آیتیں جس گہر میں تین رات بس نہیں نزدیک

آتا اوسکی شیطان نقل کی یہہ ترمذی نسائی ابن حبان حاکم نی اِنَّ اللّٰہَ خَتَمَ الْبَقَرَۃَ بِآیَتَیْنِ اَعْطَانِیْہِمَا
مِنْ کَنْزِہِ الَّذِیْ تَحْتَ عَرْشِہٖ فَتَعَلَّمُوْہُنَّ وَعَلِّمُوْہُنَّ نِسَاءَکُمْ وَاَبْنَاءَکُمْ فَاِنَّہُمَا صَلٰوۃٌ وَ
قُرْاٰنٌ وَدُعَاءٌ ۔ مس ۔ تحقیق اللہ تعالی نی ختم کیا سورہ بقرہ کو ساتہہ دو آیتونکی کہ دی ہین مجکو وہ خزانہ اپنی سی
جو نیچی عرش کی ہی یعنی خزانہ رحمت اپنی سی پس سیکہو اونکو اور سکہاؤ اونکو اپنی عورتون کو اور اپنی بیٹون کو یعنی سب
گہر والونکو سکہاؤ پس تحقیق وہ آیتین رحمت ہین اور قرآن ہین یعنی ایک ٹکرا ہین اوسکا اور دعا ہین نقل کی یہہ
حاکم نی الانعام ۔ یہہ بیان ہی فضیلت سورہ انعام کا لَمَّا نَزَلَتْ سَبَّحَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَقَدْ شَیَّعَ ہٰذِہِ السُّوْرَۃَ مِنَ الْمَلٰٓئِکَۃِ مَا سَدَّ الْاُفُقَ ۔ مس ۔ جب اوتری سورہ
انعام سبحان اللہ کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی یعنی بسبب خوشی کی پہر فرمایا البتہ تحقیق ہمراہ آئی ہین اس سورت
کی فرشتی اسقدر کہ ڈہانک لیا ہی کنارہ آسمان کو نقل کی یہہ حاکم نی الکہف ۔ یہہ بیان ہی فضیلت سورہ کہف کا
مَنْ قَرَأَہَا یَوْمَ الْجُمُعَۃِ اَضَاءَ لَہٗ مِنَ النُّوْرِ مَا بَیْنَ الْجُمُعَتَیْنِ ۔ مس ۔ جو کوئی پڑہی سورہ کہف دن جمعہ کی
روشن رہتا ہی اوسکی لئی دل اوسکا نور سی یعنی نور اس سورت کی سی یا نور ثواب اسکی سی درمیان دو جمعون کے
یعنی جمعہ آیندہ تلک نقل کی یہہ حاکم نی مَنْ قَرَأَہَا لَیْلَۃَ الْجُمُعَۃِ اَضَاءَ لَہٗ مِنَ النُّوْرِ فِیْمَا بَیْنَہٗ وَ
بَیْنَ الْبَیْتِ الْعَتِیْقِ ۔ موہی ۔ جو کوئی پڑہی اسکو شب جمعہ میں روشن کرتا ہی اللہ اوسکی لئی نور سی اسقدر کہ
فرق ہی درمیان پڑہنی والے اسکی اور درمیان خانہ کعبہ کی یعنی بہت نور حاصل ہوگا نقل کی یہہ موقوفا دارمی
نی مَنْ قَرَأَہَا کَمَا اُنْزِلَتْ کَانَتْ لَہٗ نُوْرًا مِنْ مَقَامِہٖ اِلٰی مَکَّۃَ وَمَنْ قَرَأَ عَشْرَ اٰیَاتٍ مِنْ
اٰخِرِہَا فَخَرَجَ الدَّجَّالُ لَمْ یُسَلَّطْ عَلَیْہِ ۔ س مس ۔ جو کوئی پڑہی سورہ کہف جیسی کہ اوتاری گئی یعنی
ترتیل و تجوید سی بی کم و زیادہ ہوگی اوسکی لئی روشنی جگہہ اوسکی سی یعنی جہان اوسکو پڑہا ہی مکہ تلک اور جو
شخص پڑہی دس آیتین آخر سورہ کہف سی یعنی وَعَرَضْنَا جَہَنَّمَ سی آخر تلک پس نکلی دجال تو نہ مسلط کیا جاویگا
اوسپر نقل کی یہہ نسائی حاکم نی مَنْ قَرَأَ سُوْرَۃَ الْکَہْفِ کَانَتْ لَہٗ نُوْرًا یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ مِنْ
مَقَامِہٖ اِلٰی مَکَّۃَ وَمَنْ قَرَأَ الْعَشْرَ اٰیَاتٍ مِنْ اٰخِرِہَا ثُمَّ خَرَجَ الدَّجَّالُ لَمْ یَضُرَّہٗ ۔ طس ۔ جو کوئی

پڑہی سورہ کہف ہوگی اوسکی لئی روشنی دن قیامت کی جگہہ اوسکی سی مکہ تلک یعنی جتنی مسافت اسکی مکان مین اور
مکہ مین دنیا مین تہی اوس مقدار وہان نور ہوگا اور جوکوئی پڑہی دس آیتین آخر کہف سی پہر نکلی دجال تو نہین ضرر
کرسکے گا اوسکو نقل کی یہہ طبرانی نی اوسط مین مَنْ حَفِظَ عَشْرَ اٰیَاتٍ مِنْ اَوَّلِهَا عُصِمَ مِنْ فِتْنَةِ
الدَّجَّالِ ؛ م د ت س ــــ + جوکوئی یاد کری دس آیتین اول سورہ کہف سی یعنی مِنْ اَمْرِنَا رَشَدًا تلک
بچایا جاویگا فتنہ دجال سی نقل کی یہہ مسلم ابوداود ترمذی نسائی نی مَنْ حَفِظَ عَشْرَ اٰیَاتٍ ؛ م د ؛ مَنْ
قَرَأَ الْعَشْرَ الْاَوَاخِرَ مِنَ الْکَهْفِ عُصِمَ مِنْ فِتْنَةِ الدَّجَّالِ ؛ م د س + جوکوئی یاد کری دس
آیتین نقل کی یہہ مسلم ابوداود نی یعنی اس روایت مین سرا حدیث کا یہہ آیا ہی اور مابعد کی روایت مین یون جوکوئی
پڑہی دس آیتین آخر سورہ کہف کی بچایا جاویگا فتنہ دجال سی نقل کی یہہ مسلم ابوداود نسائی نی مَنْ
قَرَأَ ثَلٰثَ اٰیَاتٍ مِنْ اَوَّلِ الْکَهْفِ عُصِمَ مِنْ فِتْنَةِ الدَّجَّالِ ؛ ت ؛ جوکوئی پڑہی تین آیتین اول
کہف کی بچایا جاویگا فتنہ دجال سی نقل کی یہہ ترمذی نی مَنْ اَدْرَکَ الدَّجَّالَ فَلْیَقْرَأْ عَلَیْهِ
فَوَاتِحَ الْکَهْفِ الْحَدِیْثَ ؛ م س ؛ جوکوئی پاوی دجال کو پس چاہئی کہ پڑہی اوسپر اول آیتین سورہ کہف کی یعنی
تین یا دس فرمائی سارے حدیث نقل کی یہہ مسلم نی اور چاروں نے فَاِنَّهَا جِوَارُکُمْ مِنْ فِتْنَتِهِ ؛ د ؛ اسلئی کہ وہ
آیتین نگہبان ہین تمہارے فتنہ دجال سی نقل کی یہہ ابوداود نی اُعْطِیْتُ طٰهٰ وَالطَّوَاسِیْنَ وَالْحَوَامِیْمَ
مِنْ اَلْوَاحِ مُوْسٰی ؛ مس + فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ دیا گیا ہون مین سورہ طٰہٰ و طواسین یعنی سورہ
نمل اور شعراء اور قصص اور حمیمین یعنی تختیون سی نقل کی یہہ حاکم نی ف یعنی توریت سی کہ تختیون زبرجد کے پر
لکہی اوتری تہی فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ حمیمین سات ہین اور دروازے دوزخ کی بہی سات ہین ہر حم انہین سی
اکہڑی رہیگی ہر دروازے پر اور عرض کریگی یا اللہ نہ داخل کر اس دروازے مین اسکو کہ ایمان لایا مجہپر اور پڑہا مجکو
اور فرمایا کہ ہر درخت کا ایک پہل ہوتا ہے اور پہل قرآن کی حمیمین ہین وہ باغ ہین ارزانی والی سبزہ والے گہن والے
جو شخص چاہے کہ میوہ خوری کری باغون جنت مین تو پڑہی حمیمون کو اور جو پڑہی سورہ دخان شب جمعہ مین صبح کریگا
بخشش کیا گیا اور جو پڑہی الم تنزیل السجدہ اور تبارک رات دن مین گویا کہ موافق ہوا لیلۃ القدر کے یعنی اوسکا سا ثواب

ثواب ملا کذا فی در المنثور اور جو کوئی پڑہی حم الدخان شب جمعہ مین مغفرت کی جاتی ہی اوسکی اور جنت مین بنایا جاتا ہی

اوسکی لئی ایک گہر کذا فی وظایف النبی قلب القرآن یٰس لا یقرؤها رجل یرید اللہ والدار

الاخرة الا غفر له اقرؤها علی موتاکم ٭ س د ن حب ٭ دل قرآن کا یس ہی نہین پڑہتا ہی

اسکو کوئی شخص کہ چاہتا ہی اللہ کو اور آخرت کی گہر کو یعنی محض اللہ تعالی کی خوشی اور جنت کی لینی کی لئی پڑہتا ہی مگر

کہ بخشش کی جاتی ہی اوسکی پڑہو اسکو مردون اپنی پر نقل کی یہہ نسائی ابو داؤد ابن ماجہ ابن حبان نی ف

دل قرآن کا یعنی خلاصہ اوسکا کیونکہ ذکر قیامت کا تفصیل سین مذکور ہی اور بیان توحید وغیرہ کا بہی ہی اور پڑہو

اسکو موتی پر تا اونکو ثواب پہونچی یا مراد موتی سی قریب المرگ ہین تا کہ ذکر قیامت وغیرہ کا سنین اور معانی اسکی

سمجہین یا احتمال ہی کہ خاصیت اسکی یہی ہو کہ اوسوقت مفید ہو چنانچہ کہا ہی بعض علمانی کہ جس مطلب کے لئی پڑہی مفید

ہوتی ہی جیسیکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا ہی کہ جو اسکو پڑہی خوف کی حالت مین یا امن ہووے ہوگا پڑہی سیر

ہووی ننگا پڑہی کپڑا پہنایا جاوے پیاسا پڑہی پانی پلایا جاوی اور فرمایا ہی کہ جو کوئی یس پڑہتا ہی دس کلام اللہ

برابر ثواب اوسکا لکہا جاتا ہی کذا ذکر العلی اور وارد ہوا ہی وعدہ مغفرت اور رحمت کا بیچ پڑہنی اسکی شب جمعہ کو کذا فی

وظایف النبی الفتح یہہ بیان ہی فضیلت انا فتحنا کا هی احب الیّ مما طلعت علیه الشمس ٭ خ

م ت ٭ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی وہ بہت پیاری ہی نزدیک میری دس چیزین کہ نکلا اوسپر آفتاب

یعنی دنیا اور دنیا کی چیزوں سی نقل کی یہہ بخاری نسائی ترمذی نی تبارک الملك یہہ بیان سورہ ملک کا ہی

ثلثون آیة شفعت لرجل حتی غفر له ٭ حب عه مس ٭ تیس آیتین ہین یعنی تبارک شفاعت کے

اونہون نے واسطی ایک آدمی کی یہان تلک کہ بخشا گیا وہ نقل کی یہہ ابن حبان نی اور چارون نی اور حاکم نے

تستغفر لصاحبها حتی یغفر له ٭ حب ٭ بخشش چاہتی ہی یہہ پڑہنی والی اپنی کی لئی یہان تلک کہ بخشا

جاتا ہی نقل کی یہہ ابن حبان نی ودِدت انها فی قلب کل مؤمن ٭ مس

فرمایا حضرت نے دوست رکہتا ہون مین کہ تحقیق تبارک ہر مومن کے دل

مین ہو یعنی یاد کرے اور پڑہتا رہے اسکو نقل کے یہہ حاکم نے ٭

يُؤْتَى الرَّجُلُ فِي قَبْرِهٖ فَتُؤْتٰى رِجْلَاهُ فَتَقُوْلُ لَيْسَ لَكُمْ سَبِيْلٌ كَانَ يَقْرَءُ بِيْ سُوْرَةَ الْمُلْكِ

ثُمَّ يُؤْتٰى مِنْ صَدْرِهٖ اَوْ مِنْ بَطْنِهٖ ثُمَّ يُؤْتٰى مِنْ رَّاْسِهٖ كُلٌّ يَقُوْلُ مِثْلَ ذٰلِكَ فَهِيَ تَمْنَعُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ

وَهِيَ فِي التَّوْرٰىةِ مَنْ قَرَاَهَا فِيْ لَيْلَةٍ فَقَدْ اَكْثَرَ وَاَطْيَبَ : مو صس ۔ آتے ہین فرشتے عذاب کے آدمی کے پاس قبر اوسکی مین یعنی بعد دفن کے سوال کے لئے پس آتے ہین اوسکے پانو کی طرف سے یعنی اول پانو کی جانب سے سوال شروع کرتے ہین پس کہتے ہین پانو نہین ہے تمکو کوئی راہ ساتھہ تعرض میرے کی کہ پڑھتا تھا سبب میرے یعنی بسبب قوت میرے کی نماز مین سورہ ملک پھر آتے ہین فرشتے سینہ کی طرف سے پیٹ کی طرف سے پھر آتے ہین سرکے طرف سے ہر عضو کہتا ہے یہی بات پس تبارک کہ منع کرتی ہے فرشتونکو عذاب قبر کرنے سے تبارک مذکور ہے توریت مین ساتھہ اس فضیلت کی کہ جو شخص پڑھے اسکو کسی رات مین پس تحقیق بہت نیکیان کین اور اچھا کام کیا نقل کی یہہ موقوفا حاکم نے

اِذَا زُلْزِلَتْ رُبُعُ الْقُرْاٰنِ ت د ۔ سورہ اذا زلزلت چوتھائی قرآن کی برابر ہے نقل کی یہہ ترمذی نے ف اسلئے کہ قرآن مین بیان توحید اور نبوت اور بیان معاش اور احوال آخرت کا ہے پس اس سورت مین آخرت کا بیان خوب ہے اس باعتبار چوتھائی قرآن برابر ہوئے اور بعضون نے یہہ معنی لکھے ہین کہ ثواب اسکا برابر چوتھائی اصل ثواب چوتھائی قرآن کی یعنی بغیر مضاعف کی جو ثواب مقرر ہے کذا ذکر الفخر تَعْدِلُ نِصْفَ الْقُرْاٰنِ آ ت ح ص ۔ برابر ہے وہ آدھی قرآن کے نقل کی ترمذی حاکم نے ف اسلئے کہ قرآن مین ذکر دنیا اور آخرت کا ہے اسمین آخرت کا خوب مذکور ہے اس باعتبار آدھی قرآن برابر ہے یا ثواب اسکا اصل ثواب آدھی قرآن کی برابر ہے کذا ذکر الفخر رح

يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَقْرِئْنِيْ سُوْرَةً جَامِعَةً فَاَقْرَاَهُ اِذَا زُلْزِلَتِ الْاَرْضُ حَتّٰى فَرَغَ مِنْهَا فَقَالَ

وَالَّذِيْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ لَا اَزِيْدُ عَلَيْهَا اَبَدًا ثُمَّ اَدْبَرَ الرَّجُلُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اَفْلَحَ الرُّوَيْجِلُ مَرَّتَيْنِ : د س حب ۔ ایک شخص نے عرض کی اے رسول خدا پڑھاؤ مجکو ایک سورت جامع یعنی اوسمین سب مطالب دین و دنیا کے ہون پس پڑھائی حضرت نے اوسکو اذا زلزلت الارض بیان تلک کہ فارغ ہوئے اوس سے پس کہا اوسنے قسم ہے اوس ذات کی کہ بھیجا تمکو ساتھہ حق کے نہ زیادہ کرونگا مین اوپر کبھی یعنی بس کافی ہے یہہ مجھے پھر پیٹھ پھیری اوس شخص نے پس فرمایا پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے مطلب پایا ہوا یہہ شخص بہت بار

بات دو بار فرمائی نقل کی یہہ ابو داود نسائی حاکم ابن حبان نی ف ما بعث فمن یعمل مثقال ذرة اخیر تک
مین ہی کہ سب کچہہ کرنا نہ کرنا اسمین مذکور ہی اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ جو کوئی پڑہی بعد مغرب کے
جمعہ کی شب مین دو رکعت اور پڑہی ہر رکعت مین سورہ فاتحہ ایک ایکبار اور سورہ اذا زلزلت پندرہ پندرہ بار تو
آسان کرتا ہی اوسپر اللہ تعالی جانکنی اور پناہ دیتا ہی اوسی عذاب قبر سی اور آسان کریگا اوسکو گذرنا پل صراط پرسی قیامت کو
کذا فی شرح الصدور قل یا ایها الکافرون تعدل ربع القرآن ط ت سورہ قل یا چوتہائی قرآنکی برابر ہے نقل کی یہہ ترمذی
نی تعدل ربع القرآن ط ت مس برابر ہی وہ چوتہائی قرآنکی نقل کی یہہ ترمذی نے حاکم نی ف
قرآن مین ذکر توحید اور نبوت کا اور احکام اور قصونکا ہی پس اس سورت مین توحید خوب مذکور ہی اس باعتبار چوتہائی ہوئی
یا ثواب اسکا مثل اصل ثواب چوتہائی قرآنکی ہی کذا ذکرہ الفخر السورتان هما تقرآن فی الرکعتین قبل
الفجر قل یا ایها الکافرون وقل هو الله احد حب اچھی ہین دو سورتین کہ وہ پڑہی جاتی ہین دو سنتوں فجر کی مین
یعنی قل یا اور قل ہو اللہ نقل کی یہہ ابن حبان نی اذا جاء نصر الله ربع القرآن ت سورہ اذا جاء چوتہائی
قرآنکی برابر ہی نقل کی یہہ ترمذی نی ف قرآن مین اگلی لوگونکا اور پچہلونکا قصہ مذکور ہی اور لعمر و نہی ہی اس سورت
مین بیان ہی قصہ آیندوکا اس سبب چوتہائی ہوئی یا ثواب اسکا برابر اصل ثواب چوتہائی قرآنکی ہی کذا ذکرہ
الفخر قل هو الله احد ثلث القرآن خ د ت ق قل ہو اللہ تہائی قرآنکی برابر ہی نقل کی یہہ بخاری
مسلم ترمذی ابن ماجہ نی تعدل ثلث القرآن م د ت مس برابر ہی وہ تہائی قرآنکی نقل کی یہہ
بخاری ابو داود ترمذی حاکم نی ف قرآن مین قصی ہین اور احکام اور توحید اسمین توحید خوب مذکور ہی پس تہائی
ہوئی یا ثواب اسکا اصل ثواب تہائی کی برابر ہے کذا ذکرہ الفخر قال عن رجل کان یقرأ لاصحابه
فی الصلوة قل هو الله احد خبروه ان الله یحبه خ م س اور فرمایا پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نی جب مذکور ہوا ایک شخص کا کہ پڑہتا تہا
قل ہو اللہ جب امامت کرتا یاروں اپنی کی نماز مین خبر دو اوسکو کہ بتحقیق اللہ تعالی دوست رکہتا ہی اوسکو نقل کی یہہ بخاری
مسلم نسائی نی ف ایک صحابی ہر نماز مین الحمد کی بعد قل ہو اللہ پڑہا کرتی تہی لوگون نی حضرت سی عرض کی فرمایا
پوچہو اوس سی سبب اسکا جب اوس سی پوچہا تو کہا اونہون نی کہ یہہ صفت رحمان کی ہی مین دوست رکہتا ہون اسکو

فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ خبر دو اسکو کہ اللہ تعالیٰ بھی تجکو دوست رکھتا ہی کذا ذکرہ الفخر ۔ وقال
لِرَجُلٍ کَانَ یَلْزَمُ قِرَأَتَهَا مَعَ غَیْرِهَا فِی الصَّلٰوةِ حُبُّکَ اِیَّاهَا اَدْخَلَکَ الْجَنَّةَ خ ت + اور فرمایا
پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے واسطے ایک شخص کے کہ ہمیشہ پڑھتا تھا قل ہو اللہ ساتھ غیر اوسکی کے نماز مین دوست رکھنا تیرا اوسکو
داخل کریگا تجکو بہشت مین نقل کی یہہ بخاری ترمذی نے ف ایک صحابی ہر نماز مین جب امامت کرتے تو قل ہو اللہ
پڑھتے اور اوسکے بعد اور سورت پڑھتے لوگون نے کہا کہ کیا ہی تمکو اسپر کفایت نہین کرتے ہی پڑھو یا اور ہی پڑھو جب حضرت
اونکی محلہ مین تشریف لیگئے یہہ بات عرض ہوئے سبب اسکا پوچھا اونہون نے کہا دوست رکھتا ہون مین اسکو تب فرمایا
حبک ایاہا آخرہ کذا ذکرہ الفخر ح وَسَمِعَ رَجُلًا یَقْرَأُهَا فَقَالَ وَجَبَتِ الْجَنَّةُ اَیْ لَهٗ ؛ م د ت
ط س مس + اور سنا پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو کہ پڑھتا تھا قل ہو اللہ پس فرمایا کہ واجب ہوئی بہشت
کہا راوی نے یعنی اوسکے لیے نقل کی یہہ مسلم ترمذی نے اور موطا مین اور نسائی حاکم نے وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِهٖ اِنَّهَا
لَتَعْدِلُ ثُلُثَ الْقُرْاٰنِ ؛ خ د س + فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم ہے اوس ذات کی کہ جان میری
اوسکے ہاتھ مین ہی تحقیق قل ہو اللہ البتہ برابر ہی تہائی قرآن کی نقل کی یہہ بخاری ابو داود نسائی نے مَنْ اَرَادَ
اَنْ یَّنَامَ عَلٰی فِرَاشِهٖ فَنَامَ عَلٰی یَمِیْنِهٖ ثُمَّ قَرَأَ مِائَةَ مَرَّةٍ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ اِذَا کَانَ
یَوْمَ الْقِیٰمَةِ یَقُوْلُ لَهُ الرَّبُّ یَا عَبْدِیْ اُدْخُلْ عَلٰی یَمِیْنِکَ الْجَنَّةَ ؛ ت + جو کوئی چاہے یہہ کہ سووے
اپنے بچھونے پر پس سووے داہنی کروٹ اپنی پر پہر پڑہے سو بار قل ہو اللہ جب ہوگا دن قیامت کا تو فرماویگا اوسکو
پروردگار اے بندے میرے داخل ہو اوپر داہنی طرف اپنی کے بہشت مین نقل کی یہہ ترمذی نے ف داہنی طرف
محل اور باغ وغیرہ افضل ہین بائین طرف سے کذا ذکرہ الفخر اور جو کوئی دس بار قل ہو اللہ پڑھتا ہی ایک محل
بنتا ہی بہشت مین اوسکے لیے اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ آئے میرے پاس جبرئیل اچھی صورت مین ہنستے
ہوئے روشن چہرہ پس کہا اے محمد اللہ تعالیٰ تجھے سلام فرماتا ہی اور فرماتا ہی ہر چیز کی لئے نسب ہی اور نسب میرا
قل ہو اللہ احد ہی پس جو کوئی آویگا میرے پاس امت تیری سے کہ پڑھی ہوگی اوسنے قل ہو اللہ احد ہزار بار اپنی عمر مین
لازم کرونگا اوسکو نیزہ اپنا یعنی نشان نجات کا دونگا اور آگے اوسکی عرش میرا ہوگا اور شفاعت قبول کرونگا اوسکی

اوسکی بیچ حق ستر آدمیونکی اونمین سی کہ واجب کیا ہوگا اونکو عذاب اور فرمایا کہ جو کوئی ارادہ سفر کا کری پس پکڑ رہے دونو بازو دروازی گھر اپنی کی پس پڑہے گیارہ بار قل ہو اللہ احد تو ہوتا ہے اللہ تعالی نگہبان اوسکا یہان تلک کہ رجوع کری اور انس سی روایت ہی کہ تہی ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ساتھہ تبوک بیچ پس طلوع ہوا آفتاب ایکدن نہایت روشن کہ ویسا کبہی دیکہا نہین تہا پہلی اس سی پس حضرت نی بہی تعجب کیا اور جبرئیل علیہ السلام اسی وقت آئی تو پوچہا کہ کیا ہی سبب اس روشنی کا کہا اونہون نی کہ یہ اس سبب سی ہی کہ معویہ بیٹی معویہ لیثی کے آج مدینی مین مری ہین پس بہیجا اللہ تعالی نی طرف اوسکی ستر ہزار فرشتون کو کہ نماز پڑہین اوپر پوچہا حضرت نی کیا سبب ہے اسکا کہا اونہون نی کہ وہ بہت پڑہتا تہا قل ہو اللہ احد کہڑی او بیٹہی اور چلتی اور اوقات رات دن مین بہت پڑہو اسکو پس تحقیق یہ نسبت رب تمہاری کی ہی اور جو کوئی پڑہی اسکو پچاس بار بلند کرتا ہی اللہ تعالی پچاس ہزار درجے اور دور کرتا ہی اوس سی پچاس ہزار برائیان اور لکہتا ہی اوسکی لئی پچاس ہزار نیکیان اور جو کوئی زیادہ پڑہی زیادہ دی اوسکو اللہ ثواب کذا فی در المنثور اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ جو کوئی پڑہی قل ہو اللہ احد مرض الموت مین تو نہ فتنہ مین ڈالا جاویگا قبر اپنی مین اور امن مین رہیگا بہینچنی قبر کی سی اور دن قیامت کے ملایکہ اپنی ہتیلیون مین اوسکو اوٹہا دینگی یہان تلک کہ گذار دینگی اوسکو پل صراط سی طرف جنت کے کذا فی شرح الصدور

الْفَلَقِ وَالنَّاسِ * یہ بیان ہے فضیلت قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس کا عَلَّمَكَ خَيْرَ سُوْرَتَيْنِ قُرِئَتَا الخ * فرمایا پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نی عقبہ صحابی کو کیا نہ سکہاؤن مین تجکو اچہی دو سورتین کہ پڑہی جاتی ہین نقل کی یہہ ابو داود نسائی نی **ف** اچہی یعنی بیچ مقدمہ تعوذ کی یعنی پناہ پکڑنیکی کہ وہ قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس ہین اِقْرَأْ بِهِمَا وَلَنْ تَقْرَأَ بِمِثْلِهِمَا * جب پڑہو یہہ دونون سورتین اور ہرگز نہ پڑہے گا تو کچہہ مانند ان دونون کی یعنی تعوذ کی حق مین نقل کے یہہ نسائی ابن حبان نے وَكَانَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَعَوَّذُ مِنَ الْجَانِّ وَعَيْنِ الْإِنْسَانِ حَتّٰى نَزَلَتِ الْمُعَوِّذَتَانِ اَخَذَ بِهِمَا وَتَرَكَ مَا سِوٰهُمَا ت س ق * اور تہی پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کہ پناہ پکڑتی تہی جنون سی اور نظر آدمی کی سی یعنی ساتہہ اور دعاؤن کی یہان تلک کہ اوترین قل اعوذ برب الفلق اور

قل اعوذ برب الناس جب یہ اوترین تو پکڑا ونکو یعنی ساتھ انکی پناہ پکڑنی اور چھوڑا اوس چیز کو کہ سوا انکی تہی
نقل کی یہ ترمذی نسائی ابن ماجہ نی مَا سَأَلَ سَائِلٌ وَلَا اسْتَعَاذَ مُسْتَعِيذٌ بِمِثْلِهِمَا ؛ مص
نہ مانگا کسی مانگنی والی نی لوو نہ پناہ پکڑی کسی پناہ پکڑنی والی نی ساتھ مانند ان دونون کی نقل کی یہ ابن ابی شیبہ نے
اِقْرَأْ بِهِمَا كُلَّمَا نِمْتَ وَكُلَّمَا قُمْتَ ؛ مص + پڑہ ان دونون کو جب سونی لگی تو اور جب اوٹہی تو نقل
کی یہ ابن ابی شیبہ نی اِقْرَأْ يَا عُقْبَةُ بِقُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ فَإِنَّكَ لَنْ تَقْرَأَ بِسُورَةٍ أَحَبَّ إِلَى اللّٰهِ وَأَبْلَغَ
عِنْدَهُ مِنْهَا فَإِنِ اسْتَطَعْتَ أَنْ لَا تَفُوتَكَ فَافْعَلْ ؛ مس + پڑہ قل اعوذ برب الفلق پس تحقیق تو
ہرگز نہ پڑہیگا کوئی سورت کہ وہ اس سی بہت پیاری ہو طرف اللہ کی اور بہت پہونچنی والی اور خوب پوری ہو نزدیک
اوسکی یعنی حق تعوذ مین پس جو سکی تو یہ کہ نہ ناغہ ہووی تجہسی یعنی پڑہنا اسکا بطور مداومت کی نماز وغیرہ مین پس
نقل کی یہ حاکم نے لَنْ تَقْرَأَ شَيْئًا أَبْلَغَ عِنْدَ اللّٰهِ مِنْ قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ ؛ ی + ہرگز نہ
پڑہیگا تو کوئی چیز کہ خوب پوری ہو نزدیک خدا کی قل اعوذ برب الفلق سی نقل کی یہ ابن سنی نی اَلَمْ تَرَ آيَاتٍ
اُنْزِلَتِ اللَّيْلَةَ لَمْ يُرَ مِثْلُهُنَّ قَطُّ الْفَلَقُ وَالنَّاسُ ؛ م ت س + عجب آیتین ہین اوترین آجکی
رات نہین دیکہین تونی مانند اونکی کبہی کہ وہ سورہ فلق اور سورہ ناس ہین نقل کی یہ مسلم ترمذی نسائی نی **ف**
جو شخص قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس پڑہتا ہے ہمیشہ نہین باقی رہتی کوئی چیز مگر کہ کہتی ہی ای رب بچا اسکو
میری شر سی اور جو الحمد پڑہتا ہی گویا جو تہائی کلام اللہ پڑہا اور جو الہکم التکاثر پڑہتا ہی گویا ہزار آیتین پڑہین
کذا فی در المنثور فی فضایل حم سیم لوو یہ بہی بعد سلام پہیرنی نماز جمعہ کی بیٹہی نماز پر سورہ فاتحہ اور اخلاص
اور قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس سات سات بار تو بخشتا ہی اللہ تعالی اگلی پچہلی گناہ اوسکی اور
دیتا ہی ثواب بقدر گنتی ہر مومن کی اور ایک روایت مین بعد اسکی یہ دعا سات بار پڑہنی زیادہ آئی ہی اَللّٰهُمَّ يَا غَنِيُّ
يَا حَمِيدُ يَا مُبْدِئُ يَا مُعِيدُ يَا رَحِيمُ يَا وَدُودُ اَغْنِنِيْ بِحَلَالِكَ عَنْ حَرَامِكَ وَبِطَاعَتِكَ عَنْ مَعْصِيَتِكَ وَبِفَضْلِكَ
عَمَّنْ سِوَاكَ پس جو کوئی مواظبت کرتا ہی اسپر غنی کرتا ہی اوسکو اللہ تعالی خلق اپنی سی اور رزق دیتا ہی اوسکو ایسی
جاہ سی کہ گمان نہین رکہتا ہی اوسکا اور روایت کی ہی ابن سنی نی حضرت عایشہ سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی

فرمایا کہ جو کوئی پڑہی بعد نماز جمعہ کی قل ہو اللہ احد اور قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس سات سات بار
تو بناہ دیتا ہی اوسکو اللہ تعالی بسبب انکی ہر برائی سی جمعہ دوسری تلک کذا فی وظایف النبی اور بعضی فضایل
کلام اللہ کی اور بعضی سورتون کی کہ مصنف رحمہ اللہ نی بیان نہین کئی ہین مشکوۃ وغیرہ سی چن کر لکہی جاتی ہین تا مفید
ہون فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تمہاری دل زنگ آلودہ ہوجاتی ہین جیسی کہ لوہا پانی پہونچنی سی
زنگ آلودہ ہوتا ہی عرض کیا صحابہ نی صیقل اوسکی کیا ہی فرمایا بہت یاد کرنا موت کا اور تلاوت قرآن کی اور فرمایا
کہ جو کوئی پڑہی قرآن اور عمل کری اوسپر پہنائی جاوینگی ماباپ اوسکی تاج دن قیامت کی کہ روشنی
اوسکی بہت اچہی ہوگی روشنی آفتاب کیسی دنیا کی گہر مین اگر ہو روشنی آفتاب کی اندر گہرون تمہاری سو کیسی
پس کیا گمان ہی تمہارا ساتہ اوس شخص کی کہ عمل کیا اوسپر یعنی اوسکا کیا کچہ درجہ ہوگا جب اوسکی ماں باپ کا
یہہ درجہ ہوا اور فرمایا کہ جسنی پڑہا قرآن اور یاد کیا اوسکو اور حلال جانا حلال اوسکی کو اور حرام جانا حرام اوسکی
کو یعنی عمل کیا اوسپر داخل کریگا اوسکو اللہ تعالی بہشت مین اور قبول کریگا اوسکی شفاعت بیچ حق دس
شخصون کی اہل بیت اوسکی سی کہ سب ایسی ہونگی کہ واجب ہوگی انکی لئی آگ اور فرمایا کہ نہین کوئی شخص کہ پڑہی
قرآن کو پہر بہولجاوی اوسکو مگر کہ ملاقات کریگا اللہ تعالی سی دن قیامت کی کٹا ہوا ہاتہ اور فرمایا کہ نہین ایمان
لایا قرآن پر وہ شخص کہ حلال جانا حرام اوسکی کو اور فرمایا ای اہل قرآن تکیہ کرو قرآن سی یعنی غافل ہو فکر کرنی
معنون اوسکی سی اور کہولنی اسرار اوسکی سی اور فرمایا پڑہو قرآن حق پڑہنی اوسکی کا اوقات رات کی مین اور
دن کے مین یعنی پڑہنی اوسکی مین چار باتین چاہئین ایک تو یہہ کہ لفظون کو درست پڑہنا اور دوسری
معنون کو سمجہنا اور تیسری معنون کا مقصد سمجہنا اور چوتہی اوسکی موافق عمل کرنا جب اسطرح پڑہی حق پڑہنی کا
ادا ہوتا ہی اور فرمایا ظاہر کرو قرآن کو یعنی ظاہر مین طرحسی ہوتا ہی پڑہنا اور عمل کرنا اور تعلیم کرنی
اور فرمایا آواز خوش مین پڑہو قرآن کو اور فکر کرو اوس چیز کو کہ اوسمین ہی یعنی جو آیتین تنبیہ اور وعید اور
ہول کی ہین اوسمین بہت فکر کرو تو کہ تم رستگار رہو اور فرمایا نہ جلدی کرو تو اب اوسکی کو یعنی بدلا اوسکا
دنیا مین نہ چاہو اور آخرت مین ہی اور فرمایا کہ سورہ فاتحہ مین شفا ہی ہر بیماری سی

اور جو کوئی سورہ آل عمران جمعہ کے دن پڑہے رحمت بہیجتے ہین او سپر فرشتے رات تلک اور فرمایا پڑہو سورہ ہود دن
جمعہ کے اور فرمایا جو کوئی سورہ یسٓ اول دن مین پڑہتا ہے روا کیجاتی ہین حاجتین اوسکی اور جو کوئی اسکو پڑہتا ہے
اللہ تعالی کی خوشنودی کے لئے بخشے جاتے ہین اگلے گناہ اوسکے اور فرمایا ہر چیز کے لئے زینت ہے اور زینت قرآن
کی سورہ الرحمن ہے جو کوئی پڑہے سورہ واقعہ ہر رات مین نہ پہنچے اوسکو فاقہ کبہی اور ابن مسعود اپنے بیٹونکو حکم کیا کرتے تہے
کہ پڑہین اسکو ہر شب دوست رکہتے تہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سورہ سبح اسم ربک الاعلی کو اور فرمایا جو کوئی شبکو
سورہ حم دخان پڑہے صبح کرتا ہے کہ بخشش مانگتے ہین اوسکے لئے ستر ہزار فرشتے اور جو کوئی پڑہے ہر دن قل ہو اللہ
دوسو بار دور کئے جاتے ہین اوس سے گناہ پچاس برس کے مگر یہ کہ ہو اوس پر دین یعنے قرض و نکاح نہین بخشا
جاتا اور فرمایا کہ جسکے دل مین کچہہ قرآن مین سے نہین وہ مانند گہر ویران کے ہے اور جامع صغیر مین روایت ہے
کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جب دوست رکہے کوئی تم مین کہ کلام کرے رب اپنے سے پس پڑہے قرآن اور
تلاوت قرآن کی افضل عبادات کی ہے اور جیسی اسکے پڑہنے سے نزدیکی اللہ تعالی کی حاصل ہوتی ہے اور چیز سے ویسی نہین
ہوتی تمام ہوئے حدیث کلام اللہ پڑہنا جب شروع کرے اعوذ پہلے پڑہے اور یہہ جانے کہ اپنے رب سے مین مناجات
کرتا ہون اور رو دے اگرچہ بتکلف ہو اور جب آیت رحمت پر پہونچے خوش ہووے اور دعا کرے اور اگر آیت عذاب پر
پہونچے ڈرے اور پناہ مانگے اور باقی آداب کہ اول کتاب مین گذرے ہین یعنے آداب الذاکرین بجا لاوے اور آخر سورہ فاتحہ
اور آخر سورہ بقرہ کے آمین کہے اور فبای آلاء ربکما تکذبان کے جواب مین کہے ولا بشیء من نعمک ربنا نکذب فلک الحمد
اور آخر سورہ قیامت کے بلی اور آخر مرسلات کے آمنا باللہ اور اول سبح اسم ربک الاعلی کے سبحان ربی الاعلی
اور آخر سورہ والتین کے بلی وانا علی ذلک من الشاہدین کہے اور مسنون ہے تکبیر کہنی اخیر والضحی سے آخر قرآن
تلک پس کہے وقت ختم سورت کے لا الہ الا اللہ واللہ اکبر اور جب ختم کرے قرآن الحمد اور سرا سورہ بقرہ کا مفلحون
تلک پڑہے یہہ خلاصہ ہے وظائف الٰہی کا جس سے مفصل آدمین یا کسی اور کتاب قرأت کے مین اس مقام کو دیکہے

الادعیۃ التی ہی غیر مخصصۃ بوقت دون وقت اور یہہ بیان اون دعاؤن کا ہے کہ وہ نہین خاص کئے گئے
کسی وقت اور سبب کے **ف** بلکہ شامل ہین تمام وقتون اور حالتون اور مطالب دین و دنیا کو

بیان ان کا مخصوص نہین کسی وقت سے

اللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْكَسَلِ وَالْهَرَمِ وَالْمَغْرَمِ وَالْمَأْثَمِ اللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ

وَفِتْنَةِ النَّارِ وَفِتْنَةِ الْقَبْرِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ وَشَرِّ فِتْنَةِ الْغِنٰى وَشَرِّ فِتْنَةِ الْفَقْرِ وَمِنْ شَرِّ

فِتْنَةِ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ اللّٰهُمَّ اغْسِلْ خَطَايَایَ بِمَاءِ الثَّلْجِ وَالْبَرَدِ وَنَقِّ قَلْبِیْ مِنَ الْخَطَايَا كَمَا نَقَّيْتَ

الثَّوْبَ الْاَبْيَضَ مِنَ الدَّنَسِ وَبَاعِدْ بَيْنِیْ وَبَيْنَ خَطَايَایَ كَمَا بَاعَدْتَ بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ

ع + یا اللہ تحقیق مین پناہ پکڑتا ہون ساتھ تیری کاہلی سی اور بہت بڑہاپی سی اور قرض سی اور گناہ کسی
یا اللہ تحقیق مین پناہ پکڑتا ہون ساتھ تیری عذاب آگ کیسی اور فتنہ آگ کیسی یعنی امتحان اسکی کہ موجب دخول دوزخ
کا ہو یا سوال داروغہ دوزخ کیسی اور فتنہ قبر کیسی یعنی حیرانی جواب منکر نکیر کیسی اور عذاب قبر کیسی
اور برائی فتنہ تونگری کیسی یعنی فسق و فجور اور اسراف اور حرام مال کمانیسی اور برائی فتنہ محتاجگی کیسی یعنی
بے صبری اور حسد کرنا مال غنیا پر اور طمع اور برائی فتنہ کانی دجال کیسی یا اللہ پاک کر گناہ میری ساتھ
پانی برف کی اور اولی کے اور پاک کر دل میرا گناہونسی جیسی کہ پاک کیا جاتا ہی کپڑا سفید میل سی اور دوری ڈال
درمیان میری اور درمیان گناہون میری کی جیسی کہ دوری کی تونی درمیان مشرق اور مغرب کی نقل کی
یہہ صحاح ستہ مین اللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْعَجْزِ وَالْكَسَلِ وَالْجُبْنِ وَالْهَرَمِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ
عَذَابِ الْقَبْرِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ خ م د ت حب مس صط ه یا اللہ تحقیق مین
پناہ مانگتا ہون ساتھ تیری عاجزی سی اور کاہلی سی اور نامردی سی اور بڑہاپی سی اور پناہ مانگتا ہون ساتھ تیری
عذاب قبر سی اور پناہ پکڑتا ہون ساتھ تیری فتنہ زندگانی اور موت کیسی نقل کی یہہ بخاری مسلم ابوداود ترمذی
ابن حبان حاکم نی اور طبرانی نی صغیر مین وَاَعُوْذُبِكَ مِنَ الْقَسْوَةِ وَالْغَفْلَةِ وَالْعَيْلَةِ وَالذِّلَّةِ
وَالْمَسْكَنَةِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنَ الْفَقْرِ وَالْكُفْرِ وَالْفُسُوْقِ وَالشِّقَاقِ وَالسُّمْعَةِ وَالرِّيَاءِ وَ
اَعُوْذُبِكَ مِنَ الصَّمَمِ وَالْبَكَمِ وَالْجُنُوْنِ وَالْجُذَامِ وَسَيِّئِ الْاَسْقَامِ ؛ حب مس صط
اور پناہ پکڑتا ہون مین ساتھ تیری سنگدلی سی اور غفلت سی یعنی اداء طاعت مین اور فقر و فاقہ سی اور ذلت سی محتاجگی
کیسی اور پناہ پکڑتا ہون ساتھ تیری محتاجگی سی کہ ساتھ بی صبری کی ہو اور کفر سی اور نافرمانی سی اور مخالفت حق اور اہل دین کیسی اور سمعہ

اور ریاسی یعنی عبادت لوگون کی سنانی و کہانی کو کرنی سی اور پناہ پکڑتا ہون ساتھہ تیری بہری پن سی اور
گونگی پن سی اور سودا سی اور رغبۃ لوگن سی اور تمام بُری بیماریون سی نقل کی یہہ ابن حبان حاکم نی اور طبرانی نی

مستدرک میں اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْهَمِّ وَالْحُزْنِ وَالْعَجْزِ وَالْكَسَلِ وَالْبُخْلِ وَالْجُبْنِ وَضَلَعِ الدَّيْنِ
وَغَلَبَةِ الرِّجَالِ یعنی یا اللہ تحقیق میں پناہ مانگتا ہون ساتھہ تیری فکر اور غم سی و رعاجزی
اور کاہلی اور بخیلی اور نامردی سی اور بوجہہ قرض کسی اور غلبہ آدمیون کسی نقل کی یہہ بخاری ابوداود ترمذی نسائی نے

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْبُخْلِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْجُبْنِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ اَنْ اُرَدَّ اِلٰی اَرْذَلِ الْعُمُرِ
وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الدُّنْيَا وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ یعنی یا اللہ تحقیق میں پناہ مانگتا ہون
ساتھہ تیری بخیلی سی اور پناہ مانگتا ہون ساتھہ تیری نامردی سی اور پناہ مانگتا ہون ساتھہ تیری اس سی کہ پھیرا
جاؤن طرف خوار ترعمر کی اور پناہ مانگتا ہون ساتھہ تیری فتنہ دنیا کسی یعنی سب بلاؤن دنیا کسی کی بیماری
گناہ وغیرہ میں اور پناہ مانگتا ہون ساتھہ تیری عذاب قبر کسی نقل کی یہہ بخاری ترمذی نسائی نی اَللّٰهُمَّ

اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْعَجْزِ وَالْكَسَلِ وَالْجُبْنِ وَالْبُخْلِ وَالْهَرَمِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ اَللّٰهُمَّ اٰتِ نَفْسِیْ
تَقْوٰهَا وَزَكِّهَا اَنْتَ خَيْرُ مَنْ زَكّٰهَا اَنْتَ وَلِيُّهَا وَمَوْلٰهَا اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ عِلْمٍ لَّا يَنْفَعُ
وَقَلْبٍ لَّا يَخْشَعُ وَمِنْ نَفْسٍ لَّا تَشْبَعُ وَمِنْ دَعْوَةٍ لَّا يُسْتَجَابُ لَهَا یعنی یا اللہ تحقیق
میں پناہ مانگتا ہون ساتھہ تیری عاجزی اور کاہلی سی اور نامردی اور بخل اور بہت بڑہاپی سی اور عذاب قبر کسی یا
اللہ دی نفس میری کو پرہیزگاری اوسکی اور پاک کر اوسکو تو بہترین لوگون کا خوب جو کہ پاک کرتی ہیں نفس کو
تو کارساز ہی اوسکا مددگار ہی اوسکا یا اللہ تحقیق میں پناہ مانگتا ہون ساتھہ تیری علم سی کہ نہ نفع دی یعنی
جو علم دین کا نہ ہو یا علم ہی عمل نہ اوس دل سی کہ نہ ڈری اللہ سی اور اوس نفس سی کہ نہ سیر ہو اور قانع نہ ہو اللہ کی
دی پر اور حارص ہو دنیا پر اور اوس دعا سی کہ نہ قبول کیجاوی اور خلاف مرضی حق کی ہو نقل کی یہہ مسلم ترمذی نسائی ابن
ابی شیبہ نی ف ویکر معنی لا یخشع کی یہہ ہیں کہ نہ اطمینان اور تسکین پاوی دل ساتھہ ذکر اللہ کی اور نہ گہتا کرے

ساتھہ اوس چیز کی کہ مقصود ہو کی اللہ نی اوسکا حکم فرمایا اور منع فرمایا کذا ذکرہ العلی اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ

مِنَ الْجُبْنِ وَالْبُخْلِ وَسُوْءِ الْعُمُرِ وَفِتْنَةِ الصَّدْرِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ ۔ د س ق حب یا اللہ تحقیق مین پناہ
مانگتا ہون ساتھ تیری نامردی سی اور بخیلی سی اور برائی عمر کیسی یعنی زندگانی مین اعمال صالح نہون یا تنگی معیشت
مین ہو اور فتنہ سینہ کی سی یعنی عقاید فاسدہ وغیرہ اور عذاب قبر کیسی نقل کے یہہ ابوداود نسائی ابن ماجہ
ابن حبان نی اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِعِزَّتِكَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اَنْ تُضِلَّنِیْ اَنْتَ الْحَیُّ الَّذِیْ لَا یَمُوْتُ
وَالْجِنُّ وَالْاِنْسُ یَمُوْتُوْنَ ۔ م خ س ۔ یا اللہ تحقیق مین پناہ مانگتا ہون ساتھ غلبہ تیری کی
کہ نہین کوئی معبود مگر تو اس سی کہ گمراہ کری تو مجکو تو ہی ہی زندہ جو نہ مریگا اور جن اور آدمی سب مرینگی نقل کے
یہہ مسلم بخاری نسائی نی اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَعُوْذُ بِكَ مِنْ جَهْدِ الْبَلَاءِ وَدَرْكِ الشَّقَاءِ وَسُوْءِ الْقَضَاءِ
وَشَمَاتَةِ الْاَعْدَاءِ ۔ ح ۔ یا اللہ تحقیق مین پناہ مانگتا ہون ساتھ تیری مشقت بلا کیسی اور پالینی بدبختی
کیسی اور بری تقدیر سی اور خوش ہونی دشمنون کیسی یعنی بسبب مصیبت میری کی نقل کے یہہ بخاری نی ف
حضرت عمر رضی اللہ عنہ سی منقول ہی کہ مشقت بلا کی قلت مال کی اور کثرت اولاد کی سبب اور مراد بری تقدیر
سی ہر چیز ہی کہ تقدیر سی حاصل ہو کذا ذکرہ الفخر اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا عَمِلْتُ وَمِنْ
شَرِّ مَا لَمْ اَعْمَلْ ۔ م د س ق ۔ یا اللہ تحقیق مین پناہ مانگتا ہون ساتھ تیری برائی اوس چیز کی سی
کہ کی مینی یعنی گناہ اور برائی اوس چیز کیسی کہ نہین کی مینی یعنی آیندہ کوئی کام خلاف مرضی تیری کی نہو نقل کی یہہ مسلم
ابوداود نسائی ابن ماجہ نی اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا عَلِمْتُ وَمِنْ شَرِّ مَا لَمْ اَعْلَمْ ۔ س
حص ۔ یا اللہ تحقیق مین پناہ مانگتا ہون ساتھ تیری برائی اوس چیز کی سی کہ جانتا ہون مین یعنی امور دین کے
اور دنیا کی اور برائی اوس چیز کیسی کہ نہین جانتا ہون مین نقل کی یہہ نسائی ابن ابی شیبہ نی اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ
اَعُوْذُ بِكَ مِنْ زَوَالِ نِعْمَتِكَ وَتَحَوُّلِ عَافِیَتِكَ وَفُجَاءَةِ نِقْمَتِكَ وَجَمِیْعِ سَخَطِكَ ۔ م د س
یا اللہ تحقیق مین پناہ مانگتا ہون ساتھ تیری جاتی رہنی نعمت تیری کیسی اور بدلنی عافیت تیری کیسی اور ناگہانی
عذاب تیری کی سی اور سب غصہ تیری سی نقل کی یہہ مسلم ابوداود نسائی نی اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ
مِنْ شَرِّ سَمْعِیْ وَمِنْ شَرِّ بَصَرِیْ وَمِنْ شَرِّ لِسَانِیْ وَمِنْ شَرِّ قَلْبِیْ وَمِنْ شَرِّ مَنِیِّیْ ۔ ت د س

طس ۔ یا اللہ تحقیق مین پناہ مانگتا ہون ساتہ تیری برے سماعت اپنی کیسی یعنی بری جہوٹی باتین نہ سنون
اور برائی بینائی اپنی کیسی یعنی گناہ کی چیز نہ دیکہون اور برائی زبان اپنی کیسی یعنی کلام بی معنی اور فحش نہ بکون
اور برائے دل اپنی کیسی یعنی عقاید باطل اور حسد وغیرہ نہون اور برائے منی اپنی کیسی یعنی زنا مین نہ خرچ ہو نقل کے یہہ
ترمذی ابوداود نسائی حاکم نے اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْفَقْرِ وَالْفَاقَةِ وَالذِّلَّةِ وَاَعُوْذُ
بِكَ مِنْ اَنْ اَظْلِمَ اَوْ اُظْلَمَ ؛ د س ق مس ۔ یا اللہ تحقیق مین پناہ مانگتا ہون
ساتہ تیری فقر و فاقہ سی اور خواری سی اور پناہ مانگتا ہون مین ساتہ تیری اس سی کہ ظلم کرون مین یا ظلم کیا
جاؤن مین نقل کے یہہ ابوداود نسائی ابن ماجہ حاکم نے اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْهَدْمِ وَاَعُوْذُ
بِكَ مِنَ التَّرَدِّیْ وَاَعُوْذُبِكَ مِنَ الْغَرَقِ وَالْحَرَقِ وَالْهَرَمِ وَاَعُوْذُبِكَ اَنْ یَّتَخَبَّطَنِیَ الشَّیْطٰنُ
عِنْدَ الْمَوْتِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ اَنْ اَمُوْتَ فِیْ سَبِیْلِكَ مُدْبِرًا وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ اَنْ اَمُوْتَ
لَدِیْغًا د س ص ۔ یا اللہ تحقیق مین پناہ مانگتا ہون ساتہ تیری مکان کی گرنی سی یعنی مکان وغیرہ مین نہ دب جاؤن
اور پناہ مانگتا ہون ساتہ تیری گر پڑنی بلندی کیسی اور پناہ پکڑتا ہون ساتہ تیری ڈوبنی سی اور جلنی سے
اور بہت بڑہاپی سی اور پناہ پکڑتا ہون ساتہ تیری اس سی کہ حیران کری مجہکو شیطان نزدیک مرنی کی
یعنی وسوسی ڈالے اور گمراہ کری اور پناہ پکڑتا ہون ساتہ تیری اس سی کہ مرون مین تیری راہ مین پیٹہ پہیر کر یعنی
جہاد سی بہاگ کر اور پناہ پکڑتا ہون ساتہ تیری اس سی کہ مرون مین سانپ بچہو کی کاٹنی سی نقل کی یہہ ابوداود
نسائی حاکم نی **ف** غرق وغیرہ سی مرنا اگرچہ حکم شہادت کا رکہتا ہی لیکن اس سی پناہ اسلئی مانگی کہ وہ وقت
نازک ہوتا ہی مبادا بی صبری کری اور شیطان قابو پا کر گمراہ کر دی کذا ذکرہ الفخر رح اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ
مُنْكَرَاتِ الْاَخْلَاقِ وَالْاَعْمَالِ وَالْاَهْوَاءِ وَالْاَدْوَاءِ ت حب مس ۔ یا اللہ تحقیق مین پناہ
مانگتا ہون ساتہ تیری بری اخلاق سی اور بری عملون سی اور بری خواہشون سی نقل کی یہہ ترمذی ابن حبان
حاکم نے اور ترمذی کے روایت مین یہہ بہی ہی اور بری بیماریون سی اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْئَلُكَ مِنْ خَیْرِ مَا سَاَلَكَ
مِنْهُ نَبِیُّكَ مُحَمَّدٌ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَنَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ مَا اسْتَعَاذَ مِنْهُ نَبِیُّكَ مُحَمَّدٌ صَلَّی اللّٰهُ

عليه وسلم وانت المستعان وعليك البلاغ ولا حول ولا قوة الا بالله ۞ يا الله تحقيق مين
مانگتا هون تجهسی بهلائی اوس چیز کی که مانگی تجهسی وه نے تیری نبی آنحضرت محمد صلی الله علیه وسلم مین اور پناه پکڑتی مین
ہم ساتهہ تیرے برائی اوس چیز کیسی که پناه مانگی اوس سی تیرے نبی نے که حضرت محمد صلی الله علیه وسلم مین اور تجهسی مدد
مانگی گئی ہی اور تجهپر ہی کفایت یعنی تو ہی سبهون کو کافی ہی اور نہین ہی پهیرنا گناہون سی اور نہ قوت عبادت پر مگر
ساتهہ مدد الله کی نقل کی یہہ ترمذی نی **ف** ابو امامہ صحابی رضی الله عنه کهتی ہین که آنحضرت صلی الله علیه
وسلم نی بہت سی دعا کی مجهی یاد نرہی مینی عرض کیا که یا رسول الله آپنی بہت سی دعا کی که مجهی یاد نرہی فرمایا که بتاتا
ہون تمکو ایسی دعا که سب دعائین انکو مین آجاوین پهر اللهم انا نسألك سارے دعا تعلیم فرمائی که جامع ہی کنز اذکر
الغرر ح اللهم انی اعوذبك من جار السوء فی دار المقامة فان جار البادية يتحول س حب
مس ۞ یا الله تحقیق مین پناه مانگتا ہون ساتهہ تیری ہمسایہ بری سی بیچ گهر سکونت کی کیونکہ تحقیق ہمسایہ جنگل کا
یعنی سفر کا بدل جاتا ہی یعنی وہان سی اور جا چلا جاتا ہی برائی اوسکی سہل ہی نقل کی یہہ نسائی ابن حبان حاکم نی
اعوذ بالله من الكفر والدين ؛ س حب مس ۞ پناه مانگتا ہون ساتهہ الله کی کفر سی اور قرض سی
نقل کی یہہ نسائی ابن حبان حاکم نی اللهم انی اعوذبك من غلبة الدين وغلبة العدو وشماتة
الاعداء ؛ مس حب ۞ یا الله تحقیق مین پناه پکڑتا ہون ساتهہ تیری بہت قرضدار ہونے سی اور غلبہ دشمن
کیسی اور خوش ہونی دشمنون کیسی نقل کی یہہ حاکم ابن حبان نی اللهم انی اعوذبك من علم لا ينفع
وقلب لا يخشع ودعاء لا يسمع ونفس لا تشبع مس مص ومن الجوع فانه بئس الضجيع مص
ص ومن الخيانة فبئست البطانة ومن الكسل والبخل والجبن ومن الهرم ومن ان
ارد الى ارذل العمر ومن فتنة الدجال وعذاب القبر وفتنة المحيا والممات اللهم انا
نسألك عزائم مغفرتك ومنجيات امرك والسلامة من كل اثم والغنيمة من كل بر والفوز با
لجنة والنجاة من النار ؛ مس ۞ یا الله تحقیق مین پناه مانگتا ہون ساتهہ تیری اوس علم سی که نہ نفع دی اور اوس دل سی که نہ ڈری
اور اوس دعا سی که نہ مقبول ہووے اور اوس نفس سی که نہ سیر ہو نقل کی یہہ حاکم ابن ابی شیبہ نے ہو پناه مانگتا ہون

بہوک سی کیونکہ وہ بری ہمخواب ہی یعنی سبب اوسکی ضعف اور خاطر جمعی مین فتور آتا ہی اور سبب ضعف کی عبادت سے
باز رہتا ہی نقل کی یہ حاکم ابن ابی شیبہ نی اور پناہ مانگتا ہون خیانت سی سبب بر خصلت پوشیدہ ہے
اور کاہلی سی اور بخیلی سی اور نامردی سی اور بہت بڑہاپی سی اور اس سی کہ پہیرا جاون طرف خوار تر عمر کی اور
فتنہ دجال کیسی اور عذاب قبر کیسی اور فتنہ زندگانی اور موت کیسی یا اللہ تحقیق ہم مانگتی ہین تجسی عمل کہ لازم
کرین بخشش تیری کو اور مانگتی ہین عمل کہ نجات دین حکم تیری سی یعنی عہدہ حکم تیری سی خلاصی دین اور محفوظ رہنا
ہر گناہ سی اور غنیمت ہر نیکی سی اور مراد کو پہونچنا ساتہہ بہشت کی اور نجات آگ سی نقل کی یہ حاکم نی اَللّٰهُمَّ

اِنِّی اَسْئَلُکَ عِلْمًا نَافِعًا وَاَعُوْذُبِکَ مِنْ عِلْمٍ لَا یَنْفَعُ حصب ہ یا اللہ تحقیق مین مانگتا ہون تجسی علم
نفع دینی والا اور پناہ مانگتا ہون ساتہہ تیری اوس علم سی کہ نہ نفع دی نقل کی یہ ابن حبان نی اَللّٰهُمَّ

اِنِّی اَعُوْذُبِکَ مِنْ عِلْمٍ لَا یَنْفَعُ وَعَمَلٍ لَا یُرْفَعُ وَقَلْبٍ لَا یَخْشَعُ وَقَوْلٍ لَا یُسْمَعُ ہ حب ص مص
یا اللہ تحقیق مین پناہ مانگتا ہون ساتہہ تیری اوس علم سی کہ نہ نفع دی اور اوس عمل سی کہ نہ چڑہایا جاوی آسمان پر
یعنی نہ قبول ہو بسبب باطل ہونی کی یا نہ ہونی اخلاص کی اور اوس دل سی کہ نہ ڈری اور اوس دعا کی نہ مقبول ہو

نقل کی یہ ابن حبان حاکم ابن ابی شیبہ نی اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَعُوْذُبِکَ اَنْ نَرْجِعَ عَلٰی اَعْقَابِنَا اَوْ نُفْتَنَ عَنْ
دِیْنِنَا ہ صحخ ص ہ یا اللہ تحقیق ہم پناہ مانگتی ہین ساتہہ تیری اوس سی کہ پہر جاوین ہم ایڑیون اپنی پر یعنی مرتد
ہو جاوین بعد ایمان کی یا فتنہ مین ڈالی جاوین دین اپنی سی یعنی دین مین قصور آ جاوی نقل کی یہ موقوفا بخاری مسلم نے

نَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ عَذَابِ النَّارِ نَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الْفِتَنِ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ نَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ
فِتْنَةِ الدَّجَّالِ ہ عہ پناہ مانگتی ہین ہم ساتہہ اللہ کی عذاب آگ کیسی پناہ مانگتی ہم ساتہہ اللہ کی فتنون سے
جو ظاہر ہوی اون مین سی اور جو پوشیدہ ہین یعنی آیندہ کو ظاہر ہونگی پناہ مانگتی ہین ہم ساتہہ اللہ کی فتنہ دجال کیسی

نقل کی یہ ابو عوانہ نی اَللّٰهُمَّ اِنِّی اَعُوْذُبِکَ مِنْ عِلْمٍ لَا یَنْفَعُ وَمِنْ قَلْبٍ لَا یَخْشَعُ وَمِنْ نَفْسٍ لَا تَشْبَعُ
وَمِنْ دُعَاءٍ لَا یُسْمَعُ اَللّٰهُمَّ اِنِّی اَعُوْذُبِکَ مِنْ هٰؤُلَاءِ الْاَرْبَعِ ہ مص ص ہ یا اللہ تحقیق
مین پناہ مانگتا ہون ساتہہ تیری اوس علم سی کہ نہ نفع دی اور اوس دل سی کہ نہ ڈری اور اوس نفس سی کہ نہ سیر ہووی اور

اور اس دعا سی کہ نہ مقبول ہو یا اللہ تحقیق مین پناہ مانگتا ہون ساتہ تیری ان چار دن سی نقل کی ہی ابن ابی شیبہ نی
اور طبرانی نی اوسط مین اللّٰہُمَّ اغْفِرْ لِیْ ذُنُوْبِیْ وَ خَطَایَایَ وَ عَمَدِیْ ط س ÷ یا اللہ بخش میری لئی
سب گناہ میری جو چوک کر کی ہین اور جو جان کر کی ہین نقل کی ہی طبرانی نی اوسط مین اللّٰہُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ
مِنْ دُعَاءٍ لَا یُسْمَعُ وَ قَلْبٍ لَا یَخْشَعُ وَ نَفْسٍ لَا تَشْبَعُ ط ÷ یا اللہ تحقیق مین پناہ مانگتا ہون
ساتہ تیری اس دعا سی کہ نہ مقبول ہو اور اس دل سی کہ نہ ڈری اور اس نفس سی کہ نہ سیر ہو نقل کی ہی طبرانی نی
اَللّٰہُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنَ الْکَسَلِ وَ الْہَرَمِ وَ فِتْنَۃِ الصَّدْرِ وَ عَذَابِ الْقَبْرِ ط ÷ یا اللہ تحقیق
مین پناہ مانگتا ہون ساتہ تیری کاہلی سی اور بہت بڑہاپی سی اور فتنہ سینہ کی سی یعنی بری عقاید اور کینہ اور
حسد وغیرہ سی اور عذاب قبر سی نقل کی ہی طبرانی نی اللّٰہُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنْ یَوْمِ السُّوْءِ
وَ مِنْ لَیْلَۃِ السُّوْءِ وَ مِنْ سَاعَۃِ السُّوْءِ وَ مِنْ صَاحِبِ السُّوْءِ وَ مِنْ جَارِ السُّوْءِ فِیْ دَارِ الْمُقَامَۃِ
ط ÷ یا اللہ تحقیق مین پناہ مانگتا ہون ساتہ تیری برے دن سی یعنی جسمین برائے دین و دنیا کی واقع ہو اور بری رات سی
اور بری ساعت سی یعنی جسمین تیری یاد سی غافل ہوون اور یار بری سی یعنی جو نیک صلاح نہ دی اور ہمسایہ بری
سی گہر سکونت کی نقل کی ہی طبرانی نی اللّٰہُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنَ الْبَرَصِ وَ الْجُنُوْنِ وَ الْجُذَامِ وَ سَیِّئِ
الْاَسْقَامِ د س حص ÷ یا اللہ تحقیق مین پناہ مانگتا ہون ساتہ تیری کوڑہ سی اور سودی سی اور جذام سی اور
بری بیماریون سی نقل کی ہی ابو داود و نسائی ابن ابی شیبہ نی اللّٰہُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنَ الشِّقَاقِ وَ
النِّفَاقِ وَ سُوْءِ الْاَخْلَاقِ د ÷ یا اللہ تحقیق مین پناہ مانگتا ہون ساتہ تیری مخالفت سی اور نفاق سی اور
بری خلقون سی نقل کی ہی ابو داود نی اللّٰہُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنَ الْجُوْعِ فَاِنَّہٗ بِئْسَ الضَّجِیْعُ وَ اَعُوْذُ
بِکَ مِنَ الْخِیَانَۃِ فَاِنَّہَا بِئْسَتِ الْبِطَانَۃُ د ÷ یا اللہ تحقیق مین پناہ مانگتا ہون ساتہ تیری بہوک سی پس تحقیق
وہ بری ہمخواب ہی اور پناہ مانگتا ہون ساتہ تیری خیانت سی پس تحقیق وہ بری مصاحب ہی نقل کی ہی ابو داود نی
اللّٰہُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنَ الْاَرْبَعِ مِنْ عِلْمٍ لَا یَنْفَعُ وَ مِنْ قَلْبٍ لَا یَخْشَعُ وَ مِنْ نَفْسٍ لَا
تَشْبَعُ وَ مِنْ دُعَاءٍ لَا یُسْمَعُ د ÷ یا اللہ تحقیق مین پناہ مانگتا ہون ساتہ تیری چار چیزون سی اس علم سی کہ نہ نفع دی

اور اوس سی وہ مکہ نہ ڈوبی ہو یا اوس نفس سی کہ نہ سیر ہو اور اوس دعا سی کہ نہ مقبول ہو نقل کی یہ ابو داود نے

اللھم ربنا آتنا فی الدنیا حسنۃ وفی الآخرۃ حسنۃ وقنا عذاب النار ح م د س

یا اللہ پروردگار ہمارے دے ہمکو دنیا مین بہلائی یعنی عافیت وغیرہ اور آخرت مین بہلائی یعنی بخشش اور جنت اور بچا ہمکو
عذاب آگ سی نقل کی یہ بخاری مسلم ابو داود نسائی نی اللھم اغفر لی خطیئتی وجھلی واسرافی
فی امری وما انت اعلم بہ منی خ م ص + یا اللہ بخش اسطی میرے گناہ کہ جو کر گئی ہین اور انجانی
سی گئی ہین اور زیادتی میرے بیچ کام میرے کی اور وہ گناہ کہ تو بہت جانتا ہی انکو مجہ سی نقل کی یہ بخاری
مسلم ابن ابی شیبہ نے اللھم اغفر لی جدی وھزلی وخطائی وعمدی وکل ذلک عندی خ
م + یا اللہ بخش میرے لیے گناہ کہ قصداً کئی ہین اور ہنسی سی کئی ہین اور چوک کر کئی ہین اور جان کر کئی ہین اور یہ سب
میری پاس موجود ہین یعنی یہ عاجزی اور اقرار اپنی گناہونکا ہی نقل کی یہ بخاری مسلم نی اور ایک روایت مین
یہ جملہ بہی زیادہ آیا ہی انت المقدم وانت المؤخر وانت علی کل شیء قدیر خ + تو ہی آگے
کرنی والا یعنی ساتہ رحمت اور بخشش دینے کی اور تو ہی پیچھے رکہنی والا رحمت سی اور تو ہر چیز پر قادر ہی نقل کی یہ بخاری
مسلم نی اللھم اغفر لی جدی وھزلی وخطائی وعمدی وکل ذلک عندی م ص + یا اللہ بخش میری
گناہ جو قصداً کئی ہین اور ہنسی سی کئی ہین اور چوک کر کئی ہن اور جانکر کئی ہن اور یہ سب میری پاس موجود ہین نقل کی یہ ابن
ابی شیبہ نی اللھم اغسل عنی خطایای بماء الثلج والبرد ونق قلبی من الخطایا کما نقیت الثوب
الابیض من الدنس وباعد بینی وبین خطایای کما باعدت بین المشرق والمغرب خ م + یا اللہ دہو مجہسی گناہ میری
ساتہ پانی برف اور اولی کی اور پاک کر دل میرا گناہوں سی جیسے کہ پاک کیا تونی کپڑی سفید کو میل سی اور دور کر
درمیان میری اور درمیان گناہوں میری کی جیسی کہ دوری کی تونی درمیان مشرق و مغرب کی نقل کی یہ بخاری
مسلم نی اللھم مصرف القلوب صرف قلوبنا علی طاعتک م ص + یا اللہ پہیرنی والی دلونکی پہیر دل ہمارے
طاعت اپنی پر نقل کی یہ مسلم نسائی نی اللھم اھدنی وسددنی م ص + یا اللہ راہ دکہا مجکو اور استقامت دی مجکو
راہ مستقیم پر نقل کی یہ مسلم نی اللھم انی اسئلک الھدی والسداد م + یا اللہ تحقیق مین مانگتا ہون تجہسی

تجھسی ہدایت اور استقامت نقل کی یہہ مسلم نے اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ الْھُدٰی وَالتُّقٰی وَالْعَفَافَ وَالْغِنٰی
م ت ق ۔ یا اللہ تحقیق مین مانگتا ہون تجھسی ہدایت اور پرہیزگاری اور پارسائی اور بی پروائی خلق سے
اور تونگری لکی نقل کی یہہ مسلم ترمذی ابن ماجہ نے اَللّٰھُمَّ اَصْلِحْ لِیْ دِیْنِیَ الَّذِیْ ھُوَ عِصْمَۃُ اَمْرِیْ وَاَصْلِحْ لِیْ
دُنْیَایَ الَّتِیْ فِیْھَا مَعَاشِیْ وَاَصْلِحْ لِیْ اٰخِرَتِیَ الَّتِیْ فِیْھَا مَعَادِیْ وَاجْعَلِ الْحَیٰوۃَ زِیَادَۃً لِّیْ فِیْ کُلِّ
خَیْرٍ وَّاجْعَلِ الْمَوْتَ رَاحَۃً لِّیْ مِنْ کُلِّ شَرٍّ م ۔ یا اللہ سنوار میری لئی دین میرا جو بچاو ہی کام میری کا اور سنوار میری لئی دنیا میری کہ
جسمین زندگانی میری ہی اور سنوار میری لئی آخرت میری کہ جسمین بازگشت میری ہی اور کر زندگانی کو سبب
زیادتی کا واسطی میری ہر نیکی مین یعنی اوسکی سبب سے نیکی بہت کرون اور کر موت کو راحت میری لئی ہر برائی سے
نقل کی یہہ مسلم نی ف دین بچاو کام کا اسلئی ہی کہ درستی تمام امور کی درستی دین سی ہوتی ہی اور بچاو نفس مین
اور مال مین اس سی حاصل ہوتا ہی اور باعث بچنی کا گناہون سی اور عذاب آخرت کی سی ہی یہان کا ل ہی سنوار
دنیا کا وجہ معیشت کی حاصل ہونی سی ہوتا ہی اور توفیق عبادت کی اور خاتمہ بخیر باعث اصلاح آخرت کا ہی اور موت کو
راحت ہر برائی سی کر یعنی اگر فتنہ ظاہر ہو کہ باعث گناہ کرنی اور ایمان سی نکل جانیکا ہو مجھی اوس سی پہلی مار کہ راحت
پاؤن کذا ذکرہ الفخر اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِیْ وَارْحَمْنِیْ وَعَافِنِیْ وَارْزُقْنِیْ ۔ م ۔ وَاھْدِنِیْ ۔ یا اللہ بخش مجھکو
اور رحم کر مجھپر اور عافیت دی مجھکو اور روزی دی مجھکو نقل کی یہہ مسلم نی اور مسلم کی ایک روایت مین پہلی دعا مین
یہہ بھی آیا ہی اور سیدھی راہ دکہا مجھکو رَبِّ اَعِنِّیْ وَلَا تُعِنْ عَلَیَّ وَانْصُرْنِیْ وَلَا تَنْصُرْ عَلَیَّ وَامْکُرْ لِیْ وَلَا
تَمْکُرْ عَلَیَّ وَاھْدِنِیْ وَیَسِّرِ الْھُدٰی لِیْ وَانْصُرْنِیْ عَلٰی مَنْ بَغٰی عَلَیَّ رَبِّ اجْعَلْنِیْ لَکَ ذَکَّارًا لَّکَ شَکَّارًا
لَکَ رَھَّابًا لَّکَ مِطْوَاعًا لَّکَ مُخْبِتًا اِلَیْکَ اَوَّاھًا مُّنِیْبًا رَبِّ تَقَبَّلْ تَوْبَتِیْ وَاغْسِلْ حَوْبَتِیْ وَاَجِبْ
دَعْوَتِیْ وَثَبِّتْ حُجَّتِیْ وَسَدِّدْ لِسَانِیْ وَاھْدِ قَلْبِیْ وَاسْلُلْ سَخِیْمَۃَ صَدْرِیْ ت د ق حب ص س ھ
ای رب میری مدد کر میری یعنی توفیق دی اپنی ذکر کی اور شکر کی اور اچھی عبادت کی اور نہ مدد کر غیر کی میری ضد پر
یعنی نہ غالب کر مجھپر اوسکو منع کری تیری عبادت سی یعنی شیاطین انس و جن کو اور مدد دی مجھکو اوپر یعنی نفس اور شیطان
اور سب دشمنون پر اور نہ مدد دی اونکو مجھپر اور مکر کر میری لئی اوپر اور نہ مکر کر اونکی لئی میری ضد پر اور

سیدہی راہ دکہا مجکو اور آسان کر راہ سیدہی چلنی میری لئی اور مدد دے مجکو اوس شخص پر کہ ظلم کیا مجپر ای پروردگار
میری کر مجکو کہ ہون تجکو بہت یاد کرنی والا تیرا بہت شکر کرنی والا تجسی بہت ڈرنی والا تیری بہت اطاعت
کرنے والا واسطی تیری فروتنی کرنیوالا طرف تیری بہت آہ و نالہ کرنی والا توبہ کرنے والا ای رب
میرے قبول کر توبہ میری اور دہو گناہ میری اور قبول کر دعا میری اور ثابت رکہہ دلیل میری یعنی ایمان یا جواب
منکر نکیر کا اور سیدہی کر زبان میری یعنی سوا ی حق اور سچ بات کی زبان پر نہ آدی اور راہ دکہا دل میری کو اور
نکال کینہ میری سینہ کا نقل کی یہہ چارون نی اور ابن حبان حاکم ابی شیبہ نی ف مکر کہتی ہین فریب کو اور اللہ
تعالی کی مکر سی مراد ہے بہیجنا بلا دن کا دشمنان دین پر ایسی جگہہ سی کہ گمان نہ رکہین کذا ذکرہ القمر اللہم اغفر لنا
وارحمنا وارض عنا وتقبل منا وادخلنا الجنۃ ونجنا من النار واصلح لنا شاننا
کلہ ف یا اللہ بخش ہمکو اور رحم کر ہمپر اور راضی ہو ہمسی یعنی توفیق دی یہ طاعت کی کہ باعث تیری رضا کی ہو
اور قبول کر ہمسی اعمال ہمارے اور داخل کر ہمکو بہشت مین اور نجات دی ہمکو آگ سی اور سنوار ہمارے لئی سب کام ہمارے
نقل کی یہہ ابن ماجہ ابو داود نے اللہم الف بین قلوبنا واصلح ذات بیننا واہدنا سبل السلام
ونجنا من الظلمات الی النور وجنبنا الفواحش ما ظہر منہا وما بطن وبارک لنا فی اسماعنا
وابصارنا وقلوبنا وازواجنا وذریاتنا وتب علینا انک انت التواب الرحیم واجعلنا
شاکرین لنعمتک مثنین بہا قابلیہا واتمہا علینا ف یا اللہ الفت ڈال درمیان دلون ہمارے کی یعنی آپس مین دوستی قابلیہا
رکہین اور اصلاح کر درمیان ہمارے اور دکہا ہمکو راہین سلامتی کی اور نجات دی ہمکو کفر کی اندہیرونسی طرف
ایمان کی روشنی کی اور بچا ہمکو گناہون سی جو کچہہ ظاہر ہوی اون مین سی یعنی جو ہو چکی ہین اونہین بخشدی اور جو
کچہہ چہپی ہین یعنی جو ابہی نہین ہوی اونسی بچا اور برکت دی ہمارے لئی سماعتون ہماری مین اور بینائیون ہماری مین
اور دلون ہمارے مین اور بیبیون ہمارے مین اور اولاد ہمارے مین اور قبول کر توبہ ہمارے کیونکہ تحقیق توہی ہی قبول کرنی
والا مہربان اور کر ہمکو شکر کرنیوالا نعمت اپنی کا تعریف کرنیوالا اوسکا قبول کرنی والا اوسکا اور تمام کر اوسکو
ہمپر نقل کی یہہ ابو داود ابن حبان حاکم طبرانی نی اللہم انی اسالک الثبات فی الامر واسالک عزیمۃ

الرُّشْدِ وَأَسْأَلُكَ شُكْرَ نِعْمَتِكَ وَحُسْنَ عِبَادَتِكَ وَأَسْأَلُكَ لِسَانًا صَادِقًا وَقَلْبًا سَلِيمًا وَأَعُوذُ
بِكَ مِنْ شَرِّ مَا تَعْلَمُ وَأَسْأَلُكَ مِنْ خَيْرِ مَا تَعْلَمُ وَأَسْتَغْفِرُكَ مِمَّا تَعْلَمُ إِنَّكَ أَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوبِ
ت حب حس عفر ف یا اللہ تحقیق مین مانگتا ہون تجہسی ثابت رہنا امر دین مین اور مانگتا ہون تجہسی
قصد کرنا ہدایت کا اور مانگتا ہون تجہسی شکر نعمت تیری کا اور اچہی کرنی عبادت تیری اور مانگتا ہون تجہسی زبان
سچی اور دل سلامت یعنی پاک بری عقاید اور بری خلاق سی اور پناہ مانگتا ہون ساتہ تیری برائی اوس چیز کی جانتا ہی
تو برائی اوسکی اور مانگتا ہون تجہسی بہلائی اوس چیز کی کہ جانتا ہی تو بہلائی اوسکی اور بخشش مانگتا ہون تجہسی اوس
گناہ سی کہ جانتا ہی تو یعنی اور مین نہین جانتا تحقیق تو ہی ہی جاننی والا پوشیدہ چیزون کا نقل کی یہہ ترمذی ابن
حبان حاکم ابن ابی شیبہ نی اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي مَا قَدَّمْتُ وَمَا أَخَّرْتُ وَمَا أَسْرَرْتُ وَمَا أَعْلَنْتُ
وَمَا أَنْتَ أَعْلَمُ بِهِ مِنِّي مس لَا إِلَٰهَ إِلَّا أَنْتَ ف یا اللہ بخش میری لئی وہ گناہ کہ پہلی کئی مینی اور پیچہی کئی مینی
اور جو پوشیدہ کئی مینی اور ظاہر کئی مینی اور وہ جو تو بہت جانتا ہی اونکو مجہسی نقل کی یہہ حاکم احمد نے اور
ایک روایت احمد کی مین یہہ ہی آیا ہی نہین کوئی معبود مگر تو اللَّهُمَّ اقْسِمْ لَنَا مِنْ خَشْيَتِكَ مَا يَحُولُ
بِهِ بَيْنَنَا وَبَيْنَ مَعَاصِيكَ وَمِنْ طَاعَتِكَ مَا تُبَلِّغُنَا بِهِ جَنَّتَكَ وَمِنَ الْيَقِينِ مَا تُهَوِّنُ بِهِ عَلَيْنَا
مَصَائِبَ الدُّنْيَا ف یا اللہ نصیب کر ہماری لئی ڈر اپنی سی وہ چیز کہ حائل ہووی تو سبب اوسکی درمیان ہمارے اور درمیان
گناہون اپنی کی یعنی اوس ڈر کی سبب سی تیری گناہون سی بچین اور نصیب کر ہمکو طاعت اپنی سی وہ چیز کہ پہنچاوی
تو سبب اوسکی بہشت اپنی مین اور نصیب کر یقین سی وہ چیز کہ آسان کری تو سبب اوسکی ہم پر مصیبتین دنیا کی
ف یعنی یقین ذات اور صفات اپنی پر اور فرمائی ہوئی رسول مقبول پر ایسا دی کہ سختیان دنیا کی
آسان ہون مثلاً جسکو اللہ کی رزاقی کا یقین ہوگا ہرگز فکر نہین کرنی کا اور بیہودہ سا ریگا اور صبر یا جو کوئی یقین
کریگا کہ مصیبتین آخرت کی اشد ہین دنیا کی مصیبتین ناپایدار ہین تو اوسکو دنیا کی مصیبتین آسان ہو جاینگی پس
ایسا یقین عطا فرما آمین رب العالمین وَمَتِّعْنَا بِأَسْمَاعِنَا وَأَبْصَارِنَا وَقُوَّتِنَا مَا أَحْيَيْتَنَا
وَاجْعَلْهُ الْوَارِثَ مِنَّا ف اور فائدہ مند کر ہمکو ساتہ شنوائیون ہماری کی اور بینائیون ہماری کی

اور قوت ہماری کی جب تلک زندہ رکہی تو ہمکو اور کر فائدہ مند یکو وارث ہمارا **ف** یعنی باقی رکہہ

اوسکو اون لوگون مین کہ بعد میرے ہونگی یا باقی رکہہ اوسکو اخیر عمر میری تلک وَاجْعَلْ ثَأْرَنَا عَلٰى مَنْ

ظَلَمَنَا وَانْصُرْنَا عَلٰى مَنْ عَادَانَا وَلَا تَجْعَلْ مُصِيْبَتَنَا فِيْ دِيْنِنَا وَلَا تَجْعَلِ الدُّنْيَا اَكْبَرَ

هَمِّنَا وَلَا مَبْلَغَ عِلْمِنَا وَلَا غَايَةَ رَغْبَتِنَا وَلَا تُسَلِّطْ عَلَيْنَا مَنْ لَّا يَرْحَمُنَا ت س

صس اور کر کینہ کشی ہمارے اوس شخص پر کہ ظلم کیا ہی ہمپر یعنی ظالم ہی سی بدلہ لین اور کسی پر زیادتی نکرین اور مدد

کر ہمکو اوس شخص پر کہ دشمنی رکہے ہمسی اور نکر مصیبت ہماری دین ہمارے مین یعنی ایسی چیز مین نہ مبتلا کر کہ باعث

نقصان دین کے ہو اور نہ کر دنیا کو بہت بڑا غم ہمارا اور نہ نہایت علم ہماری سکے اور نہ نہایت

رغبت ہماری کی اور نہ مسلط کر ہمپر اوسکو کہ نہ رحم کری ہمپر نقل کی یہ ترمذی نسائی حاکم نے **ف** دنیا کو نہایت

علم ہماریکا نکر یعنی تمام و کمال دنیا کی فکر اور تدبیر مین نہ رہین بلکہ وی تمام غم و فکر امور آخرت کی کرنا ہمکو لغرض روایت

ہی مشکوٰۃ مین کہ کم تہی یہ بات کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اوٹہین مجلس سی یہان تلک کہ پڑہین یہ دعا واسطی

یارون اپنی کی یعنی اکثر اوقات مجلس مین یہ پڑہتی تہی اَللّٰهُمَّ زِدْنَا وَلَا تَنْقُصْنَا وَاَكْرِمْنَا وَلَا تُهِنَّا

وَاَعْطِنَا وَلَا تَحْرِمْنَا وَاٰثِرْنَا وَلَا تُؤْثِرْ عَلَيْنَا وَاَرْضِنَا وَارْضَ عَنَّا ت س صس

یا اللہ زیادہ دی ہمکو علم اور عمل اور نعمتین اپنی اور نہ کم کر نعمتین ہمسی اور بزرگ قدر رکہہ ہمکو اور نہ سبک کر ہمکو اور دی ہمکو

خیر و برکت دنیا اور آخرت کی اور نہ محروم کر ہمکو اور پسند کر ہمکو اور غالب کر دشمنان دین پر اور نہ پسند کر کسیکو

ہمپر اور راضی کر ہمکو اپنی تقدیر پر اور راضی ہو ہمسی ساتہہ عبادت کی اگرچہ کم ہو نقل کی یہ ترمذی نسائی حاکم نی

اَللّٰهُمَّ اَلْهِمْنِيْ رُشْدِيْ وَاَعِذْنِيْ مِنْ شَرِّ نَفْسِيْ ت یا اللہ دلمین ڈال میری ہدایت میری اور بچا مجکو

برائی نفس میری کی سی نقل کی یہ ترمذی نی اَللّٰهُمَّ قِنِيْ شَرَّ نَفْسِيْ وَاعْزِمْ لِيْ عَلٰى رُشْدِ اَمْرِيْ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ

لِيْ مَا اَسْرَرْتُ وَمَا اَعْلَنْتُ وَمَا اَخْطَأْتُ وَمَا عَمَدْتُ وَمَا جَهِلْتُ بس ہن حب یا اللہ

بچا مجکو برائی نفس میری کی سی اور محکم کر میری لئی ارادہ بہلائی کام میرے کی یا اللہ بخش میرے لئی وہ گناہ

کہ پوشیدہ کئی مینی اور جو ظاہر کئی مینی اور جو چوک کر کئی مینی اور جو جان کر کئی مینی اور

یہ جملہ بعضی نسخون مین زیادہ پایا ہی یعنی نسخۂ صحیح مین نہین ... جامع صغیر مین بہی ... حصن حصین مشکوٰۃ فارسی

وَمَالِیله

سینے اور جونادانی سی کی سینے نقل کی یہہ حاکم نسائی ابن حبان نے اَسْاَلُ اللّٰهَ الْعَافِيَةَ
فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ ٭ ت ٭ مانگتا ہون مین اللہ تعالی سی عافیت دنیا اور
آخرت مین نقل کی یہہ ترمذی نے اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ فِعْلَ الْخَيْرَاتِ
وَتَرْكَ الْمُنْكَرَاتِ وَحُبَّ الْمَسَاكِيْنِ وَاَنْ تَغْفِرَ لِيْ وَتَرْحَمَنِيْ وَاِذَا اَرَدْتَ
بِقَوْمٍ فِتْنَةً فَتَوَفَّنِيْ غَيْرَ مَفْتُوْنٍ وَاَسْئَلُكَ حُبَّكَ وَحُبَّ مَنْ يُّحِبُّكَ
وَحُبَّ عَمَلٍ يُّقَرِّبُ اِلٰى حُبِّكَ ٭ ت مس ٭ یا اللہ تحقیق مین مانگتا ہون
تجسی توفیق بہلائیون کی کرنیکی اور چہوڑنی برائیون کی اور دوستی محتاجونکی یعنی مین اونکو دوست رکہون
یا وہ مجہی دوست رکہین اور یہہ کہ بخشی تو مجکو اور رحم کری مجپر اور جب چاہی تو ساتہہ کسی قوم کی فتنہ بس مار مجکو
غیر فتنہ زدہ اور مانگتا ہون تجسی محبت تیری اور محبت اوسکی کہ دوست رکہتا ہی تجکو اور مانگتا ہون محبت اوس
عمل کی کہ نزدیک کری طرف محبت تیری کی نقل کی یہہ ترمذی حاکم نے ف روایت ہی مشکوۃ کی
باب المساجد مین حاصل مختصر اوسکا یہہ ہی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتی ہین کہ اللہ تعالی نے مجکو فرمایا
تین بار کہ ای محمد کس چیز کی ثواب لیجاتی ہین فرشتی آسمین جہگڑتی ہین یعنی وہ کہتا ہی مین لیجاؤن وہ کہتا ہی
مین لیجاؤن پہر مجہی علم اوسکا دیا کہا مینی کفارات کی لئی جہگڑتے ہین فرمایا اللہ تعالی نے کیا ہین وہ کہا
مینی قدم رکہنی طرف جماعات کی اور بیٹہنا مسجدون مین بعد نماز کی یعنی دوسری نماز کی منتظر اور پورا کرنا
وضو کا وقتون سخت مین یعنی مثل سردی وغیرہ کی فرمایا پہر کس چیز کے لئی جہگڑتی ہین عرض کیا مینی درجات کی لئی
فرمایا وہ کیا ہین کہا مینی کہانا کہلانا اور نرم کلام کرنا اور نماز تہجد کے اوس حال مین کہ لوگ سوتی ہین پہر
اللہ تعالی نی فرمایا مانگ تو یہی دعا مانگی یعنی اور ایک روایت مین ہی کہ اللہ تعالی نی فرمایا کہ ای محمد ہر نماز
کے بعد یہہ دعا پڑہا کر مگر اوس روایت مین کچھہ الفاظ بہ نسبت اسکی کم ہین اور بعض لفظون مین فرق ہے

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ حُبَّكَ وَحُبَّ مَنْ يُّحِبُّكَ وَالْعَمَلَ الَّذِيْ يُبَلِّغُنِيْ حُبَّكَ اَللّٰهُمَّ
اجْعَلْ حُبَّكَ اَحَبَّ اِلَيَّ مِنْ نَّفْسِيْ وَاَهْلِيْ وَمِنَ الْمَاءِ الْبَارِدِ ٭ صی ٭ یا اللہ تحقیق مین مانگتا ہون تجسی محبت

تیری اور محبت اوسکی کہ دوست رکھی مجھکو اور محبت اوس عمل کی کہ پہونچاوی مجھکو محبت تیری کو یا اللہ کر
محبت اپنی بہت پیاری طرف میرے محبت جان میری کیسی اور مال میری کیسی اور ٹھنڈی پانی کی نقل کی یہہ ترمذی حاکم
ف محبت ٹھنڈی پانی کی وسی ہوتی ہی ایسی ہی تیری محبت ویسی رکہوں فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ
یہہ دعا دعاؤں داود علیہ السلام کیسی ہی کہا نقل مشکوٰۃ اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنِيْ حُبَّكَ وَحُبَّ مَنْ يَّنْفَعُنِيْ
حُبُّهٗ عِنْدَكَ اَللّٰهُمَّ فَكَمَا رَزَقْتَنِيْ مِمَّا اُحِبُّ فَاجْعَلْهُ قُوَّةً لِّيْ فِيْمَا تُحِبُّ یا اللہ نصیب کر مجھکو محبت اپنی اور محبت
اوس شخص کی کہ نفع دی مجھکو محبت اوسکی تیری پاس یا اللہ پس جیسی کہ نصیب کی تونی مجھکو وہ چیز کہ دوست رکھتا ہوں میں
پس کر اوسکو سبب قوت میری کا اوس چیز میں کہ دوست رکھتا ہی ف یعنی مال اور عافیت وغیرہ کہ عطا فرمائی
ہی اوسکو سبب شکر اور عطا کا کہ خرچ کروں اوسکو تیری راہ میں اور خوشنودی تیری میں اَللّٰهُمَّ وَمَا
زَوَيْتَ عَنِّيْ مِمَّا اُحِبُّ فَاجْعَلْهُ فَرَاغًا لِّيْ فِيْمَا تُحِبُّ یا اللہ اور وہ چیز کہ باز رکھی تونی مجھسی یعنی دی
اوس چیز سی کہ دوست رکھتا ہوں میں پس کر اوسکو سبب فراغت میری کا بیچ اوس چیز کی کہ دوست رکھتا ہے تو
نقل کے یہہ ترمذی نی ف یعنی مال وغیرہ جو نہیں دیا ہے اوسکو باعث مشغولی عبادت اپنی کا کر کہ بغیر
مانع کی تیری عبادت ہی میں مشغول رہوں اَللّٰهُمَّ مَتِّعْنِيْ بِسَمْعِيْ وَبَصَرِيْ وَاجْعَلْهُمَا الْوَارِثَ
مِنِّيْ وَانْصُرْنِيْ عَلٰى مَنْ يَّظْلِمُنِيْ وَخُذْ مِنْهُ بِثَارِيْ ت مس ر یا اللہ فائدہ مند کر مجھکو سا
سماعت میری کی اور بینائی میری کی اور کر اونکو وارث مجھسی یعنی باقی آخر عمر تلک اور مدد دی مجھکو اوپر اوس شخص کے
کہ ظلم کری مجھپر اور لی اوسی کینہ اور بدلہ میرا نقل کے یہہ ترمذی حاکم بزار نی یَا مُقَلِّبَ الْقُلُوْبِ ثَبِّتْ
قَلْبِيْ عَلٰى دِيْنِكَ ت مس ا مص ای پھیرنی والی دلونکی ثابت رکھہ دل میرا دین اپنی پر نقل
کی یہہ ترمذی نسائی حاکم احمد ابو یعلی نے اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ اِيْمَانًا لَّا يَرْتَدُّ وَنَعِيْمًا لَّا يَنْفَدُ
وَمُرَافَقَةَ نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ اَعْلٰى دَرَجَةِ الْجَنَّةِ جَنَّةِ الْخُلْدِ مس حب
مس ہ یا اللہ تحقیق میں مانگتا ہوں تجھسی وہ ایمان کہ تغیر نہو یعنی ثابت رہی اور وہ نعمت کہ نہ فنا ہو یعنی نعمت
بہشت کی کہ ہمیشہ باقی رہیگی اور رفاقت نبی اپنی کی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم میں بیچ بلندتر درجہ بہشت

بہشت کی کہ نام اوسکا منبتہ الخلد ہی نقل کی یہ نسائی ابن حبان حاکم نی ف یہ معنی ہین کہ اونکا سا
درجہ ملی بلکہ یہ چاہتا ہون کہ توفیق اچھی عملونکی ہو تا رفاقت اور خدمتگاری لوگونکی نصیب ہو آمین آمین

رب العالمین کذا ذکر المصنف اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ نَسْئَلُكَ صِحَّةً فِیْ اِیْمَانٍ وَّاِیْمَانًا فِیْ حُسْنِ خُلُقٍ

وَّنَجَاحًا تُتْبِعُهٗ فَلَاحًا وَّرَحْمَةً مِّنْكَ وَعَافِيَةً وَّمَغْفِرَةً مِّنْكَ وَرِضْوَانًا س مس ٭ یا اللہ
تحقیق مین مانگتا ہون تجھسی صحت ایمان مین اور ایمان بیچ نیک خلق کی اور مراد پانی کہ پیچھی لاوی تو اوسکی چھٹکارا
اور رحمت تجھسی یعنی توفیق طاعت کی اور عافیت اور بخشش تجھسی اور خوشنودی نقل کی یہ نسائی حاکم نی

اَللّٰهُمَّ انْفَعْنِیْ بِمَا عَلَّمْتَنِیْ وَعَلِّمْنِیْ مَا یَنْفَعُنِیْ وَزِدْنِیْ عِلْمًا تَشْفَعُنِیْ بِہٖ ص س ٭ یا اللہ فائدہ دی مجکو ساتھ اوس
چیز کی کہ سکھائی تو نی یعنی علم پر عمل نصیب کر اور سکھا مجکو وہ چیز کہ فائدہ دی مجکو یعنی اوسی قدر سیکھون کہ فائدہ مند
ہو اور نصیب کر مجکو وہ علم کہ نفع دی تو مجکو ساتھ اوسکی نقل کی یہ حاکم نسائی نی اَللّٰهُمَّ انْفَعْنِیْ بِمَا عَلَّمْتَنِیْ وَعَلِّمْنِیْ مَا یَنْفَعُنِیْ

وَزِدْنِیْ عِلْمًا اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰی كُلِّ حَالٍ وَّاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ حَالِ اَهْلِ النَّارِ ت ق ش ٭ یا اللہ نفع دی مجکو ساتھ اوس چیز کی کہ سکھائی تو نی
مجکو اور سکھا مجکو وہ چیز کہ نفع دی مجکو اور زیادہ کر مجکو علم شکر ہی اللہ تعالی کا ہر حال اور پناہ مانگتا ہون ساتھ اللہ تعالی کی
حال دوزخ والونکی سی نقل کی یہ ترمذی ابن ماجہ ابن ابی شیبہ نی ف سبحان اللہ ہی عجب شکر ہی نعمت ہان یہ کہ فرض
بھی اگر دنیا مین کوئی تمام عمر دکھ مین گرفتار رہی تو نجات پانا دوزخ سی کفایت کرتا ہی نعمت ہونی مین اور وجب کرتا ہی شکر کو کذا ذکر

المصنف رح اَللّٰهُمَّ بِعِلْمِكَ الْغَيْبَ وَقُدْرَتِكَ عَلَى الْخَلْقِ اَحْيِنِيْ مَا عَلِمْتَ الْحَيٰوةَ خَيْرًا لِّيْ وَتَوَفَّنِيْ اِذَا عَلِمْتَ الْوَفَاةَ

خَيْرًا لِّيْ وَاَسْئَلُكَ خَشْيَتَكَ فِي الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ وَكَلِمَةَ الْاِخْلَاصِ فِي الرِّضٰى وَالْغَضَبِ وَاَسْئَلُكَ نَعِيْمًا لَّا

يَنْفَدُ وَقُرَّةَ عَيْنٍ لَّا تَنْقَطِعُ وَاَسْئَلُكَ الرِّضٰى بِالْقَضَاءِ وَبَرْدَ الْعَيْشِ بَعْدَ الْمَوْتِ وَلَذَّةَ النَّظَرِ

اِلٰى وَجْهِكَ وَالشَّوْقَ اِلٰى لِقَائِكَ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ ضَرَّاءَ مُضِرَّةٍ وَّفِتْنَةٍ مُّضِلَّةٍ اَللّٰهُمَّ زَيِّنَّا

بِزِيْنَةِ الْاِيْمَانِ وَاجْعَلْنَا هُدَاةً مُّهْتَدِيْنَ س مس ا ط ٭ یا اللہ بحق جاننی اپنی کی علم غیب کو اور
بحق قدرت اپنی کی خلق پر زندہ رکھیو مجکو جب تلک کہ جانی تو زندگانی بہتر میری لئی اور مار مجکو جب جانی تو مرنیکو
بہتر میری لئی اور مانگتا ہون تجھسی ڈر تیرا باطن و ظاہر مین اور مانگتا ہون کہنا کلمہ حق کا خوشی اور غضب مین

اور مانگتا ہون تجہسی وہ نعمت کہ نہ فنا ہووے اور ٹہنڈک آنکہہ کی کہ نہ منقطع ہووے اور مانگتا ہون تجہسی راضی ہونا ساتہہ
تقدیر کی اور خوشی زندگانی کی پیچہی مرنیکی یعنی راحت ہمیشہ کی برزخ اور قیامت مین اور لذت دیکہنی کی طرف مونہہ تیریکی یعنی آخرت مین اور
شوق طرف ملنی تیری کی اور پناہ مانگتا ہون تجہسی سختی ضرر کرنیوالی سی یعنی بیماری اور فقر سی کہ جسمین صبر نہووے اور فتنہ گمراہ کرنیوالی سی یعنی زیادہ
مال و جاہ کی کہ گمراہ کری یا اللہ آراستہ کر ہمکو ساتہہ زینت ایمان کی اور کر ہمکو راہ دکہانیوالی راہ پانیوالی نقل کی یہہ نسائی حاکم احمد طبرانی نی
ف مانگتا ہون کہنا حق کا یعنی حق بات کہون خواہ خلق مجہسی راضی ہوں یا ناراض یا اپنی خوشی خفگی مین حق بات کہون مثل
عوام کی نہ ہون کہ خفگی مین برا کہتی ہین اور خوشی مین خوشامد کرتی ہین اور ٹہنڈک آنکہون کی یعنی لذت لون کی یا باقی
رہنا اولاد کا بعد اوسکی یا مراد ہمیشگی نماز کی اور اولی یہہ ہی کہ مراد بہلائی دونون جہانکی مراد لین
اور راہ پانیوالی یعنی جیسی اورون کو اچہی راہ بتا دین آپ بہی اوسپر عمل کرین ایسی نہون خود فضیحت
و دیگری را نصیحت کذا ذکر الفخر یح ایکبار حضرت عمار صحابی نے نماز پڑہائی لیکن نماز مین اختصار کیا کسی نے
کہا کہ تمنی تخفیف کی نماز مین انہون نے کہا کہ مجہی کچہہ حرز نہین ہی کہ مین نی اوسمین دعا پڑہی ہی کہ سنی مینی
رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم سی پہر یہہ دعا پڑہی اللہم بعلمک الغیب آخر تلک کذا فی النسائی اور
شیخ عبدالحق رح نی لکہا ہی کہ ظاہر یہہ ہی کہ التحیات کی بعد پڑہتی ہونگی اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ
مِنَ الْخَيْرِ كُلِّهٖ عَاجِلِهٖ وَاٰجِلِهٖ مَا عَلِمْتُ مِنْهُ وَمَا لَمْ اَعْلَمْ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنَ الشَّرِّ كُلِّهٖ
عَاجِلِهٖ وَاٰجِلِهٖ مَا عَلِمْتُ مِنْهُ وَمَا لَمْ اَعْلَمْ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ مِنْ خَيْرِ مَا سَاَلَكَ عَبْدُكَ
وَنَبِيُّكَ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا عَاذَ مِنْهُ عَبْدُكَ وَنَبِيُّكَ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ الْجَنَّةَ وَمَا
قَرَّبَ اِلَيْهَا مِنْ قَوْلٍ اَوْ عَمَلٍ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنَ النَّارِ وَمَا قَرَّبَ اِلَيْهَا مِنْ قَوْلٍ اَوْ عَمَلٍ وَاَسْئَلُكَ
اَنْ تَجْعَلَ كُلَّ قَضَاءٍ قَضَيْتَهٗ لِیْ خَيْرًا یا اللہ تحقیق مین مانگتا ہون تجہسی تمام بہلائیان اس جہانمین اور اوس جہان مین
جو کچہہ کہ جانتا ہون مین اوسی اور جو کچہہ کہ نہین جانتا ہون نہین اور پناہ پکڑتا ہون ساتہہ تیری تمام برائیون سی اس
جہان مین اور اوس جہان مین جو کچہہ کہ جانتا ہون مین اوسی اور جو کچہہ کہ نہین جانتا ہون نہین یا اللہ تحقیق مین
مانگتا ہون تجہسی بہلائی اوس چیز کی کہ مانگی تجہسی بندی تیری نی اور نبی تیری نی اور پناہ مانگتا ہون مین ساتہہ تیری برائی

عَاذَ بِهٖ عَبْدُكَ
اَعَاذَ مِنْهُ
بِكَ عَبْدُكَ

برای اوس چیز کیسی کہ پناہ مانگی اوس سی بندہ تیرے نبی او رنبی تیرے نی یا اللہ تحقیق مین مانگتا ہون تجہسی بہتر اور
وہ چیز کہ نزدیک کری طرف اوسکی کلام ہو یا کام اور پناہ مانگتا ہون ساتہہ تیری دوزخ سی اور اوس چیز سی
کہ نزدیک کری طرف اوسکی کلام ہو یا کام اور مانگتا ہون تجہسی یہہ کہ کری تو ہر تقدیر میری لئی بہتر نقل کی یہہ ابن ماجہ
ابن حبان حاکم نی وَأَسْأَلُكَ مَا قَضَيْتَ لِي مِنْ أَمْرٍ أَنْ تَجْعَلَ عَاقِبَتَهُ رُشْدًا ص مانگتا ہون مین تجہسی
یہہ کہ جو کچہہ حکم کیا تو نی میری لئی کسی امر کی تو انجام اوسکا اچہا نقل کی یہہ حاکم نے اللّٰهُمَّ أَحْسِنْ عَاقِبَتَنَا
فِي الْأُمُورِ كُلِّهَا وَأَجِرْنَا مِنْ خِزْيِ الدُّنْيَا وَعَذَابِ الْآخِرَةِ حب صس یا اللہ اچہا کر انجام ہمارا سب
کاموں مین اور بچا ہمکو رسوائی دنیا اور عذاب آخرت کی نقل کی یہہ ابن حبان حاکم نی اللّٰهُمَّ احْفَظْنِي بِا
لْإِسْلَامِ قَائِمًا وَاحْفَظْنِي بِالْإِسْلَامِ قَاعِدًا وَاحْفَظْنِي بِالْإِسْلَامِ رَاقِدًا وَلَا تُشْمِتْ
بِي عَدُوًّا وَلَا حَاسِدًا اللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ مِنْ كُلِّ خَيْرٍ خَزَائِنُهُ بِيَدِكَ مس یا اللہ نگاہ رکہہ مجہکو
ساتہہ اسلام کی کہڑی ہوئی اور نگاہ رکہہ مجہکو ساتہہ اسلام کی بیٹہی ہوئی اور نگاہ رکہہ مجہکو ساتہہ اسلام کی سوتی
اور نہ خوش کر سبب مصیبت میری کی دشمن کو اور نہ حاسد کو یا اللہ تحقیق مین مانگتا ہون تجہسی ہر بہلائی کہ خزانی
اوسکی بیچ ہاتہہ تیرے کی ہین نقل کی یہہ حاکم ابن حبان نی اللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا أَنْتَ آخِذٌ
بِنَاصِيَتِهِ وَأَسْأَلُكَ مِنَ الْخَيْرِ الَّذِي هُوَ بِيَدِكَ كُلِّهِ حب یا اللہ تحقیق مین پناہ پکڑتا ہون ساتہہ تیری
برائی اوس چیز کیسی کہ تو پکڑنی والا ہے بال پیشانی اوسکی کی یعنی تیری قبضہ قدرت مین ہے اور مانگتا ہون تجہسی تمام
بہلائیاں کہ جو بیچ ہاتہہ تیرے کے ہین نقل کی یہہ ابن حبان نی اللّٰهُمَّ إِنَّا نَسْأَلُكَ مُوجِبَاتِ رَحْمَتِكَ وَ
عَزَائِمَ مَغْفِرَتِكَ وَالسَّلَامَةَ مِنْ كُلِّ إِثْمٍ وَالْغَنِيمَةَ مِنْ كُلِّ بِرٍّ وَالْفَوْزَ بِالْجَنَّةِ وَالنَّجَاةَ مِنَ النَّارِ مس
یا اللہ تحقیق ہم مانگتی ہین تجہسی اعمال کہ واجب کرین رحمت تیری کو اور لازم کرین بخشش تیری کو اور سلامتی ہر
گناہ سی اور غنیمت ہر نیکی سی اور مراد پانی ساتہہ بہشت کی اور نجات آگ سی نقل کی یہہ حاکم طبرانی نے
اللّٰهُمَّ لَا تَدَعْ لَنَا ذَنْبًا إِلَّا غَفَرْتَهُ وَلَا هَمًّا إِلَّا فَرَّجْتَهُ وَلَا دَيْنًا إِلَّا قَضَيْتَهُ وَلَا حَاجَةً
مِنْ حَوَائِجِ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ إِلَّا قَضَيْتَهَا يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ ط طب یا اللہ نہ چہوڑ ہماری سی لئے

کوئی گناہ مگر کہ بخشی تو اوسکو اور نہ چھوڑ کوئی فکر مگر کہ دور کری تو اوسکو اور نہ کوئی قرض مگر کہ ادا کری تو اوسکو
اور نہ کوئی حاجت حاجتوں دنیا اور آخرت کیسی مگر کہ روا کری تو اوسکو ای بہت رحم کرنے والی سب رحم کرنی والون
سی نقل کی ہے طبرانی نی کبیر مین اور کتاب الدعا مین اَللّٰھُمَّ اَعِنَّا عَلٰی ذِکْرِکَ وَشُکْرِکَ وَحُسْنِ
عِبَادَتِکَ ۔ ص ١ یا اللہ مدد کر ہماری اپنی ذکر کرنی پر اور اپنی شکر کرنی پر اور اپنی اچھی عبادت کرنی پر یعنی
اسطرح عبادت کرین گویا تجکو دیکھتی ہین نقل کی ہے حاکم احمد نی اَللّٰھُمَّ اَعِنِّیْ عَلٰی ذِکْرِکَ وَشُکْرِکَ وَ
حُسْنِ عِبَادَتِکَ ۔ د ۔ یا اللہ مدد کر میری ذکر کرنی اپنی پر اور شکر کرنی اپنی پر اور اچھی کرنی عبادت اپنی پر
نقل کی ہے بزار نی اَللّٰھُمَّ قَنِّعْنِیْ بِمَا رَزَقْتَنِیْ وَبَارِکْ لِیْ فِیْہِ وَاخْلُفْ عَلٰی کُلِّ غَائِبَۃٍ لِّیْ بِخَیْرٍ
ص ۔ یا اللہ قناعت دی مجکو ساتھ اوس چیز کی کہ نصیب کی تو نی مجکو یعنی تھوڑی ہو یا بہت اور برکت دی
میری لئی اوسمین اور خلیفہ ہو ہر چیز میری پر کہ غایب ہی یعنی مال و اہل میری حفاظت اپنی مین رکھ نقل کی ہے حاکم
نی اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ عِیْشَۃً نَّقِیَّۃً وَّمِیْتَۃً سَوِیَّۃً وَّمَرَدًّا غَیْرَ مُخْزِیٍ وَّلَا فَاضِحٍ
ص ۔ یا اللہ تحقیق مین مانگتا ہون تجسی زندگانی پاکیزہ اور مرنا اچھا یعنی با ایمان اور پہرنا کہ خوار نہو یعنی دن
حشر کی اور نہ فضیحت کرنی والا نقل کی ہے حاکم نی اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ ضَعِیْفٌ فَقَوِّ فِیْ رِضَاکَ ضَعْفِیْ وَخُذْ
اِلَی الْخَیْرِ بِنَاصِیَتِیْ وَاجْعَلِ الْاِسْلَامَ مُنْتَھٰی رِضَائِیْ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ ضَعِیْفٌ فَقَوِّنِیْ وَاِنِّیْ ذَلِیْلٌ
فَاَعِزَّنِیْ وَاِنِّیْ فَقِیْرٌ فَارْزُقْنِیْ ۔ ص ھی ۔ یا اللہ تحقیق مین ضعیف ہون پس قوت دی بیچ حاصل
کرنے خوشی اپنی کی ناتوانی میری کو اور کہینچ طرف بہلائی کی بال پیشانی میری کی اور کر اسلام کو نہایت رضا
اور اصل مقصود میرا نہ امور دنیا کو یا اللہ تحقیق مین ضعیف ہون پس قوی کر مجکو اور تحقیق مین ذلیل ہون پس عزت
دی مجکو اور تحقیق مین محتاج ہون پس رزق دی مجکو نقل کی ہے حاکم ابن ابی شیبہ نی اَللّٰھُمَّ اَنْتَ الْاَوَّلُ
فَلَا شَیْءَ قَبْلَکَ وَاَنْتَ الْاٰخِرُ فَلَا شَیْءَ بَعْدَکَ اَعُوْذُ بِکَ مِنْ کُلِّ دَابَّۃٍ نَاصِیَتُھَا
بِیَدِکَ وَاَعُوْذُ بِکَ مِنَ الْاِثْمِ وَالْکَسَلِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ وَفِتْنَۃِ الْقَبْرِ وَاَعُوْذُ بِکَ مِنَ الْمَاْثَمِ
وَالْمَغْرَمِ اَللّٰھُمَّ نَقِّنِیْ مِنْ خَطَایَایَ کَمَا نَقَّیْتَ الثَّوْبَ الْاَبْیَضَ مِنَ الدَّنَسِ اَللّٰھُمَّ بَاعِدْ بَیْنِیْ وَبَیْنَ

خَطَایَایَ کَمَا بَاعَدْتَ بَیْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ هٰذَا مَا سَأَلَ مُحَمَّدٌ رَبَّهُ ۔ طس + یا اللہ توہی
پہلی تھا پس نہیں کوئی چیز پہلی تیری اور توہی آخر ہی پس نہیں کوئی چیز پیچھے تیری اور پناہ پکڑتا ہوں ساتھ تیری
ہر زمین کی چلنے والی ہی کہ بال پیشانی اوسکی کی تیری ہاتھ میں ہیں یعنی تیری اختیار میں ہی اور پناہ
مانگتا ہوں میں ساتھ تیری گناہ سی اور کاہلی سی اور عذاب قبر اور فتنہ قبر کیسی اور پناہ مانگتا ہوں ساتھ تیرے
گناہ سے کہ جگہہ حاضر ہوسنے ہی اور قرض سی یا اللہ پاک کر مجھکو گناہوں میری سے جیسی کہ پاک کیا
تو نے کپڑا اسفید میل سی یا اللہ دوری ڈال درمیان میرے اور درمیان گناہوں میرے کی جیسی کہ دوری
کے تو نے درمیان مشرق اور مغرب کے یہہ وہ دعا ہی کہ مانگی محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے رب اپنے
سی یعنی یہہ بہی حضرت کی دعا ہی میں کہا نقل کے یہہ طبرانی کبیر و اوسط میں اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ خَیْرَ الْمَسْئَلَةِ
وَخَیْرَ الدُّعَاءِ وَخَیْرَ النَّجَاحِ وَخَیْرَ الْعَمَلِ وَخَیْرَ الثَّوَابِ وَخَیْرَ الْحَیٰوةِ وَخَیْرَ الْمَمَاتِ وَ
ثَبِّتْنِیْ وَثَقِّلْ مَوَازِیْنِیْ وَحَقِّقْ اِیْمَانِیْ وَارْفَعْ دَرَجَتِیْ وَتَقَبَّلْ صَلٰوتِیْ وَاغْفِرْ خَطِیْئَتِیْ
وَاَسْئَلُكَ الدَّرَجَاتِ الْعُلٰی مِنَ الْجَنَّةِ اٰمِیْنَ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ فَوَاتِحَ الْخَیْرِ وَخَوَاتِمَهُ
وَجَوَامِعَهُ وَاَوَّلَهُ وَاٰخِرَهُ وَظَاهِرَهُ وَبَاطِنَهُ وَالدَّرَجَاتِ الْعُلٰی مِنَ الْجَنَّةِ اٰمِیْنَ اَللّٰهُمَّ
اِنِّیْ اَسْئَلُكَ خَیْرَ مَا اٰتِیْ وَخَیْرَ مَا اَفْعَلُ وَخَیْرَ مَا اَعْمَلُ وَخَیْرَ مَا بَطَنَ وَخَیْرَ مَا ظَهَرَ وَالدَّرَجَاتِ
الْعُلٰی مِنَ الْجَنَّةِ اٰمِیْنَ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ اَنْ تَرْفَعَ ذِکْرِیْ وَتَضَعَ وِزْرِیْ وَتُصْلِحَ اَمْرِیْ
وَتُطَهِّرَ قَلْبِیْ وَتُحَصِّنَ فَرْجِیْ وَتُنَوِّرَ قَلْبِیْ وَتَغْفِرَ لِیْ ذَنْبِیْ وَاَسْئَلُكَ الدَّرَجَاتِ الْعُلٰی
مِنَ الْجَنَّةِ اٰمِیْنَ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ اَنْ تُبَارِكَ لِیْ فِیْ سَمْعِیْ وَفِیْ بَصَرِیْ وَفِیْ رُوْحِیْ وَفِیْ
خَلْقِیْ وَفِیْ خُلُقِیْ وَفِیْ اَهْلِیْ وَفِیْ مَحْیَایَ وَفِیْ مَمَاتِیْ وَفِیْ عَمَلِیْ وَتَقَبَّلْ حَسَنَاتِیْ وَاَسْئَلُكَ الدَّرَجَاتِ
الْعُلٰی مِنَ الْجَنَّةِ اٰمِیْنَ ۔ حص ط طس + یا اللہ تحقیق میں مانگتا ہوں تجہسی بہترین سوال
یعنی چیزیں سوال کی گئیں اور اچھی دعا اور اچھی مراد پانی اور اچھا عمل اور اچھا ثواب اور اچھی زندگانی اور اچھا
مرنا اور ثابت رکہہ مجھکو یعنی اسلام پر اور بہاری کر بوجہہ اعمال میری کی یعنی میزان اعمال میں اور ثابت اور استوار

رکھ ایمان میرا اور بلند کر درجہ میرا اور قبول کر نماز میری اور بخش گناہ میری اور مانگتا ہون تجھسی درجے
بلند بہشت کی قبول کریا اللہ تحقیق مین مانگتا ہون تجھسی سری بھلائی کی اور انتہائین اوسکی اور بھلائیان
جامع تجھسی جو کہ دین دنیا مین نفع دین اور اول اوسکا اور آخر اوسکا اور ظاہر اوسکا اور باطن اوسکا اور درجے
بلند بہشت کی قبول کریا اللہ تحقیق مین مانگتا ہون تجھسی بھلائی اوس چیز کی کہ لاتا ہون مین یعنی عبادتین اور بھلائی
اوس چیز کی کہ کرتا ہون مین اعضا سی اور بھلائی اوس چیز کی کہ کرتا ہون مین دل سی اور بھلائی اوس چیز کی کہ پوشیدہ ہے
یعنی مقدر ہی ہونا اوسکا آخرت مین اور بھلائی اوس چیز کی کہ ظاہر ہی یعنی واقع ہوئی دنیا مین اور درجے
بلند بہشت کی قبول کریا اللہ تحقیق مین مانگتا ہون تجھسی یہہ کہ بلند کری تو ذکر میرا اور دور کری تو بوجھ گناہ میرا
اور اچھا کری تو حال میرا اور پاک کری تو دل میرا اور محفوظ رکھی تو ستر میرا یعنی بدکاری سی اور روشن کری تو
دل میرا اور بخشی تو میری لئی گناہ میرے اور مانگتا ہون تجھسی درجے بلند بہشت کی قبول کریا اللہ تحقیق مین مانگتا ہون
تجھسی یہہ کہ برکت دی تو میرے لئی سماعت میری مین اور بینائی میری مین اور روح میرے مین اور ظاہر میری مین
اور باطن میرے مین اور اہل عیال میری مین اور زندگانی میری مین اور مرنی میری مین اور عمل میری مین اور قبول کر تو
نیکیان میری اور مانگتا ہون تجھسی درجے بلند بہشت کی قبول کر نقل کی یہہ حاکم نی اور طبرانی نی کبیر و اوسط مین
اللّٰهُمَّ اجْعَلْ اَوْسَعَ رِزْقِكَ عَلَيَّ عِنْدَ كِبَرِ سِنِّي وَانْقِطَاعِ عُمُرِي ح مص طس ۔ یا اللہ کر بہت
فراخ روزی اپنی مجھپر نزدیک بڑہاپی میرے کی اور تمام ہونی عمر میری کی نقل کی یہہ حاکم نی اور طبرانی نی
اوسط مین اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي ذُنُوْبِي وَخَطَايَ وَعَمْدِي حب ۔ یا اللہ بخش میری لئی گناہ میرے
اور چوک میری اور دانستہ گناہ میری نقل کی یہہ ابن حبان نی يَا مَنْ لَا تَرَاهُ الْعُيُوْنُ وَلَا تُخَالِطُهُ
الظُّنُوْنُ وَلَا يَصِفُهُ الْوَاصِفُوْنَ وَلَا تُغَيِّرُهُ الْحَوَادِثُ وَلَا يَخْشَى الدَّوَائِرَ يَعْلَمُ
مَثَاقِيْلَ الْجِبَالِ وَمَكَايِيْلَ الْبِحَارِ وَعَدَدَ قَطْرِ الْاَمْطَارِ وَعَدَدَ وَرَقِ الْاَشْجَارِ وَعَدَدَ مَا اَظْلَمَ
عَلَيْهِ اللَّيْلُ وَاَشْرَقَ عَلَيْهِ النَّهَارُ وَلَا تُوَارِيْ مِنْهُ سَمَاءٌ سَمَاءً وَلَا اَرْضٌ اَرْضًا وَلَا
بَحْرٌ مَا فِيْ قَعْرِهِ وَلَا جَبَلٌ مَا فِيْ وَعْرِهِ اجْعَلْ خَيْرَ عُمُرِيْ اٰخِرَهُ وَخَيْرَ عَمَلِيْ خَوَاتِيْمَهُ وَخَيْرَ اَيَّامِيْ

يَوْمَ أَلْقَاكَ فِيهِ ۔ طس + ای وہ شخص کہ نہین دیکہہ سکتین اوسکو انکہین اور نہین پہونچتی ہین کنہ ذات اور
صفات اوسکی کو گمان اور نہین تعریف کرسکتی اوسکی تعریف کرنیوالی اور نہین متغیر کرتے ہین اوسکو
حادثی اور نہین ڈرتا ہی وہ گردشون زمانی کیسی جانتا ہی وہ وزن پہاڑونکی اور پیمانی دریاؤن اور
گنتی بوند یون مینہہ کی اور گنتی پتی درختونکی اور گنتی اوس چیز کی کہ اندہیرا کیا ہی اوسپر رات نی اور روشن ہوا
اوسپر دن یعنی سب چیزین دنیا کی اور نہین چہپا سکتا اوس سی ایک آسمان دوسرے آسمان کو یعنی اوسکے
علم مین بہرحال سامنی موجود ہی اور نہ چہپاتی ہی ایک زمین دوسرے زمین کو اور نہ دریا اوس چیز کو کہ گہرا اوسکی مین
ہی اور نہ پہاڑ اوس چیز کو کہ اندر اوسکی ہی یعنی کانین اور چشمی کر اچہی عمر میری آخر عمر کو اور بہتر عمل میرا آخر
عمل کو اور بہتر دنون میرے کا اوس دنکو کہ ملاقات کرون مین تجہسی اوسمین نقل کی یہہ طبرانی نی اوسط مین
يَا وَلِيَّ الْإِسْلَامِ وَأَهْلِهِ ثَبِّتْنِي بِهِ حَتَّى أَلْقَاكَ ۔ ط ۔ ای مددگار اسلام کی اور مسلمانون کے
ثابت رکہہ مجکو اسلام پر یہان تلک کہ ملون مین تجہسی نقل کی یہہ طبرانی نی اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الرِّضَا
بِالْقَضَاءِ وَبَرْدَ الْعَيْشِ بَعْدَ الْمَوْتِ وَلَذَّةَ النَّظَرِ إِلَى وَجْهِكَ وَالشَّوْقَ إِلَى لِقَائِكَ فِي
غَيْرِ ضَرَّاءَ مُضِرَّةٍ وَلَا فِتْنَةٍ مُضِلَّةٍ ۔ ط طس ۔ یا اللہ تحقیق مین مانگتا ہون تجہسی راضی ہونا
ساتہہ تقدیر کی اور ٹہنڈہک زندگانی کے بعد مرنے کے اور لذت نظر کے
طرف مونہہ تیری کے اور شوق طرف ملنی تیرے کے بیچ غیر حالت سخت ضرر دینی والے
کے اور نہ فتنہ گمراہے مین ڈالنے والے کی نقل کی یہہ طبرانی نے کبیر و اوسط
مین اَللّٰهُمَّ أَحْسِنْ عَاقِبَتَنَا فِي الْأُمُورِ كُلِّهَا وَأَجِرْنَا
مِنْ خِزْيِ الدُّنْيَا وَعَذَابِ الْآخِرَةِ ۔ حب ط ا
یا اللہ اچہا کر انجام ہمارا سب کامون مین اور بچا ہمکو رسوائے دنیا اور عذاب آخرت سے نقل کی یہہ احمد طبرانی
نی مَنْ كَانَ ذٰلِكَ دُعَاءَهُ مَاتَ قَبْلَ أَنْ يُصِيبَهُ الْبَلَاءُ ۔ طب جسکے ہووے یہہ دعا یعنی اللہم
دعا مذکور مرتا ہی پہلے [illegible] اسکو بلا نقل کے یہہ طبرانی نے ف یعنی جو شخص اس دعا پر مداومت

کمرتا ہی تا دم زیست محفوظ رہتا ہی اوس بلا سی کہ سبب رسوائی دارین کی ہو اور کہا مصنف نی کہ یہ حدیث بزرگ
قدر ہی لایق ہی کہ مداومت کیجاوی اوس پر تحقیق یہ مجرب ہی کذا ذکرہ العلی اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ غِنَايَ
وَغِنَا مَوْلَايَ ط ا ✦ یا اللہ تحقیق مین مانگتا ہون تجہسی بی پروائی اپنی خلق سی اور بی پروائی
دوستون اور بہائیون اور مددگارون اپنی کی نقل کی یہ احمد طبرانی نی اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ عِيْشَةً
نَقِيَّةً وَمِيْتَةً سَوِيَّةً وَمَرَدًّا غَيْرَ مُخْزٍ وَلَا فَاضِحٍ ط ✦ یا اللہ تحقیق مین مانگتا ہون
تجہسی زندگانی پاکیزہ اور مرنا اچہا اور پہرنا کہ خوار نہو اور نہ فضیحت کرنیوالا نقل کی یہ طبرانی نی اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ
وَارْحَمْنِيْ وَاَدْخِلْنِي الْجَنَّةَ ط ✦ یا اللہ بخش مجکو اور رحم کر مجپر اور داخل کر مجکو بہشت
مین نقل کی یہ طبرانی نی اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لِيْ فِيْ دِيْنِيَ الَّذِيْ هُوَ عِصْمَةُ اَمْرِيْ وَفِيْ اٰخِرَتِيَ الَّتِيْ
اِلَيْهَا مَصِيْرِيْ وَفِيْ دُنْيَايَ الَّتِيْ فِيْهَا بَلَاغِيْ وَاجْعَلِ الْحَيٰوةَ زِيَادَةً لِّيْ فِيْ كُلِّ خَيْرٍ وَّاجْعَلِ الْمَوْتَ
رَاحَةً لِّيْ مِنْ كُلِّ شَرٍّ ✦ یا اللہ برکت دی مجکو لئی دین میری مین وہ جو ہی بچاو کام میری کا اور آخرت میری
مین کہ جسکی طرف پہرنا میرا ہی اور دنیا میری مین کہ جسمین وسیلہ میرا ہی یعنی اعمال کہ وسیلہ نجات آخرت کی ہین اور
کر زندگانی کو سبب زیادتی کا میری لئی ہر نیکی مین اور کر موت کو سبب آرام کا میری لئی ہر برائی سے
نقل کی یہ بزار نی اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِيْ صَبُوْرًا وَّاجْعَلْنِيْ شَكُوْرًا وَّاجْعَلْنِيْ فِيْ عَيْنِيْ صَغِيْرًا وَّفِيْ
اَعْيُنِ النَّاسِ كَبِيْرًا ✦ یا اللہ کر مجکو بہت صبر کرنیوالا اور کر مجکو بہت شکر کرنی والا اور کر
مجکو بیچ آنکہون میری کی چہوٹا یعنی تا مغرور نہ ہوں اور بیچ آنکہون آدمیون کی بڑا یعنی تا ذلیل نہ ہون نقل کی
یہ بزار نی اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ الطَّيِّبَاتِ وَتَرْكَ الْمُنْكَرَاتِ وَحُبَّ الْمَسَاكِيْنِ وَاَنْ تَتُوْبَ
عَلَيَّ وَاِنْ اَرَدْتَّ بِعِبَادِكَ فِتْنَةً اَنْ تَقْبِضَنِيْ اِلَيْكَ غَيْرَ مَفْتُوْنٍ ✦ یا اللہ تحقیق مین مانگتا ہون
تجہسی پاکیزہ چیزین یعنی رزق حلال یا اچہی عمل اور چہوڑنا بری باتونکا اور دوستی محتاجون کی اور یہ کہ توفیق
توبہ کی دی تو مجکو اور اگر چاہی تو ساتہ بندون اپنی کی فتنہ یعنی بلا اور مار ڈالنی چاہی اونپر تو مانگتا ہون
یہ کہ اوٹہالی تو مجکو طرف اپنی بغیر فتنہ زدہ یعنی نہ پہسلاوی تو مجکو نقل کی یہ بزار نی ✦

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ عِلْمًا نَافِعًا وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ عِلْمٍ لَا يَنْفَعُ ÷ ط طس ÷ یا اللہ تحقیق
مین مانگتا ہون تجسی علم نفع دینی والا اور پناہ مانگتا ہون ساتھہ تیری اوس علم سی کہ نہ نفع دی نقل کی یہہ طبرانی
نی کبیر و اوسط مین اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ عِلْمًا نَافِعًا وَعَمَلًا مُتَقَبَّلًا ÷ طس ÷ یا اللہ تحقیق
مین مانگتا ہون تجسی علم فائدہ مند اور عمل مقبول نقل کی یہہ طبرانی نی اوسط مین اَللّٰهُمَّ ضَعْ فِیْ اَرْضِنَا
بَرَكَتَهَا وَزِيْنَتَهَا وَسَكَنَهَا ÷ طس ÷ یا اللہ رکھہ زمین ہماری مین برکت اوسکی اور زینت
اوسکی یعنی جو چیز سبب زینت کی ہی یعنی تروتازہ کر اور رکھہ سبب خاطر جمعی رہنی والون اوسکی کا یعنی فریاد کو
پہنچ اونکی تا نفس اونکی آرام پکڑین نقل کی یہہ طبرانی نی اوسط مین اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ بِاَنَّكَ الْاَوَّلُ
فَلَا شَیْءَ قَبْلَكَ وَالْاٰخِرُ فَلَا شَیْءَ بَعْدَكَ وَالظَّاهِرُ فَلَا شَیْءَ فَوْقَكَ وَالْبَاطِنُ فَلَا
شَیْءَ دُوْنَكَ اَنْ تَقْضِیَ عَنَّا الدَّيْنَ وَاَنْ تُغْنِيَنَا مِنَ الْفَقْرِ ÷ طس ÷ یا اللہ تحقیق مین
مانگتا ہون تجسی بوسیلہ اسکی کہ تحقیق تو اول ہی پس نہین تہی کوئی چیز پہلی تیری اور تو آخر ہی پس نہین کوئی چیز پیچھی
تیری اور تو ظاہر ہی پس نہین کوئی چیز اوپر تیری اور تو پوشیدہ ہی پس نہین کوئی چیز نیچی تیری یہہ کہ ادا کرے
تو ہمسی قرض اور یہہ کہ بی پروا کری تو ہمکو محتاجگی سی نقل کی یہہ ابن ابی شیبہ نی اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْتَهْدِيْكَ
لِاَرْشَدِ اَمْرِیْ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ نَفْسِیْ ÷ حب ÷ یا اللہ تحقیق مین راہنمائی چاہتا ہون تجسی اون کامونکی
کہ مناسب و بہتر ہون میری ہی اور پناہ پکڑتا ہون ساتھہ تیری برائی نفس اپنی کیسی نقل کی یہہ ابن حبان نے
اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْتَغْفِرُكَ لِذَنْبِیْ وَاَسْتَهْدِيْكَ لِمَرَاشِدِ اَمْرِیْ وَاَتُوْبُ اِلَيْكَ فَتُبْ عَلَیَّ اِنَّكَ
اَنْتَ رَبِّیْ اَللّٰهُمَّ فَاجْعَلْ رَغْبَتِیْ اِلَيْكَ وَاجْعَلْ غِنَایَ فِیْ صَدْرِیْ وَبَارِكْ لِیْ فِيْمَا رَزَقْتَنِیْ وَتَقَبَّلْ
مِنِّیْ اِنَّكَ اَنْتَ رَبِّیْ ÷ طص ÷ یا اللہ تحقیق مین بخشش مانگتا ہون تجسی گناہون اپنی کی لئی اور راہنمائی چاہتا
تجسی واسطی مقاصد حال اپنی کی یعنی سب امور اپنی مین میانہ روی چاہتا ہون کہ کمی زیادتی نہ ہو اور توبہ کرتا ہون
طرف تیری پس توبہ قبول کر میری کیونکہ تحقیق تو ہی رب میرا یا اللہ پس کر رغبت میری طرف اپنی یعنی سوا تیری اور
خواہش نہ رکھون اور کر بی پروائی میری سینہ میرے مین اور برکت دی میری لئی اوس چیز مین کہ نصیب کی تونی مجکو اور قبول

کر مجہسی استغفار و طاعت کیونکہ تحقیق توہی ہی پروردگار میرا نقل کی ہیہ ابن ابی شیبہ نی یا من اظہر

الجمیل وستر القبیح یا من لم یؤاخذ بالجریرۃ ولم یہتک الستر یا عظیم العفو یا حسن

التجاوز یا واسع المغفرۃ یا باسط الیدین بالرحمۃ یا صاحب کل نجوی یا منتہی کل شکوی یا

کریم الصفح یا عظیم المن یا مبتدئ النعم قبل استحقاقہا یا ربنا ویا سیدنا ویا مولانا ویا غایۃ رغبتنا

اسئلک باللہ ان لا تشوی خلقی بالنار ای وہ شخص کہ ظاہر کی خوبی اور ڈہنکی بندونکی ہر برائی ای وہ شخص کہ نہیں پکڑتا ہی بسبب گناہونکی یعنی بمجرد صادر ہونے انکی کی مواخذہ نہیں کرتا بلکہ بامید توبہ توقف فرماتا ہی بلکہ اکثر درگذر کرتا ہی اور نہیں پردہ دری کرتا کسی کی ای بہت عفو کرنی والی ای اچہی درگذر کرنی والی ای عام کرنی والی بخشش کے ای کہولنی والے ہاتہوں قدرت کی ساتہہ رحمت کی یعنی بہت دیتا ہی ای صاحب ہر راز کی یعنی ہر رازدار کا راز اور مناجات جانتا ہی ای جای پہونچنی ہر شکوہ کی ای اچہی درگذر کرنیوالے گناہوں سی ای بہت دینی والے ای ابتدا کرنی والے نعمتونکی پہلے مستحق ہونے اونکی کی یعنی پہلی طاعت و عبادت کرنی سی دیتا ہی ای پروردگار ہمارے اور ای صاحب ہمارے اور ای مالک ہمارے اور ای نہایت رغبت ہماری کی یعنی تیری برابر کوئی چیز پیاری نہیں مانگتا ہون تجہسی ای اللہ یہ کہ نہ جلاوے تو صورت میری ساتہہ آگ کی نقل کی ہیہ حاکم نی **ف** منتہی کل شکوی یعنی اشارہ اسپر کہ سوای اوسکی کسی پر دروازہ شکایت کا نہ کہولی جیسی حضرت یعقوب علیہ السلام نی فرمایا انما اشکو

بثی وحزنی الی اللہ یعنی میں تو کہوتا ہون اپنا احوال اور غم اللہ ہی پاس کذا ذکرہ الفخر تمت نورک فہدیت

فلک الحمد عظم حلمک فعفوت فلک الحمد بسطت یدک فاعطیت فلک الحمد ربنا وجہک

اکرم الوجوہ وجاہک اعظم الجاہ وعطیتک افضل العطیۃ واہنأہا تطاع ربنا

فتشکر وتعصی ربنا فتغفر وتجیب المضطر وتکشف الضر وتشفی السقیم وتغفر

الذنب وتقبل التوبۃ ولا یجزی بالائک احد ولا یبلغ مدحتک قول قائل * پورا ہوا نور تیرا

ہدایت تیریکا پس سیدہی راہ دکہائی تونی پس تیرے ہی لیے تعریف ہی بڑی ہوی بردباری تیری پس بخشا تونی

بندونکو پس تیری ہی لیے تعریف ہی [illegible] دست قدرت تیرا [illegible]

ہی لئی تعریف ہی ای رب ہمارے ذات مقدس تیرے بہت بزرگ ہی داتو نکی اور رتبہ تیرا بہت بڑا ہی رتبو نکا اور بخشش تیرے افضل بخششون کی ہی اور بہت گوارا اونکی اطاعت کیا جاتا ہی تو ای رب ہمارے پس ثواب دیتا ہے اور نافرمانی کیا جاتا ہی تو ای رب ہمارے پس بخشتا ہی اور قبول کرتا ہی تو دعا عاجز کی اور دور کرتا ہی تو ضرر کو اور شفا دیتا ہی بیمار کو اور بخشتا ہی گناہ کو۔ قبول کرتا ہی توبہ اور نہین بدلہ دیتا ہی نعمتون تیری کا کوئی اور نہین پہنچ سکتا تعریف تیری کو کلام کسی کلام کرنی والے کا نقل کیا ہے ابو یعلی نے اور موقوفاً ابن ابی شیبہ نے اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ مِنْ فَضْلِکَ وَرَحْمَتِکَ فَاِنَّہٗ لَا یَمْلِکُھَا اِلَّا اَنْتَ ۔ ط + یا اللہ تحقیق مین مانگتا ہون تجھسی فضل تیرا اور رحمت تیری پس تحقیق نہین مالک ہے رحمت کا کوئی مگر تو نقل کی یہہ طبرانی اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ مَا اَخْطَاْتُ وَمَا تَعَمَّدْتُ وَمَا اَسْرَرْتُ وَمَا اَعْلَنْتُ وَمَا جَھِلْتُ وَمَا عَلِمْتُ اس ط + یا اللہ بخش میرے لئی گناہ کہ چوک کرکی تھی اور وہ کہ قصداً کی تھی اور وہ کہ پوشیدہ کی تھی اور وہ کہ ظاہر کی تھی اور وہ کہ نادانستہ کی تھی اور وہ کہ دانستہ کی تھی نقل کی ہے احمد بزار طبرانی نی اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَظُلْمَنَا وَھَزْلَنَا وَجِدَّنَا وَخَطَاءَنَا وَعَمَدَنَا وَکُلُّ ذٰلِکَ عِنْدَنَا ا ط + یا اللہ بخش ہمارے ای گناہ ہمارے اور ظلم ہمارے اور بیہودگیان ہمارے اور قصداً گناہ ہماری اور چوک ہمارے اور دانستہ گناہ ہمارے اور یہہ سب گناہ موجود ہین نزدیک ہمارے نقل کی ہے احمد طبرانی نے اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ خَطَایَایَ وَعَمَدِیْ وَھَزْلِیْ وَجِدِّیْ وَلَا تَحْرِمْنِیْ بَرَکَۃَ مَا اَعْطَیْتَنِیْ وَلَا تَفْتِنِّیْ فِیْمَا اَحْرَمْتَنِیْ ۔ + یا اللہ بخش میرے لئی چوک میرے اور دانستہ گناہ میرے اور بیہودگیان میرے اور قصداً گناہ میرے اور محروم نکر مجھکو برکت اوس چیز کیسی کہ دی تو نے مجھکو اور نہ فتنہ مین ڈال مجھکو بیچ اوس چیز کی کہ محروم کیا تو نی مجھکو یعنی نہ دینی کو سبب فتنہ کا نکر کبھی صبری وغیرہ کرون نقل کی یہہ طبرانی نی اوسط مین اَللّٰھُمَّ اَحْسَنْتَ خَلْقِیْ فَاَحْسِنْ خُلُقِیْ ۔ دا ص + یا اللہ اچھی کی تو نی صورت میری پس اچھی کر سیرت میری نقل کی ہے احمد ابو یعلی نے رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَاھْدِنِیْ فِی السَّبِیْلِ الْاَقْوَمِ ۔ ا ص + ای رب میرے بخش اور رحم کر اور دکھا مجھکو راہ سیدھے یعنی دین کی نقل کی ہے احمد ابو یعلی نی سَلُوا اللہَ الْعَفْوَ وَالْعَافِیَۃَ فَاِنَّ اَحَدًا لَمْ یُعْطَ بَعْدَ الْیَقِیْنِ

خیرًا من العافیة ت س ق حب مس + فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مانگو اللہ تعالی سے
بخشش اور عافیت کیونکہ تحقیق کوئی شخص نہیں دیا گیا ہے پیچھے یقین کی کوئی چیز بہتر عافیت سے یعنی بعد دولت
ایمان کی درجہ عافیت ہی کا ہے نقل کی یہ ترمذی نسائی ابن ماجہ ابن حبان حاکم نے یا رسول اللہ علمنی
شیئًا ادعو اللہ بہ فقال سل ربک العافیة فمکثت ایامًا ثم جئت فقلت یا رسول
اللہ علمنی شیئًا اسئلہ ربی عز وجل فقال یا عم سل اللہ العافیة فی الدنیا والآخرة
ط + حضرت عباس روایت کرتے ہیں کہ عرض کیا میں نے اے رسول اللہ کے سکھاؤ مجھکو کچھ تا دعا کروں میں اللہ سے
ساتھہ اوسکی پس فرمایا مانگ پروردگار اپنے سے عافیت پس ٹھیرا میں چند روز پھر حاضر ہوا میں پس عرض کی
میں نے یا رسول اللہ سکھاؤ مجھکو کچھ تا مانگوں میں اوسکو اپنے پروردگار عزوجل سے پس فرمایا اے چچا میرے مانگ اللہ
سے عافیت دنیا اور آخرت میں نقل کی یہ طبرانی نے یا عم اکثر الدعاء بالعافیة + ط -
اے چچا میرے بہت دعا کر ساتھہ عافیت کی نقل کی یہ طبرانی نے ما سأل اللہ العباد شیئًا
افضل من ان یغفر لهم ویعافیهم نہ مانگی اللہ تعالی سے بندوں نے کوئی چیز بہتر اس مانگنے سے کہ
بخشے اللہ اونکو اور عافیت دے اونکو نقل کی یہ بزار نے یا رسول اللہ الا تعلمنی دعوة ادعو بها
لنفسی قال بلی قولی اللهم رب النبی محمد اغفر لی ذنبی واذهب غیظ قلبی واجرنی
من مضلات الفتن ما احییتنا + عرض کیا ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے یا رسول اللہ سکھاتے نہیں تم مجھکو
ایک دعا کہ دعا کروں میں ساتھہ اوسکی اپنے لئے فرمایا ہاں سکھاتا ہوں کہہ اے اللہ پروردگار نبی کے کہ محمد صلی اللہ
علیہ وسلم ہیں بخش دے میرے لئے گناہ میرے اور دور کر غصہ دل میرے کا یعنی وہ چیزیں کہ غصہ دلاتی ہیں مثل حسد
وغیرہ کی دور کر اور بچا مجھکو گمراہ کرنے والے فتنوں سے جب تلک زندہ رکھے تو ہمکو نقل کی یہ احمد نے
لا یقولن احدکم اللهم لقنی حجتی فان الکافر یلقن حجته ولکن یقول اللهم لقنی
حجة الایمان عند الممات + ط + نہ کہے ایک تم میں کا یا اللہ سمجھا مجھکو دلیل میری اس لئے کہ تحقیق کافر ہے
سمجھایا جاتا ہے دلیل اپنی یعنی دلیل باطل پس نری حجت نہ مانگے ولیکن کہے یا اللہ سمجھا مجھکو دلیل ایمان کے

یعنی کلمہ طیب وغیرہ نزدیک مرنیکے نقل کی یہ طبرانی نے **فضل الصلوٰۃ والسلام**

علی النبی علیہ افضل الصلوٰۃ والسلام یہ بیان ہے فضیلت درود وسلام بھیجنے کا پیغمبر خدا پر

اوپر بیشتر درود اور سلام ہووے مَا جَلَسَ قَوْمٌ مَجْلِسًا لَمْ یَذْكُرُوا اللّٰهَ فِیْهِ وَلَمْ یُصَلُّوْا عَلٰی نَبِیِّهِمْ

اِلَّا كَانَ عَلَیْهِمْ حَسْرَةً یَوْمَ الْقِیٰمَةِ وَاِنْ دَخَلُوا الْجَنَّةَ لِلثَّوَابِ ؛ حب ادت س مس

نہ بیٹھی کوئی قوم کسی مجلس میں کہ نہ یاد کیا اللہ کو اسمیں اور نہ درود بھیجا نبی اپنے پر مگر ہوگی یہ مجلس اوپر

سبب حسرت کے دن قیامت کے اور اگرچہ داخل ہوویں بہشت میں واسطے ثواب کی نقل کی یہ ابن حبان احمد

ابو داود ترمذی نسائی حاکم نے **ف** الثواب متعلق حسرت کا ہے یعنی قیامت کو جب ثواب ذکر اور

درود کا دیکھینگے پشیمان ہوئینگے کہ کاشکے تمام عمر اپنی اسمیں صرف کرتے حنفی رح نے لکھا ہے کہ ظاہر حدیث

سے یہ سمجھا جاتا ہے کہ ہر شخص اہل مجلس میں سے یہ دونوں کام کرے اگر ایک سے بھی فوت ہوگا تو باعث

حسرت کا اسکو ہوگا کرنا ایک کا اور دن کو کفایت نہیں کرتا اور ملا علی قاری رح نے لکھا ہے کہ جو شخص

نہ کریگا اسکو حسرت ہوگی یہ کہ نہیں ہوسکی اَكْثِرُوْا عَلَیَّ مِنَ الصَّلٰوةِ یَوْمَ الْجُمُعَةِ فَاِنَّ صَلٰوتَكُمْ

مَعْرُوْضَةٌ عَلَیَّ ؛ دس ق حب ؛ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بہت بھیجو مجھپر درود دن جمعہ کے

پس تحقیق درود تمہارا عرض کیا جاتا ہے مجھپر نقل کی یہ ابو داود نسائی ابن ماجہ ابن حبان نے **ف**

معنی حدیث کی یہ ہیں کہ درود بہت بھیجا کرو خصوصًا دن جمعہ کی کہ درود تمہارا جب پڑھتے ہو مجھپر عرض

ہوتا ہے اور جمعہ کو بطریق اولی بسبب اسکی فضیلت کی اور مناسبت ہے اسکو حضرت سے کہ یہ سید الایام

ہے اور حضرت سید الاولین والآخرین ہیں اور ادنی درجہ کثرت کا تین سو بار ہے کذا ذکرہ الشیخ

اسحق رح لَیْسَ یُصَلِّیْ عَلَیَّ اَحَدٌ یَوْمَ الْجُمُعَةِ اِلَّا عُرِضَتْ عَلَیَّ صَلٰوتُهٗ ؛ مس ؛

نہیں درود بھیجتا ہے مجھپر کوئی دن جمعہ کی مگر کہ عرض کیا جاتا ہے مجھپر درود اسکا یعنی جلدی بخلاف اور دنوں کی

کہ شاید کچھ توقف بھی ہوتا ہو نقل کی یہ حاکم نے مَا مِنْ اَحَدٍ یُسَلِّمُ عَلَیَّ اِلَّا رَدَّ اللّٰهُ عَلَیَّ رُوْحِیْ

حَتّٰی اَرُدَّ عَلَیْهِ السَّلَامَ ؛ د ؛ نہیں کوئی سلام بھیجتا ہے مجھپر مگر کہ پھیرتا ہے اللہ مجھپر روح میری

یہان تلک کہ جواب دیتا ہون اوسکو سلام کا نقل کی یہہ ابو داؤد نی **ف** اسپر یہہ شبہہ آتا ہی کہ عقیدہ
اہل سنت کا ہی کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم عالم برزخ مین زندہ ہین اور اس حدیث سی معلوم ہوا کہ زندہ
نہین ہین وقت سلام کی روح آجاتی ہی جواب اسکا یہہ ہے کہ روح پہیر آنی سی مراد یہی کہ حضور جناب باریتعالے
مین جو حضرت کی روح مبارک مستغرق ہوتی ہی اوس سی افاقت دیکر ادہر متوجہ کرتے ہین تا جواب سلام کا
دی پس یہہ مراد نہین ہی کہ بدنسی روح مبارک جدے ہی اوسوقت آجاتی ہی کذا ذکرہ الفخر اَوْلَی النَّاسِ
بِیْ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ اَکْثَرُہُمْ عَلَیَّ صَلٰوۃً ؛ ت حب ؛ قریب تر ہوگا ساتہہ میری دن قیامت کے
یعنی رتبہ مین بہت بہیجنی والا اونکا ہی مجہپر درود کو دنیا مین نقل کی یہہ ترمذی ابن حبان نی اَلْبَخِیْلُ مَنْ
ذُکِرْتُ عِنْدَہٗ فَلَمْ یُصَلِّ عَلَیَّ ؛ ت س حب ص ؛ بڑا بخیل وہ ہی کہ ذکر کیا جاؤن مین پاس
اوسکی یعنی نام لیا جاوی میرا پس نہ درود بہیجی مجہپر نقل کے یہہ ترمذی نسائی ابن حبان حاکم نی اَکْثِرُوْا
الصَّلٰوۃَ عَلَیَّ فَاِنَّہَا زَکٰوۃٌ لَّکُمْ ؛ ص ؛ بہت بہیجو مجہپر درود پس تحقیق درود بہیجنا زکوۃ ہے
تمہاری لئی یعنی سبب زیادتی اجر اور بڑہنی مال اور پاکی گناہونکا ہی نقل کے یہہ ابو یعلی نے رَغِمَ اَنْفُ رَجُلٍ
ذُکِرْتُ عِنْدَہٗ فَلَمْ یُصَلِّ عَلَیَّ ؛ ت حب ط ؛ خاک مین بہری ناک اوس شخص کے یعنی خوار اور ہلاک ہووے
وہ کہ ذکر کیا جاؤن مین اوسکی پاس پس نہ درود بہیجی مجہپر نقل کے یہہ ترمذی ابن حبان بزار طبرانی نی **ف**
ظاہر اس حدیث سی یہہ معلوم ہوتا ہی کہ جب نام مبارک آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا مجلس مین لیا جاوے ہر بار
درود بہیجی مگر علما رح نی لکہا ہی کہ ایک بار واجب ہی اور ہر بار مستحب اور افضل ہی کذا ذکرہ الفخر رح مَنْ ذُکِرْتُ
عِنْدَہٗ فَلْیُصَلِّ عَلَیَّ ؛ س طس ص ی ؛ جسکے پاس ذکر کیا جاون مین پس چاہئی کہ درود بہیجی مجہپر نقل
کے یہہ نسائی نی اور طبرانی نی اوسط مین اور ابو یعلی ابن سنی نی فَاِنَّہٗ مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ وَاحِدَۃً صَلَّی
اللّٰہُ عَلَیْہِ عَشْرًا ؛ ی ؛ پس تحقیق جو کوئی درود بہیجی مجہپر ایکبار درود بہیجتا ہی اللہ یعنی رحمت بہیجتا ہے
اوسپر دس بار نقل کی یہہ ابن سنی نی مَنْ ذَکَرَنِیْ فَلْیُصَلِّ عَلَیَّ ؛ ص ؛ جو کوئی یاد کری مجہکو اور نام لی میرا
پس چاہئی کہ درود بہیجی مجہپر نقل کے یہہ ابو یعلی نی اِنَّ لِلّٰہِ مَلٰٓئِکَۃً سَیَّاحِیْنَ یُبَلِّغُوْنِیْ عَنْ اُمَّتِی السَّلَامَ

من حیصن ﴿ تحقیق اللہ تعالی کی لئی کتنی فرشتی ہین زمین پرپہرنی والی کہ پہونچاتی ہین مجکو میری امت کی
طرف سی سلام نقل کی یہہ نسائی ابن حبان حاکم نی ف یعنی دور ہونیکا خیال نکرین اور توجہ اور حضور
دل سی غافل نہون کیونکہ جہان سی مجپر درود و سلام بہیجتی ہین مجہی پہنچتا ہی کذا ذکر الفخر الرازی ﴿ لَقِیتُ
جِبْرِیْلَ فَبَشَّرَنِیْ وَقَالَ اِنَّ رَبَّكَ یَقُوْلُ مَنْ صَلّٰی عَلَیْكَ صَلَّیْتُ عَلَیْهِ وَمَنْ سَلَّمَ عَلَیْكَ
سَلَّمْتُ عَلَیْهِ فَسَجَدْتُ لِلّٰهِ شُكْرًا ﴿ حم ﴿ تحقیق مین ملا جبرئیل سی پس خوشخبری دی مجکو اور
کہا تحقیق پروردگار تیرا فرماتا ہی جوکوئی درود بہیجی تجپر درود بہیجتا ہون مین اوسپر اور جوکوئی سلام بہیجی تجپر سلام
بہیجتا ہون مین اوسپر پس سجدہ شکر کا کیا مینی اللہ کی لئی نقل کی یہہ حاکم احمد نی یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَرَاَیْتَ
اِنْ جَعَلْتُ صَلٰوتِیْ كُلَّهَا لَكَ قَالَ اِذًا یَكْفِیْكَ اللّٰهُ مَا اَهَمَّكَ مِنْ دُنْیَاكَ وَاٰخِرَتِكَ ﴿ ت ص ﴿ عرض
کیا ابی بن کعب نی یا رسول اللہ تحقیق مینی کیا واسطی درود تمہاری کی تمام وقت دعا درود اپنی کا فرمایا پیغمبر
صلی اللہ علیہ وسلم نی اب کفایت کی جاویگی سارے مہمات دینی اور دنیای تیری اور آویگی حاجتین تیری اور بخشی
جاویگی گناہ تیری نقل کی سارے حدیث سابقہ روایت ترمذی حاکم احمد کے ف سارے حدیث یون ہی کہ
ابی بن کعب نی عرض کیا کہ یا رسول اللہ مین چاہتا ہون کہ آپ پر درود بہت بہیجون پس کسقدر مقرر کرون واسطی
درود آپکی کی اوسوقت مین سی کہ اپنی دعا کی لئی معین کیا ہی مینی فرمایا جسقدر چاہ درود مین پہر ابی بن کعب نی
عرض کیا کہ چوتہائی حصہ وقت ورد اپنی مین سی آپکی درود مین صرف کرون فرمایا جسقدر چاہ لیکن اگر اس سی
زیادہ کری بہتر ہی تیری لئی پہر عرض کیا کہ آدہا وقت درود مین صرف کرون فرمایا جسقدر چاہ لیکن زیادہ کرنا
بہتر ہی تیری لئی پہر عرض کیا کہ دو تہائی کرون فرمایا جسقدر چاہ لیکن اگر دو تہائی سی زیادہ کری بہتر ہوگا تیرے
لئی جب اونہون نے عرض کیا اَجْعَلُ لَكَ صَلٰوتِیْ كُلَّهَا یعنی تمام وقت اپنی ورد کا آپکی درود مین خرچ کرونگا پس
فرمایا جیسی کہ مذکور ہی یہان سبب یہہ ہی کہ جب بندہ اپنی طلب و رغبت کو اللہ تعالی کی پسندیدہ چیز مین خرچ کرتا
اور اللہ تعالی کی رضا کو مقدم رکہتا ہی اپنی مطالب پر تو وہ کفایت کرتا ہی اسکی سب مہمات کو مَنْ كَانَ لِلّٰهِ كَانَ اللّٰهُ لَهٗ
یعنی جو اللہ کا ہو رہتا ہی وہ کفایت کرتا ہی کذا فی المشکوۃ شرح الفخر مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ وَاحِدَةً صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ عَشْرًا ﴿

ط ÷ جو کوئی درود بھیجے مجھپر ایکبار درود بھیجتا ہی اللہ اوسپر دس بار نقل کی یہہ مسلم ابو داؤد ترمذی نسائی طبرانی

بما ءَ صلی اللہ علیہ وسلم ذات یوم والبشر فی وجہہ فقال جاءنی جبریل فقال ان ربک یقول اما

یرضیک یا محمد انہ لا یصلی علیک احد من امتک الا صلیت علیہ عشرا ولا یسلم علیک احد

من امتک الا سلمت علیہ عشرا ÷ ترجمہ ÷ تشریف لائے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم ایک دن

یعنی صحابہ پاس اور خوشی معلوم ہوتی تہی چہرہ مبارک اونکی پر پس فرمایا تحقیق آئے میرے پاس جبرئیل پس کہا تحقیق تیرا

پروردگار فرماتا ہے کیا نہیں خوش کرتی تجکو ای محمد یہہ بات کہ تحقیق نہ درود بھیجے تجپر کوئی امت تیری مین سے مگر کہ درود بھیجون

مین اوسپر دس بار اور نہ سلام بھیجے تجپر کوئی امت تیری مین سے مگر کہ سلام بھیجون مین اوسپر دس بار نقل کی یہہ نسائی ابن

حبان حاکم ابن ابی شیبہ دارمی ÷ من صلی علی واحدۃ صلی اللہ علیہ عشر صلوات وحط

عنہ عشر خطیئات ورفع لہ عشر درجات ÷ ترجمہ ÷ جو کوئی درود بھیجے مجھپر ایکبار

بھیجتا ہی اللہ اوسپر دس درود اور دور کیے جاتے ہین اوس سے دس گناہ اور بلند کیے جاتے ہین اوسکے لیے

دس درجے بہشت مین نقل کی یہہ نسائی ابن حبان حاکم بزار طبرانی نے اور ایک روایت نسائی اور طبرانی سے

مین یہہ بہی آیا ہی وکتب لہ بہا عشر حسنات ÷ ترجمہ ÷ اور لکہی جاتی ہین اوسکے لیے بسبب اوسکے

دس نیکیان ÷ من صلی علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم واحدۃ صلی اللہ علیہ وملائکتہ

سبعین صلاۃ ÷ ترجمہ ÷ جو کوئی درود بھیجے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر ایکبار بھیجتا ہی اللہ اوسپر اور فرشتے

اوسکے ستر درود یعنی بہت بھیجتے ہین نقل کی یہہ احمد نے ÷ وکیفیۃ الصلوۃ والسلام علیہ صلی اللہ علیہ

وسلم تقدمت ÷ اور کیفیت یعنی طرح درود اور سلام کی اوپر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پہلے گذری یعنی بعد

ذکر التحیات کی ÷ قال علی رضی اللہ عنہ کل دعاء محجوب حتی یصلی علی محمد صلی اللہ علیہ

وسلم وآل محمد ÷ فرمایا حضرت علی نے رضی اللہ عنہ کہ ہر دعا منع کی گئی ہی قبولیت سے یعنی قبول نہین ہوتی

یہان تک کہ درود بھیجا جاوے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور آل حضرت محمد پر نقل کی یہہ طبرانی نے

اوسط مین ÷ وعن عمر رضی اللہ عنہ ان الدعاء موقوف بین السماء والارض لا یصعد منہ شیء

حتی تصلی علی نبیک ۔ ف ۔ اور روایت ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہ تحقیق دعا ٹہری جاتی ہے
درمیان آسمان و زمین کے نہیں چڑھتا اوس سے کچھ یہانتک کہ درود بھیجے تو اپنے نبی پر نقل کی یہ ترمذی نے
ف یعنی قبولیت دعا کی موقوف ہے درود بھیجنے پر اور درود مقبول ہے تو بوسیلہ اوسکے دعا بھی مقبول ہوتی ہے

كذا ذكره الفخر وقال الشيخ ابو سليمان الداراني رحمة الله عليه اذا سألت الله حاجة

فابدأ بالصلوة على النبي صلى الله عليه وسلم ثم ادع بما شئت ثم اختم بالصلوة عليه صلى

الله عليه وسلم فان الله سبحانه بكرمه يقبل الصلوتين وهو اكرم من ان يدع ما بينهما کہا
شیخ ابو سلیمان درانی رحمۃ اللہ علیہ نے جب مانگے تو اللہ تعالی سے کوئی حاجت پس شروع کر اوسکو ساتھ درود
بھیجنے کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر پھر دعا کر جو کچھ چاہے تو پھر تمام کر دعا کو ساتھ درود بھیجنے کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم
کیونکہ تحقیق اللہ پاک ذات ساتھ کرم اپنے کے قبول کرتا ہے دونوں درودوں کو یعنی اول و آخر کی اور وہ بزرگتر ہے اس سے
کہ چھوڑ دے بیچ کو کہ درمیان اون دونوں کے ہے ف یعنی بطفیل درود کے دعا بھی قبول ہوتی ہے اور شیخ ابو سلیمان کا نام شیخ
عبد الرحمن ہے بڑے اولیا اور فضلائے شام سے ہیں سنہ دوسو پندرہ میں انتقال انکا ہوا کذا ذکر الفخر اور فضیلتیں درود شریف کی جو
اسکی اور بھی آئے ہیں کہ قید قلم میں آنا اونکا مشکل ہے مگر واسطے حصول سعادت کے چند روایات بیان ہوتی ہیں اللہ تعالی ہم سب کو اون پر
عمل نصیب کرے فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو کوئی درود بھیجتا ہے مجھ پر کتاب میں یعنی لکھتا ہے کتاب میں ہمیشہ فرشتے بخشش مانگتے
رہتے ہیں اوسکے لئے جب تلک کہ نام میرا اوس کتاب میں رہتا ہے اور فرمایا کہ جسنے پڑھا قرآن اور حمد کی رب اپنے کی اور
درود بھیجا نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر اور استغفار کی رب اپنے سے پس تحقیق طلب کی اوسنے خیر جگہ اوسکی سے اور درود شریف
کے پڑھنے سے محتاجگی دور ہوتی ہے آدمی کی اور یہ بھی بروایت ہے لوگوں سے جابر بن سمرہ اپنے باپ سے روایت
کرتے ہیں کہ کہا اونہوں نے کہ تھے ہم نزدیک رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ ناگاہ آیا حضرت پاس ایک
آدمی اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ کونسا عمل بہت نزدیک ہے طرف اللہ تعالی کی فرمایا سچی بات اور ادا امانت
عرض کیا اوسنے کچھ اور بھی فرمائیے فرمایا نماز رات کی اور روزہ ہواجر یعنی روزہ گرمی کا عرض کیا یعنی یا رسول اللہ
کچھ اور زیادہ فرمائیے فرمایا کثرت ذکر کی اور درود بھیجنا مجھ پر کہ وہ دور کرتا ہے فقر کو روایت ہے ابو ہریرہ سے

کہ اللہ کی فرشتے ہیں سیر کرنے والے جب گذرتے ہیں وہ ذکر کی حلقہ پر تو کہتے ہیں ایک دوسری کو کہ بیٹھ جاؤ
پس جب لوگ دعا کرتے ہیں وہ فرشتے آمین کہتے ہیں پس جب بہیجتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر وہ
بہی درود بہیجتے ہیں انکی ساتھہ یہانتک فراغت پاتے ہیں پہر کہتا ہی بعضا اونکا بعضی کو خوشخبری ہووے انکو
کہ ہوتی ہیں یہ اوس حال میں کہ بخشی گئی ہیں اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جب بہول جاؤ تم کچہہ پس
درود بہیجو مجہہ پر یاد آجاوی گی وہ چیز یہ مجرب ہی روایت کی حافظ اسمعیل نی کتاب ترغیب میں ساتہہ سند صحیح کی کہ
پہنچی ہی عبد اللہ بن عمرو بن العاص تلک کہ کہا اونہوں نے جسکو ہووے حاجت طرف اللہ تعالی کی پس چاہیے کہ روزہ
رکہی بدہ اور جمعرات اور جمعہ کو اور طہارت کری یعنی غسل یا وضو کری اول وقت جمعہ کی نماز کی لئی جاوے پس تصدق
کری کچہہ یعنی اللہ کی نام پر دے کم ہو یا بہت پس جب جمعہ پڑہ چکی پڑہی اللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِاسْمِكَ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
الَّذِي لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ عَالِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ وَأَسْأَلُكَ بِاسْمِكَ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ
الْقَيُّومُ الَّذِي لَا تَأْخُذُهُ سِنَةٌ وَلَا نَوْمٌ الَّذِي مَلَأَتْ عَظَمَتُهُ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضَ الَّذِي عَنَتْ لَهُ الْوُجُوهُ وَخَشَعَتْ لَهُ الْأَصْوَاتُ
وَوَجِلَتِ الْقُلُوبُ مِنْ خَشْيَتِهِ أَنْ تُصَلِّيَ عَلٰى مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنْ تُعْطِيَنِي حَاجَتِي وَہی کذا وکذا اپنی لفظ کذا کی
جگہہ حاجت اپنی بیان کری پس تحقیق قبول کیجاویگی دعا اوسکی انشاء اللہ تعالی اور کہتی تہی عبد اللہ کہ یہ دعا
نادانونکو نہ سکہانا اسلئی کہ دعا کرینگے ساتہہ اسکی گناہ پر اور قطع رحم پر اور سفیان ثوری جب اوٹہنی کا
ارادہ کرتی مجلس سی کہتی صلی اللہ وملائکتہ علی محمد وعلی انبیائہ اور لکہا ہی بعضی علما نی حدیثون سی استنباط
کرکر کہ درود سبب زیادتی نور کا ہی جسکی لئی پل صراط پر اور درود سبب ہی پہلی باقی رکہنی اللہ تعالی
بندی کی لئی تعریف اچہی کو درمیان آسمان وزمین والونکی کیونکہ درود بہیجنی والا طالب ہی اللہ سی اسکا کہ اپنی
رسول پر تعریف کری اور اکرام کری اور لوگونکا پس جزا ہی جس عمل سی ہوتی ہی یعنی جیسا عمل ویسی جزا
ملیگی کہ اسکی تعریف باقی رہی گی اور اسیطرح درود ہوتا ہی سبب برکت ذات مصلی کا اور عمل اور عمر اسکی کا
اور درود سبب ہی پہنچنی رحمت خدا کا اور وہ سبب ہی دوام محبت کا ساتہہ رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم کے اور وہ سبب ہی محبت رسول خدا کا ساتہہ پڑہنی والے درود کے اور وہ سبب ہی ہدایت بندی

بندیکی ہدایت کا اور حیات ہی دل اوسکی آور وہ سبب ہے وسیلی عرض ہونی نام اوسکی رو برو ہوئی سو لہذا
صلے اللہ علیہ وسلم کے آور وہ سبب ہی قدم جمنی کا پُل صراط پر آور سبب گذرنے کا اوس سی اور صلوۃ
پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم پر بندیکی طرف سی دعا ہی اور دعا اور سوال بندیکی رب اپنی سی دو طرحکی ہی
ایک یہہ کہ حاجات اور مہمات اپنی اللہ تعالی سی مانگی اور دوسری یہہ کہ ثنا کری اوسکی دوست پر
تو نہین شک ہے کہ اللہ تعالی دوست رکہی گا اوسکو اور رسول اوسکا بہی دوست رکہی گا اوسکی کہ اپنی حاجت
نہ مانگی اور اوسکو اللہ تعالی اور رسول کی محبوب چیز مین صرف کیا اور مقدم رکہا اپنی حوایج پر پس اگرچہ فایدہ
درود کا نہ ہوتا مگر یہی یعنی محبت اللہ اور رسول کی تو البتہ کافی تہا کہا ہی مصنف حصن حصین کا کہ فواید درود
بہیجنی کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر بسیار ہین اور ثمرات اوسکی ان گنت ہین دنیا اور آخرت مین خصوصاً تنگیون اور
مہمات اور فکرون اور قضاء حاجات مین لوگونے بارہا تجربہ کیا ہی اوسکا پس کثر خوف اور بلاؤن کی جگہہ مین پر این
پس نہ نجات دی مجکو مگر درود بہیجنی نی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر کذا فی المفتاح منہیہ المولف اور فرمایا آنحضرت
صلے اللہ علیہ وسلم نی کہ جو کوئی درود بہیجی مجپر دس بار پس گویا کہ آزاد کرتا ہی ایک بردہ اور فرمایا کہ وارد ہونگی
مجپر قومین کہ نہین پہچانونگا مین اونکو سبب کثرت درود انکی کے مجپر اور فرمایا کہ بڑا نجات پانے والا تم مین
کا دن قیامت کی ہولون اوسکی سی اور مواضع اوسکی سی بہت بہیجنے والا تہا را ہووی گا مجپر درود کو اور
حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ سی روایت ہی کہ درود بہیجنا حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر زیادہ نابود کرتا ہی گناہون
کو پانی ٹہنڈی سی آگ کو یعنی ٹہنڈا پانی جیسی آگ کو بجہاتا ہی اوس سی زیادہ درود گناہون کو نابود کرتا ہی کذا فی
الشفا اور درود بہیجنا واجب ہی جب کہ ذکر جاوے اور سُنا جاوے نام مبارک آنحضرت
صلے اللہ علیہ وسلم کا اور حضرت حسن بصری رضی اللہ عنہ فرماتے تہے کہ جو کوئی
چاہی یہہ کہ پیوے ساتہ پیالے بورے کے حوض مصطفی صلے اللہ علیہ وسلم کیسی
تو پڑہے اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَاَوْلَادِهٖ وَاَزْوَاجِهٖ وَذُرِّيَّتِهٖ وَاَهْلِ بَيْتِهٖ
وَاَصْهَارِهٖ وَاَنْصَارِهٖ وَاَشْيَاعِهٖ وَمُحِبِّيْهٖ وَاُمَّتِهٖ وَعَلَيْنَا مَعَهُمْ اَجْمَعِيْنَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ اور یکنور کی مشغول

کہ اونہون نے امام شافعی سی بعد مرنیکی خواب مین حال اونکا پوچھا پس کہا اونہون نے کہ بخش دیا مجھکو رب میری نے
اور رحم کیا بسبب ذکر کرنی میری کی اس درود کو ایک رسالہ کی اول مین کتابون اپنی سی اللھم صل علی محمد وعلی آل
محمد کلما ذکرک وذکرہ الذاکرون وصل علی محمد وعلی آل محمد کلما غفل عن ذکرک وذکرہ الغافلون اور
ایک بزرگ سی منقول ہی کہ لوگ کشتی مین سوار ہوئے پس چلی ہوا تیز اور گہیر لیا اونکو ہر طرف سی اور موج مارے دریا نے
اور طوفان آیا پس بیقرار ہوئے اور یقین کیا غرق کا اور موت کا پس اسی حالت مین تہی کہ ایک شخص سلیمی ایسی حال مین
اونگہہ سوتا تہا اونگہہ جاگتا دیکہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ سکہاتی ہین اوسکو یہہ درود واسطی دفع فتنہ
اور حصول نجات کی اور فرماتی ہین کہ سکہا اون ہی کو پس پڑہین اسکو ہزار بار وہ شخص کہتا ہی کہ جب ہشیار
ہوا مین تو سکہایا مینی لوگونکو اور وہ پڑہنی لگی پس ابہی کیا ہزار بار پڑہنی کا پس مین سو بار پڑہتا تہا کہ نجات
پائی اور موجین ٹہر گئین وہ یہہ ہی اللھم صل علی سیدنا محمد وعلی آلہ واصحابہ صلواۃ تنجینا بہا من جمیع الاہوال
والآفات وتقضی لنا بہا جمیع الحاجات وتطہرنا بہا من جمیع السیئات وترفعنا بہا عندک
اعلی الدرجات وتبلغنا بہا اقصی الغایات من جمیع الخیرات فی الحیاۃ وبعد الممات انک علی
کل شیء قدیر اور ایک بزرگ سی منقول ہی کہ جو کوئی کثرت کری اس درود کی بسبب برکت اسکی کی ساتہہ دیکہنی
جمال جہان آرا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خواب مین مشرف ہوتا ہی اللھم صل علی محمد کما امرتنا ان نصلی علیہ
اللھم صل علی محمد کما ہو اہلہ اللھم صل علی محمد کما تحب وترضی لہ اللھم صل علی روح محمد فی الارواح وعلی جسد محمد
فی الاجساد وعلی قبرہ فی القبور کذا فی وظائف النبی تمام ہوئی فضیلت درود شریف کی بعد ذکر کرنی کلام

دوسرے کے کہتا ہی مصنف رح اللھم صل علی محمد وعلی آل محمد کما صلیت علی ابراہیم وعلی آل

ابراہیم انک حمید مجید اللھم بارک علی محمد وعلی آل محمد کما بارکت علی ابراہیم وعلی آل ابراہیم

انک حمید مجید ۝ یا اللہ رحمت خاص بہیج اوپر محمد کی اور اوپر تابعدارون محمد کی جیسے کہ رحمت بہیجی تونے
ابراہیم پر اور تابعدارون ابراہیم کی پر تحقیق تو تعریف کیا گیا بزرگ ہی یا اللہ برکت اوتار اوپر حضرت محمد کے
اور اوپر تابعدارون محمد کی جیسی کہ برکت اوتاری تونی اوپر ابراہیم کی اور اوپر تابعدارون ابراہیم کے

کے بتحقیق تو تعریف کیا گیا بزرگ ہی اللّٰہم صل علیہ کلما ذکرہ الذاکرون اللّٰہم صل علیہ
کلما غفل عن ذکرہ الغافلون وسلم تسلیما کثیرا یا اللہ رحمت خاص بھیج اوپر نبی کی جب تک یاد کریں اونکو
یاد کرنی والی یا اللہ رحمت خاص بھیج اوپر نبی کی جب تک غفلت کریں ذکر اونکی سی غفلت کرنے والے
یعنی ہمیشہ رحمت بھیج اسلئے کہ کوئی زمانہ ذاکروں اور غافلوں سی خالی نہیں اور سلام بھیج بہت سا بہت اللّٰہم
بحقہ علیک ارفع عن الخلق ما نزل بھم ولا تسلط علیھم من لا یرحمھم فقد حل بھم ما لا
یرفعہ غیرک ولا یدفعہ سواک اللّٰہم فرج عنا یا کریم یا ارحم الراحمین یا اللہ بوسیلہ حق محمد صلی اللہ
علیہ وسلم کی کہ ثابت ہی نزدیک تیری دور کر خلق سی جو کچھ کہ اوتری اونپر اور نہ مسلط کر اوپر اونکے اس شخص کو کہ نہ رحم
کری اوپر اونکی پس بتحقیق اوتری ہی اوپر اونکے وہ چیز کہ نہیں دور کر سکتا اوسکو کوئی سوا تیری اور نہیں منع کر سکتا اوسکو
کوئی سوا تیری یا اللہ دور کر سختی ہم سی ای بزرگ ای بہت رحم کرنی والی سب رحم کرنی والوں سی قال مؤلفہ محمد بن
محمد بن محمد بن الجزری لطف اللہ تعالی بہ فی عمرہ وبدنہ ولا خلا بیدکرہ فی شبلہ فرغت من
تصنیف ھذا الحصن الحصین من کلام سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یوم الاحد
الظھر الثانی والعشرین من ذی الحجۃ الحرام سنۃ احدی وتسعین وسبع مائۃ بمدرستی التی
انشاتھا براس عقبۃ الکتان داخل دمشق المحروسۃ حماھا اللہ تعالی من الآفات وسائر بلاد
کہتا ہی مصنف اس کتاب کا محمد بن محمد بن الجزری مہربانی کری اللہ تعالی اوسپر بیچ عمر اوسکی کی اور بدن اوسکی کی
اور سکا بیچ سختی اوسکی کی فراغت پائی میں ترتیب اس حصن حصین کی سے کہ ترتیب دی گئی ہی کلام سردار رسولوں صلی اللہ
علیہ وسلم کی سے دن اتوار کی بعد ظہر کی تاریخ بائیسویں ۲۲ ذی الحجہ ماہ حرمت کی سنہ سات سو اکیانویں ہجری مقدس میں
بیچ اوس مدرسہ اپنی کی کہ بنایا تھا میں نے اوسکو سر راہ عقبہ کتان کی کہ نام ایک موضع کا ہی اندر دمشق کی کہ محفوظ
رکھی آفات و بلیات سی بچاوے اوسکو اللہ تعالی آفتوں سی اور تمام مسلمانوں کی شہروں کو ھذا وجمیع اھل
دمشق متعلقہ بر متشبثا باذیال رحمۃ الخالق یستغیثون علی الاسوار والناس فی
جھد عظیم من الحصار وبلیاہ محفوظۃ والدعوۃ الی اللہ تعالی بالفرج مرفوعۃ و

امر فی اقاهر البلدة وقد غضب اكثرهم وكل احد خائف على نفسه واهله وماله ودخل من
ذلك ... وسوء اعماله وقد تحصنت بما يقيله عليهم فجعلت هذا احصني وتوكلت على
الله تعالى وهو حسبي ونعم الوكيل ترجمہ مصنف اس حال میں تمام ہوئی کہ سب دروازے دمشق کی بند کر دیے گئے تھے بلکہ مضبوط
کر دیے گئے تھے ساتھ پتھروں کے اور ضلالت فریاد کرتی تھی یعنی جناب باریتعالی میں اوپر دیواروں قلعہ کی اور لوگ بیچ بڑی مشقت کے
تھے سبب محاصرہ کرنے ظالموں کے اور باز رو کا گیا تھا یعنی قلعہ کے اندر آنے سے اور ساتھ طرف اللہ تعالی کی ساتھ
عاجزی کے اور ملے ہوئے تھے اور بتحقیق جلایا گیا تھا گرد نواح شہر کا اور لوٹا گیا تھا اکثر اسکا اور ہر ایک ڈر رکھتا تھا اوپر نفس اپنے
اور گھر والوں اپنے کے اور مال اپنے کے ڈرنے والا تھا گناہوں اپنے سے اور برے کاموں اپنے سے اور بتحقیق پناہ پکڑتی تھی میں ساتھ اس کے بقدر
طاقت اپنی کے پس کیا میں نے اس کتاب کو پناہ اپنی اور سونپا میں نے کام اپنا اللہ تعالی پر اور وہ کفایت ہے مجھکو اور اچھا ہی کارساز وقد
اجزت اولادي ابا الفتح محمدا وابا بكر احمد وابا القاسم عليا وابا الخير محمدا وفاطمة وعائشة وسلمى
وخديجة روايته عني مع جميع ما يجوز لي روايته وكذلك اجزت اهل عصري والحمد لله
وحده اولا وآخرا وظاهرا وباطنا وصلى الله على سيد الخلق محمد وآله وصحبه و
وسلم ترجمہ اور بتحقیق اجازت دی میں نے اولاد اپنی کو یعنی ابو الفتح محمد کو اور ابو بکر احمد کو اور ابو القاسم علی کو اور ابو الخیر محمد کو
اور فاطمہ اور عائشہ اور سلمہ اور خدیجہ کو روایت کرنے اسکی سے ساتھ تمام اس چیز کی کہ جائز ہے واسطے میرے روایت
اسکی اور اسیطرح اجازت دی میں نے اپنے وقت کے لوگوں کو اور سب تعریف اللہ ہی کو ہے ایک ہے وہ اول
اور آخر اور ظاہر اور باطن اور رحمتیں اسکی نازل ہوویں اوپر سردار خلق کی کہ حضرت محمد ہیں اور اولاد انکی پر اور
اصحاب انکی پر اور سلام اسکا ہو اوپر ان سب پر اللهم اغفر لجميع مؤلفه وكاتبه ولمن قرأ فيه
ولمن دعا لهم بالخير ولسائر المسلمين والحمد لله وحده وصلى الله على سيدنا وعلى آل محمد
وسلم حسبنا الله ونعم الوكيل نعم المولى ونعم النصير یا الہی بخش اس کتاب کے مصنف کو اور لکھنے والے اسکے کو
اور اسکو پڑھنے والے اور اسکو کہ دعا کرے انکے لیے ساتھ خیر کی اور سب مسلمانوں کو اور سب تعریف خدای یگانہ کی ہے
اور رحمت بھیجے اللہ اوپر سردار ہمارے کہ حضرت محمد ہیں اور اوپر تابعداروں حضرت محمد کی اور سلام بھیجے اوپر انکے

ہی ہمکو اللہ اور اچہا کارساز ہی اچہا مالک ہے اور اچہا مددگار ہی **الحمد للہ تمام ہوا بیان حصن حصین کا**

اب شروع ہوتا ہی **خاتمۃ الکتاب** کہ مشتمل ہی حدیثون خوش مضمونکو لازم ہی ہر کسیکو کہ مطالعہ انکا بحسب قدر

ہو سکی اپنی پر لازم کری تا نفس پاک ہووے نجاست گناہونسی اور تاثیر عملونکی بوجہ احسن حاصل ہو اب جاننا چاہئی کہ جہانسی حدیث

شروع ہوتی ہی اوسپر خط کہینچ دیا ہے تا معلوم ہو کہ حدیث اوپر چلی اور اصل کتاب مین سر حدیث پر ہر جای قال

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہی مثل پہلی حدیث کی یعنی یہہ حدیث فرمائی رسول خدا صلے اللہ علیہ

وسلم نے پس واسطی خوف درازگی کی اوسکو ذکر نہین کیا ہے اور فقط متن حدیث پر کفایت کیا

یہہ کتاب ہی رقاق کا قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے

نِعْمَتَانِ مَغْبُونٌ فِیْہِمَا کَثِیْرٌ مِّنَ النَّاسِ الصِّحَّۃُ وَالْفَرَاغُ ❊ اَلدُّنْیَا

دو نعمتیں کہ ٹوٹی مین ہین اونمین بہت لوگ صحت اور فراغت ہی دنیا

سِجْنُ الْمُؤْمِنِ وَجَنَّۃُ الْکَافِرِ ❊ حُجِبَتِ النَّارُ بِالشَّہَوَاتِ وَحُجِبَتِ الْجَنَّۃُ

قیدخانہ مومن کا ہی اور باغ کافر کا ڈہانکی گئی آگ ساتہہ خواہشون نفسانی کی اور ڈہانکی گئی جنت

بِالْمَکَارِہِ ❊ تَعِسَ عَبْدُ الدِّیْنَارِ وَعَبْدُ الدِّرْہَمِ وَعَبْدُ الْخَمِیْصَۃِ اِنْ اُعْطِیَ

ساتہہ مشقتونکی ہلاک ہووے بندہ دینار کا اور بندہ درہم کا اور بندہ لباس کا اگر دیا جاوے

رَضِیَ وَاِنْ لَّمْ یُعْطَ سَخِطَ تَعِسَ وَانْتَکَسَ وَاِذَا شِیْکَ فَلَا انْتَقَشَ طُوْبٰی

راضی ہووے اور اگر نہ دیا جاوے ناخوش ہووے ہلاک ہووے اور سرنگون ہووے اور جب کانٹا چبہی پس نہ نکالا جاوی خوشحالی ہے

لِعَبْدٍ اٰخِذٍ بِعِنَانِ فَرَسِہٖ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ اَشْعَثَ رَاْسُہٗ مُغْبَرَّۃٍ قَدَمَاہُ

واسطی اوس بندی کی کہ پکڑنی والا ہے باگ گہوڑی اپنی کی اللہ کی راہ مین پراگندہ ہین بال سر اوسکی غبارآلودہ ہین قدم اوسکی

اِنْ کَانَ فِی الْحِرَاسَۃِ کَانَ فِی الْحِرَاسَۃِ وَاِنْ کَانَ فِی السَّاقَۃِ کَانَ فِی السَّاقَۃِ

اگر ہو احکم اگلی فوج مین رہنیکا رہتا ہی اگلی فوج مین اور اگر ہوا حکم پیچہا کی فوج مین رہنی کا رہتا ہی پیچہلی فوج مین

إن استأذن لم يؤذن وإن شفع لم يشفع ♦ فوالله ما الفقر أخشى

اگر اذن چاہتی کسی کے مکان میں جانے کی نہیں اذن دیا جاتا اور اگر سفارش کرتا ہی کسی کی نہیں قبول کیا جاتا بس قسم ہے اللہ کی نہیں محتاجگی ڈرتا ہوں میں

عليكم ولكن أخشى عليكم أن تبسط عليكم الدنيا كما بسطت على من كان

تم پر ولیکن ڈرتا ہوں میں تم پر یہہ کہ فراخ کیجاوی تم پر دنیا جیسی کہ فراخ کی گئی اوپر ان کے تھی

قبلكم فتنافسوها كما تنافسوها وتهلككم كما أهلكتهم ♦ إن رسول

پہلی تمہاری پس رغبت کرو تم اوسمیں جیسی کہ رغبت کی انہوں نے اوسکی اور ہلاک کری وہ تمکو جیسی کہ ہلاک کیا اونکو تحقیق رسول

الله صلى الله عليه وسلم قال اللهم اجعل رزق آل محمد قوتا قد أفلح

اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے دعا کی یا اللہ کر رزق آل محمد کا قوت تحقیق نجات پائی

من أسلم ورزق كفافا وقنعه الله بما آتاه يقول العبد مالي

اوسنی کہ اسلام لایا اور رزق دیا گیا بقدر کفایت اور قناعت دی اوسکو اللہ نے ساتھ اوس چیز کی کہ دی اوسکو کہتا ہے بندہ مال میرا

مالي إن ماله من ماله ثلث ما أكل فأفنى أو لبس فأبلى

مال میرا تحقیق واسطے اوسکی مال اوسکی سے تین چیزیں ہیں جو کچھہ کہایا پس فنا کر دیا یا پہنا پس پرانا کیا

أو أعطى فاقتنى وما سوى ذلك فهو ذاهب وتاركه للناس ♦

یا دیا پس ذخیرہ کیا آخرت کی لئی اور جو سوای اوسکی ہی پس وہ جانیوالا ہی اور چھوڑنیوالا ہی اوسکو لوگوں کی لئی

يتبع الميت ثلاثة فيرجع اثنان ويبقى معه واحد يتبعه

ساتھہ جاتی ہیں مردہ کی تین چیزیں پس پہر آتی ہیں دو اور باقی رہتی ہی ساتھہ اوسکی ایک ساتھہ جاتی ہیں اوسکی

أهله وماله وعمله فيرجع أهله وماله ويبقى عمله ♦

اہل اور مال اوسکی اور عمل اوسکی پس پہرتی ہیں اہل اوسکی اور مال اوسکا اور باقی رہتا ہی عمل اوسکا

أيكم مال وارثه أحب إليه من ماله قالوا يا رسول الله ما منا

کون ہی تم میں کہ مال وارث اوسکا بہت پیارا ہی طرف اوسکی مال اپنی سی عرض کی صحابہ نی ای رسول خدا نہیں ہی تم میں سی

احدٌ الّا مالُہٗ احبُّ الیہِ من مالِ وارثہٖ قال فانّ مالہٗ

کوئی مگر کہ مال اپنا محبوب تر ہی طرف اوسکی مال وارث اپنی سی فرمایا پس تحقیق مال اوسکا وہ ہے

ما قدّم ومال وارثہٖ ما اخّر * لیس الغنی عن کثرۃ العرض

جو آگی بہیجا اور مال وارث اوسکی کا وہ ہی جو پیچھی چھوڑا نہیں ہی تونگری کثرت اسباب سی

ولکنّ الغنی غنی النفس * عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللّٰہ

ولیکن تونگری تونگری نفس کی ہی روایت ہی ابوہریرہ سی کہا کہ فرمایا رسول خدا

صلّی اللّٰہ علیہ وسلّم من یأخذ عنّی ھؤلاء الکلمات فیعمل بھنّ

صلے اللہ علیہ وسلم نے کون لیتا ہی مجھسی یہ باتین پس عمل کری اونپر

او یُعلّم من یعمل بھنّ قلت انا یا رسول اللّٰہ فاخذ بیدی

اور سکھاوی اوسکو کہ عمل کری اونپر عرض کی مینے مین لونگا ای رسول اللہ کے پس پکڑ حضرت نے ہاتھ میرا

فعدّ خمسا فقال اتّق المحارم تکن اعبد النّاس وارض

پس گنین پانچ باتین پس فرمایا بچ حرام چیزون سی ہوئیگا زیادہ عابد لوگون کا اور راضی ہو

بما قسم اللّٰہ لک تکن اغنی النّاس واحسن الی جارک تکن

ساتھ اوس چیز کی کہ قسمت مین کی اللہ نے تیری ہوئیگا بہت تونگر لوگون کا اور احسان کر طرف ہمسایہ اپنی کی ہوئیگا

مؤمنا واحبّ للنّاس ما تحبّ لنفسک تکن مسلما ولا تکثر

مومن اور دوست رکھ واسطی لوگون کی وہ چیز کہ دوست رکھی تو نفس اپنے کے لئی ہوئیگا مسلمان اور نہ بہت

الضّحک فانّ کثرۃ الضّحک تمیت القلب * انّ اللّٰہ یقول

ہنس پس تحقیق بہت ہنسنا مارتا ہی دل کو تحقیق اللہ تعالی فرماتا ہی

ابن ادم تفرّغ لعبادتی املأ صدرک غنی واسدّ فقرک

ای بیٹی آدم کی فارغ ہو میری عبادت کی لئے بہر دونگا سینہ تیرا بی پروائی سی اور بند کرونگا محتاجگی تیری

[illegible]

وَاِنْ لَّا تَفْعَلْ مَلَأْتُ يَدَكَ شُغْلًا وَلَمْ اَسُدَّ فَقْرَكَ ۔ ذُكِرَ رَجُلٌ

اور اگر برنگا تو یعنی ، فارغ ہوئیگا بہرونگا ہاتہہ تیرا شغل سی اور بند کرونگا محتاجگی تیری ذکر کیا گیا ایک شخص

عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعِبَادَةٍ وَّاجْتِهَادٍ وَذُكِرَ اٰخَرُ

نزدیک رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھہ عبادتکی اور مشقت کی اور ذکر کیا گیا دوسرا

بِرِعَةٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَعْدِلْ بِالرِّعَةِ يَعْنِي الْوَرَعَ

ساتھہ ورع کی پس فرمایا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے مت برابر کرو عبادتکو ساتھہ ورع کی مراد رکھتی تھی ورع سی پرہیزگاری

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِرَجُلٍ وَّهُوَ يَعِظُهٗ اِغْتَنِمْ خَمْسًا

فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے وسطی ایک شخص کے اسحال مین کہ وہ نصیحت کرتی تہی اسکو غنیمت گن پانچ

قَبْلَ خَمْسٍ شَبَابَكَ قَبْلَ هَرَمِكَ وَصِحَّتَكَ قَبْلَ سَقَمِكَ وَغِنَاكَ

پہلی پانچ کی جوانی اپنی کو پہلی بڑہاپی اپنی کے اور صحت اپنی کو پہلی بیماری اپنی کی اور تونگری اپنے کو

قَبْلَ فَقْرِكَ وَفَرَاغَكَ قَبْلَ شُغْلِكَ وَحَيٰوتَكَ قَبْلَ مَوْتِكَ بِاَمَا

پہلے محتاجگی اپنی کی اور فراغت اپنی کو پہلی شغل اپنے کی اور زندگی اپنی کو پہلی موت اپنی کے نہین

يَنْتَظِرُ اَحَدُكُمْ اِلَّا غِنًى مُّطْغِيًا اَوْ فَقْرًا مُّنْسِيًا اَوْ مَرَضًا مُّفْسِدًا اَوْ

انتظار کرتا ایک تم مین کا مگر تونگری گمراہ کرنیوالی کا یا محتاجگی بہلانیوالی کا یا بیماری فساد کرنیوالی کا یا

هَرَمًا مُّفَنِّدًا اَوْ مَوْتًا مُّجْهِزًا اَوِ الدَّجَّالَ فَالدَّجَّالُ شَرُّ غَائِبٍ يُّنْتَظَرُ

بڑہاپی سخت کا یا موت ناگہان آنیوالی کا یا دجال کا پس دجال برا غائب ہے کہ انتظار کیا جاتا ہی

اَوِ السَّاعَةَ وَالسَّاعَةُ اَدْهٰى وَاَمَرُّ ۔ اَلَا اِنَّ الدُّنْيَا مَلْعُوْنَةٌ

یا انتظار کرتا ہی قیامت کا اور قیامت بہت سخت ہی اور تلخ ہے آگاہ ہو تحقیق دنیا لعنت کی گئے ہے

مَلْعُوْنٌ مَّا فِيْهَا اِلَّا ذِكْرُ اللّٰهِ وَمَا وَالَاهُ وَعَالِمٌ اَوْ مُتَعَلِّمٌ ۔ لَوْ كَانَ

لعنت کی گئی وہ چیز کہ اوس مین ہی مگر ذکر اللہ کا اور وہ چیز کہ نزدیک کردی ذکر اللہ کی اور عالم یا طالب علم اگر ہوتی

الدُّنيا تعدل عند الله جناح بعوضة ما سقى كافرا منها شربة

دنیا نزدیک اللہ کی برابر پر پشہ کے تو نہ پلاتا کافر کو اوس سی ایک گھونٹ

من احب دنیاہ اضر بآخرته ومن احب آخرته اضر بدنیاه فآثروا ما

جو کوئی دوست رکھی دنیا اپنی کو ضرر پہونچاتا ہی آخرت اپنی کو اور جو کوئی دوست رکھی آخرت اپنی کو ضرر پہونچاتا ہی دنیا اپنی کو پس اختیار کرو اوسکو کہ باقی رہیگی

یبقی علی ما یفنی ؛ لعن عبد الدینار ولعن عبد الدرهم ؛ ما ذئبان جائعان

اوپر فانی کی یعنی دعا کی لعنت کیا گیا ہی بندہ دینار کا اور لعنت کیا گیا ہی بندہ درہم کا نہیں ہین دو بھیڑیی بھوکی

ارسلا فی غنم بافسد لها من حرص المرء علی المال والشرف لدینه ؛ لا تتخذوا

کہ چھوڑا گیا ہو ریوڑ مین تباہی کرنی والی زیادہ واسطی اوسکی حرص آدمی کی اوپر مال اور شرف کی واسطی دین اوسکی کی مت پکڑو

الضیعة فترغبوا فی الدنیا ما انفق مؤمن من نفقة الا اجر فیها

باغ اور کھیتی پس رغبت کروگی دنیا مین نہ خرچ کیا مومن نے کچھ خرچ کرنا مگر کہ ثواب دیا جاتا ہی اوسمین

الا نفقته فی هذا التراب ؛ ان رسول الله صلی الله علیه وسلم

مگر خرچ کرنا اوسکا بیچ اس مٹی کی یعنی مکان کی بنانی مین تحقیق رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم

خرج یوما ونحن معه فرای قبة مشرفة فقال ما هذه قال

نکلی ایک دن اور ہم ساتھ اونکی تھی پس دیکھا ایک گنبد بلند پس فرمایا کیا ہے یہ یعنی کسنی بنایا عرض کیا

اصحابه هذه لفلان رجل من الانصار فسکت وحملها فی

اصحاب اونکی نے کہ یہ واسطی فلانی شخص کے ہے انصار مین سی پس چپ رہے حضرت اور رکھا اس قصہ کو

نفسه حتی لما جاء صاحبها فسلم علیه فی الناس فاعرض عنه

اپنی دل مین یہان تلک کہ جب آیا بنانی والا اوسکا پس سلام کیا حضرت پر بیچ لوگون کے پس موہنہ پھیر لیا حضرت نی اوس سی

صنع ذلک مرارا حتی عرف الرجل الغضب فیه والاعراض عنه

کیا اوسنی یہہ کئی بار یہان تلک کہ پہچانا اوس شخص نی غصہ حضرت کی اور اعراض اون سی

فَشَكَا ذَلِكَ إِلَى أَصْحَابِهِ وَقَالَ وَاللهِ إِنِّي لَأُنْكِرُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى
پس شکوہ کیا اسکا طرف یاروں متقرب اونکی کی اور کہا قسم ہی اللہ کی تحقیق مین البتہ غصی دیکھتا ہون رسول خدا صلی اللہ علیہ
اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُوا خَرَجَ فَرَأَى قُبَّتَكَ الرَّجُلُ إِلَى قُبَّتِهِ فَهَدَمَهَا حَتَّى
وسلم کو کہا یاروں نے نکلی حضرت پس دیکھا گنبد تیرا پس پہرا وہ شخص طرف گنبد اپنی کی پس ڈہایا اوسکو یہان تلک
سَوَّاهَا بِالْأَرْضِ فَخَرَجَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ
کہ برابر کر دیا اوسکو ساتھ زمین کی پس نکلی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ایک دن
فَلَمْ يَرَهَا قَالَ مَا فَعَلَتِ الْقُبَّةُ قَالُوا شَكَا إِلَيْنَا صَاحِبُهَا إِعْرَاضَكَ
پس نہ دیکھا اوسکو فرمایا کیا ہوا وہ گنبد عرض کیا صحابہ نے کہ شکوہ کیا طرف ہمارے بنانی والے اوسکی نے موںہہ پھیرنے تمہارے کا
فَأَخْبَرْنَاهُ فَهَدَمَهَا فَقَالَ أَمَا إِنَّ كُلَّ بِنَاءٍ وَبَالٌ عَلَى صَاحِبِهِ
پس خبر دی ہمنے اوسکو پس ڈہایا اوسکو پس فرمایا آگاہ ہو تحقیق ہر بنا وبال ہے اوپر بنانی والی اوسکی کی
إِلَّا مَا لَا إِلَّا يَعْنِي إِلَّا مَا لَا بُدَّ مِنْهُ وَلَيْسَ لِابْنِ آدَمَ حَقٌّ فِي
مگر جو ضروری مراد رکہتے تہے مگر جو ضرور ہے اوس سی نہین ہی واسطی ابن آدم کے حق بیچ
سِوَى هَذِهِ الْخِصَالِ بَيْتٌ يَسْكُنُهُ وَثَوْبٌ يُوَارِي بِهِ عَوْرَتَهُ وَ
سوائے ان چیزون کی گہر کہ رہی اوسمین اور کپڑا کہ ڈہانکی ساتھ اوسکے ستر اپنا اور
جِلْفُ الْخُبْزِ وَالْمَاءُ ٭ جَاءَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ دُلَّنِي
خشک روٹے یعنی بغیر سالن کے اور پانی آیا ایک شخص پس عرض کیا اے رسول خدا بتا مجکو
عَلَى عَمَلٍ إِذَا أَنَا عَمِلْتُهُ أَحَبَّنِي اللهُ وَأَحَبَّنِي النَّاسُ قَالَ ازْهَدْ
ایک عمل کہ جب کرون مین اوسکو دوست رکہی مجکو اللہ اور دوست رکہین مجکو لوگ فرمایا بے رغبتی کر
فِي الدُّنْيَا يُحِبَّكَ اللهُ وَازْهَدْ فِيمَا عِنْدَ النَّاسِ يُحِبَّكَ النَّاسُ
دنیا مین دوست رکہی گا تجکو اللہ اور بے رغبتی کر بیچ اوس چیز کی کہ نزدیک لوگون کی ہی یعنی مال جو ہے دوست رکہینگے تجکو لوگ

نَامَ عَلٰی حَصِیْرٍ فَقَامَ وَقَدْ اَثَّرَ فِیْ جَسَدِہٖ فَقَالَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ یَا رَسُوْلَ

سوئی آنحضرت بوری پر پس اوٹہی حال یہ کہ تحقیق نشان پڑگئی تہی بیچ بدن شریف کی پس کہا ابن مسعود نے یا رسول اللہ

اللّٰہِ لَوْ اَمَرْتَنَا اَنْ نَبْسُطَ لَکَ وَنَعْمَلَ فَقَالَ مَا لِیْ وَلِلدُّنْیَا وَمَا اَنَا وَالدُّنْیَا

کاش کہ تم حکم کرتی ہمکو یہ کہ بچھاتی ہم واسطی تمہارے اور کرتی پس فرمایا کیا ہی مجکو ساتہہ دنیا کی اور نہین مین ساتہہ دنیا کی

اِلَّا کَرَاکِبٍ اسْتَظَلَّ تَحْتَ شَجَرَۃٍ ثُمَّ رَاحَ وَتَرَکَھَا ۔ قَالَ اَغْبَطُ

مگر مانند سوار کے کہ سایہ پکڑا اوسنی درخت کی نیچے پہر چلا گیا اور چہوڑ گیا اوسکو فرمایا لایق رشک کی آنحضرت نے

اَوْلِیَائِیْ عِنْدِیْ لَمُؤْمِنٌ خَفِیْفُ الْحَاذِ ذُوْ حَظٍّ مِّنَ الصَّلٰوۃِ

دوستون میری سی نزدیک میری البتہ مومن ہے سبکبار صاحب بڑے حصے کا نماز سی

اَحْسَنَ عِبَادَۃَ رَبِّہٖ وَاَطَاعَہٗ فِی السِّرِّ وَکَانَ غَامِضًا

اچہی کے عبادت رب اپنی کی اور فرمانبرداری کی اوسکی پوشیدگی مین اور تہا غیر مشہور

فِی النَّاسِ لَا یُشَارُ اِلَیْہِ بِالْاَصَابِعِ وَکَانَ رِزْقُہٗ کَفَافًا

لوگون مین نہین اشارہ کیا جاتا طرف اوسکی ساتہہ انگلیون کے اور تہا رزق اوسکا بقدر احتیاج کے

فَصَبَرَ عَلٰی ذٰلِکَ ثُمَّ نَقَدَ بِیَدِہٖ فَقَالَ عُجِّلَتْ مَنِیَّتُہٗ

پس صبر کی اوسپر پہر نقد کیا حضرت نے ساتہہ ہاتہہ اپنی کے پس فرمایا جلدی کی گئی موت اوسکی

قَلَّتْ بَوَاکِیْہِ قَلَّتْ تُرَاثُہٗ ۔ عَرَضَ عَلَیَّ رَبِّیْ لِیَجْعَلَ لِیْ

کم ہوئین رونیوالیان اوسکی کم رہی میراث اوسکی ظاہر کیا مجپر رب میرے نے کہ کر دی میرے لئی

بَطْحَاءَ مَکَّۃَ ذَھَبًا فَقُلْتُ لَا یَا رَبِّ وَلٰکِنْ اَشْبَعُ یَوْمًا

نالہ مکہ کا سونا پس عرض کیا مینی کہ ای رب میری ولیکن سیر ہون مین ایکدن

وَاَجُوْعُ یَوْمًا فَاِذَا جُعْتُ تَضَرَّعْتُ اِلَیْکَ وَذَکَرْتُکَ

اور بہوکا ہون مین ایکدن پس جب بہوکا ہون مین گڑگڑاون طرف تیری اور یاد کرون تجکو

وَاِذَا شَبِعْتُ حَمِدْتُكَ وَشَكَرْتُكَ ۞ مَنْ اَصْبَحَ مِنْكُمْ اٰمِنًا فِيْ سِرْبِهٖ

اور جب سیر ہوں میں حمد کروں تیری اور شکر کروں تیرا جو کوئی صبح کرے تم میں سے باامن جان اپنے میں

مُعَافًا فِيْ جَسَدِهٖ عِنْدَهٗ قُوْتُ يَوْمِهٖ فَكَاَنَّمَا حِيْزَتْ لَهُ الدُّنْيَا بِحَذَافِيْرِهَا

باعافیت بدن اپنے میں نزدیک اوسکے قوت ایک دن کا ہو پس گویا کہ جمع کی گئی اوسکے لئے دنیا تمام

مَا مَلَاَ اٰدَمِيٌّ وِعَاۤءً شَرًّا مِّنْ بَطْنٍ بِحَسْبِ ابْنِ اٰدَمَ اُكُلَاتٌ يُقِمْنَ

نہ بھرا آدمی نے کوئی برتن برا پیٹ سے کفایت ہیں ابن آدم کو کتنے نوالے کہ سیدھی کریں پیٹھ

صُلْبَهٗ فَاِنْ كَانَ لَا مَحَالَةَ فَثُلُثٌ طَعَامٌ وَّثُلُثٌ شَرَابٌ وَّثُلُثٌ لِّنَفْسِهٖ

اوسکی پس اگر ہی ضرور پیٹ بھرنا پس تہائی رکھے کھانے کی لئے اور تہائی پانی کی لئے اور تہائی دم اپنے کی لئے

سَمِعَ رَجُلًا يَّتَجَشَّاُ فَقَالَ اَقْصِرْ مِنْ جُشَاۤئِكَ فَاِنَّ اَطْوَلَ النَّاسِ جُوْعًا

سنا آنحضرت نے ایک شخص کو ڈکار لیتے ہوئے پس فرمایا کہ کم کر ڈکار اپنی پس تحقیق بہت لوگوں کا بھوکے میں

يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اَطْوَلُهُمْ شِبَعًا فِي الدُّنْيَا ۞ اِنَّ لِكُلِّ اُمَّةٍ فِتْنَةً

دن قیامت کے بہت پیٹ بھرنے والا اونکا ہوگا دنیا میں تحقیق واسطے ہر امت کی فتنہ ہے

وَّفِتْنَةُ اُمَّتِي الْمَالُ ۞ يُجَاۤءُ بِابْنِ اٰدَمَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ كَاَنَّهٗ بَذَجٌ

اور فتنہ امت میری کا مال ہے لایا جاویگا ابن آدم دن قیامت کے گویا کہ وہ بکری کا بچہ ہے

فَيُوْقَفُ بَيْنَ يَدَيِ اللّٰهِ فَيَقُوْلُ لَهٗ اَعْطَيْتُكَ وَخَوَّلْتُكَ وَاَنْعَمْتُ

پس کھڑا کیا جاویگا آگے اللہ تعالی کی پس فرماویگا اوسکو دیا تھا میں تجکو مال اور مالک کیا تہا میں تجکو اور انعام کیا

عَلَيْكَ فَمَا صَنَعْتَ فَيَقُوْلُ رَبِّ جَمَعْتُهٗ وَثَمَّرْتُهٗ وَتَرَكْتُهٗ اَكْثَرَ

میں تجپر پس کیا کیا تو نے پس کہیگا اے رب میرے جمع کیا میں نے اوسکو اور بڑہایا میں نے اوسکو اور چھوڑا میں نے اوسکو بہت

مَا كَانَ فَارْجِعْنِيْ اٰتِكَ بِهٖ كُلِّهٖ فَيَقُوْلُ لَهٗ اَرِنِيْ مَا قَدَّمْتَ فَيَقُوْلُ

اوس چیز کا کہ تہا پس پہیر مجکو دنیا میں تیرے پاس تمام وہ لاؤں پس فرماویگا اوسکو دکہا مجکو جو آگے بہیجا تو نے پس کہیگا

رَبِّ جَمَعْتُهُ وَثَمَّرْتُهُ وَتَرَكْتُهُ اَكْثَرَ مَا كَانَ فَارْجِعْنِي آتِكَ بِهِ كُلِّهِ فَاِذَا عَبْدٌ

اے رب میرے جمع کیا میں نے اسکو اور بڑھایا میں نے اسکو اور چھوڑا میں نے اسکو زیادہ اوس چیز کا تھا پس پھیر مجکو لاؤنگا تیرے پاس میں اوس سب کو

لَمْ يُقَدِّمْ خَيْرًا فَيَمْضِي بِهِ اِلَى النَّارِ + لَا تَزُولُ قَدَمَا ابْنِ اٰدَمَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

تحقیق وہ بندہ ہے کہ نہیں آگے بھیجی اوسنے کوئی بھلائی پس حکم کیا جاویگا اوسکو طرف دوزخ کی نہیں ہلینگی دو قدم آدمی کے دن قیامت کے

حَتّٰى يُسْاَلَ عَنْ خَمْسٍ عَنْ عُمُرِهِ فِيْمَا اَفْنَاهُ وَعَنْ شَبَابِهِ فِيْمَا اَبْلَاهُ وَعَنْ

یہانتک پوچھا جایگا پانچ چیزونسے عمر اوسکی کی کس چیز میں فنا کیا اوسکو اور جوانی اوسکی بھی کہ کس چیز میں صرف کیا اوسکو اور

مَالِهِ مِنْ اَيْنَ اكْتَسَبَهُ وَفِيْمَا اَنْفَقَهُ وَمَاذَا عَمِلَ فِيْمَا عَلِمَ + مَا زَهِدَ

مال اوسکی سے کہاں سے کمایا اوسکو اور کس چیز میں خرچ کیا اوسکو اور کیا عمل کیا موافق جاننے کی نہیں بے رغبتی کرتا

عَبْدٌ فِي الدُّنْيَا اِلَّا اَنْبَتَ اللّٰهُ الْحِكْمَةَ فِي قَلْبِهِ وَاَنْطَقَ بِهَا لِسَانَهُ

بندہ دنیا میں مگر کہ پیدا کرتا ہے اللہ تعالی دانائی بیچ دل اوسکی کے اور بلواتا ہے ساتھ اوسکی زبان اوسکی کو

وَبَصَّرَهُ عَيْبَ الدُّنْيَا وَدَاءَهَا وَدَوَاءَهَا وَاَخْرَجَهُ مِنْهَا سَالِمًا

اور دکھاتا ہے اوسکو عیب دنیا کے اور بیماری اوسکی اور دوا اوسکی اور نکالتا ہے اوسکو اوس سے سالم

اِلٰى دَارِ السَّلَامِ + قَالَ قَدْ اَفْلَحَ مَنْ اَخْلَصَ اللّٰهُ قَلْبَهُ لِلْاِيْمَانِ وَجَعَلَ قَلْبَهُ

طرف بہشت کی فرمایا آنحضرتؐ نے تحقیق نجات پائی اوسنے کہ خالص کیا اللہ تعالی نے دل اوسکا ایمان کیلئے اور کیا دل اوسکا

سَلِيْمًا وَلِسَانَهُ صَادِقًا وَنَفْسَهُ مُطْمَئِنَّةً وَخَلِيْقَتَهُ مُسْتَقِيْمَةً

سالم اور زبان اوسکی سچی اور نفس اوسکا خاطر جمع والا اور طبیعت اوسکی سیدھی ہے

وَجَعَلَ اُذُنَهُ مُسْتَمِعَةً وَعَيْنَهُ نَاظِرَةً فَاَمَّا الْاُذُنُ فَقَمِعٌ

اور کیا کان اوسکی کو سننے والا حق کا اور آنکھ اوسکی کو دیکھنے والی دلیلوں صانع کی پس لیکن کان پس قیف ہے

وَاَمَّا الْعَيْنُ فَمُقِرَّةٌ لِمَا يُوْعِي الْقَلْبُ وَقَدْ اَفْلَحَ مَنْ جَعَلَ قَلْبَهُ

اور لیکن آنکھ پس ٹھیرانے والی ہے واسطے اوس چیز کی کہ نگاہ رکھتا ہے دل اور تحقیق نجات پائی اوسنے کہ کیا گیا دل اوسکا

وَاعِيًا ۞ إِذَا رَأَيْتَ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ يُعْطِي الْعَبْدَ مِنَ الدُّنْيَا عَلَى مَعَاصِيهِ

نگہبان یعنی ہوشروع کا جب دیکھی تو اللہ عزوجل کو کہ دیتا ہی بندی کو دنیا سی اوسکے گناہوں پر

مَا يُحِبُّ فَإِنَّمَا هُوَ اسْتِدْرَاجٌ ثُمَّ تَلَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

جو کچھہ کہ دوست رکھتا ہی پس سوا اسکی نہین کہ وہ ڈھیل دینی ہی پھر پڑہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی یہ آیت

فَلَمَّا نَسُوا مَا ذُكِّرُوا بِهِ فَتَحْنَا عَلَيْهِمْ أَبْوَابَ كُلِّ شَيْءٍ حَتَّى إِذَا فَرِحُوا

پس جب بھولی کافر جو کچھہ نصیحت دی گئی ہی ساتھ اسکی کھولی ہمنی اوپر انکی دروازہ ہر چیز کے یہان تلک کہ جب خوش ہوئے

بِمَا أُوتُوا أَخَذْنَاهُمْ بَغْتَةً فَإِذَا هُمْ مُبْلِسُونَ ۞ إِنَّ رَجُلًا مِنْ أَهْلِ

ساتھ اوس چیز کی کہ دی گئی پکڑا ہمنی اونکو یکایک پس اوسوقت وہ متحیر نا امید ہوئے تحقیق ایک شخص اہل

الصُّفَّةِ تُوُفِّيَ وَتَرَكَ دِينَارًا فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

صفہ میں سی مرا اور چھوڑی ایک اشرفی پس فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نی

كَيَّةٌ قَالَ ثُمَّ تُوُفِّيَ آخَرُ فَتَرَكَ دِينَارَيْنِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ

یہ ایک داغ ہے کہا راوی نی پھر مرا اور پس چھوڑین اوسنے دو اشرفیان پس فرمایا رسول خدا

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيَّتَانِ ۞ وَعَنْ مُعَاوِيَةَ أَنَّهُ دَخَلَ عَلَى خَالِهِ

صلے اللہ علیہ وسلم نے یہہ دو داغ ہین ف اور روایت ہی حضرت معاویہ سے کہ تحقیق وہ داخل ہوی اوپر ماموں اپنی کے

أَبِي هَاشِمِ بْنِ عُتْبَةَ يَعُودُهُ فَبَكَى أَبُو هَاشِمٍ فَقَالَ مَا يُبْكِيكَ

ابی ہاشم بن عتبہ کے خبر پوچھتی تہی اونکی پس روئے ابو ہاشم پس کہا معاویہ نے کس چیز نی رولایا تجکو

يَا خَالِ أَوَجَعٌ يُشْئِزُكَ أَمْ حِرْصٌ عَلَى الدُّنْيَا قَالَ كَلَّا وَ

ای ماموں میرے کیا درد ہے کہ بیقرار کرتا ہی تجکو یا حرص ہے دنیا پر کہا ہرگز نہین یون

لَكِنْ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَهِدَ إِلَيْنَا عَهْدًا الْعَهْدُ

ولیکن رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے وصیت کی تہی طرف ہمارے یعنی صحابہ کی ایک وصیت یہ

أَخْبَرْتُهُ قَالَ وَمَا ذٰلِكَ قَالَ سَمِعْتُهُ يَقُوْلُ إِنَّمَا يَكْفِيْكَ مِنْ جَمْعِ الْمَالِ خَادِمٌ

عمل کیا یعنی اوس پر کیا معاویہ نے اور کہا کہ وہ کہتا تھا میں حضرت کو کہ فرماتے تھے سوا اس کی نہیں کہ کفایت کرتا ہے تجھکو جمع کرنی مال سے خادم

وَمَرْكَبٌ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَإِنِّيْ أُرَانِيْ قَدْ جَمَعْتُ عَنْ أُمِّ الدَّرْدَاءِ

اور سواری بیچ راہ اللہ کی یعنی جہاد کی ہی اور تحقیق میں گمان کرتا ہوں اپنی کو کہ تحقیق جمع کیا میں یعنی بہت مال روایت ہے ام درداء سے

قَالَتْ قُلْتُ لِأَبِي الدَّرْدَاءِ مَا لَكَ لَا تَطْلُبُ كَمَا يَطْلُبُ فُلَانٌ

کہا اوسنے کہا میں نے ابی درداسے کیا ہے تجھکو کہ نہیں مانگتا تو حضرت سے جیسے کہ مانگتا ہے فلانا

فَقَالَ إِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ إِنَّ أَمَامَكُمْ

پس کہا اوسنے کہ اس لیے نہیں مانگتا میں کہ سنا ہے میں نے رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے تحقیق آگی تمہارے

عَقَبَةً كَؤُوْدًا لَا يَجُوْزُهَا الْمُثْقِلُوْنَ فَأُحِبُّ أَنْ أَتَخَفَّفَ لِتِلْكَ

گھاٹی سخت ہے نہیں گذر سکتے اوس سے بوجھل پس دوست رکھتا ہوں میں یہ کہ ہلکا ہوں میں اوس

الْعَقَبَةِ وَهَلْ مِنْ أَحَدٍ يَمْشِيْ عَلَى الْمَاءِ إِلَّا ابْتَلَّتْ قَدَمَاهُ

گھاٹی کے لیے کیا ہے کوئی کہ چلے پانی پر بغیر تر ہونے قدموں اپنے کے

قَالُوْا لَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ كَذٰلِكَ صَاحِبُ الدُّنْيَا لَا يَسْلَمُ مِنَ

عرض کیا صحابہ نے نہیں یا رسول اللہ فرمایا ایسے ہی دنیادار نہیں سالم رہتا

الذُّنُوْبِ مَنْ طَلَبَ الدُّنْيَا حَلَالًا اسْتِعْفَافًا عَنِ الْمَسْئَلَةِ

گناہوں سے ف جو کوئی طلب کرے دنیا حلال واسطے بچنے کے لیے سوال سے اور

وَسَعْيًا عَلٰى أَهْلِهِ وَتَعَطُّفًا عَلٰى جَارِهِ لَقِيَ اللّٰهَ تَعَالٰى يَوْمَ الْقِيَامَةِ

خبرگیری کرنی کے لیے اہل اپنے پر اور مہربانی کرنی کی لیے ہمسایہ اپنے پر تو ملے گا اللہ تعالی سے دن قیامت کی

وَوَجْهُهُ مِثْلُ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ وَمَنْ طَلَبَ الدُّنْيَا حَلَالًا

اس حال میں کہ منہ اوسکا مانند چاند چودھویں رات کی ہوگا اور جو کوئی طلب کرے دنیا حلال واسطے

مُكَاثِرًا مُفَاخِرًا مُرَائِيًا لَقِيَ اللهَ تَعَالَى وَهُوَ عَلَيْهِ غَضْبَانُ اَلدُّنْيَا دَارُ مَنْ

حال یہ کہ جمع کرنیوالا ہے مال فخر کرنیوالا ہے ریا کار ہوویگا اللہ تعالی سے اس حال میں کہ وہ اوسپر غصی ہوگا دنیا گھر اوسکا

لَا دَارَ لَهُ وَمَالُ مَنْ لَا مَالَ لَهُ وَلَهَا يَجْمَعُ مَنْ لَا عَقْلَ لَهُ اَلْخَمْرُ جِمَاعُ الْاِثْمِ

کہ نہیں گھر اوسکے لیے آخرت میں اور مال اوسکا ہے کہ نہیں مال اوسکے لیے آخرت میں اور اسکو جمع کرتا ہے شخص کہ نہیں عقل اسکو شراب جامع ہے

وَالنِّسَاءُ حَبَائِلُ الشَّيْطَانِ وَحُبُّ الدُّنْيَا رَأْسُ كُلِّ خَطِيْئَةٍ قَالَ وَسَمِعْتُهُ يَقُوْ

اور عورتیں جال شیطان کے ہیں اور محبت دنیا کی سر ہر گناہ کا ہے کہا راوی نے اور سنا میں نے حضرتکو کہ فرماتے تھے

اَخِّرُوا النِّسَاءَ حَيْثُ اَخَّرَهُنَّ اللهُ تَعَالَى ◦ اِنَّ اَخْوَفَ مَا اَتَخَوَّفُ

پیچھے ڈالو عورتوں کو اس لیے کہ پیچھے ڈالا اونکو اللہ تعالی نے تحقیق بہت خوف کی چیز کہ ڈرتا ہوں میں

عَلٰى اُمَّتِي الْهَوٰى وَطُوْلُ الْاَمَلِ فَاَمَّا الْهَوٰى فَيَصُدُّ عَنِ الْحَقِّ وَ

امت اپنی پر خواہش نفسانی اور درازگی آرزو کی ہے یعنی حیوۃ میں پس لیکن خواہش پس روکتی ہے حق سے اور

اَمَّا طُوْلُ الْاَمَلِ فَيُنْسِي الْاٰخِرَةَ وَهٰذِهِ الدُّنْيَا مُرْتَحِلَةٌ ذَاهِبَةٌ

لیکن درازگی آرزو کی پس بھلا دیتی ہے آخرت کو اور یہ دنیا کوچ کرنیوالی جانے والی ہے

وَهٰذِهِ الْاٰخِرَةُ مُرْتَحِلَةٌ قَادِمَةٌ وَلِكُلِّ وَاحِدَةٍ مِنْهُمَا بَنُوْنَ

اور یہ آخرت کوچ کرنے والی آنے والی ہے اور واسطے ہر ایک کے ان دونوں میں سے بیٹے ہیں

فَاِنِ اسْتَطَعْتُمْ اَنْ لَا تَكُوْنُوْا مِنْ بَنِي الدُّنْيَا فَافْعَلُوْا فَاِنَّكُمُ الْيَوْمَ

پس اگر سکو تم یہ کہ نہ ہو تم بیٹوں میں دنیا کے پس کرو پس تحقیق تم آج بیچ

فِيْ دَارِ الْعَمَلِ وَلَا حِسَابَ وَاَنْتُمْ غَدًا فِيْ دَارِ الْاٰخِرَةِ وَلَا عَمَلَ ◦

گھر عمل کے ہو اور نہیں حساب اور تم کل کو بیچ گھر آخرت کی ہوگے اور نہیں عمل

تمت بالخیر

خاتمة الطبع

بعد حمد قدیمی که حدیث حمدش هر حادث را درین عالم حدوث از مضیق مسهو حد انت سن بر فضای صحو
بر مینع مسن میرساند و نعت کریمی که شرح متن انعام تامش خاص و عام را درین خرابه پر شر و شور و معرکه
یوم النشور متحصن حصن حصین عافیت میگرداند بر هر عاقل ما هر ظاهر و باهر باد که ادنی ترین نمونه کرم نبی
خیر المکرمین حصن حصین واقع گردید سبحان الله از هر سطرش هزاران هزار انهار فوائد کثیره و بحار
عوائد وفیره سر تموج کشیده شمائم ورود و ورود عائش مشام هر کسی که جا گزین لبهایش را موجه دریای
قبول گردانید مگر عوام از ادراک خاصه ادعیه لا جواب و دیگر نوابش بسبب عدم وقوف و اقف
مواقف حرمان دار از عدم تیسر نسخ ظفر جلیل شرحش بزبان اردو تالیف شریف عمدة المحدثین
مولوی محمد قطب الدین مطبوعه شاهجهان آباد کمیابی انها بزبان حال هر یکی طالب و خواهان انطباع مطبع
او اکمر شرع نبی آخر الزمان راقم آثم محمد مصطفی خان خلف حاجی محمد روشن خان روح الله روحه بسام
الجنان در بیت السلطنت لکهنو محله محمود نگر زیر ابر درواره بتاریخ بستم ربیع الآخر سنه ۱۲۶۶ الف
و مائتین زائد علی الستین من هجرة النبی خیر الوری آن کتاب ممتنع الجواب را مع چند اوراق
خاتمه ملحقه جناب شارح ممدوح دراث فیوضه در احادیث صحیحه که و روش مثمر بی رغبتی فرخرفات
دنیوی است در مطبع خود معروف بمصطفائی بعد صحت و صفای زیب انطباع داد و انشاء الله العزیز
بر وقت حصول فرصت اشاعةً للمنافع شاهد خاتمه موصوفه را علحده متحلی بحلیه طبع خواهد نمود حق سبحانه
جل شانه جمله ارباب دین و اصحاب یقین علی الخصوص کارپردازان مطبع مطبوعه را بتعمیل احکام برکت
انجامش مفتخر ابدی و مستسعد سرمدی و محصوران حصار ضلالت را از افتتاح ابواب متین تحصین حصن حصین
هدایت در دنیا ولی باتباعش غنی و در عقبی از بوادی عقبات خائر معموره نجات گرداناد

اللّٰهم وفقنا على حفظه بالصدق واليقين واحفظه عن عيون الحاسدين

قطعه تاریخ خاتمه زادهٔ طبع وقاد و ذهن نقاد میرزا ناصر علی نصیر سلمه الله القدیر

شرح متین حصن حصین چون ظفر جلیل — از انطباع نافع هر اهل دین شده
تاریخ او دولا ز سر انبساط زود — خوان فتح باب معنی حصن حصین شده ۱۲۹

قطعه تاریخ سرزدهٔ طبع برادر عزیز و فسر تمیز عبد الرحمن خان سلمه المنان

طرفه از انطباع این نسخه — شاد هر خاطر ملول شده
سالش انکار بی سر انکار — شرح حصن حصین قبول شده ۱۲۹۰

ایضاً منه

منطبع گردید شرح نافع حصن حصین — قاری و سامع از و منزل گزین عافیت
بی سر اندیشه سال انطباعش بهر عقل — گفت کهبر مومنان حصن حصین عافیت ۱۲۹۰

قطعه تاریخ از نتایج افکار مولوی رضی الدین صاحب سلمه الغفار

این کتاب پر از مطالب دین — طبع شد چون بصحت و تزئین
گفت هاتف بمن ز روی یقین — شده مطبوع شرح حصن حصین ۱۲۹۰

قطعه تاریخ طبع حدیث شریف ظفر جلیل من نتایج افکار بنده مستهام دولت رام کاتب نسخه هذا

این کتاب است واجب التعظیم — که بتوصیف بعدیل آمد
بود دشوار آنچه از دستم — زود در عرصهٔ قلیل آمد
گر صفا و جلا بچشم عدو — هر حروفش بلا دلیل آمد
انطباع یافت هم بدین شریعت — گر نه از بال جبرئیل آمد
از سر هوش و نیز پای عقل — گفت دولت ظفر جلیل آمد ۱۲۵

تمت تمام شد بعون عنایت الٰهی کتاب بعدیل ظفر جلیل در حدیث من تالیف مولوی قطب الدین صاحب تحریر بتاریخ بست سیوم ماه اگست ۱۸۷۱ء مطابق چهارم ماه جماد الثانی ۱۲۸۸ هجری روز

فہرست ظفر جلیل

تمت